

حب العطش

از مریم ارشد

مکمل ناول

یہ ایک اندھیری رات کا منظر ہے طوفانی بارش زور و شور سے برسر ہی تھی سب لوگ اپن گھروں میں دبکے بیٹھے تھے طوفانی بارش نے پسماندہ علاقوں میں تباہی مچائی تھی ٹی وی پر نیوز کانسٹر چیخ چیخ کرتا ہی کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کر رہی تھی ایسے میں ایک سنسان سڑک پر ایک گاڑی اپنی منزل کی جانب روادا تھی بارش کی وجہ سے گاڑی کو چلنے میں دقت ہو رہی تھی اچانک آسمان پر زوردار گرج چمک ہوئی اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی گاڑی کے اندر زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی جس میں ایک نسوانی وجود نظر آ رہا تھا لڑکی نے بلیک سکارف سے نقاب کیا ہوا تھا جس کے باعث صرف اس کی آنکھیں نظر آ رہیں تھی گرے آنکھوں میں الجھن اور بیزاری واضح نظر آ رہی تھی

Classic Urdu Material

یا اللہ! یہ کیسی مصیبت ہے.....

اتنی تیز بارش اوپر سے اس گاڑی کو بھی ابھی بند ہونا تھا اب کیا کرو کیسے جاؤ گھر پانچ منٹ اور چل جاتی تو کیا تھا۔

وہ باہر برستی بارش کو دیکھتی ہوئی بڑبڑاتی تھی۔

ڈش بورڈ سے موبائل اٹھا کر دیکھا تو رات کے

۹:۳۰ بجے تھے

بارش کے باعث موبائل کے سگنلز بھی کام نہیں کر رہے تھے

جو وہ کسی کو کال ہی کر لیتی

لیکن وہ کسے کال کرتی کون آتا اسے لینے کوئی بھی نہیں

اس نے دکھ سے سوچا تھا آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی

اب پیدل چل کے جانے کے سوا اس کے پاس کوئی راستہ نہیں تھا ساری رات تو یہاں نہیں گزار سکتی تھی

Classic Urdu Material

موبائل اور پرس گاڑی میں ہی چھوڑ کہ وہ باہر نکل آئی اور گاڑی کو لاک کر دیا بارش بہت زیادہ تیز تھی اس لیے وہ لمحوں میں ہی بھیگی اچانک زوردار آواز کے ساتھ گرج چمک ہوئی تو وہ اپنی جگہ سے اچھل گئی آنکھیں خوف سے پھیل گئی دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اس نے تیز تیز چلنا شروع کر دیا بارش مسلسل اسے بگھور ہی تھی آسمان پر پھر سے گرج چمک ہوئی تو اس نے باگھنا شروع کر دیا بھاگتے بھاگتے وہ کسی چیز کے ساتھ ٹکرا اور منہ کے بل زمین پر گری گرنے سے اس کی ہتھیلیاں کمنیاں اور گٹھن چھل گئے تھے منہ زمین کے ساتھ ٹکرا ان کی وجہ سے منہ پے بھی چوٹ لگی تھی اسے شدید درد کا احساس ہوا تھا وہ بمشکل کھڑی ہوئی سردی کی وجہ سے اس کا جسم کانپ رہا تھا وہ بمشکل کھڑی ہوئی منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہاں شاید اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا پورے جسم میں اسے شدید تکلیف کا احساس ہو رہا تھا سردی اور تکلیف کے باعث اس کا کھڑا ہونا محال ہو رہا تھا تکلیف کے باعث اس کی آنکھوں سے آنسوؤں روا ہو گئے تھے جو کے بارش میں گم ہو گئے تھے بالکل اس کی طرح جیسے اس کی ذات گم ہو گئی تھی اس نے اپنے آنسوؤں پونچھے اور بھاگنا شروع کر دیا یہاں رکنا اس کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا کتوں کے بھونکنے کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی تو اسے نئے سرے سے خوف محسوس ہوا اس نے اپنی رفتار اور بڑھادی

Classic Urdu Material

تکلیف کی وجہ سے اس سے ٹھکسے بھاگھا بھی نہیں جا رہا تھا تقریباً پندرہ منٹ مزید بھاگھنے کے بعد اسے اس کا گھر نظر آ ہی گیا اس ن گھیٹ کے سامے جا کے ہی دم لیا اور کانپتے ہاتھوں سے اپنی جرابوں میں سے چابیاں نکالی اور گھیٹ کھولنا شروع کیا لیکن اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے بمشکل گیٹ کھول کر اندر آئی اور گیٹ بند کر کے گھرے گھرے سانس لینے لگ گئی بارش مسلسل اس کے وجود کو بگھور ہی تھی اس کا پورا جسم بری طرح کانپ رہا تھا وہ بمشکل خود کو گھیٹ کر اندر لاء اور اندرونی گھر کا دروازہ کھولنے لگی دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی اور دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی آنسوؤں متواتر سے اس کی بند آنکھوں سے گر رہے تھے اس کا پورا وجود ہچکولے کھا رہا تھا اس نے کھینچ کر اپنے چہرے سے نقاب ہٹایا اسکی کپٹی اور ہونٹوں سے خون رس رہا تھا وہ گھٹنوں میں سر رکھ کر رونے لگ گئی...

اگلی صبح اسٹاک ہوم پر بڑی نکھری نکھری اتری تھی بارش نے ہر چیز کو نکھار دیا تھا ہر چیز کھل کھلی صاف شفاف بہت خوبصورت لگ رہی تھی

Classic Urdu Material

ویسے تو سارا سال ہی سویڈن میں موسم سرد رہتا تھا لیکن سب سے زیادہ سردی جنوری میں ہوتی تھی اور سب سے کم جولاء میں

ہلکی ہلکی دھوپ بہت بھلی ل رہی تھی ایسے میں ورننگ ٹریک پر بھاگ رہا تھا جو گنگ سوٹ میں ملبوس سرخ و سفید رنگت، شہدرنگ آنکھیں، مغرور ناک، کسرتی بدن، ہلکی شیو، ہلکی ہلکی مونچھیں، چھ فٹ قد کا وہ نوجوان مردانہ وجاہت کا شاہکار تھا

کانوں میں ہینڈ فری لگائیں وہ کسی بات پر برہم لگتا تھا ماتھے پر شکن ڈالے شہدرنگ آنکھیں برہم نظر آرہی تھی وہ بات کرتے ہوئے ایک بچہ پر بیٹھ گیا اچانک کسی بات پر وہ مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ بہت خوبصورت تھی۔

سحرا نگیز سی۔

وہ شاید سقر کو نہیں جانتا۔ وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے محفوظ ہونے والے انداز میں بولا تھا۔
خیر تم باقی کے انتظامات کرو آگے جو کرنا ہے وہ میں خود دیکھ لو گا۔

Classic Urdu Material

اس نے کہ کر کال بند کی اور ہینڈ فری نکال دی ہر انداز مغرورانہ تھا۔ سورج کی کرنیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جس سے اس کی رنگت اور بھی اجھلی ۱۱ جھلی لگرہی تھی کافی دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ اپنی گاڑی کی طرف روانہ ہو گیا

صبح اسٹاک ہوم کی ایم ایس یونیورسٹی پر بھی بہت حسین اتری تھی آج نیا سیشن سٹارٹ ہ رہا تھا پوری یونیورسٹی سٹوڈنٹس سے کچھ کچھ بھری ہوئی تھی۔

کوئی پر جوش نظر آ رہا تھا تو کوئی کنفیوزڈ، کوئی اپنی کلاس ڈونڈ رہا تھا

سینئرز جو نیوز کی ریٹنگ کرتے نظر آئے تھے
کچھ سٹوڈنٹس کینیٹین میں کافی سے لطف اندوز ہتے نظر آ رہے تھے

سویڈن دنیا کے سب سے زیادہ کافی پینے والے ملکوں میں شمار کیا جاتا ہے یہاں کافی پین کو کہتے ہیں یہ ایک سوشل ایکٹیوٹی ہے جس میں دوست م کر کافی پیتے ہیں۔۔۔ fika

ایسے دونوں اس سب سے بے نیاز نظر آ رہا تھے

Classic Urdu Material

لڑکی نے جینز کے ساتھ شارٹ شرٹ پہن رکھی تھی سرخوسفید رنگت، سیاہ لمبے بال جن کو پونی میں قید کیا تھا، براؤن آنکھیں، پتلے ہونٹ، ہاء، سیلرز پہنے ولڑکے سے قد میں کچھ اونچ ہی چھوٹی تھی

جبکہ لڑکے نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک شرٹ پہن رکھی تھی سرخو سفید رنگت، کھڑی ناک، کال آنکھیں، چھ فٹ قد، ہلکی شیو والا وہ ایک خوبرونوجوان تھا۔۔۔۔۔

کہاں رہ گیا ہے وہ اور کتنا انتظار کرنا پڑے گا۔ لڑکی نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے بیز آ

لہجے میں وہ قدرے اکتائی ہوئے لیتی تھی و لوگ شاید کسی کا انتظار کر رہے تھے

آجائے گا اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ لڑکے نے موبائیل کچھ ٹائپ کرتے ہوئے اس سب

سے بے نیاز نظر آ رہا تھا

تو پھر مجھے کیوں اتنی صبح اٹھا دیا تھوڑا اور سو لینے دیتے۔ لڑکی نے جمائی لیتے ہوئے کہاں

اور درخت کے ساتھ ٹیک لگادی

Classic Urdu Material

واس لیے میری جان کیوں کے میں تمہارے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا چاہتا تھا۔ لڑکے نے ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا اور موبائیل جیب میں ڈال دیا اب وپوری طرح اس کی طرف متوجہ تھا جانتا تھا اب وہ کیسے چینیخے گی

اور وہی ہوا وہ زور سے چینیخی

کیا....

جانہ گی تمہاری کوئی ہوتی سوتی تمہاری جان بنے سے بہتر ہیں میں مارگلہ کی پہاڑی سے کود کے جان دے دو

ہاشادی کے بعد لے جائوں گا دے دینا جان ڈر سبین۔۔۔ اس نے ہلکے سے اس کے گال کو چھو ککہ کہا

ہاں تاکہ میرے مرنے کے بعد ساری جائیداد تمہاری ہو جائے لیکن مسٹر فواد تمہاری بھول ہیں میں نہیں مرنے والی۔ سبین نے سر کو دائے بائے ہلایا جیسے اس کی سوچ پہ افسوس کیا

Classic Urdu Material

پاگل عورت مرنے کے بعد ساری جائیداد شوہر لکی ہوتی ہے۔۔۔ اس بڑوں کے سے
سمجھانے والے انداز میں کہا

.....

اس کی بات پر سبین کا چہرہ غصہ سے لال بھبھوکا ہوا
دیکھو!

انگلی اٹھا کر وارنگ دی گئی

دیکھ رہا بہت خوبصورت ہو۔۔ دوسری طرف سے وارنگ ہوا میں اڑائی گئی۔

سبین کا حیرت سے منہ کھل گیا غصہ سے اس نے مٹھی بھینچی یعنی کہ سرے عام بے شرمی

اس سے بے نیاز کہ کوہ سخت تیور لیے ان دونوں کو گھور رہا ہے وہ آپس میں لڑن میں مگن

تھے

انف!!

سامنے کھڑا شخص دھاڑا تھا

Classic Urdu Material

و دونوں اپنی جگہ اچھل گئے سبین ن فوراً اپنے دل پر ہاتھ رکھا
کیسی جگہ کا تو خیال کر لیا کرو ہر جگہ تم دونوں لڑنا شروع کر دیتے ہو۔ اتنے بڑے ہو گئے ہو
آٹھارہ سال کے ہو شرم کر لو کچھ۔ اس نے دونوں کو لتاڑہ
جس پہ دونوں اپنا سامہ لے کے بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

وہ اکیس سال کا خوبرونو جوان تھا جس نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک شرٹ پہن رکھی تھی
ایک ہاتھ میں برانڈڈ واچ، برائون آنکھیں، بھرے بھرے ہونٹ، مغرور ناک، سفید
رنگت، کا حامل وہ ایک خوبصورت شخص تھا

اب میرا منہ ہی دیکھتے رہوں گے یا کلاس میں جانے کا شرف بھی حاصل کروں گے۔ دھیمے
لہجے میں طنز کیا گیا

احراز بھائی میں نے نہیں اس نے لڑائی شروع کی تھی اور تو اور آپ کو بھی برا بھلا کہہ رہا تھا
کہ ہمیں یہاں کھڑا کیا ہوا ہے اور خود نواب صاحب پتا نہیں کہا ہے۔۔۔

سبین نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کہ کہا گویا پچھلی بات کا حساب برابر کیا

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

صدم سے فواد کی آنکھیں پھیل گئی جبکہ احراز نے فواد کو غور کہ دیکھا

اب آئے گا مزاججو میری جائیداد پہ قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ سبین نے اس کی حالت سے مزا لیتے ہوئے دل میں کہا (آہ اسے ابھی بھی اپنی جائیداد کی فکر پڑی تھی)

بھائی قسم سے یہ جھوٹ بھول رہی میں تو تب سے موبائیل پہ جو لیا سے بات کرتا تھا۔ فواد نے جلدی سے وضاحت دی مبادا کہیں اسے مار ہی نہ پڑ جائے لیکن جلدی میں وہ کیا کہہ گیا اس کا اندازہ اسے بعد میں ہوا جب اس نے احراز کی طرف دیکھا جو اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا

سبین نے مصنوعی حیرت سے اپنے منہ پہ ہاتھ اور گویا ہوئی

دیکھا بھائی یہ اس جو لیا سے بات کر رہا تھا اور مجھ سے کبھی سیدھے منہ بات نہیں کی

سبین نے جھوٹے آنسو صاف کئے فواد اس کی ایکٹنگ پہ عیش عیش کر اٹھا

بھائی اس ن ہماری قدیم روایات کو توڑا ہے اسے سزا ملنی چاہیے۔۔ سبین نے قدیم پے زور ڈالتے ہوئے

فواد ن فوراً اپنی جیب مس موبائل کو زور سے پکڑا اب وہ جانتا تھا کیا ہنے والا ہے

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

آپ اس سے اس کامو بائل، والٹ اور گھاڑی کی کیز لے۔۔ سین ن تینوں چیزوں کو انگلیوں کی پوروپہ گن کہ بتایا برائون آنکھوں میں شرارت رقصا تھی

لاؤ فواد سب چیزے ادھر۔۔۔ احراز نے کڑے تیوروں سے اس کو گھور کہہا
بھائی فواد ممنایا۔ے۔

فواد میں نے کیا کہا۔۔۔ احرار زن وار ننگ دی

جس پر فواد نے بد دلی سے ساری چیزیں نکال کر احراز کو دے دی

والٹ اور موبائل اس ن اپنی جیب میں ڈال لیا اور کیز سبین کو دے دی

سبین نے فاتحانہ نظروں سے فواد کو دیکھا

و آپس فواد نے اسے ایسی نظروں سے گھورا جیسے وارنگ دی ہو کہ اپنا وقت آنے دو۔۔۔

چلو اب کلاس میں پہلے ہی کافی لیٹ ہو گئے۔ احراز نے ان دونوں کو اور کلاس کی جانب

قدم بڑھا دیے وہ دونوں بھی اس کی پیروی کرتے چل دیے۔۔۔

Classic Urdu Material

اسٹاک ہم کی تکیوں برائوں خوبصورت عمارت آسمان کی طرف سر اٹھائے کھڑی ہلکی ہلکی دھوپ اس پہ پڑتی اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی عمارت کے چاروں اطراف میں باغیچہ بناتھا جس میں ہر طرح کے خوشبودار پھول لگے تھے جن کی چاروں ہوا میں پھیلی تھی

مین گیٹ سے اندر آؤ تو وسط میں ایک لمبی ماربل کی سرخ روش تھی

تبھی سقر کی گاڑی پورچ میں آ کے رکی ایک ملازم فوراً آگے بڑھا اور گاڑی کا دروازہ کھولا وہ گاڑی سے نکلا اور مین ڈور سے اندر داخل ہوا ایک ملازم نے آگے بڑھ کے اسے جوس کا گلاس پکڑا یا یہ اس کی ڈیلی روٹین میں شامل تھا جسے اس نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ تھام لیا اور لائونج میں رکھے سنگل صوفے پر ٹانگ ٹانگ پہ چڑھا کہ بیٹھ گیا جوس پیتے ہوئے اس نے پورے لائونج پر ایک طائرانہ نظر دوڑائی۔۔۔

پورا لائونج خوبصورتی سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا لائونج کے عین وسط میں تین صوفے رکھے گئے تھے اور ساتھ ایک شیشے کا ٹیبل رکھا جس پر ایک خوبصورت اینٹیکو ازر رکھا ہوا تھا دیوار پہ خوبصورت سینگلز لگی ہوئی تھی

Classic Urdu Material

دائیں جانب کچن اور ڈرائینگ روم تھا جبکہ بائیں جانب کی دیوار شیشے کی بنی تھی جہاں سے لان کا منظر صاف نظر آ رہا تھا خوبصورت مورن اپنے پر پھیلائی اندر دیکھ رہی تھی جبکہ ز مور بیٹھا ہوا تھا

سامنے کی طرف گول سڑھیاں تھی جو اوپر کو جاتی تھی۔۔۔۔۔
اس نے جو س ختم کیا اور گلاس ملازم کو پکڑا یا۔

لائونج کی صفائی کس نے کی؟ سقر نے کھڑے ہتے کہا اور چل کی سامے بنی دیوار کی جانب گیا جہاں ایک خوبصورت تصویر لگی ہے تھی جس میں ایک چھوٹی سی لڑکی جھولے پہ بیٹھی جس نے سر پہ تاج رکھا تھا اور شہزادیوں کے جیسا لباس زیب تن کیا لڑکا اسے جھولے دے رہا تھا دونوں کی آنکھوں میں خوبصورت چمک تھی
سرکار لس نے۔ ملازم نے مودب لہجے میں جواب دیا

یہ گرد نظر آرہی ہے سقر نے انگلی تصویر پر پھیر کہ اسے دیکھائی

مجھے دوبارہ کہن کی ضرورت نہ محسوس ہو۔۔۔۔۔ سر دلہجے میں کہ کہ وہ سڑھیاں چڑھتا ہوا
اوپر چلا گیا

دوپہرا سٹاک ہوم کی ایم ایس یونیورسٹی پر بہت خوبصورت اتری تھی ہلکی ہلکی دھوپ بہت
بھلی لگ رہی تھی

سبین اور فواد اپنی کلاس میں بیٹھے تھے

میں بورہ رہی آج آنا ضروری تھا کیا آج انٹرویو پہ ہی سارا دن ضائع ہو گیا وہی ہم ریل کنال
ٹور پہ چلے جاتے۔ سبین ن فواد کی طرف منہ کر کے ہلکی آواز میں کہا اور بچوں کی طرح
دونوں ہتھیلیوں کو منہ پر دائیں بائیں رکھ لیا

جواباً فواد نے اس کو ایک گھوری سے نوازا اور پھر سے سامنے دیکھنے ل جہاں ایک سٹوڈنٹ
اپنا تعارف کروا رہا تھا

وہ صبح کی بات پر ابھی تک ناراض تھا

سکینسن چلتے۔۔ سبین نے پھر سے اسے مخاطب (skansen) اچھا رائل نہیں تو پھر ہم)

کیا ہاتھ ہنوز منہ پہ رکھے ہوئے تھے

Classic Urdu Material

فواد نے کوئی جواب نہیں دیا وہ ہنوز دوسرے سٹوڈنٹس کی طرف متوجہ تھا یہ اس بات کا اعلان تھا کہ وہ سخت ناراض ہے اور تب تک نہیں مانے گا جب تک اسے سب کچھ واپس نہیں مل جاتا۔

ٹھیک ہے نادو جواب میں کون سا مر رہی ہو جاؤ بھاڑ میں۔ سبین نے ناک منہ چڑھا کہ کہا اور بات کے اختتام پہ دونوں ہاتھ جھاڑے گویا کہا ہو خس کم جہاں پاک اور ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی جب اس کی نظر اپنے ساتھ بیٹھی چینی لڑکی پر پڑی تو اس کی آنکھیں چمکی جیسے شکاری کی اپنے شکار کو دیکھ کے چمکتی ہیں

وہ فوراً گردن اکڑا کہ سیدھی ہ کہ بیٹھی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی شرٹ کی ناظر آنے والی شکنے صاف کی اور بالوں کو سیٹ کر کہ پونی میں قید بالوں کو ایک سائڈ پہ کندھے پہ ڈال دیا۔۔۔

اس کی ساری کاروائی فواد نے بھی دیکھی تھی اور بس آنکھیں گھوما کہ رہ گیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اب کیا ہن والا مس سبین کی ناختم ہنے والی باتوں کی پٹاری شروع ہونے والی تھی جس میں سبین نے اپنے حب الوطن ہونے کا پورا ثبوت دینا تھا (میرا سویڈن ایسا میرا

Classic Urdu Material

اسٹاک ہوم ایسا آپ نے رائل پیلس نہیں دیکھا تو کچھ نہیں دیکھا اور اینڈ پہ یہ بتانا نہیں بھولے گی کہ میں یہاں کی امیر کبیر فیملی سے بیلاگ کرتی ہو اور لڑکی کو ایک آدھ دعوت بھی دیں دے گی اور اسٹاک ہوم گھمانے کے لیے اپنی رزاکارانہ خدمات بھی پیش کرے گی) ہنہ اس نے سر جھٹکا اور سامنے متوجہ ہو گیا جہاں ایک لڑکی انٹرویو دے رہی تھی۔

اور وہی ہوا تھا گلے آدھے گھٹے میں ولڑکی سبین سے کافی مرعوب نظر آرہی تھی اور سبین میڈم سویڈن کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر رہی تھی

اور فواد اسے مسلسل اب گھور رہا تھا جسے وہ فل انگور مار رہی تھی۔ جس پہ وبل کھا کہ رہ گیا

اس لڑکی کہ چہرے پہ کبھی حیرت در آتی تو کبھی دبا با جوش۔۔۔

Do you know the royal palace of Stockholm is just amazing

(کیا تم جانتی ہو اسٹاک ہوم کا رائل پیلس بہت خوبصورت ہے)

میں تمہیں لے کے جانوں گی پھر دیکھنا

(It's just a wonderland)

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

سبین نے اس انداز میں کہا تھا کہ و لڑکی بس اس کے منہ کی طرف دیکھتی رہ گئی

ویسے تمہارہ نام کیا تھا مجھے بھول گیا

لڑکی نے ایک ایک لفظ پہ زور دیتے ہوئے کہا Ying yeu

اب چلے محترمہ اگر آپ کا سویڈن نامہ ہو گیا ہو تو۔۔ فواد نے جل کر کہا اور کھڑا ہوا

جس پر سبین ن گردن گھما کر اسے دیکھا اور پھر گردن اٹھا کہ تمکنت سے بیٹھ گئی جیسے کوئی

شہزادی ہو اور فواد اس کا غلام جو اس سے جانے کی اجازت مانگ رہا ہو

فواد نے آئی برواچکا کر اسے دیکھا گویا کہہ رہا اب کون سا ڈرامہ

جس پہ سبین محظ کندھے اچکا کہ رہ گئی

ایک ایک کر کہ تقریباً سبھی سٹوڈنٹ جانا شروع ہو گئے تھے

اوکے اب میں بھی چلتی ہوینگ یونے کہا اور کھڑی ہو گئی

اوکے بائے کل ملے گے سبین نے بھی سر ہلا کر کہا

فواد ہنوز کھڑا اسے گھور رہا تھا لیکن وہاں پر واہ کسے تھی

Classic Urdu Material

شہزادی ابھی بھی بالکل بے یاز سی بیٹھی تھی

سبین اگر تم ایک منٹ سے پہلے نا اٹھی تو میں تمہیں گھسیٹتا ہالے کے جانوں گا فواد نے دانت

پستے ہوئے وارننگ دی

اودودودو

سبین ہونٹوں کو سیٹی کی شپ میں گول کیا

اور اس کی طرف تھوڑا سا جھکی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا

you mean harassment تو تم مجھے گھسیٹ کے لے کر جاؤ گے

اس نے سر کو دائیں بائیں ہلایا گویا اس کی سوچ پہ افسوس کیا ہو

فواد کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی اسے اب سبین پر غصہ آ رہا تھا جو اپنے انگلی میں پہنی
انگھوٹی کہ ساتھ کھیل رہی تھی جس کا مطلب تھا وہ اسے چڑا رہی تھی اس کا انگھوٹی کا غم
پھر سے تازہ ہا تھا

Classic Urdu Material

سبین تم چل رہی ہو کہ نہیں اس نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے کہا کیوں کہ جانتا تھا کہ اگر غصہ کیا تو مزید لیٹ کرے گی اور آج وہ اس کے رحم و کرم پہ تھا

جب اگلے دو منٹ تک وہ ٹس سے مس نہائی اور اپن پران شغل میں مصروف رہی تو اس نے ہارے مانتے ہے کہا

بولو کیا شرط ہے تمہاری

غلام ن ادب سے گزارش کی

شہزادی کی آنکھیں چمکی

و فوراً آگے کو ہوئی اور آنکھیں چھوٹی کر کہ مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

اکاد کا ہی سٹوڈنٹ ہی رہ گئے تھے باقی سب چلے گئے تھے

تم منکر تو نہیں جائوں گے؟ سبین مشکوک لہجے میں کہا

نہیں منکر تا۔ فواد بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے بولا اور نہ دل تو کر رہا تھا اس شہزادی کو اٹھا

کے باہر پھینک دے اور پھر اس کا جو ہال ہوتا وہ علیحدہ بات تھی۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے پھر۔ سبین نے ریلکس ہو کر پیچھے ٹیک لگائی

مجھے کانسرٹ میں لے کے جانا ہے تم نے

کب

آج سے ٹھیک پانچ دن بعد اور کیسے لے کے جانا یہ تمہارہ مسئلہ میرا نہیں۔ سبین نے کہا اور اٹھ کہ چلی گئی

وہ پیر پٹکھتا اس کہ پیچھے چل دیا

اسٹاک ہوم چود، ہجڑیروں پر مشتمل ہے جہاں ملارین نہر بالٹک سمندر میں گرتی ہے

جزیروں کہ شہر پر رات اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اتر چکی تھی چاند آسمان پہ پوری

تمکنت کے ساتھ اپنے ارد گرد ستاروں کا جھرمٹ لیے براجمان تھا سمندر کے پانی میں

آسمان کا عکس ایسے ل رہا تھا جیسے کسی نے چمکتے ہیروں کا تھال پانی الٹ دیا تھا

اسٹاک ہوم کے لوگ عموماً چھ بجے ڈنر کر لیتے ہیں رات کو جلدی سوتے ہیں اور صبح جلدی

اُٹھتے ہیں چٹھی کے دن ان کی روٹین چینیج ہوتی ہیں

Classic Urdu Material

کے سنہری F_345 مدھم سٹریٹ لائیٹس کی روشنی میں ایک تاریکی میں ڈوبا تھا جس پر
حروف جگمگا رہے تھے وہ ریڈ کلر کی خوبصورت مخروطی چھت والا بنگلہ تھا سٹاک ہوم میں
زیادہ تر عمارتیں ریڈ کلر کی ہیں

ایسے وہ زمین پر اوندھے منہ پڑی ہوئی تھی کھڑکیوں سے آتی مدھم چاند کی روشنی میں
بمشکل اس کا وجود نظر آ رہا تھا زمین پر پڑے وجود میں ہلکی سی جنبش ہوئی
اس نے بمشکل آنکھیں کھول کر دیکھا

لیکن آنکھوں میں ہوتی جلن کے باعث زیادہ دیر تک آنکھیں کھلی نہیں رکھ سکی

اما اس کے لب ہلکے سے پھڑپھڑائے

آہستہ آہستہ اس کا دماغ بیدار رہ رہا تھا اس نے پھر سے آنکھیں کھول کر آرد گرد کا جائزہ

لیا مدھم روشنی میں کچھ بھی صاف نہ دیکھا دیا اس کے حواس بہالہ رہے تھے اٹھن کی کو

شش کی سربری طرح چکرارہا تھا اسے یاد آیا کل رات اس کی گاڑی خراب ہو گئی تھی پھر وہ

باگتی ہوئی آئی تھی گھر۔

Classic Urdu Material

آہ۔۔۔ وہ کراہ کہ رہ گئی اس کے پورے جسم میں درد سے ٹسیں اُٹھ رہی تھی و بمشکل خود کو گھسیٹی ہوئی سوئیچ بورڈ تک لے گئی اور سوئیچ بورڈ پہ اپنا ہاتھ مارا پورہ لائونج روشنی میں نہا گیا ایک دم سے روشنی پڑنے سے اس کی آنکھیں چندھیا گئی اس ن فوراً اپنے ہاتھ آنکھوں پر رکھیں

سفید ہاتھوں پر کیچڑ لگا تھا جو سوکھ چکا تھا اس کا لباس بھی کیچڑ سے اٹا ہوا تھا اس ن دھیرے سے ہاتھ آنکھوں سے ہٹائیں چہرے پہ جگا جگا کیچڑ لا ہوا تھا ہنٹوں سے خون رس رس کے جم چکا تھا کنپٹی سے بھی خون بہہ بہہ کے جم چکا تھا

وہ چکراتے سر کے ساتھ بمشکل کھڑی ہوئی اور لکھڑاتے قدموں کے ساتھ کچن میں گئی یہ ایک اٹالین سٹائل کا بڑا سا کچن تھا اس نے کچن میں لگے سنک سے منہ ہاتھ دھویا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی فریزر کی طرف گئی اور اس میں سے جو س نکالا کچن میں ہی رکھی ہوئی کرسی پہ بیٹھ کہ جو س پین لگ گئی جو س پی کہ اس کے حواس بحال ہوئے اور کچھ توانائی ملی تو وہ اٹھ کہ باہر آئی اس ن پورے لائونج میں نظر دوڑائی لائونج اتنا گندہ کیوں لگ رہا۔ دکھتے سر پر ہاتھ رکھتے اس نے سوچا

Classic Urdu Material

کل تو بلکل صاف تھا۔ سوچنے سے سر میں درد بڑھنے لگا اپنے ہاتھوں سے اس نے سرد بانا شروع کیا اور زینے چڑھنے شروع کئے

سٹیرز چڑھتے ہوئے بھی وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھ رہی اسے سب کچھ عجیب لگ رہا تھا سر کا درد مزید بڑھتا جا رہا تھا کمرے میں آ کے اس نے لائٹس آن کی اور ڈریسنگ روم سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلی گئی

شاوہ لے کے و خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی طبعیت پے چھایا بو جھل پن کچھ حد تک کم ہو گیا تھا وہ اس وقت شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھا رہی تھی گولڈن براؤن بال پشت پے بکھرے ہوئے تھے جنکی لمبائی کمر سے نیچے تک تھی بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے جنھ وٹاؤل سے خشک کر رہی تھی گرے آنکھیں، چھوٹے چھوٹے چھوٹے ہونٹ، مغرور ناک، سفید رنگت جس میں زردیاں گھلی ہوئی تھی آنکھوں کے نیچے ہلکے تھے ریڈ شرٹ کے ساتھ پنک سکرٹ جس پر بڑے بڑے رنگ برنگے پھول بنے تھے پہنے بیشک وہ خوبصورتی کا نمونہ تھی

Classic Urdu Material

کیا ایک دن میں ہلکے پڑ گئے۔۔ اس نے آنکھوں کے نیچے انگلیوں کی پوروں کو پھیرتے ہوئے سوچا سوچنے سے پھر سے اس کے سر میں درد شروع کیا تھا

اور یہ زخموں کہ نشان کہا گئے ابھی کل رات ہی تو چوٹ لگی تھی اس نے اپنے بازوؤں کو دیکھا وہاں مٹے مٹے نشان تھے بھر سر جھٹکتی ہوئی وہ اپنے بیڈ پر دراز ہو گئی اسے ریسٹ کی ضرورت تھی۔۔۔

رات کے اس پہر جب پورا اسٹاک ہوم سویا پڑا تھا وہ دونوں سڑک پہ چل رہے تھے تم کوئی ڈنگ کی گاڑی نہیں رکھ سکتے اپنے جیسی ہی کھٹارہ گاڑی رکھی ہوئی ہے جو راستے میں ہی بندہ گئی۔۔ سین نے فواد کو سخت نظروں سے گھورتے ہوئے کہا اچھا میرے پاس تھی جب تک تب تک تو بالکل ٹھیک تھی پچھلے ایک ہفتے سے تمہارے پاس تھی اسی لیے یہ حال ہے۔۔ جو اب فواد نے بھی اسے گھور کہا اور تیز تیز چلنا شروع کر دیا۔۔ اس وقت وہ دونوں کالے کپڑوں میں ملبوس رات کا حصہ ل رہے تھے

Classic Urdu Material

سبین نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک گھٹنوں ن تھوڑا اونچی کرتی کے اوپر بلیک کوٹ پہنا ہوا
تھا برائوں بالوں کو کرل ڈال کر کھولا چھوڑا تھا ہلکے میک اپ کے ساتھ وہ بہت
خوبصورت لگ رہی تھی

نواد نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک شرٹ کے اوپر بلیک کوٹ پہنا ہوا تھا برائوں بالوں کو جیل
کے ساتھ فلو سٹائل بنائے وجیہ لگ رہا تھا

میں نے تمہاری گاڑی خراب کی میں نے۔ سبین نے انگلی کے ساتھ اپنی طرف اشارہ
کرتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر کہا اور اپنی پوری آنکھیں پھیلا کہ اس کی پشت کو
گھورنے لگ گئی جو اس سے چند قدم آگے تھا

اس کے اس طرح بولنے پر وہ ایڑیوں کے بل گھوما اور انگلی سے اس کی طرف اشارہ کر کے
کہا

جی بلکل آپ نے میری گاڑی خراب کی آپ نے۔۔۔

وہ بھی دو بدو اس کے انداز میں بولا

سبین کی آنکھیں صدمے سے پھٹ گئی

Classic Urdu Material

تمھاری گاڑی ہی کھٹارہ ہے اس میں میرا کیا قصور۔۔۔ اس نے ڈھٹائی کا ثبوت دیتے ہوئے کہا

جی نہیں محترمہ میری گاڑی نہیں کھٹارہ بلکہ تم نے کیئر نہیں کی۔۔۔ فواد نے اسے شرم دلانی چاہی و دونوں سڑک کے بیچ کھڑے بات رہے تھے

ہاں ماں تم اپنی گاڑی کا قصور نہیں مانو گے میں جانتی ہوں۔۔۔ سبین نے ناک سے مکھی اڑانے والے انداز میں کہا جس پہ وہ آنکھیں گھما کر رہ گیا

اس سے پہلے کہ فواد اسے کوہ جواب دیتا انھیں قدموں کی چاپ سنائی دی انھوں نے آواز

کی سمت میں دیکھا تو تین آوارہ لڑکوں کا ایک گروپ ان کی طرف آ رہا تھا

سبین نے گھبرا کے فواد کی بازو کو زور سے پکڑا

Hay! Give us the girl and go away

ان میں سے ایک لڑکے نے سبین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر فواد ن کندھے

اچکا کر سبین کو دیکھا

Ooh why Not

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

نواد نے سبین کی طرف دیکھ کر کہا اور اپنا بازو اس کی گرفت سے کروایا جینز کی جیبوں میں

ہاتھ ڈالتا سیٹی کی دھن بجاتا وہ ایک سائیڈ پہ رکھے بیچ پر بیٹھ گیا

سبین اس کی اس حرکت شاکڈ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

جبکہ ولٹر کے فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف بڑھے ایک نے آگے بڑھ کر سبین

کی کلائی پکڑی جس پر سبین شاکڈ سے باہر نکلی اور ولٹر کے کی طرف سخت نظروں سے دیکھا

میرا ہاتھ چھوڑو! سبین ن غرا کے کہا ان لڑکوں نے ایک قہقہہ لگایا

نواد تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے بڑے مزے سے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے یہ سارا ڈرامہ دیکھ

رہا تھا جیسے یہ اس کا فیورٹ ہو

لو چھوڑ دیا۔۔ اس لڑکے ن سبین کا بازو چھوڑتے ہوئے وایک دائرے کی شکل میں سبین

کے گرد کھڑے تھے اس کے باگنے کی ساری راہے مسود تھی

تم لوگ مجھے جانتے نہیں ہ میں اسٹاک ہوم کی سب سے امیر لڑکی ہو یہاں سے چلے جانوں

ورنہ میرا باپ تم لوگوں کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔ سبین نے ایک لمبا سانس لے ککہ خود کو

کمپوز کرتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

پریشانی میں بھی اپنے امیر ہونے کا جتنا نہیں بولی۔۔۔ فواد نے مسکرا کر اپنی تھوڑی کھجالتے ہوئے سوچا اب یہ اس کے لیے اور بھی انٹر سٹنگ ہو گیا تھا

ان لڑکوں نے پھر ایک زوردار قہقہہ لگایا ہر لڑکے نے بیدردی سے سبین کے بال پکڑے
درد سبین بلبلا اٹھی

اور پھر سبین نے آؤدیکھا ایک رکھ کے یک تینوں لڑکوں کہ پیٹ میں ماری جس پر وہ بلبلا اٹھے

میں امیر ترین ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بہترین کراٹے چمپئن بھی ہو سبین نے تینوں

لڑکوں کی طرف دیکھ کر ایک آنکھ دبا کر کہا جوز مین پر لیٹے اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے

فواد نے کھڑے ہو کے سیٹی بجائی جس پر سبین نے اٹھلا کر اپنے بال جھٹکے اور ایک زوردار

لڑکے کے مہ پر مارا اور پھر ایسے ہی تیج پہ در پہ لڑکوں کہ مہ پہ مارے بیشک وہ ایک ماہر لڑکی

نظر آرہی تھی

سبین ان لڑکوں سے لڑ رہی تھی جب ایک لڑکے نے نظر بچاتے ہوئے سڑک پہ پڑا ہوا

ڈنڈہ اٹھایا اور سبین کو مارنے کے لیے اپنا ہاتھ بلند ہی کیا تھا جب فواد نے اس کا ہاتھ وہی

Classic Urdu Material

روک کر مڑوڑ دیا درد سے وہ بلبلا اٹھا اور فواد سے چھوٹے ہی بھاگ گیا جسے دیکھ کر باقی
دونوں بھی بھاگ۔۔۔

فواد نے اپنے ہاتھ ہاڑے اور تو صیفی نظروں سے سبین کو دیکھا
جب سبین نے ایک زوردار تیغ اس کے منہ پہ مارا کہ اس کی ناک سے خون بہنے لگ گیا یہ
سب اتنی اچانک ہوا کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آیا۔
اس نے ناک سے بہتا خون صاف کرتے ہوئے سبین کی طرف دیکھا جو غیض غضب سے
اسے دیکھ رہی تھی

یار سبین میری بات سنو۔۔ اس نے اپنی صفائی دینے کے لیے ہاتھ سے اسے رکنے کا اشارہ
کرتے ہوئے کہا

جس کی پروا کئے بغیر اس نے ایک کک اس کے پیٹ میں ماری
کیا کہا تھا ان لڑکوں کو یہ لو لڑکی۔۔۔

سبین نے ایک اور تیغ مارنا چاہا جسے فواد نے جھک کر ناکام بنایا

Classic Urdu Material

یاد دیکھو پہلے ہی میری ناک سے خون بہ رہا ہے اب کیا میری ناک توڑنا چاہتی ہو۔۔۔ فواد

ن چہرے پہ معصومیت طاری کرتے ہوئے کہا

اتنے معصوم تمہ نہیں جتنا بننے کی کوشش کر رہے ہو اب میری نظروں سے دور رہنا آئی

سمجھ۔۔ انگلی اٹھا کہ وارنگ دیتے ہوئے اس نے کہا

اور بال جٹھکتے ہوئے وہ چلنے لگ گئی

اچھا پھر پاکستان چلا جاؤں کیا۔۔۔ فواد نے بھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا

و فوراً خطرناک تیور لیتے ہوئے اس کی طرف گھومی۔۔

اگر تم ن آج کے بعد پاکستان کا نام بھی لیا تو تو ہمارے دانت، کان، ناک منہ سب کچھ توڑ دو

گی۔۔ سبین انگلی اٹھا کہ وارنگ دیتے ہوئے کہا

اچھا اچھا ٹھیک ہے نہیں لیتا نام مادم۔۔ فواد نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا جس

پہ و مسکرا دی۔

Classic Urdu Material

چلو اب گھر پھر تمہارے زخم صاف کر دیتی ہو۔۔۔ سبین نے ایک آنکھ دباتے ہوئے
شرارت سے کہا اور بات کے اختتام پہ قہقہہ لگا یا صاف شفاف ہنسی نے ہر سو جلترنگ بکھیر
دیے۔۔۔۔۔

وراثت سقرے بنگلے پر بھی بھیگی بھیگی اتری تھی پورا بنگلہ اندھیرے میں ڈوبا تھا ہر طرف
پھولوں کی خوشبو ذکھری ہنسی تھی جو اسے اور بھی سحر انگیز بنا رہی تھی
پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اندر جانوں تو لا بھری کی لائٹس جلتی ہوئی نظر آرہی تھی
اور وٹیل پر جھک مار کر سے کچھ لکھ رہا تھا

پوری لا بھری سادگی سے سجاوٹ تھی ہر چیز سے نفاست جھلکتی تھی۔ دروازے کے
بالکل سامن والی دیوار میں ایک بڑی سی کھڑکی تھی جس سے باہر کا منظر صاف نظر آرہا تھا
باقی کی دیواروں پہ ریکس بن تھے جن میں کتابیں نفاست کے ساتھ رکھی گئی تھیں کمرے
کے درمیان میں ایک بڑی سی وٹیل رکھی گئی تھی وٹیل کے ایک طرف سربراہی کرسی
رکھی گئی تھی اور دوسری طرف چادر چھوٹی کرسیاں رکھی گئی

Classic Urdu Material

ٹیبیل پہ ایک طرف کچھ فائلز اور لیپ ٹاپ پڑا تھا درمیان میں ایک نقشہ پھیلا یا تھا جس کو وہ گھور سے دیکھ رہا تھا

یہ پورا نقشہ نہیں ہے کچھ تو مسنگ ہے اس میں۔۔۔ سقر نے پیشانی مسلتے ہو ہلکے سے بڑبڑایا

لیکن کیا مسنگ ہے۔۔۔ نقشے کو ایک بار غور سے دیکھتے ہوئے اس نے پھر کچھ سوچا کہ اس نے اپنے موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کیا شہند آ نکھوں میں سوچ کی پرچھایاں تھی بلیک ٹرائوزر کے ساتھ گرے ٹی شرٹ پہنے ہلکی شیو کے ساتھ وہ بہت خوبصورت لگ رہا تھا

جو نقشہ تم نے مجھے دیا ہے یہ اصلی نہیں ہے مجھے اصلی نقشہ چاہئے۔۔۔ سرسری سے لہجے میں شروع کر کے بات کے اختتام میں سخت لہجے میں تنبیہ کی گئی تھی دوسری طرف سے شاید کچھ کہا گیا تھا۔

یہ کام دو دن کے اندر ہونا چاہیے آء سمجھ صرف دو دن۔۔۔ اسے پاتال سے بھی ڈھونڈ کے نکالوں اگر مر گیا ہے تو اس کی قبر کو کھودو اس کی ہڈیوں سے سب کچھ اگلو

Classic Urdu Material

سقر نے وارنگ دیتے ہوئے کہا اور بات ختم کرتے ہی مقابل کی بات سنے بغیر کال
ڈسکنیکٹ کر دی

جزیروں کے شہر اسٹاک ہم پہ اگی صبح بڑی نکھری نکھری اتری تھی سورج بادلوں میں چھپا
بیٹھا تھا وہ اپن کمرے میں ابھی بھی سوئی ہوئی تھی الارم کی چنگھاڑتی ہوئی آواز پورے
کمرے میں گونج رہی تھی سوئے ہوئے وجود میں ہلکی سی جنبش، سنہری بال تکیے پہ
بکھرے ہوئے تھے اس نے ہلکا سا سر بلینکٹ سے باہر نکالا اور الارم کلاک بند کرنے کے
لیے اٹھایا لیکن جو ہی اس کی نظر گھڑی کی سوئیوں پر پڑی جو کہ دس بج رہی تھی وہ فوراً اٹھ
بیٹھی۔۔۔

ا وہ اتنا نام پتا نہیں کیسے میں اتنی دیر سووتی رہی میری صبح کی نماز بھی چھوٹ گئی۔ اس نے
افسوس سے سر جھٹکتے ہوئے اور اٹھ کے وارڈروب سے کپڑے نکال کر شاور لینے چلی گئی
نہا کر جب وہ نکلی تو رات کی نسبت کافی فریش لگ رہی تھی سفید رنگت اور بھی نکھر گئی تھی
گرے آنکھیں چمک رہی تھیں گولڈن براؤن بالوں سے ہلکا ہلکا پانی ٹپک رہا تھا بلیک لانگ
سکرٹ کے ساتھ پیچ شرت پہنے وہ قیامت ڈھار ہی تھی سنہری بالوں کو ڈرائے کر کے

Classic Urdu Material

اس نے جوڑے میں قید کیا اور پھر تیج ڈوپٹے کے ساتھ حجاب کر لیا حجاب کے ساتھ اور
بھی مسحور کن لگ رہی تھی

اس وقت وہ پولیس سٹیشن میں بیٹھی تھی لیکن اب حجاب کے ساتھ نقاب بھی کیا ہوا تھا تیج
شرٹ کے اوپر بلیک اون کی شرگ پہنی ہوئی تھی گرے آنکھوں میں اداسی اور پریشانی
واضع نظر آرہی تھی بار بار اپنے ہاتھوں کو مستی کبھی گھڑی کی طرف دیکھتی کبھی اپن بیگ
کی چین کو انگلیوں پہ لپیٹی و کافی مضطرب تھی

یا اللہ پلیز مری گاڑی مل جائے ابھی پندرہ دن پہلے ہی تولی تھی میں نے۔۔۔ اس نے دل
میں اللہ سے دعا مانگی تھی کرے آنکھیں نکین پانی سے بھر گئی تھی اس نے ایکلبا سا سانس
لے کے آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دکیلا تھا

اس وقت وہ خود کو بہت اکیلا محسوس کر رہی تھی کوئی بھی نہیں تھا اسکا

یا اللہ میری مدد کر تیرے علاوہ کوئی نہیں جو میری مدد کر سکے

یا اللہ تو تو میرے حالات سے واقف ہے نا اس گاڑی میں میرے سارے ڈاکو منٹس ہے
میرا آئیڈی کارڈ موبائل سب کچھ یا اللہ پلیز

Classic Urdu Material

اس نے گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورتے ہوئے دل میں اپنے رب سے دعا کی
یا اللہ اگر سب کچھ ناملا تو سب برباد ہو جائے میں وہ نہیں کرپائوں گی جو میں کرنے آئی میرا
مقصد ادھورہ رہ جائے گا۔۔۔

آخری بات پہ اس کا دل تڑپا تھا ایک آنسو پلکوں کی بھاڑ توڑ کہ باہر نکلا اور اس نقاب میں
جذب ہو گیا اس نے سختی سے اپنے ہونٹوں کو دانتوں تلے دبایا تھا دل میں ہونے والی
تکلیف کو برداشت کرنے کے لیے یا شاید آنسو پہ قابو پانے کے لیے جو باہر نکلنے کو بے
تاب ہو رہے تھے

یا اللہ تو ہی سنے والا ہے تو نہیں سنے گا تو کس کے پاس جانوں گی توں آج تک سنی ہے میری
آج بھی سن لے میں تیری گنہگار بندی ہ پلیز میری التجا سن لے اور میرے حال پر رحم
فرما۔۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لب ابھی دانتوں تلے دبائے تھے
جب سیاہ جوتے اس کے اس کے پاس آ کے رکے اسے لگا اس کے دل کی دھڑکن رک گئی
ہے

Classic Urdu Material

نہیں امید کا دامن نہیں چھوڑنا جس سے مانگا ہے وہ ضرور دے گا۔۔۔ اس نے خود کو ڈپٹتے
ہئے سوچا جب اس کے پاس آواز گونجی

میم آپکی گاڑی مل گئی ہے اور سامان بھی سارہ موجود ہے آپ کچھ پیپر ورک کے بعد لے
کے جاسکتی ہے۔۔۔۔

اس کی دعا سنی جا چکی تھی اس کا دل اپنے رب کے شکر سے بھر گیا تھا اس نے اٹھا کہ اپنے
سامنے کھڑے آفسر کو دیکھا جو اسے کچھ پیپر زدے رہا تھا سائن کرنے کے لیے
اس کے سماعت میں آواز گونجی تھی

"اور تم مجھ سے مانگو میں تمہیں عطا کروں گا" (القرآن)

اس کے رب نے آج بھی نوازہ تھا آج بھی اسے خالی ہاتھ نہیں لٹایا تھا
اس نے آفسر سے پیپرز پکڑ کر کپکپاتے ہاتھوں سے سائن کیے اور اپنا بیگ کندھے پر لٹکا
کر اسی آفسر کے پیچھے چل دی جو اسے اس کی گاڑی کی طرف لے کر جا رہا تھا

کون کہتا ہے دعائیں قبول نہیں ہوتی جب سچے دل اور اللہ پر پورے یقین کے ساتھ دعا مانگی
جائے تو فوراً قبول ہوتی ہے اور اللہ ایسی جگہ سے نوازتا ہے جہاں انسان کی سوچ بھی نہیں

Classic Urdu Material

ہوتی اس نے بے اختیار سوچا تھا اور کب سے روکے ہوئے آنسوؤں کو بہنے دیا آنسوؤں
مسلسل اس کے چہرے کو بھگور رہے تھے اور اپنے دل میں سکون اترتا ہوا محسوس کر رہی
تھی جب دل کا غبار کچھ کم ہا تو اس نے اپنے آنسوؤں صاف کر کے گاڑی سٹارٹ کر دی

سفر کے بنگلے پر رات اتر چکی تھی پورا بنگلہ اندھیرے میں ڈھوبا تھا بس ٹیرس کی لائنیں
جل رہی تھی جو پورے بنگلے کو خوبصورت بنا رہی تھی وہ اس وقت لائونج میں گاس وال
کے پاس کھڑا تھا باہر ہلکی ہلکی زرد روشنی بکھری تھی جس سے لان کا منظر اتنا واضح نہ تھا اس
کے پیچھے قدموں کی چاپ سناؤ دی

سفر تمہارہ کام ہو گیا ہے کل سے تم یونیورسٹی جوائن کر سکتے ہو میں نے سارا پیپر ورک
کر دیا ہے۔۔۔ وہ جو کوئی بھی تھا اندھیرے میں صرف اس کا ہیولا سا نظر آ رہا تھا
سفر ہنوز جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے کھڑا تھا اس نے بس سر ہلانے پہ اکتفا کیا تھا۔۔۔

Classic Urdu Material

اور۔ وہ شاید بولنے کے لیے الفاظ کی تلاش کر رہا تھا

اور کیا؟ سقر نے پیچھے مڑ کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔۔۔

سقر وہ۔۔۔ مقابل نے تھوک نگلا

سقر وہ نہیں آءا بھی تک ایک ہفتہ ہو گیا ہے کلاسز سٹارٹ ہوئے لیکن وہ نہیں آئی میں نے ساری نیو کمرز کی لسٹس چیک کی ہے اس نام کی صرف ایک لڑکی ہی ہے لیکن اس کا فادر نیم چنچ ہے اور سویڈیز ہے پاکستانی نہیں اور اس نے بھی ابھی تک جوائن نہیں کیا۔۔۔ اس نے ایک ہی سانس میں ساری بات مکمل کی

نہیں ایسا نہیں ہ سکتا آئے گی زور آئے گی اگر نا آئی تو میں خود اسے ڈھونڈ نکالو گا اس کا ملنا بہت ضروری ہے ورنہ ہماری ساری محنت ضائع ہو جائے گی۔۔۔ سقر بمشکل اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا ہر چیز کو تھس نہس کر دے

میں نے اپنے آدمی بھیجے ہے پاکستان وہ واں سے ان کی کوئی نہ کوئی خبر ضرور لائے گے۔۔۔ اس نے سقر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی

یہ تسلی مجھے دے رہے یا خود کو۔۔۔ سقر نے چبتے ہوئے لہجے میں کہا

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا آس کا موبائل رنگ کیا اس نے موبائل نکال کر دیکھا تو اس پر کوئی پاکستانی نمبر جگمگا رہا تھا اس کا دل زور سے دھڑکا تھا جانے کیا خبر ہو

کس کا فون ہے اٹھائیوں نہیں رہے۔۔ جب اس نے کافی دیر تک کال پک نہیں کی تو سقر نے جھنجھلا کہہا اس کا دل بھی انجانے خوف سے دھڑک رہا تھا جیسے کچھ برا ہونے والا ہے

انہی لوگوں کی کال ہے پاکستان سے

تو پھر اٹھاؤ۔۔ سقر نے بے صبری سے کہا

اس نے اس کی تائید میں کال پک کی

ہاں بھولو کیا خبر ہے

دوسری طرف سے جو خبر سناؤ گی اسے لگا اسے تلے زمین خشک گئی

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا تمہیں کو غلط فہمی ہوئے ہے تم نے کنفرم کیا تھا۔۔ اس نے درشت

لہجے میں کہا جس پر سقر بھی چونک گیا

Classic Urdu Material

دوسری طرف سے جانے کیا کہا گیا اسنے کال کاٹ کے اپنا واٹس ایپ کھولا اور واں جو منظر تھے اس کا دل دہلانے کو کافی تھے

نہیں یہ نہیں ہ سکتا و ہزیانی انداز میں چیکھا تھا

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤں سقر نے اسے کندھوں سے تھام کر کہا

سق وہ کہہ رہے کسی نے مار دیا ان سب کو بہت بے رحمی سے اور کوء کچھ بھی نہیں کر سکا دو مہینے پہلے سب کچھ ختم ہو گیا۔۔ اس نے بھگی ہوئے آواز میں کہا اس کے آواز میں اس قدر درد تھا کہ درو دیوار تک ہل گئے

سقر دو قدم پیچھے ہٹا اس کندھوں پر گرفت کمزور ہوئی

نہیں یہ کیسے ہ سکتا ہے۔ سقر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا جس پر سامے والے نے اپنا

موبائل اسے ہاتھ میں تھمایا تھا اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتے وہاں سے چلا گیا

سقر نے جب موبائل کی طرف دیکھا تو اسے لگا کہ کسی نے اس کی روح کینچھ لی ہو

سامنے دل دہلا دینے والا منظر تھا اس نے موبائل زور سے زمین پہ مارا تھا۔۔

سبین رات کے اس پہر بیڈ پر نوٹس پھیلانے کچھ لکھنے میں مصروف نظر آرہی تھی پورا کمرہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا پورے کمرے سفید اور وایت کالر کے پینٹ کے ساتھ سجایا گیا تھا دروازے کے سامے والی دیوار کے ساتھ بیڈ تھا جس کے عین اوپر سبین کی ایک بڑی سی تصویر تھی جس میں وہ برف کے ساتھ کھیل رہی تھی ایک سائیڈ پہ ڈریسنگ روم تھا ایک سائیڈ بڑی سی کھڑکی تھی جس پر خوبصورت قیمتی پردے لٹک رہے تھے کھڑکی کے ساتھ ہی ایک بڑا صوفہ تھا ساتھ ایک شیشے کا ٹیبل تھا جس پہ خوبصورت واز رکھا تھا

تھوڑی ہی دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا سبین نے سر اٹھا کر دیکھا تو آنے والا فواد تھا

سبین کے دیکھنے پر فواد نے اپنے دانتوں کی نمائش کی جس کا نوٹس لیے بغیر سبین دوبارہ اپنے نوٹ بک پہ جھک گئی

اس کے اس طرح کرنے پہ فواد نے برا سا منہ بنایا اور دھپ سے اس کے بیڈ پہ گر گیا

جنگلی انسان توڑنا ہے یہ۔۔ سبین نے خونخوار نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

کیا کر رہی ہو چڑیل؟ فواد نے اس کی نظروں سے متاثر ہوئے بغیر سوال داغا

نظر نہیں آرہا جن۔ آنکھیں ہے یا بٹن۔۔ وہ بھی کہا پیچھے رہنے والی تھی ٹکا سا جواب
نظرے ہنوز نوٹس پر رہی تھی

وہ اس وقت سفید ٹی شرٹ اور ٹرائوزر میں ملبوس تھی برائوں بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا جس
میں سے کچھ شریر لٹیں نکلی ہوئی تھی

اچھا پڑھ رہی ہ تم۔۔ فواد نے ایسے سر ہلایا جیسے کوئی نئی بات پتہ چلی ہو۔

جواباً سبین نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو

اچھا کل یونیورسٹی جانا ہے؟ فواد مدے کی بات پہ آیا

کیوں؟ سبین اس کی طرف جھکی اور آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا فواد نے ہاتھ آگے

بڑھا کے اس کا جوڑا کھول دیا لمبے بال اس کی پشت پر بکھر گئے

جس پر سبین نے ناگواری سے اسے دیکھا

Classic Urdu Material

یار میرادل نہیں کر رہا کل جانے و کوئی بہانا بنا لینا پلینز۔۔۔ فواد نے بیڈ پر دراز ہوتے ہوئے لجاجت سے کہا اور اس کے بالوں کی لٹ کو پکڑ کے اپنی انگلی پے لپیٹنے لگ گیا

اب وہ دونوں اس طرح تھے سبین کی پشت اس کی طرف تھی اور بیڈ پہ لیٹا تھا کل نیوٹیجھنے آنا ہے تمہیں پتہ ہے نا نہیں چٹھی کرنی۔ سبین نے بکھرے ہوئے پیپرز اکٹھے کرتے سنجیدہ لہجے میں کہا

اور تم جانتی ہو میں اس سے نہیں ملنا چاہتا۔۔ فواد نے ناگوار لہجے میں کہا انگلی پر لپیٹی ہوئی لٹ کو ایک جھٹکے سے کھولا اور پھر سے لپیٹنا شروع کر دیا۔

وہ ہمارے ٹیچر ہے وہ ہمیں پڑھانے آئے گے اور ٹیچرز روحانی باپ ہوتے اپنے پرسنل میٹرز سٹڈی سے دور رکھتے ہے اور ویسے بھی ہمارہ فرض ہے کہ ہم ان کی رسپیکٹ کرے

ٹیچر کا رتبہ بھت بلند ہوتا ہے۔۔ سبین نے بڑوں کی طرح سمجھانے والے انداز میں کہا جس پر فواد نے برا سا منہ بنایا اور اس کے دماغ جھماکا ہوا تھا یہ تم نہیں بول رہی

فواد فوراً اٹھ کے بیٹھا اور اس کی آنکھوں جانتے ہوئے کہا بال ہنوز اس کی انگلی پر لپٹے ہوئے تھے

Classic Urdu Material

ہاں تو تم سے کس نے کہا ہم دونوں نے یہ کرنا ہے میں نے تو ایک جرنل بات کی تھی۔۔۔

سبین نے شان بے نیازی سے کندھے جٹھکتے ہوئے کہا

پھر کل کیا کرنے جانا۔ فواد نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

فواد کل سکائے ویو چلے گے ناپلیز۔ سبین نے لجاجت سے کہا

اور بدلے میں مجھے کیا ملے گا۔ فواد نے جھٹ سے فرمائش کی اتنا اچھا موقع بھلا وہ کیسے

جانے دیتا

اچھا تم۔۔۔ سبین تھوڑی پہ انگلی رکھتے ہوئے

ہاں میں۔ فواد بے صبری پوچھا

چلو تم جو لیا سے بات کر سکتے ہو کل تک جب تک ہم واپس نہیں آ جاتے۔

سچی۔ فواد نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہے کہا مبادا کہی و بعد میں منکر ہی نہ جائے

اور اسے سزا مل جائے

مچی۔۔۔ سبین نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہے کہا

Classic Urdu Material

تم سچ میں کہہ رہی ہونا۔ فواد نے گویا دوبارہ یقین دہانی کی

ہاں ناسچی۔ سبین نے چڑتے ہوئے کہا جس پر فواد نے ایک جھٹکے اس کے بال چھوڑے اور

خوشی سے اچھلتے ہوئے یاہ کا نعرہ لایا

سبین نے ایک ادا سے اپنے بال جھٹکے

فواد تھوڑہ سا جھکا سبین نے سوالیاں نظروں سے دیکھتا وہ تھوڑا سا اور جھکا اور اس کے گال

پہ کس کر کے بھاگ گیا

پہلے تو سبین کو کچھ سمجھ نہیں آیا لیکن جب آیا تو اس نے غصے سے اس کی طرف گھورا اور

سائڈ ٹیبل پر پڑا مگ اٹھا کے اسے دے جو دروازے میں کھڑا اسے شرارتی نظروں سے دیکھ

رہا تھا

اس سے پہلے کے مگ اسے لگتا اس نے جھٹ سے دروازہ بند کر کے بھاگ گیا مگ

دروازے کے ساتھ ٹکرا کے ٹوٹ گیا

پیچھے سبین نے غصے سے دانت کچکچائے اور اسے مختلف القابات سے نوازا۔۔

Classic Urdu Material

ایم۔ ایس یونیورسٹی کی خوبصورت عمارت آسمان کی طرف سراٹھائے کھڑی تھی وہ یونیورسٹی کی بلند عمارت کو کھڑی دیکھ رہی تھی۔ جس پر "ایم۔ ایس یونیورسٹی" کے بڑے بڑے سنہری حروف جگمگا رہے تھے۔

ایم ایس یونیورسٹی۔۔ اس نے دھیرے سے زیر لب دہرایا اس وقت بلیک سکرٹ کے ساتھ اون کی بلیک شرٹ پہنے تھی بلیک ڈوپٹے سے نقاب کئے ایک کندھے پہ بلیک بیگ لٹکائے وہ کافی پروقار نظر آرہی تھی۔

کئی منظر ایک ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے تھے کسی کا خواب تھی یہ یونیورسٹی۔

اس سوچ کے آتے ہی اس کی گرفت اپنے بیگ کی سٹرپ پہ مضبوط ہوئی تھی

سب کچھ جیسے پس منظر میں چلا گیا تھا صرف ایک منظر اسے نظر آرہا تھا

وہ اس وقت اپنے بابا کے ساتھ لائونج میں صوفے بیٹھی تھی

اس نے پنک لیلن کی شرٹ کے ساتھ وائٹ کیپری پہنا ہوا تھا سنہری بالوں کی فرنیچر ناٹ

بنا کے ایک کندھے پہ ڈالی تھی اور کلر کا ڈوپٹا سر پہ لیا تھا گرے آنکھیں چمک رہی تھی

Classic Urdu Material

بابا آج میرا اسٹ پیپر بہت زیادہ اچھا ہوا دیکھیے گا اس دفعہ بھی پورے کالج میں ہی
ٹاپ کروں گی۔۔

اس نفل جوش کے ساتھ ایک ہی سانس میں اپنے باپ کو پوری بات کہی تھی چہرہ خوشی
سے دمک رہا تھا

انشا اللہ ضرور مجھے یقین ہے میری بیٹی ضرور ٹاپ کرے گی۔۔ اس کے باپ اس کے سر
پر پیار کرتے ہوئے نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور کا سر اپنے سینے پر رکھ لیا

اپنے باپ کی بات پر اس کا چہرہ مزید خوشی سے دمک اٹھا تھا گرے آنکھیں ہیرے کی مانند
جگمگاٹھی تھی

کے بعد میں ڈاکٹر بنوں گی اور دیکھیے گا آپ کا نام پوری دنیا میں F.sc بابا آپ کو پتا ہے

روشن کروں گی۔۔ اس نے پھر سے جوش کے ساتھ سر اٹھاتے ہوئے کہا جس پر اس کے

بابا نے ایک بھر پور مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا تھا

Classic Urdu Material

اور اگر میں کہوں کہ میں اپنی پرسز کو ڈاکٹر نہیں بلکہ سافٹ ویئر انجینئر بنانا چاہتا ہوں تو۔۔
اس کے باپ نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے مسکراہٹ ہنوز ان کے چہرے پہ
برقرار تھی شاید یہ ان کی شخصیت کا حصہ تھی۔

تو میں دنیا کی سب سے بڑی انجینئر بن کے آپ کا نام روشن کروں گی۔۔ اس نے اپنے
ہاتھوں کو پھیلاتے ہوئے کہا تھا

بیٹا میری ایک خواہش پوری کروں گی؟ اس کے باپ سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

بابا آپ ایک نہیں سو کہے میں آپ کی ہر خواہش پوری کروں گی۔۔ اس نے لاڈ سے ان

کے گلے میں اپنی بانہیں ڈالتے ہوئے کہا تھا

جس پر وہ مسکرا اٹھے

بیٹا میری خواہش ہے کہ تم سویڈن کی ایم۔ ایس یونیورسٹی آف اسٹاک ہوم سے انجینئر بنو
میری پرسز میری یہ خواہش پوری کرے گی نہ؟ انہوں نے بہت آس سے اس کے چہرے
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

ان کی بات پر گرے آنکھیں حیرت پھیلی تھی ایک جھٹکے بازو ہٹائے تھے۔

Classic Urdu Material

سویڈن میرا ونڈر لینڈ برف کا ملک۔۔۔ رنکی بابا۔۔۔ اس نے حیرت اور جوش سے اپنے
چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

جی بابا کی جان۔۔

لیکن بابا ما نہیں مانے گی وہ تو ایک پل کے لئے بھی دور نہیں ہنے دیتی مجھے۔۔ اس نے
پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا سارا جوش ایک پل میں ماند پڑ گیا تھا
آپ کی ماما کو میں مالو گا بس آپ نے محنت کرنی ہے۔۔ انہوں نے شفقت سے اس کے
گال سہلاتے ہوئے کہا جس پہ اس کا چہرہ پھر سے کھل گیا تھا

واٹو سویڈن۔ ونڈر لینڈ، اسٹاک ہوم۔ جزیروں کا شہر، ایم۔ ایس یونیورسٹی

وہ ایک جذب سے بولی تھی

اور اس کے بابا اس کے چہرے پہ بکھرے رنگوں کو دیکھ کر مسکرا دیے تھے

چلو بس اب اپنی ماما کے سامنے نام نالینا جب تک فائنل پیپر زنا ہو جائے۔

آپ ماما سے ڈرتے ہے؟ اس نے شرارتی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

ہر شریف آدمی بیوی سے ڈرتا ہے۔۔ انہوں نے اسے گھورتے ہے کہا

جس پہ وہ کھلکھلا دی

منظر ہوا میں تحلیل ہوا اب سامے یونیورسٹی کی عمارت نظر آرہی تھی
بابا دیکھے آج آپ کی خواہش پوری کرنے جارہی ہے۔ لیکن میں اندر سے بالکل ٹوٹ گئی ہ مجھے
یہ یونیورسٹی، یہ شہر، یہ ملک بہت برا لگ رہا ہے میرا دل کر رہا ہے سب کچھ تباہ کر دوں۔۔
گرے آنکھوں میں آنسوں جھلملا رہے تھے جنہیں وہ بمشکل روکے ہوئے تھی۔

آنکھوں کی نمی کو انگلی سے صاف کرتے ہوئے اس نے اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا سب سے
پہلے اسے اپنی کلاس ڈھونڈنی تھی تبھی اس نے اپنے قریب کھڑے تین سٹوڈنٹس کی جانب
قدم بڑھائے

ایکسیوزمی۔ اس نے ان تینوں کے قریب جا کہ انہیں پکارا

جس پر وہ تینوں اس کی طرف دیکھنے لگے

Classic Urdu Material

سبین نے اپنے سامنے کھڑی حجاب والی لڑکی کو حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا Yes
کیونکہ یہاں بہت کم لڑکیاں حجاب کرتی تھیں اور نقاب تو کوئی کوئی کرتی تھی پہلے سویڈن
میں نقاب اور عبایا پر پابندی تھی لیکن کچھ ہی عرصہ پہلے یہاں ایک قانون پاس کیا گیا تھا
جس میں امپلائز اور عام عوام کو عبایا اور نقاب کی اجازت تھی۔۔

ان تینوں کے ایک ساتھ دیکھنے پہ وہ کچھ پزل ہوئی تھی
مجھے سافٹ ویئر انجینئرنگ کی کلاس میں جانا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ اس نے اپنی تمام
ہمت جمع کرتے ہوئے کہا

ان تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
آپ نیو کمر ہے یہاں؟ سبین نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا
اس نے محظ اثبات میں سر ہلایا
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اوہ پھر تو آپ ہماری کلاس فیلو ہے۔ سبین نے پر جوش ہوئے کہا جس پر فواد نے آنکھیں
گمائی تھی کیونکہ جانتا اب سبین میڈم کو ایک اور شکار مل گیا تھا

Classic Urdu Material

۔ سبین نے اس کی طرف ہاتھ By the way my name I sabeen

بڑھایا جسے اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے تھام لیا

مریم۔ مریم فاطمہ۔ اس نے مختصر سا جواب دیا

Meet them he is ahraz my bro and he is fawad

my czn

سبین نے احراز اور فواد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کا تعارف کروایا

جس پر مریم نے محظ سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا

یہ فواد بھی ہمارا کلاس میٹ ہے اور احراز بھائی بزنس ڈپارٹمنٹ کے ہے ان کا لاسٹ انر ہے

۔۔۔ سبین پر جوش سی اس کو بتا رہی وہ اب سوڈش میں اس سے بات کر رہی تھی اچھا تم کہا

سے بلانگ کرتی ہو۔۔۔ سبین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا ان دونوں کی

نظریں مریم جمی تھی

مریم نے ایک لفظی جواب دیا. Vastras.

اوہ تو یہاں کس کے ساتھ رہتی ہو۔۔۔ سبین نے ایک اور سوال داغا

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

نوادن کوفت زدہ نظروں سے سبین کو دیکھا تھا جواب مریم کا انٹرویو لینا شروع کر دیا تھا جو کہ اب بہت لمبا جانے والے والا تھا

اکیلی۔ مریم ان ایک بار پھر مختصر جواب دیا اور اپنے ہاتھ پہ بندھی گھڑی کی طرف دیکھا گرے آنکھوں میں بیزاری صاف جھلک رہی تھی

سبین نے اگلا سوال کرنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب احراز بولا سبین آئی تھنک ہمیں کلاس میں چلنا چاہیے اور تم لوگ آج کوئی کلاس بنک نہیں کروں گے۔ احراز نے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں وارنگ دی تھی

سبین اور نواد نے برے برے مہ بنا کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر مسکین سی شکل بنا کر احراز کی طرف دیکھا

بھائی۔۔ دونوں نے مسکینیت سے کہا

نیور کوئی کلاس نہیں تو مطلب کوئی کلاس نہیں۔۔ احراز نے دونوں کی مسکین شکلوں کی پروا کئے بنا ہاتھ اٹھا کے کہا گویا بات ختم۔

دونوں نے روونے والی شکل بنائی

Classic Urdu Material

اس سب میں مریم ہونقوں کی طرح ان تینوں کی شکل دیکھ رہی تھی

چلو اب کلاس میں۔ احراز نے دونوں کو سٹیج پر کھڑے دیکھتے ہوئے کہا جس پر دونوں پیر
پٹکتے ہوئے چل دیے

مریم اب کھڑی دیکھ رہی تھی کہ کدھر جائے تبھی احراز کو اس کا خیال آیا تھا
آپ بھی جائے ان کے ساتھ وہ کلاس میں ہی جا رہے ہیں۔ احراز نے اس کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا

مریم سرہلاتی ان دونوں کے پیچھے چل دی

احراز اس کو تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی۔۔۔۔۔

وہ تینوں اس وقت کلاس میں بیٹھے ہوئے تھے مریم نے سارا دن فواد اور سبین کے ساتھ گزارا تھا فواد کے بقول سبین کو مریم کے روپ میں ایک شکار مل گیا تھا جسے وہ اپنی باتوں کی پٹاری کھول کے سنا سکے اور ہا بھی ایسے ہی تھا سبین نے اب تک اپنے اور اسٹاک ہوم کی

Classic Urdu Material

شان میں قصیدوں کی فرہست سناڈالی اور مریم بس ہوہاں میں جواب دے رہی تھی ابھی وہ سبین اس کو کچھ بتا ہی رہی تھی جب سقر کلاس میں انٹر ہوا

سبین اور فواد نے سرد نظروں سے اسے دیکھا تھا اس کی چلتی ہوئی زبان کو ایک دم بریک لگا تھا مریم کو ان دونوں کی نظریں کچھ عجیب لگی تھی لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر جھٹک کے سامنے متوجہ ہو گئی جہاں وہ اپنا تعارف کروا رہا تھا اور تبھی مریم کو پتا چلا تھا کہ وہ نیو ٹیچر ہے اوہ شاید یہ دونوں پرانے ٹیچر کو زیادہ لائک کرتے ہو تبھی اس طرح دیکھ رہے تھے۔ مریم نے ایک نظر سبین کے بے تاثر چہرے پہ ڈالتے ہوئے سوچا

لیکن میں کیوں سوچ رہی ہو اس بارے میں کیا پتہ ایسا نہ ہو۔ مریم نے سر جھٹکے ہوئے

سوچا اور سامنے متوجہ ہو گئی جہاں کھڑا سقر ان تینوں کو ہی دیکھ رہا تھا

نجانے کیوں مریم کو اس کے دیکھنے کا انداز کھٹکا تھا کچھ عجیب سا لگا تھا

فواد میں مزید یہاں نہیں بیٹھ سکتی مجھے غصہ آرہا ہے اس انسان کو برداشت کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ ابھی مریم مزید سوچتی سبین کی جھنجھلائی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی

Classic Urdu Material

اس نے گردن گھما کر سبین کی طرف دیکھا جو فواد کی طرف آہستہ آواز میں بیزاری سے بولی تھی

تو میں کیا کروں بور تم ہو رہی ہو میں نہیں۔ فواد نے اسے چڑاتے ہوئے کہا
بد تمیز انسان رات متے کرنے کوں آیا تھا میں نہیں تم اور اب تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑ
رہا۔ سبین نے سخت نظروں سے اسے گھورتے ہوئے دھیمے لہجے میں غرا کر کہا ورنہ دل تو
کر رہا تھا کہ اسے اٹھا کہ سامنے دیوار میں مارے
سقر سامنے کھڑا کورس کی آؤٹلا نئزدے رہا تھا مریم کی نظریں بھی اسی پر جمی تھی لیکن فواد
اور سبین کی آوازیں مسلسل اسے سنائی دے رہی تھی جس سے وہ ڈسٹرب ہو رہی تھی
رات گئی بات گئی۔ فواد نے اسے شرارتی نظروں دیکھتے ہوئے کہا
تبھی سقر کی نظر ان دونوں پر پڑی جو سب سے بے خبر لڑنے میں مصروف تھے
اس سے پہلے کے سبین کوئی جوابی کاروائی کرتی سقر کی غصے سے چنگھاڑتی ہوئی آوازاں
دونوں کی سماعت سے ٹکرائی

Fifth row 3rd & 4th student stands up

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

پوری کلاس نے مڑ کر ان کی طرف دیکھا تھا

جس پر ان دونوں نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا

میں آپ دونوں سے ہی مخاطب ہوں آئی سیڈ سٹینڈ اپ۔۔ سقر نے ایک دفعہ پھر غصے سے کہا

وہ دونوں سرد تاثرات لیے کھڑے ہو گئے

اگر آپ دونوں نے باتیں کرنی ہے تو کلاس سے دفعہ ہو جائیں مجھے میری کلاس میں کوئی

ڈسٹر بنس نہیں چاہیے۔ فواد نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے رعب دار آواز میں کہا تھا

سبین اور فواد فوراً اپنے بیگز اٹھائے اور کلاس سے باہر چلے گئے۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مریم فاطمہ جب کلاس لے کر نکلی تو اسے فواد اور سبین کہی بھی نظر نہیں آئے اسے مایوسی

ہوئی تھی انہیں نہ دیکھ کر ابھی وہ انہیں ڈھونڈن کا سوچ ہی رہی تھی جب اس کے موبائل پر

بیپ ہوئی اس نے موبائل دیکھا تو مسج پڑھ کے اس کی آنکھوں میں بیزاری اتر آئی

Classic Urdu Material

اور پھر اپنے پاس سے گزرتے ایک سٹوڈنٹ سے اس نے ایڈمن بلاک کا پوچھا اور اس جانب چل دی وکچھ دور ہی گئی تھی جب سامنے سے اسے سبین، فواد اور احراز آتے دیکھائی دیے

ارے مریم لو شکر ہے تم ہمیں یہاں ہی مل گئی بتائوں بھائی کو ہم نے کلاس بنک نہیں کی تھی بلکہ اس کھڑوس سر نے ہمیں جان بوجھ کہ کلاس سے نکالا تھا جب کہ ہم معصوموں نے کچھ بھی نہیں کیا تھا۔ سبین مسکین سی شکل بنا کر روہانسی ہو کر کہا جیسے واقعی اس کے ساتھ ظلم ہوا فواد تو اس کی ایکٹنگ پر عیش عیش کر اٹھا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ سب اس نے جان بوجھ کے کیا تھا آخردونوں کی پلیننگ تھی

اور مریم بیچاری ہونقوں کی طرح ان تینوں کو دیکھ رہی تھی اس کے لیے یہ سیچویشن بالکل حیران کن تھی

ارے مریم کچھ بولو بھی بتاؤں نہ بھائی کہ اس سر نے ہمیں نکالا تھا۔ سبین نے مریم کو دیکھتے ہوئے کہا جو چپ کھڑی ان کو دیکھ رہی

Classic Urdu Material

تم اسے کچھ بولنے دو گی تو وہ بولے گی۔ احراز نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس کی زبان بند ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
جی سرنے ہی نکالا تھا انہیں۔

اور کیوں نکالا تھا۔ احراز نے گہرا سانس لے کر ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا کیونکہ اب اسے ساری بات سمجھ آ چکی تھی
احراز کے اگلے سوال پہ ان دونوں کا سانس اٹکا تھا

اگر مریم نے سچ بتا دیا تو۔ سبین نے سوچتے ہوئے زور سے آنکھیں بند کی جیسے آنکھیں بند کرنے سے وہ کسی کو نظر ہی نہیں آئے گی

مریم نے جواب دینے کے لیے ابھی منہ کھولا ہی تھا جب اس کا موبائل دوبارہ بیپ کیا
میسیج پڑھ کے اس کے ماتھے پر شکنے پڑی تھی

سوری مجھے جانا ہو گا مجھے کنٹرولر آفس میں کام ہے میرے ڈاکو منٹس میں کچھ مسئلہ ہے۔
مریم نے معازرت کرتے ہوئے کہا اور ایک جانب چل دی

Classic Urdu Material

مریم کے جانے پہ ان دونوں نے شکر ادا کیا تھا
ٹھیک ہے تم دونوں گھر جاؤں مجھے کچھ کام ہے۔

احراز کسی کے ساتھ کھڑا بات کر رہا تھا جب اس کی نظر مریم پر پڑی جو کہ کارلس کے آفس
میں انٹر ہو رہی تھی
یہ تو کنٹرولر آفس جا رہی تھی تو یہاں کیسے۔ احراز نے اسے دھکتے ہوئے سوچا جس کا انداز کافی
مشکوک تھا

آپ پورے پانچ دن بعد آئی ہے پوچھ سکتا ہو کیوں۔ سامنے بیٹھے ادھیڑ عمر کے شخص نے
اسے دیکھتے ہوئے کہا
جی وہ کچھ طبیعت خراب تھی اس لیے نہیں آ سکی۔ ان نے اصل بات چھپا کہ سرسری سے
لہجے میں کہا

اوس سمجھا شاید تم نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔ سامنے بیٹھے شخص نے سمجھنے والے انداز میں
سر ہلاتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

نہیں میں اب اپنا ارادہ نہیں بدلوں گی۔ مریم نے مضبوط لہجے میں کہا

گڈ۔ کوئی پر اہلم تو نہیں ہوئی تمہیں یہاں دیکھو بیٹا تمہیں کوئی بھی پر اہلم ہو تو تم بلا جھجک مجھے بتا سکتی ہو تم مجھے اپنے باپ کی طرح ہی سمجھو۔ انہوں نے اپنائیت برے انداز میں کہا

مریم نے صرف سر ہلانے پہ اکتفا کیا گلے میں آنسوؤں کا پھندا اٹکا تھا

سامنے بیٹھے شخص نے اپنے ٹیبل پر پڑی یو ایس بی اٹھا کر اس کی طرف بڑھائی

مریم نے سوالیہ نظروں نے دیکھا تھا

یہ رکھ لو اس میں ساری ڈیٹیلز ہے یونیورسٹی کی اور اور یجنل نقشہ بھی ہے جو کسی کے پاس بھی نہیں ہے تم نے آگے جو کچھ بھی کرنا ہے وہ اسی کے مطابق کرنا ہے اور ایک بات اس کی بہت حفاظت کرنا بہت سے لوگ اس کے پیچھے ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ اس شخص نے اسے یو ایس پکڑاتے ہوئے کہا

اگر اس میں سارہ کچھ ہے تو پھر میری کیا ضرورت ہے آپ یہ سب کچھ خود بھی تو کر سکتے

ہے۔ مریم نے الجھتے ہوئے سوال کیا

Classic Urdu Material

رائٹ مجھے پتا تھا تم یہ سوال ضرور کروں گی اس سوال کا جواب صرف اتنا ہے کہ ہر کسی کے پاس تمہارا دماغ نہیں ہے یہ جب تم اس یو ایس بی کو اوپن کروں گی تو تمہیں پتہ چلے گا یہ کوء عام یونیورسٹی نہیں ہے۔ کارلس نے مسکراتے ہوئے کہا

مریم کوئی بھی جواب دیے بغیر اٹھ کر دروازے کی جانب چل دی جب اسے اپنے عقب میں کارلس کی آواز سنائی دی ور کی لیکن مڑی نہیں

اس یو ایس بی کی حفاظت کرنا اپنی جان سے بھی زیادہ۔

اس نے محظا اتبات میں سر ہلایا اور باہر چلی گئی

پچھے کھڑے کارلس کی پر سوچ نظرے یں دروازے پر ٹکی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جس وقت وکلا اس لے کر نکلا اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی افس میں آ کہ اس نے دروازہ ایک دھاڑ سے بند کیا تھا

Classic Urdu Material

ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائلز پھینکنے کے سے انداز میں ٹیبل پر رکھی تھی پھر گلاس اٹھا کہ پانی
پیا۔ اور چیئر پر بیٹھ کے انگلیوں سے کنپٹی کو سہلانے لگ گیا جب کچھ غصہ ٹھنڈا ہوا تو اس نے
اپنا موبائل پہ کسی کا نمبر ڈائل کیا

تم مجھے بتا نہیں سکتے تھے کہ وہ دونوں بھی اسی کلاس میں ہوتے ہے۔ مقابل کے فون
اٹھاتے ہی وہ بھڑک اٹھا تھا

اب وہ مجھے کہا جینے دے گی ہر جگہ نیچا دکھانے کی کوشش کرے گی آج بھی جان بوجھ کہ
اس نے کلاس میں ڈسٹر بنس کریبیٹ کی تھی۔ مقابل کی بات سنتے ہی اس نے اپنے غصہ پر
قابو پاتے ہوئے کہا

یہ لاسٹ بار تھا آج کہ بعد اگر اس نے ایسی کوئی حرکت کی تو پھر میں بھی سارے لحاظ
بھول جائوں گا۔ میرا پیغام پہنچا دینا اسے۔
www.classicurdumaterial.com
support.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اس نے غصے سے کہا اور دوسری جانب سے کچھ بھی سنے بغیر کال کاٹ دی اور سر کرسی کی
پشت سے ٹکادیا

Classic Urdu Material

وہ جس وقت گھر پہنچی تو کافی تھکی تھکی ل رہی تھی دماغ میں مسلسل کارلس کی باتیں گونج رہی تھی

بیگ صوفے پر اچھال کر وہ گلاس ونڈو کے پاس کھڑی ہو گئی
پورے لائونج میں ملنگھی سی روشنی تھی گلاس وال پر تبیز پردے لٹک رہے تھے جو روشنی کا
راستہ روکے ہوئے تھے

اس نے آگے بڑھ کے پردے اکٹھے کیے پورہ لائونج روشن ہو گیا
وہ گلاس وال کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی چہرے پہ الجھن چھائی ہوئی تھی
کارلس انکل نے وہ یو ایس بی مجھے ہی کیوں دی وہ خود بھی تو کر سکتے تھے یہ کام۔۔۔ اس
نے حجاب کھولتے ہوئے سوچا

اور میرے دماغ میں ایسا کیا ہے جو باقیوں کے پاس نہیں زالاں تو کہتا ہے میرے پاس دماغ
ہی نہیں ہے۔ وہ آہستہ آواز میں بڑبڑائی اور جوڑے میں قید سنہری بالوں کو آزاد کیا سنہری
بال کسی آبشار کی طرح پشت پر بکھرتے چلے گئے

Classic Urdu Material

نظریں ہنوز سامنے لان پر جمی ہوئی تھی پورے لان میں گاس اگی ہوئی تھی ایک طرف جنگلی پھول آگے ہوئے پوری دیوار پہ بیل لگی ہوئی تھی جس سے دیوار نظر نہیں آرہی تھی دائیں چار کرسیاں رکھی ہوئی جس کے درمیان میں ایک میز تھا میز پر دو بڑے بڑے پیلاے رکھے تھے جس میں باجرہ اور پانی ڈالا ہوا تھا اب بھی چڑیا اس پہ جھکی دانہ چک رہی تھی

بائیں جانب ایک بڑا سادرخت تھا جس کی شاخیں چاروں جانب پھیلی ہوئی تھی درخت کے ساتھ ایک جھولا لٹک رہا تھا جس کی رسیوں پہ مختلف رنگوں کے ڈوہ کے بنے پھول لپٹے ہوئے تھے جو بالکل اصلی لگتے تھے ارد گرد تلپاں اڑ رہی تھی اس یو ایس بی کی خود سے زیادہ حفاظت کرنا۔ مریم کے کانوں میں ایک دفعہ پھر کارلس کی آواز گونجی

کیا وہ واقعی بابا کے فرینڈ ہے لیکن بابا نے تو کچھ نہیں بتایا تھا مجھے اور ویسے بھی بابا تو کبھی یہاں آئے ہی نہیں تو ان کے فرینڈ کیسے ہو سکتے ہیں۔ اس نے میز پہ نظریں ٹکاتے ہوئے سوچا جہاں اب تین چڑیاں ایک تکیوں کی شکل میں بیٹھی ہوئی تھی

Classic Urdu Material

لیکن اگر بابا یہاں نہیں آئے تو میری نیشنلیٹی کیوں ہے یہاں کی۔ اس نے اپنے سنہری بالوں کو ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے سوچا۔

بابا کہاں چلے گئے ہے مجھے چھوڑ کر کتنی الجھنے ہے میری زندگی میں کس سے پوچھو یہ سب کون دے گا میرے سوالوں کے جواب۔ میں اپنا آپ بھی کھوتی جا رہی ہو یہاں یہ ونڈر لینڈ میرے گریویار ڈبنتا جا رہا ہے میں جتنا اس سب سے نکلنے کی کوشش کر رہی ہوں اتنا الجھتی جا رہی ہو۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بڑبڑائی گرے آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھی آنسوؤں کی وجہ سے لان کا منظر دھندلا رہا تھا

اس منظر کی طرح میری زندگی بھی دھندلا گئی ہے کوئی نہیں ہے میرے پاس۔ اس نے دکھ سے سوچا آنسوؤں موتیوں کی مانند اسے کے سفید روئی سے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔

بابا میری سزا ختم کر دے مجھے اپنے بلا لے اتنی سزا نہ دے مجھے آپ کی مریم مر جائے گی وہ نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔ ماما کے بغیر۔ آپو کے بغیر۔ بابا میں نے آپ کی بات مانی ہے میں نے کسی کو نہیں بتایا اپنے یہاں آنے کا الزام کو بھی نہیں اگر میں اسے بتا دیتی تو مجھے یہاں

Classic Urdu Material

سے لے جاتا۔ وہ آہستہ آواز میں بڑبڑا رہی تھی آنسوؤں میں مزید روانی آگئی تھی جو لڑیوں کی طرح اس کے گالوں پہ بہہ رہے تھے رونے سے ناک بھی سرخ ہو گئی تھی

وہ مجھے ڈھونڈ رہا ہو گا اور وہ زور آئے گا یہاں۔ اس نے اپنے آنسوؤں کو سختی سے صاف کرتے ہوئے کہا

لیکن میں تو کوئی بھی نشانی چھوڑ کر نہیں آئی وہ کیسے ڈھونڈے گا مجھے۔ اگر وہ ڈھونڈ سکا مجھے تو کیا میں ساری زندگی یہاں ہی رہو گی۔ اس سوچ کہ آتے ہی آنسوؤں ایک بار پھر سے گرنے لگے تھے وہ نفی میں سر ہلاتی گھٹنوں میں سر دیے رونے لگ گئی اس کی سسکیاں پورے لائونج میں گونج رہی تھی باہر اندھیرہ پھیلنا شروع ہو گیا تھا پرندے اپنے اپنے گھونسلوں کو لوٹ گئے تھے اور وہ اپنے خسارے پہ ماتم کناں تھی۔

Classic Urdu Material

اسٹاک ہوم کی سرزمین پہ رات اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اتر چکی تھی سردی کی شدت میں کچھ زیادہ ہی اضافہ ہو گیا تھا سویڈن میں دن چھوٹے اور راتے لمبی ہوتی ہے لوگ چھ بجے ہی ڈنر کر لیتے ہے

اٹاک ہم کے پوش علاقے میں وہ محل کی سی عمارت اپنی پوری شان و شوکت اور تمکنت کے ساتھ کھڑی تھی محل کے ارد گرد وسیع لان تھا محل کے عقب میں اونچے اونچے گھنے درخت تھے ایک سائیڈ پہ مصنوعی جھیل بنا ہی گئی تھی ارد گرد جنگی پھول اگائے گئے تھے بائیں جانب انیکسی بنی ہوئی جس کے ساتھ ایک وسیع لان تھا جہاں رنگ برنگے پھول اگائے تھے

مین گیٹ سے سرخ پتھروں کی روش بنائی گئی جو دائیں جانب بنے وسیع عریض لان میں بل کھاتی گزرتی محل کے سامنے ختم ہوتی تھی پورے محل کے گرد زرد بتیاں روشن تھی جس میں محل سونے کی مانند چمک رہا تھا۔

Classic Urdu Material

محل سے اندر داخل ہو تو سامنے ایک وسیع و عریض لائونج تھا لائونج کے وسط میں قیمتی صوفے رکھے ہوئے تھے سامنے ایک سربراہی کرسی رکھی ہوئی تھی دائیں اور بائیں جانب شیشے کے میز تھے جن پر قیمتی واز رکھے ہوئے تھے

دائیں اور بائیں جانب سے بل کھاتی سیڑھیاں اوپر کو جارہی تھی اور اوپر ایک راہداری بناتی تھی جو داہیں اور بائیں جانب ملتی تھی

بائیں جانب ایک دروازہ تھا جہاں ایک بڑا سا ہال جو کہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا جس کے وسط میں ڈانگ ٹیبل سجایا گیا تھا

سربراہی کرسی پر ایک اسی سال کا سویڈن نقوش کا شخص بیٹھا تھا دائیں جانب ایک ایشین نقوش کی لگ بگ اسی عمر کی عورت بیٹھی تھی

بائیں جانب چار کرسیوں پہ دو مرد اور عورتیں بیٹھی تھی جن میں سے ایک ایشین نقوش کی تھی

دائیں جانب عورت کے ساتھ ایک دس سال بھورے بال اور برائون آنکھوں والی لڑکی بیٹھی تھی

Classic Urdu Material

جس کے ساتھ والی کرسیوں پہ فواد اور سبین بیٹھے تھے

وہ لوگ اس وقت بیٹھے ڈنر کر رہے تھے

یہ احراز کہاں ہے آیا نہیں ابھی تک۔ سربراہی کرسی پہ بیٹھے شخص نے احراز کی خالی کرسی دیکھتے ہوئے کہا

گرینڈ پاوہ آنے ہی والے ہے میری بات ہوئی تھی تھوڑی دیر پہلے۔ سبین نے کھانے سے توجہ ہٹاتے ہوئے چہرے پہ ہلکی مسکراہٹ سجائے کہا البتہ فواد پوری طرح کھانے میں مصروف تھا جیسے اس سے زیادہ ضروری کام کوئی ہے ہی نہیں

اور تم لوگوں کی یونیورسٹی کیسی جارہی ہے۔ انھوں نے سبین اور فواد دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

بہت اچھی گرینڈ پاوہ مزا آتا ہے اور آپ کو پتا ہے آج ہمارے ایک کھڑوس پروفیسر بھی آئے ہیں۔ سبین نے پرجوش ہوتے ہوئے بتایا اور کھڑوس پروفیسر پہ منہ کے عجیب

وغریب زاویے بنائے

Classic Urdu Material

اس کے اس طرح کرنے پہ سب ہی ہنس دیے البتہ فواد بھی بھی کھانے میں مصروف تھا جیسے ارد گرد کوئی ہے ہی نہیں

سبین نے فواد کو کھانے میں گم دیکھ کر کوفت سے آنکھیں گمائی اور پھر کچھ سوچ کر اس کی آنکھیں چمکی اس نے سب کو چپ رہنے کا اشارہ کیا جس پر اس کی ماں نے اسے گھورا لیکن وہ نوٹس لیے بنا اپنے کام پہ لگ گئی

گرینڈا آپ کو آج کی ایک مزے کی بات بتائو۔ سبین نے رازدارانہ انداز میں فواد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اور مچھلی کا ایک پیس کانٹے سے اٹھا کہ منہ میں

جس پر اس شخص نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

گرینڈا آپ کو پتا ہے آج فواد نے ایک لڑکی کو یونی میں چھڑا تھا۔ اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا

جس پر سب منہ کھولے اسے دیکھ رہے تھے جب کہ فواد کی تو صدمے سے آنکھیں ہی

پھٹ گئی تھی

اور پھر پتا ہے اس لڑکی نے کیا کیا۔ اس نے جھکتے ہوئے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

کیا۔ چھوٹی بچی نے جلدی سے پوچھا

اس نے فواد کے منہ پہ تھپڑ مارا۔ سبین نے فواد کی طرف دیکھتے ہوئے معصومیت سے کہا

اور فواد تو اس کی ایکٹنگ پہ بیہوش ہونے والا ہو گیا

اوہ ریلی بھائی۔ چھوٹی لڑکی نے حیرانگی سے مہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

نہیں یہ جھوٹ بول رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہوا۔ فواد نے جھٹ سے وضاحت دی مبادہ کہی

سب اس کی بات پہ یقین ہی نہ کر لے پریشانی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی

اس کی حالت دیکھ کر سب نے مسکراہٹ دبائی

اوہ فواد جھوٹ کیوں بول رہے ہو بول گئے وہ تھپڑ جو اس نے تمہیں مارا تھا۔ پیچ پیچ کیوں

جھوٹ بول رہے ہو جھوٹ بولنا گناہ ہوتا ہے ایک تو تم نے غلط کیا اب اوپر سے جھوٹ بول

رہے ہو۔ سبین نے دائیں بائیں سر ہلاتے ہوئے افسوس سے کہا البتہ براؤن آنکھیں چمک

رہی تھی

Classic Urdu Material

گرینڈ پایہ جھوٹ بول رہی ہے میں اس کی بات پہ یقین نہ کرے آپ لوگ۔ فواد نے روہانے ہو کہ کہا لیکن سب کہ چہروں پہ رکی دبی دبی ہنسی کو دیکھ کہ وہ ٹھٹھکا

اسے ساری بات سمجھ آگئی تھی

سبب کی بچی تم نہیں بچتی ہوئی آج میرے ہاتھوں۔ فواد نے سخت نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے

سبب فوراً اٹھ کے بھاگی۔

جس پر سب نے قہقہہ لگایا اب یہ ہال تھا سبب آگے تھی اور فواد اس کے پیچھے تھا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

فاروق صاحب ایک نیک دل انسان تھے وہ پہلے کر یسچن تھے لیکن جب ان کی ملاقات عائشہ سے ہوئی تو انہیں اس سے محبت ہو گئی اہستہ آہستہ انہوں نے اسلام کو سمجھا تو پورے دل سے مسلمان ہو گئے اللہ نے دولت اور شہرت بھی خوب عطا کی ان کے دو بیٹے ان کے ساتھ تھے بڑے عمر جن کی شادی حناء جو کہ ایک سوڈیز لیکن ایک مسلمان سے ہوئی اور ان کے دو بچے تھے بڑا حراز اور چھوٹی بیٹی فاطمہ تھی۔ جبکہ چھوٹے بیٹے معاز تھے جن کی

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

شادی ایک پاکستانی لڑکی سے ہوئی تھی جن کا نام زارا تھا اور ان کی ایک ہی بیٹی تھی سبین۔
احراز ان کے درمیان والے بیٹے کا بیٹا تھا جو ایک سیڈنٹ میں فوت ہو گئے تھے تب سے
زارا نے اسے ہمیشہ اپنے بیٹے کی طرح سمجھا تھا اور وہ بھی سبین سے بہت محبت کرتا تھا۔

رات کے تیسرے پہر جب پورا اسٹاک ہوم خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا اور ہر
طرف سناٹا چھایا ہوا تھا اس سارے ماحول میں سمندر کی لہرے ساحل پر سر پٹھکتی شور
پیدا کر رہی تھی مریم کے بنگلے پہ جائوں تو پورا بنگلے کو اداسی نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا
درخت سے لٹکتا جھولا بھی اداس نظر آ رہا تھا ارد گرد منڈلاتی تتلیاں بھی اداس لگتی تھی اوپر
جائوں تو مریم کے کمرے کی لائٹ جلتی ہوئی نظر آ رہی تھی
کمرے میں دائیں جانب دیکھوں تو جائے نماز بچھائے وہ اپنے رب سے محو گفتگو تھی
آنسوؤں چپکے سے اس کی آنکھوں سے موتیوں کی لڑیوں کی طرح بہہ رہے تھے

Classic Urdu Material

وہ اس وقت رائل بیلورنگ کی شلوار قمیز میں ملبوٹ تھی جس پہ پنک اور سکن تلی کی کڑھائی کی ہوئی تھی بیلوڈوپٹہ چہرے کے گرد لپیٹے وہ کسی شہزادی کی طرح لگ رہی تھی ایک اداس شہزادی جو کسی چیز کے چھن جانے پہ اداس ہو سفید چہرہ اداس نظر آ رہا تھا رونے سے آنکھیں سوج چکی تھی ناک اور گال بھی لال ہوئے پڑے تھے۔

اس نے سلام پھیر کہ چہرہ اوپر اٹھایا گرے آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھری ایسے تھی جیسے ہیرے چمک رہے ہو کھڑکیوں سے باہر نظر آتی اداس رات بہستہ آہستہ بھیک ری تھیوہ کتنی ہی دیر اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے ہچکیوں سے روتی رہی

کبھی اٹھ کہ نماز پڑھتی تو کبھی بیٹھ کے رونے لگ جاتی یہاں تک باہر سفیدی پھیلنی شروع ہو گئی صبح اپنی پوری آبتاب سے اسٹاک ہوم کی سرزمین پہ اتر چکی تھی۔

جب رورو کے تھک گئی تو اس ن جائے نماز تہ لگا کہ ٹیبل پہ رکھا اور کھڑکی کہ پاس آ کہ کھڑی ہو گئی جہاں سے روشنی چھن چھن کرتی اندر داخل ہو رہی تھی

کمرے میں دو کھڑکیاں ایک باہر کی طرف کھلتی تھی اور ایک لان میں کھلتی تھی وہ لان میں لگے جھولے کو اداس نظروں سے دیکھ رہی تھی اسے یاد آیا اسے جھولا جھولنا کتنا پسند تھا وہ

Classic Urdu Material

اور زالاں کتناڑتے ہوتے تھے ایک دوسرے سے جھولے پہ بیٹھنے کے لیے آنکھوں کے سامنے منظر لہرایا تھا

وہ اس وقت سکن کلر کی لمبی پائوں تک اتی گھیردار فراک پہنے ہوئے تھی جس پہ سکن تلے کی کڑھائی کے ساتھ سرخ نگ لگے ہوئے تھے سنہری بالوں کو سائیڈ ٹوسٹ بنا کہ باقی پشت پہ کھلے چھوڑہ تھا گرے آنکھیں ہیروں کی طرح جگر جگر کر رہی تھی سکن ڈوپٹہ گلے میں ڈالے وہ شہزادیوں کی طرح جھولے پہ بیٹھی جھولار ہی تھی اس کی ہنسی ہر طرف جلتی رنگ بکھیر رہی تھی۔

اس کے پاس ہی منہ بسورے کھڑا تھا سرخ و سفید رنگت برائوں آنکھیں مغرور بنا کہ چوڑہ سینہ کسرتی بدن پانچ فٹ آٹھ انچ قد بیشک وہ کسی شہزادے سے کم نہیں تھا لیکن اس وقت غلام کی طرح کھڑا تھا

مریم اب بس کروتم نے پورے دس منٹ زیادہ جھولے لیے ہے اب میری باری ہے۔
اس نے غصہ سے جھلاتے ہوئے ہاتھ سے جھولاروک کر کہا

Classic Urdu Material

جی نہیں ابھی پانچ مٹ بھی نہیں ہوئے مجھے بیٹھے ہوئے میں نہیں اترو گی۔ مریم نے جھولے کو زور سے پکڑتے ہوئے کہا کہیں وہ کھینچ کہ ہی نہ اتار دے

یہ دیکھو تم پورے تین پینتیس پہ بیٹھی تھی اب پورے تین پچپن ہو گئے ہے اٹھو اب میری باری ہے۔ مریم کی بات پہ اس نے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی اس کی آنکھوں کے سامنے لہرا کہ کہا

بہار کا موسم تھا ہر طرف پھول کھلے ہوئے تھے وہ اس وقت املتاس کے درخت کی مضبوط شاخ کے ساتھ جھولا باندھے ہوئے تھے جھولے کی روپس پہ املتاس کے ڈوکے بنے پھول لپٹے ہوئے تھے

زالان جھوٹے ہیں ہتھین پینتیس پہ نہیں بنتا لیس پہ بیٹھی تھی ابھی پورے دس منٹ پڑے ہے۔ زالان کی بات اس نے گھورتے ہوئے اسے کہا تھا

چھپکلی کوئی خدا کا خوف کروا اللہ کو منہ دکھانا ہے کہ نہیں تم پینتیس منٹ پہ بیٹھی تھی جھولے پہ۔ زالان نے اس کی بات پہ صدمے سے اپنی آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا اور جھولے کو پکڑ لیا

Classic Urdu Material

ہاں جیسے تم نے دکھانا ہی نہیں ہے مجھ معصوم لڑکی کہ ساتھ فراڈ کرتے ہوئے تمہیں شرم
آنی چاہیے۔ مریم نے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے روہانے لہجے میں کہا
ہاں ہاں مجھے شرم نہیں آتی تمہیں آتی ہے چلو اترو شاہاش۔ زالان نے جھولا کھینچتے ہوئے
کہا

زالان مرا سی مرنے کہ بعد تمہیں ایک معصوم شہزادی کہ ساتھ ظلم کا بھی حساب بھی دینا
ہوگا۔ مریم نے اسے دیکھتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کہ کہا

کدھر ہے شہزادی کون سی شہزادی مجھے تو کوئی نہیں نظر آرہی۔ زالان نے ادھر

ادھر گردن گماتے ہوئے معصومیت سے اس سے پوچھا

کہیں مجھ معصوم پیاری سی شہزادی کی بات کر رہی ہو میں۔ مریم نے دانت پیستے ہوئے

اسے دیکھ کر کہا اور آگے بڑھ کہ اس کے بال کھینچے

اوہ کدھر کی شہزادی پوری جنگلی بلی ہو چوڑی چمارن ہم نے تمہیں کوڑے والے باسکٹ

سے اٹھایا تھا۔ زالان نے اس کی مٹھیوں سے اپنے بال آزاد کرتے ہوئے چڑا کر کہا

Classic Urdu Material

مجھے نہیں تمہیں اٹھایا تھا تمہارے ماں باپ نے۔ گٹر کہ پاس پڑے ہوئے تھے تمہاری
شکل پہ ترس کھایا تھا۔ مریم ناک چڑھاتے ہوئے کہا

چوئی کی شکل والی تمہیں اٹھای تھا۔ زالا ان نے بھی اسی کہ انداز پہ ناک چڑھا کہ کہا اور اس
کہ دبلے بتلے جسم پہ چوٹ کی

خود کیا ہو بلڈ وزر سے میرے حصے کا بھی کھا کھا کہ موٹے ہوتے جا رہے ہو۔ مریم نے بھی
دانت پیستے ہوئے حساب برابر کیا۔

اور تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک دوسرے کے بال کھینچ رہے تھے ساتھ ایک دوسرے کہ
لٹے نام بھی لے رہے تھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا سامنے جھولا بالکل خالی نظر آ رہا تھا

اس کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کہ گرے تھے

زالا ان دیکھو جھولا اب بالکل خالی ہے کوئی بھی نہیں بیٹھتا اب اس پہ

دن پر لگا کہ اُڑ رہے تھے اسے یونیورسٹی آتے مہینہ ہونے والا تھا اس عرصہ میں مریم کی سبین اور فواد کہ ساتھ اچھی دوستی ہو گئی تھی اسے چلبلی سی سبین بہت اچھی لگتی تھی وہ فواد اور سبین کی لڑائی کو کافی انجوائے کرتی تھی۔ کچھ پل کے لیے سہی وہ سب کچھ بھول جاتی تھی

اس وقت بھی وہ تینوں کینیٹین میں بیٹھے ہوئے تھے اکتوبر کا شروع تھا اور سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا

سبین نے اس وقت بلیک جینز کے ساتھ سمیڈ شارٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اوپر سے بلیک ہی جیکٹ پہنی تھی برائون بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے

مریم تم اس سنڈے کو فری ہو کیا۔ سبین نے کافی کاسپ لیتے ہوئے پوچھا
ہاں بس ایک اسائنمنٹ پہ تھوڑا سا کام رہتا ہے کرنے والا وہی کرنا ہے کیوں کیا ہوا۔

Classic Urdu Material

کچھ نہیں ہم لوگ سنڈے کو ایک آؤٹنگ کا سوچ رہے تھے تم بھی چلو نہ ہمارے ساتھ۔
مزا آئے گا فاطمہ بھی تم سے ملنا چاہ رہی تھی وہ چل رہی ہے ساتھ۔ سبین نے اس کا ہاتھ
پکڑتے ہوئے منت کی

تم لوگوں کا فیملی ٹرپ ہے میں کیسے جاسکتی ہو۔ مریم نے عضو پیش کیا اس نے اس وقت
بلیک لانگ سکرٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی جس کے اوپر بلیک کوٹ پہنا تھا بلیک کلر
کے ڈوپٹے سے نقاب کیا تھا جس کی وجہ سے گرے آنکھیں نمایاں نظر آرہی تھی
پلیز مان جائوں نہ تم ہر دفعہ انکار کر دیتی ہو کیا تم مجھے اپنی دوست نہیں سمجھتی کیا۔ سبین
نے اسے ایمو شنل بلیک میل اور ایکھا تھا سے اپنے مصنوعی آنسو صاف کیے فواد تو اس کی
ایکٹنگ پر آنکھیں گھما کر رہ گیا

ہاں مریم مان جائوں ورنہ اس چوڑیل نے رورو کہ پورا اسٹاک ہوم بہا تھا۔ فواد نے بھی
اسے منانے کی کوشش کی لیکن سبین کی ٹانگ کھینچنا نہیں بھولا

جس پر سبین نے اسے سخت نظروں سے گھورہ

پلیز۔ دونوں نے مظلوم شکلیں بنا کر کہا

Classic Urdu Material

لیکن میں کیسے۔ مریم کی سوئی ابھی بھی وہی اٹکی تھی

پلیز۔ دونوں نے پھر کہا

اچھا کب جانا ہے بتائوں۔ مریم نے ہار مانتے ہوئے کہا

دونوں نے یا ہو کا نعرہ لگایا اور ایک دوسرے کہ ہاتھ پہ ہاتھ مارا

سنڈے کو صبح آٹھ بجے جانا ہے ناشتہ بھی راستے میں کرے گے۔ سبین نے پر جوش ہوتے ہوئے بتایا

کہا جانے کی بات ہو رہی ہے۔ احراز نے ایک کرسی گھسیٹ کہ اس پہ بیٹھتے ہوئے کہا اور

سبین کی کافی کا مگ اٹھا کہ ایک سپ لیا

بھائی ہم اس ویک اینڈ کی بات کر رہے ہیں۔ اور آپ کو پتا ہے اس بار مریم بھی ہمارے ساتھ جارہی ہے۔ سبین نے چمکتے ہوئے کہا اور ساتھ بیٹھی مریم کے گلے میں اپنی بازو ہائل کر دی

اچھا کون کون جارہا ہے۔ احراز نے سرسری سے انداز میں پوچھا اور کافی کی ایک اور سپ

لیتے ہوئے ایک گہری نگاہ سامنے بیٹھی مریم پہ ڈالی

Classic Urdu Material

آپ، میں، فاطمہ، مریم اور فواد۔ اور یہ ایک فیملی ٹرپ ہو گا ہم بہت زیادہ انجوائے کرے گے۔ سبین نے پر جوش انداز میں کہا اور سر مریم کے کندھے پہ ٹکا دیا

لیکن مریم تو ہماری فیملی کا حصہ نہیں ہے پھر یہ فیملی ٹرپ کیسے ہوا۔ فواد نے ایک جتنا ہی ہوئی نظر مریم پہ ڈالتے ہوئے چبتے لہجے میں کہا

وہ دونوں کرنٹ کھا کہ سیدھے ہوئے انہیں احراز سے اس بات کی امید نہیں تھی البتہ مریم ایسے ہی بیٹھی رہی جیسے کچھ سنا ہی نہیں

بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں فرینڈز بھی تو فیملی کا حصہ ہی ہوتے ہیں۔ فواد نے احراز کو دیکھتے ہوئے تاسف سے کہا

تبھی مریم کہ موبائل بیپ کیا میسج پڑھ کے اس کے ماتھے پہ شکنے پڑی گرے آنکھوں میں الجھن اتر آئی

جو کسی اور نے تو نہیں لیکن احراز نے ضرور نوٹ کی تھی

اس میں اتنا افسردہ ہونے کی کیا بات ہے میں نے جسٹ ایک بات کی ہے۔ احراز نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا جیسے اسے کوئی افسوس ہی نہ ہوا ہو

Classic Urdu Material

اوکے سبین میں چلتی ہو مجھے ایک ضروری کام ہے۔ مریم نے اپنا بیگ اپنے کندھے پہ ڈالتے ہوئے کہا اور ایک سرد نظر احراز پے ڈالتے ہوئے کسی کہ کچھ بھی کہنے سے پہلے وہاں سے چلی گئی

بھائی یہ آپ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا وہ تو ہمارے ساتھ جا بھی نہیں رہی تھی ہم نے اسے فورس کیا تھا اور آپ نے اس کو کیسے کہ دیا اسے کتنا دکھ ہوا ہوگا۔ مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی۔ سبین نے افسوس سے احراز کی طرف دیکھتے ہوئے کہا برائون آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی اور اپنا بیگ اٹھا کہ وہاں سے چلی گئی

مجھے کچھ کہنے سے بہتر ہے تم سبین کو جا کہ سمجھا لو وہ رورہی ہوگی۔ فواد جو کہ کچھ کہنے کے لیے لب کھولنے ہی والا تھا اس سے پہلے ہی احراز نے اسے ٹوک دیا
فواد ایک ملا متی نظر اس پہ ڈالتا ہوئے چلا گیا۔

وہ اس وقت کمپیوٹر ڈیپارمنٹ کی پچھلی سائیڈ پہ کھڑی تھی۔ ماتھے پہ سلوٹے ڈالے اور گرے آنکھوں میں ڈیروں بیزاری چھائی تھی۔ اکاد کا سٹوڈنٹ ہی وہاں سے گزر رہے

Classic Urdu Material

تھے اور جس طرف وہ کھڑے تھے وہاں سے اس کا نیم رخ ہی نظر آ رہا تھا سامنے کھڑا
شخص دیوار کی وجہ سے چھپا ہوا تھا

بتاؤں کیوں بلایا ہے مجھے اب۔ مریم نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے سخت لہجے میں سامنے
والے سے پوچھا

اوہ تو تم نے یو ایس بی اوپن نہیں کی۔ کارلس نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا
کیا آپ نے مجھے یہ بتانے کے لیے یہاں بلایا ہے۔ مریم نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا اسے
سامنے کھڑے شخص پہ ایک دم غصہ آیا تھا

تو تم میری بات نہیں مانو گی۔ کارلس نے اپنے سامنے کھڑی اس چھوٹی مگر زدی لڑکی کو
دیکھتے ہوئے کہا

مجھے اپنا ڈیفینس کرنا بہت اچھی طرح سے آتا ہے آئندہ مجھے بلیک میل کرنے سے پہلے سو
دفعہ سوچنا۔ مجھے پہلے ہی تمہاری نیت پہ شک تھا کیونکہ میرے بابا مجھے ہر گز بھی کسی
دوست کا نہیں بتایا تھا۔ مریم اس کا موبائل جو کہ نیچے پڑا تھا اسے پاؤں کے نیچے بری طرح
کچلتے ہوئے سرد لہجے میں کہا گرے آنکھیں اس وقت شعلے اگل رہی تھی

Classic Urdu Material

آئندہ مجھ سے دور رہنا۔ کارلس جو کہ اپنی ناک پہ ہاتھ رکھ خون روکنے کی کوشش کر رہا تھا شاید اس کی ناک کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی مریم نے اسے کالر سے پکڑتے ہوئے وارننگ دی اور اپنا بیگ کندھے پہ ڈالتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔

سفر کی پر سوچ نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا اور پھر کچھ سوچ کہ اس نے اپنے
موبائل پہ ایک نمبر ڈائل کیا

ہاں کہا ہوں تم۔ دوسری جانب سے کال رسیو کرتے ہی اس نے پوچھا

ٹھیک ہے مجھے ابھی اس کا ایڈریس سینڈ کروں۔ سفر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے شہد

رنگ آنکھیں ابھی بھی باہر نکلی تھی

ٹھیک ہے میں ویٹ کرتا ہوں۔ اس نے کہہ کے کال کاٹ دی

#از_قلم_مریم_ارشد

وہ جس وقت گھر پہنچی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھی آنسو کسی بھی وقت برسنے کو تیار تھے۔ بیگ صوفے پہ اچھالتی بھاگتی ہوئی زینے پھلانگتی وہ اپنے کمرے میں گئی تھی بیڈ پہ اودھے منہ کرتی وہ اونچی اونچی رو دی۔

وہ جو سمجھ رہی تھی یہ سب بہت آسان ہے اتنا آسان تھا نہیں اس کے دشمن تاک لگائے بیٹھے تھے اور وہ اکیلی تھی آج کارلس کھڑا ہوا تھا تو کل کوئی اور۔ آج تو اس نے کارلس کو چپ کروا دیا تھا لیکن اگر وہ دوبارہ پھر کچھ کرتا تو وہ کیا کرے گی وہ کسی کی کٹھ پتلی بن کے ہر گز نہیں رہ سکتی تھی اسے اپنا مقصد پورا کرنا تھا چاہے اس کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑے بابا۔۔۔ وہ بیڈ شیٹ کو مٹھی میں جھکڑتی بری طرح چیخی تھی

کیوں چھوڑ کے چلے گئے مجھے اکیلے۔ دیکھے آپ کی پرسنل کتنی اکیلی ہے۔ پلیز بابا واپس آ جائے مجھے بہت ضرورت ہے آپ کی۔ بہت اکیلی پڑ گئی ہو کوئی نہیں ہے میرا پلیز بابا پلیز۔ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی تھی آنسو ایک تو اتر سے بہہ رہے تھے تبھی اس کے موبائل رینگ گیا۔

Classic Urdu Material

ہیلو۔ بنا دیکھے ہی کال پک کر کے وہ بولی آواز رندھی ہوئی تھی

دوسری طرف سے خاموشی ہی رہی۔

اس نے موبائل کان سے ہٹا کمدیکھا تو کوئی ان نون نمبر تھا

کون ہے؟ اس بار آواز میں نمی کے ساتھ جنجھلاہٹ کا عنصر بھی شامل تھا۔

اگر ہمت کر ہی لی تھی لڑن کی تو اب کس بات پہ رو رہی ہو۔ دوسری جانب سے کچھ لمحوں بعد سرد لہجے میں کہا گیا۔

وہ جون فون بند کرنے کا سوچ رہی تھی مقابل کی بات پہ ٹھٹھکی۔

ک کیا مطلب۔ ولڑ کھڑاتے لہجے میں بولی صبح پیشانی پہ بل نمایا تھے۔

جب کسی سے لڑنے کی ہمت کرتے ہے تو پورا لڑتے ہے اس طرح بیٹھ کے روتے نہیں ہے۔ صبح تمھاری آنکھوں کے سامنے ہو گا کارلس کا انجام۔ مقابل کی آواز میں چٹانوں کی سی سختی تھی اس کی آواز کے سرد پن سے مریم کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی

محسوس ہوئی

Classic Urdu Material

گرے آنکھوں میں ایک دم سے خوف سا اتر آیا تھا

کون ہو تم؟ اپنے خوف کو قابو پاتے ہوئے وہ ہموار لہجے میں بولی

لیکن دوسری جانب خاموشی چھائی رہی

میں نے پوچھا کون ہو تم؟ اس دفعہ اس نے اپنا لہجہ سخت کرتے ہوئے غصہ سے کہا۔

دوسری جانب ہنوز خاموشی چھائی رہی۔ اس نے موبائل کان سے ہٹا کہ دیکھا تو کال بند ہو چکی تھی

کھڑکیوں کے باہر شام ڈھل چکی تھی پر ندے اپنے گھونسلوں کو لوٹ رہے تھے

ہر چیز پہ اداسی چھائی تھی

اس کا مطلب اس وقت وہاں کوئی اور بھی تھا لیکن کون تھا۔ کیا یہ میرا کوئی خیر خواہ ہے یا یہ

بھی کوئی گیم کھیل رہا ہے میرے ساہ وہ کیا کرے گا اب۔ ایک کے بعد ایک سوچ دماغ پہ

دستک دے رہی تھی ایک دم سے اسے سر میں شدید درد کا احساس ہوا۔

Classic Urdu Material

اللہ میں کیا کروں اب۔ اس نے کرب سے سوچا اور سر گھٹنوں میں دے کہ پھر سے رونے لگ گئی۔

اب چلے گولڈن پیلس کی طرف تو وہاں بھی شام اداس اداس سی اتری تھی آسمان پہ اندھیرہ چھا رہا تھا جھیل کے صاف شفاف پانی میں آسمان کا ملنگجاسا عکس لہرا رہا تھا جس میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد اس کے پتھر پھنکنے سے طلا تم سا برپاہ جاتا۔ اور پھر سکوت چھا جاتا۔

سبین گھٹنوں پہ سر رکھے جھیل کے کنارے بیٹھی پانی کو گھور رہی تھی اور وہاں پڑے پتھر اٹھا کہ پھینکتی

سفید کیپری کے ساتھ پنک اون کی فراک پہنے، برائون بال کندھوں پہ بکھرے ہوئے تھے جو کندھے سے گر کے اس کے گلابی گالوں کو چوم رہے تھے

Classic Urdu Material

برائون آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے مسلسل رونے سے آنکھوں کہ نیچے
پوٹے اور ناک سرخ ہوا تھا

ہوا میں کھنکی کا احساس بڑھ رہا تھا لیکن وہ اس سب سے بے نیاز نظر آرہی تھی
تبھی اس کے پیچھے بھاری قدموں کی چاپ ابھری۔

اور فواد اس کے برابر آ کے بیٹھا۔ لیکن وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔
سبین اٹھواندر چلو یہاں ٹھنڈ ہو رہی ہے بیمار ہو جائوں گی۔ فواد نے ہاتھ میں پکڑی شال
اس کے کندھوں پہ پھیلاتے ہوئے کہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی بلکل بت بنی بیٹھی رہی جیسے کچھ سنا ہی نہیں

سبین۔ فواد نے ایک دفعہ پھر نرم لہجے میں پکارا

وہ ہنوز ویسی ہی بیٹھی رہی

Classic Urdu Material

سببب ادھر دیکھو میری طرف۔ فواد نے اسے کندھوں سے پکڑ رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا

سرخ متورم چہرہ دیکھ کہ اس کے دل کو دھچکا لگا تھا
ادھر دیکھو میری طرف۔ ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا چہرے پہ فکر مدی
چھائی ہوئی تھی
سببب نے جھکی ہوئی پلکے اٹھائی تو براؤن آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی آنسو بس جیسے بہنے
کو بیتاب تھے

دیکھو رورو کے کیا حال کر لیا ہے اپنا۔ فواد نے اپنی انگلی کی پوروں پہ اس کی پلکوں پہ
آٹکے آنسو کو چنتے ہوئے کہا

بس اس کی اتنی سی ہی بات پہ وہ اس کے کندھے پہ سر رکھ کے پھر رودی

اس کے ایک دم سے رونے وہ بوکھلا گیا

اچھا بس چپ کروں کیوں روجار ہی ہو بھائی نے کون سا منع کیا ہے مریم کو جانے سے۔

فواد نے اس کے بال سہلاتے ہوئے کہا۔ جو ہچکیاں لے کر رورہی تھی

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

اس کے رونے پہ وہ ایک دم سے پریشان ہو گیا تھا کیوں کہ وہ ایسی تو بالکل نہیں تھی جو اتنی سی چھوٹی سی بات پہ رو دے۔

بس چپ اور نہیں رونا۔ اس کا سر کندھے سے ہٹاتے ہوئے اس نے کہا اور اسے گالوں پہ بہتے آنسوؤں کو صاف کیا

دیکھو اب اگر تم چپ نہ کی تو میں نے واقعی تم سے شادی کر کے تمہاری ساری جائیداد اپنے نام کروالینی ہے۔ اسے چپ نہ کرتا دیکھ فواد نے اسے ہنسانے کے لیے کہا

ایوی تم نے کر لینی ہے اپنے نام مفت کمال سمجھا ہے کیا۔ سبین نے روتے ہوئے انگلی اٹھا کر کہا

مفت کا ہی ہے تم نے کون سا خود کمایا ہے۔ فواد نے شرارت سے اس کے بال بکھیرتے

ہوئے کہا مقصد اس کا دھیان بٹانا تھا جس میں وہ کچھ حد تک کامیاب بھی ہوا تھا

میرے بابا کی حق حلال کی کمائی ہے۔ تمہیں تو میں ایک کرونا تک نہ دو کجا کہ ساری جائیداد۔ سبین نے اپنے آنسوؤں صاف کرتے ہوئے منہ بسور کر کہا (کرونا سوڈن کرنسی کو کہتے ہیں)

Classic Urdu Material

چلو تم کرو نانہ دینا تم پاکستانی کرنسی میں دے دینا۔ فواد نے اسے چڑاتے ہوئے کہا اور واقعی وہ چڑ بھی گئی۔

فواد کے بچے میں تمہارہ خون پی جائوں گی۔ سبین دانت پیستے ہوئے کہا جانتی تھی وہ پاکستان کے نام سے چڑا رہا ہے

کہاں ہے میرے بچے۔ تمہاری تو شادی بھی نہیں ہوئی ابھی میرے ساتھ تو بچے کہاں سے آ گئے۔ فواد نے اوہر اوہر گردن گھماتے ہوئے حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

تم جا کہ اپنی جو لیا سے شادی کروں تم سے شادی کر تیسے میری جوتی۔ سبین نے منہ بورتے

ہوئے کہا خفت سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔ لیکن چپ ہونے کا مطلب فواد کو شہہ دینا تھا

جو کہ سبین تو کبھی نہ دیتی اسے۔

چلو جوتی ہی سہی آج جوتی مانی ہے کل کو تم بھی مان جائوں گی۔ فواد اس کی سرخ متورم

آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شرارت سے کہا۔

جواباً سبین نے اسے خونخوار نظروں سے گھورہ۔

Classic Urdu Material

ویسے مجھے تو دس بارہ بچے پسند ہے اس سے کم پہ میں اکتفا نہیں کروں گا۔ فواد ہنسنے اس کے چہرے کی طرف جھکتے ہوئے کان میں سرگوشی کی۔ آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی۔ اور سبین کے کندھوں سے ڈھلکی ہوئی شال دوبارہ اس کے کندھوں پہ پھیلائی۔ آسمان پہ اندھیرہ بڑھنا شروع ہو گیا تھا۔

فواد۔ اس کی بات پہ سبین چینیخی اور ایک تیج اس کے منہ پہ مارا۔
اومائی گاڈ سبین تم بلش کر رہی ہو۔ فواد نے اس کے تیج کا اثر لیے بنا اس کے سرخ گالوں پہ چوٹ کی۔

یہ رونے کی وجہ سے سرخ ہوئے ہے سمجھے تمہاری ان فضول باتوں پہ نہیں ہوئے۔ سبین نے اپنے گالوں کو رگڑتے ہوئے کہا جیسے خفت کو مٹانے کی کوشش کی ہو
نہیں سبین تم مان جائوں تم بلش کر رہی ہو۔ فواد نے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہاں اور
چہرے پہ لٹ کوکانوں کہ پیچھے کیا

Classic Urdu Material

فواد اب اگر تم ایک لفظ بھی بولے تو میں نے تمہارے دانت توڑ کے تمہیں جھیل میں پھینک دینا ہے۔ سین نے دانت پیستے ہوئے اسے دھمکی دی اور اپنی شال درست کرتی ہوئی اٹھ گئی

میری بات پہ غور کرنا۔ بارہ زیادہ نہیں ہے کرکٹ ٹیم بن سکتی ہے۔ فواد نے پیچھے سے ہانک لگائی۔

لیکن وہ ان سنی بتی چلتی رہی۔

صبح کی دودھیاروشنی ہر سو پھیلی تھی

لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہو چکے تھے پرندے اپنے گھونسلوں کو چھوڑ کر رزق کی تلاش میں نکل چکے تھے۔ ہر طرف چہل پہل تھی۔ اسٹاک ہوم کی سرحد پہ صبح اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ اتر چکی تھی۔ بالٹک سمندر پہ سورج کی کرنیں پڑتی تو گویا ایسے لگتا جیسے سونے کے تار پانی میں بچھایے گئے ہو۔ پرندوں کا مرغول پانی کے اوپر سے گزرتا۔ اور آسمان کی بلندیوں میں غم ہو جاتا۔ ایسے میں مریم کہ بنگلے پہ ہر طرف سناٹا تھا۔

Classic Urdu Material

لان میں بیٹھے پرندے بھی اداس نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہے۔ درخت سے لٹکتا جھولا
بھی تنہا اور اداس نظر آتا تھا شاید وہ بھی اپنے مکین کے دکھ میں دکھی تھا

اوپر جانوں تو وہ اپنے کمرے میں ہر چیز سے بے خبر سو رہی تھی کھڑکی سے آتی روشنی کی
کرنیں اس کہ چہرے پر پڑتی اسے روشن کر رہی تھی۔

لبی پلکیں گالوں پہ سایہ فگن تھی۔ چہرہ سرخ ہوا تھا۔ سنہری بال بستر پر بکھرے ہوئے
تھے۔

کمرے کے خاموش ماحول میں موبائل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز نے خلل ڈالا۔

وہ ہلکا سا کسمائی۔ پلوں کی بھاڑ میں ہلکی سی جنبش ہوئی لیکن پھر ساکن ہو گئی۔

موبائل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اس کے عصاب پہ ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی۔

اس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تو آنکھوں کا بوجھ کسی پہاڑ کی مانند لگا۔

بند آنکھوں سے ہی ہاتھوں سے بست کو ٹٹول کہ موبائل کو ڈھونڈنے کی کوشش کی۔ کچھ

پس و پیش کہ بعد آخر کار اسے موبائل مل ہی گیا۔

Classic Urdu Material

آہستہ سے آنکھیں کھول کہ دیکھا تو سامنے سبین کانگ جگمگا رہا تھا
ہیلو۔ کال پک کر کے کان سے لگاتے ہوئے اس نے بو جھل آواز میں کہا۔ مسلسل رونے
سے اس کا گلا بیٹھ چکا تھا۔

کہا ہوا تم مریم۔ آج یونی کیوں نہیں آئی۔ میں کب سے تمہارہ ویٹ کر رہی دو گھنٹے سے
تمہیں کال کر رہی ہو لیکن تم کال بھی پکھنیں کر رہی۔ سبین نے ایک ہی سانس میں کتنے
سارے سوال کر دیے

سوری میں سوری تھی۔ اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی اور بیڈ
کرائون سے ٹیک لگا کہ بیٹھ گئی

تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے۔ طبع تو ٹھیک ہے نہ تمہاری۔ سبین نے پریشانی سے پوچھا وہ

واقع اس کی آواز سن کہ پریشان ہو گئی تھی سبین کی پریشان شکل دیکھ کہ فواد نے ہاتھ کہ

اشارے سے پوچھا تو جواباً سبین نے اسے ریلیکس رہنے کا اشارہ کیا وہ دونوں اس وقت
کینیٹین میں بیٹھے تھے۔

Classic Urdu Material

ہاں بس کچھ موسمی بخار ہے۔ نقاہت سے بلتے ہوئے اس نے ایک ہاتھ سے اپنے سر کو دبایا
جہاں درد کا شدید احساس ہو رہا تھا۔

یہ تم بس کہہ رہی ہو آواز نکل نہیں رہی تمہاری۔ سبین نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا
ہاں بس گلا خراب ہے تم ٹینشن نالو میں ٹھیک ہو۔ اس نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا
درد اب سر سے ہوتا ہوا پیچھے کندھوں میں پھیل رہا تھا
نظر آ رہی رہا ہے کتنی ٹھیک ہو میں آرہی ہو تھوڑی دیر تمہارے گھر۔ اس نے منہ بناتے
ہوئے خفا خفا لہجے میں کہا

پلیز تم میری وجہ سے اپنی کلاس نہ مس کرو میں نے کہانا میں بالکل ٹھیک ہو۔ اس نے سر
جھٹکتے ہوئے کہا درد کی لہر شولڈر سے ہوتی پیچھے بیک بون میں پھیل رہی تھی۔
اب میں اپنی دوست کے لیے بھی نہیں بن کر سکتی کیا۔ اس نے منہ بنا کر کہا
پلیز سبین میں نے کہانا کلاس نہیں بن کر نام چھٹی کہ بعد آ جانا پلیز۔ اس نے منت کرتے
ہوئے کہا

Classic Urdu Material

اچھا ٹھیک ہے میں بعد میں آ جاؤ گی۔ تب تک اپنا خیال رکھنا پلیز۔ سبین نے فکر مندی سے کہا۔

اچھا ٹیک تم بھی اپنا خیال رکھنا۔ اس نے بھی جواباً مسکرا کہ کہا اور فون بند کر کے آنکھیں موند لی۔۔۔

کیا کہہ رہی تھی وہ۔ سبین کے کال بند کرتے ہی فواد نے اس کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کہ فکر مندی سے پوچھا

کچھ نہیں اسے بخار ہو گیا ہے اس لیے نہیں آئی۔ اس نے فواد کے پیچھے بنی گلاس وال پہ نظریں ٹکاتے ہوئے افسردگی سے کہا

مجھے لگتا ہے وہ روتی رہی ہے گھر جا کہ اس کی آواز سے لگ رہا تھا۔ اس نے افسردہ نظریں فواد پہ ٹکا کہ کہا

اچھا چلو سیڈ نہ ہو شام میں اس سے جا کہ مل لینا۔ فواد نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ کہ تسلی دیتے ہوئے کہا جس پہ وہ مسکرا دی۔۔

شام کہ سائے ہر طرف پھیل چکے تھے۔ ہلکی ہلکی دھند پھیلنا شروع ہو گئی تھی۔ ہلکی ہلکی
ہوا سے درخت لہلہا رہے تھے۔

مریم کہ بنگلے کے لان میں وہ اس وقت جھولے پ بیٹھی تھی ہاتھ میں کتاب پکڑے وہ
پورے انہماک کے ساتھ کتاب پڑھ رہی تھی۔
رائل بلیو سکرٹ کے ساتھ اسی رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی پرپل کلر کا حجاب کئے ہوئے
اون کی شال گرد لپیٹی ہوئی تھی۔

گرے آنکھیں پوری توجہ سے کتاب پہ جمی ہوئی تھی۔ تتلیاں ارد گرد منڈلا رہی تھی۔

لان چترز کے درمیان پڑا ٹیبل بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔

وہ کتاب پڑھ ہی رہی تھی جب ڈور بیل بجی۔

اس نے چونک کہ سراٹھایا۔

لگتا ہے سبین آگئی ہے۔ اس نے سوچتے ہوئے سراٹھایا اور کتاب بند کر کے کھڑی ہو گئی۔

Classic Urdu Material

دروازہ کھولنے پہ سامنے سبین کہ ساتھ ایک اجنبی چھوٹی لڑکی بھی کھڑی تھی۔

کیسی ہو۔ سبین نے اس کے گلے لگتے ہوئے گال چومتے ہوئے پوچھا۔

ٹھیک ہو اور تم کیسی ہو۔ مریم نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور وہ تینوں ڈرائنگ روم کی جانب چل دی۔

کہاں ٹھیک ہو دیکھو تو رنگت کیسے کمل گئی اور آنکھیں بھی سو جی ہوئی ہے۔ سبین نے اس کی رنگت اور آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خفا خفا لہجے میں کہا۔

اچھا یہ تو بتائوں یہ سویٹ سی لڑکی کون ہے۔ مریم نے اس کے ساتھ بیٹھی سنہرے بالوں والی لڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جس نے بیلو جنز کے ساتھ وائٹ اون کی فراک پہنی تھی۔

یہ فاطمہ ہے میں نے بتایا تھا نا تمہیں اسے بہت شوق تھا تم سے ملنے کا۔

اچھا تو یہ ہے فاطمہ۔ کتنی کیوٹ ہے یہ۔ مریم نے اس کے گال پہ پیار کرتے ہوئے کہا۔

فاطمہ کو دیکھ کر اسے اپنا بچپن یاد آیا تھا وہ بھی تو بچپن میں ایسی ہی تھی بس آنکھوں کے رنگ میں فرق تھا۔

Classic Urdu Material

اچھا تم لوگ بیٹھو میں کچھ لے کے آتی ہو۔ اس نے فاطمہ کا گال سہلاتے ہوئے کہا
نو بلکل بھی نہیں آپ نہیں اٹھے گی سبین آپی بنادے گی کافی آپ یہاں بیٹھے۔ فاطمہ نے
مریم کا بازو پکڑتے ہوئے کہا

ہاں مریم میں بناتی ہو تم بیٹھو یہاں پہ فاطمہ کے ساتھ۔ سبین نے اٹھتے ہوئے کہا
آپی آپ اتنے بڑے گھر میں اکیلی رہتی ہے کیا۔ فاطمہ نے اشتیاق سے چاروں طرف
دیکھتے ہوئے کہا

ہاں شونا اکیلی رہتی ہوں۔ اس نے اس کے گال پہ چٹکی بھرتے ہوئے کہا

آپ کی ڈر نہیں لگتا۔ اس نے اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلا کہ کہاں۔
بلکل نہیں۔ اس نے نرم مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

آپ مجھے اپنا گھر دیکھائیں گی؟ فاطمہ نے چہرہ ہاتھوں پہ گراتے ہوئے پوچھا
ہاں کیوں نہیں چلو آؤ تمہیں میں اپنا گھر دکھاتی ہو۔ مریم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے
کہا اور اپنا ہاتھ اس کے سامنے پھیلا یا جسے اس نے جھٹ سے تھام لیا۔

Classic Urdu Material

پورا گھر دکھا کہ وہ لوگ اب لان میں کھڑی تھی

ویسے آپ یہاں اکیلی رہتی ہے اگر رات کو کوئی بوت وغیرہ آجائے تو۔ فاطمہ نے
معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے لہجے کو پر اسرار بنا کہ کہا۔

ایک چڑیل کہہ رہی تھی بوت کا یہاں کیا کام۔ مریم نے اس کی طرف جھکتے
ہوئے شرارت سے کہا

آپ خود کو چڑیل کہہ رہی ہے۔ اس نے اپنی آنکھوں کو پھیلاتے ہوئے کہا۔ اور بات کہ
اختتام پہ آنکھوں کو گول گول گمایا

میں نے خود کو کب کہا چڑیل میں نے تو آپ کو کہا ہے۔ اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے
اپنی گرے آنکھوں کو اس پہ مرکوز کرتے ہوئے شرارت سے کہا

ہااا میں کب ہو چڑیل میں تو پرسنر ہو۔ فاطمہ نے اپنے پونی میں قید بالوں کو ایک اداس
جھلاتے ہوئے ناک چڑھا کہ کہا

اچھا جی لیکن مجھے تو سبین نے کہا تھا آپ پوری چڑیل ہو۔ مریم نے اس کی چھوٹی سی ناک
دباتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

سبب آپ تو مجھ سے جیلس ہوتی ہے اس لیے ایسا کہتی ہے۔ فاطمہ نے رازدانہ انداز میں کہا

اس کے انداز میں مریم نے بے اختیار قہقہہ لگایا تھا

اور اس گھر کی درودیوار نے پہلی دفعہ اس کی ہنسی سنی تھی ہر سو اس کی ہنسی سے جلتا رنگ سے بکھر گئے تھے۔ پورا لان اپنے مکین کی ہنسی پہ جگمگاٹھا ہر چیز کھل اٹھی تھی۔

آپ ہنستے ہوئے بہت پیاری لگتی ہے۔ فاطمہ نے کہتے ہوئے اس کے گال کو چوما۔

اور ایک لمحے کے لیے وہ ساکن ہو گئی تھی وہ بھول چکی تھی وہ آخری دفعہ وہ کب ہنسی تھی اب تو ہر وقت رو رو کہ اسے ہنسنا تو جیسے بھول ہی گیا تھا۔ باقی کا وقت کیسے گزرا اسے کچھ پتا

نہیں چلا ان دونوں کے جانے بعد وہ کھانا کھا کہ اپنے کمرے میں آگئی وہ ڈرنسنگ روم میں کھڑی اپنی بک ڈھونڈ رہی تھی جو اس نے کل سبب کو دینی تھی

یہاں ہی رکھی تھی اس دن میں نے کہاں چلی گئی۔ اس نے جھنجھلاتے ہوئے کہا اور چیزیں

ادھر ادھر کی۔ اس وقت اس نے حجاب نہیں کیا تھا سنہری بال کیچر میں قید کیے ہوئے

تھے جن میں سے کچھ لٹے نکل کر گالوں کو چوم رہی تھی جنہیں وہ اپنے مومی انگلیوں سے

بار بار پیچھے ہٹاتی۔ شفاف پیشانی پہ بل پڑے تھے

Classic Urdu Material

تبی اس کی نظر سامنے پڑے چھوٹے سے بریف کیس پہ پڑی۔

اوو میں اسے کیسے بول گئی تھی۔ اس نے پریشانی سے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے کہا اور بریف کیس نکال کہ روم میں لا کہ بیڈ پہ رکھا۔

یہ ایک گرے رنگ کا چھوٹا سا بریف کیس تھا۔ جس پہ وائس پرنٹ لاک لگا تھا۔

اسے یاد آیا یہ بریف کیس اس کے بابا نے اسے دیا تھا اور اسے فوراً یہاں آ کہ کھولنا تھا۔

ایک منظر اس کی آنکھوں کہ سامنے چلنا شروع ہوا تھا

وہ اس وقت ٹی وی لائونج میں بیٹھی کارٹون دیکھ رہی تھی۔ اس نے اس وقت پستا کلر کا

شلوار قمیض پہنا تھا جس پہ مختلف رنگوں کے دھاگوں سے کڑھائی کی ہوئی تھی۔ مختلف

رنگوں کا ہی ڈوپٹا ایک شانے پہ پھیلا یا تھا۔ سنہری بالوں کا جوڑا بنایا تھا جن میں سے کچھ

شرارتی لٹے باہر نکل کر جھول رہی تھی نکھری نکھری سی وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔

لائونج میں اے سی کی ٹھنڈک پھیلی ہوئی تھی۔ ایک طرف ملازمہ صفائی میں مصروف

تھی۔

Classic Urdu Material

تبھی داخلی دروازے سے اس کے بابا اندر داخل ہوتے ہوئے نظر آئے۔ ان کے وجہہ چہرے پہ تھکاوٹ اور پریشانی کے آثار واضح نظر آرہے تھے۔

اس نے فوراً آگے بڑھ کے ان کا لیپ ٹوپ اور کوٹ پکڑا تھا۔

بابا کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔ اس نے ان کے زرد چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے استفسار کیا۔

کچھ نہیں بس تھک گیا ہو۔ تمہاری ماما کہا ہے۔ انہوں نے ٹائی کی ناٹ ڈیلی کرتے ہوئے کہا۔

دوپہر میں زالاں آیا تھا ماما اس کے ساتھ گئی ہے ماموں کے گھر شاید کوئی کام تھا۔ اس نے کوٹ بازو پہ لٹکاتے ہوئے کہا البتہ پریشان نظریں ان کے چہرے پہ اٹکی تھی

میں بالکل ٹھیک ہو بیٹا کچھ نہیں ہوا تم بس تھوڑی دیر میں میرے لیے ایک کپ کافی کا سٹی میں لے کے آنا مجھے تمے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔ انہوں نے نرمی سے اس کا گال سہلاتے ہوئے کہا اور زینے چڑھ گئے۔

Classic Urdu Material

رخسانہ یہ بیگ اور کوٹ پاپاکہ روم میں رکھ آئو میں بابا کے لیے کافی بنانے جارہی ہو۔ اس نے کام کرتی ملازمہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس پہ وہ سر ہلاتی بیگ اور کوٹ اس کے ہاتھ سے لے کے چلی گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد وہ بھی کافی لے کے سٹڈی میں کھڑی تھی۔

یہ لے بابا پر نسر کے ہاتھ کی بنی سٹرونک کافی۔ اس نے مسکراتے ہوئے کافی کاگ ان کے سامنے ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔

پوری سٹڈی گرے اور وائٹ کے کمبہ مینیشن کے ساتھ ڈیکوریٹ کی گئی تھی۔ اونچی اونچی

بک شیلفز بنائی گئی تھی جن میں دنیا جہان کی کتابیں رکھی ہوئی تھی۔ ایک طرف ایک بڑا

سائیل رکھا جس کے گرد ایک طرف سربراہی کرسی تھی جس پہ اسماعیل صاحب براجمان

تھے۔ دوسری طرف تین چھوٹی چیریز رکھی تھی۔ سربراہی کرسی کے پیچھے گلاس وال بنی

تھی جہاں سے لان کا منظر صاف نظر آ رہا تھا۔

تھینک یومانی پر نسر۔ انہوں نے کافی کاگ اٹھاتے ہوئے اپنی مخصوص نرم مسکراہٹ کے

ساتھ کہا۔

Classic Urdu Material

مانی پلشیر زڈیر کنگ۔ اس نے شرارتی انداز میں سینے پہ ایک ہاتھ رکھ کے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

بہت شرارتی ہوتی جا رہی ہو تم۔ انہوں نے کافی کاسپ لیتے ہوئے کہا۔

اچھا بتائیں آپ نے مجھ سے کیا بت کرنی تھی۔ اس نے بیتابی سے پوچھا۔

بیٹا میں جو تمہیں بتانے جا رہا ہوں وہ بہت غور سے سننا دو گے۔ انہوں نے ایک گہرہ سانس لیتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں باہم پھنساتے ہوئے تھوڑے سا آگے کو جھک کہہا۔ وہ اس وقت کافی سنجیدہ نظر آ رہے تھے۔

ایک دم سے فضا بو جھل سی ہو گئی تھی۔

بابا آپ کہے میں سن رہی ہو۔ اس نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا اور نہ ان کے سنجیدہ انداز سے اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اسے اپنے ارد گرد خطرے کے سائے منڈلاتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جیسے کچھ غلط ہونے والا ہے۔

مریم کی بات پہ انہوں نے نیچے جھک کے ایک دراز میں سے ایک گرے کلر کا بریف کیس نکال کہ ٹیبل پہ رکھا۔

Classic Urdu Material

جس پہ اس نے سوالیا نظروں سے انہیں دیکھا۔

بیٹا یہ بریف کیس تمہارا یا منت ہے میرے پاس۔ اب وقت آگیا ہے کہ میں یہ تمہیں دے دو۔ انہوں نے بریف کیس اس کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔

بابا یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ اس نے پریشان کن نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔
میری بات پوری نہیں ہوئی ابھی۔ انہوں نے ہاتھ اٹھا کہ اسے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

یہ بریف کیس صرف تمہارے فنگر پرٹس سے کھلے گا اور کوئی اسے اوپن نہیں کر سکتا۔
تمہیں اس کی بہت حفاظت کرنی ہے۔ یہ صرف تمہاری ہی نہیں بلکہ کسی اور کی بھی امانت ہے۔ جب تم سویڈن جانو گی تو وہاں جا کہ یہ بریف کیس کھولنا اس سے پہلے نہیں

مستقبل میں تمہارے پاس بہت سے سوال ہو گے جن کے تم جواب تلاشنا چاہو لیکن
تمہارے پاس کسی سوال کا جواب نہیں ہو گا اس بریف کیس میں تمہارے ہر سوال

Classic Urdu Material

کا جواب ہو گا۔ انہوں نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور گلاس وال کے باہر لان پہ نظریں ڈکا دی جہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔ پورا لان دھوپ میں تپ رہا تھا۔

تمہارے سویڈن کی ٹکٹس بک ہو گئی ہے اور ایڈمیشن بھی کروا دیا ہے کچھ دنوں تک ٹکٹس آجائے گی۔

بابا۔ اس نے ان کے قریب آ کے بازو پکڑتے ہوئے کہا۔
شش میری سنو۔

تم مجھ سے وعدہ کرو کہ تم سویڈن لازمی جانوں گی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ انہوں نے اپنا

ہاتھ اس کے آگے پھیلاتے ہوئے کہا۔ اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

بابا اس نے بولنے کے منہ کھولا ہی تھا جب وہ دوبارہ بولے۔

کچھ نہیں بس تم وعدہ کرو۔

وعدہ میں وعدہ کرتی ہو آپ سے۔ میں ہر بات مانوں گی آپ کی۔ اور یہی اس نے اپنی

زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی تھی جس کے لیے اسے تاحیات کچھتانا تھا۔

Classic Urdu Material

بیٹا میں آج ہو کل نہیں۔ اس لیے میں چاہتا ہو میری بیٹی مضبوط ہو وہ ہر قسم کے حالات کا سامنا کر سکے۔ ان کی اس بات پہ اس نے تڑپ کہ سر اٹھایا تھا

بابا اللہ نا کرے آپ کو کچھ ہو آپ کا سایہ ہم پہ ہمیشہ سلامت رہے۔ اس نے ان کے سینے پہ سر ٹکاتے ہوئے کہا گرے آنکھوں میں ڈھیروں نمی اتر آئی تھی

بیٹا موت برحق ہے۔ ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے ہمارے پاس اور یہ امانت ہمیں لوٹانی ہے اسے۔ اس کی مرضی ہے وہ جب چاہے اپنی امانت واپس لے لیں ہم سے۔

زندگی اور موت پہ ہمارا اختیار نہیں ہے لیکن زندگی گزارنے پہ ہمارا پورا اختیار ہے۔ ایک

بات ہمیشہ یاد رکھنا زندگی کا کوئی بھی مقام آئے کتنی بھی مشکلات کیوں نا آئے اللہ سے امید

کا دامن کبھی نہ چھوڑنا جب بکھروں گی وہ ذات تمہیں سمیٹ لے گی۔ انھوں نے

اس کے سر کی پشت کو سہلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

منظر ہوا میں تحلیل ہوا وہ اکیلی رہ گئی تھی اور بریف کیس سامنے پڑا اسے منہ چڑھا رہا تھا

Classic Urdu Material

منظر ہوا میں تحلیل ہوا تھا اور وہ اکیلی رہ گئی تھی اور بریف کیس سامنے پڑا اسے منہ چڑا رہا تھا۔

گرے آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔ بریف کیس کو گھورتی وہ مسلسل اپنے ہونٹ بیدردی سے کاٹ رہی تھی جس سے ہلکے ہلکے خون کے دھبے ہونٹوں پہ چمک رہے تھے۔ گلابی چہرے پہ صدیوں کی تھکان رقم تھی۔

کیا کروں اب کھولوں اسے کہ نہیں۔ اس نے بریف کیس کو گھورتے مدھم آواز میں کہا جیسے سارا قصور اس بریف کیس کا ہو۔

پھر آنکھیں بند کر کے ایک گہرا سانس اندر کھینچا اور چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے خود کو ریلیکس کیا۔

بریف کیس کے لاک پہ اپنا انگھوٹا رکھا۔ کلک کی آواز کے ساتھ لاک اوپن ہوا تھا۔

ایک دم سے اس کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ کیا ہو گا اس بریف کیس میں یہی سوچ کہ اس کے ہاتھ پاؤں پھول رہے تھے۔

Classic Urdu Material

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے بریف کیس کھولا اور سامنے ڈھیر سارے کاغذات پڑے تھے۔

ایک ایک کر کے اس نے کاغذات کو پڑھنا شروع کیا۔ کچھ اس کی پڑا پڑتی کے کاغذات تھے۔ کچھ اس گھر کے۔ ان کاغذات کو دیکھ کہ اسے مایوسی ہوئی تھی بلکہ مزید الجھی تھی کیونکہ اس کے باپ نے ساری پڑا پڑتی اس کے نام کر دی تھی اور اسکی بہن کے نام کچھ بھی نہیں کیا تھا۔

اس نے آخری ڈاکو منٹ کھولا تھا اور جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی جا رہی تھی۔ اسے اپنے قدموں تلے زمین کھسکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ بابا میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہو کہا اپنی آواز کسی کھائی سے آتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

بابا میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم نہیں کر سکتے۔ آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہوئے تھے۔ بابا پلیز ایسا ظلم نہیں کرے میرے ساتھ۔ میں مر جاؤں گی۔ اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے کہا تھا۔ اور تبھی ایک کاغذ اس کی غود میں گرا تھا جو انہی ڈاکو منٹس میں تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے کانپتے ہاتھوں سے کاغذ کھولا۔ وہ ایک خط تھا۔

ایک لمحے کے لیے اس کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔ اس نے اپنی ہچکیوں پہ قابو پاتے ہوئے اسے پڑھنا شروع کیا۔

میری پیاری پر نسر!

اس سسکی اس کے لبوں سے نکلی تھی۔ یہ اس کے بابا کی ہی رائٹنگ تھی۔ اس نے اپنے آنسو صاف کر کے دوبارہ خط پڑھنا شروع کیا۔

میں جانتا ہوں تم سویڈن پہنچ چکی ہو۔ اور اپنے گھر میں موجود ہو تبھی یہ خط تمہارے ہاتھ میں ہے۔ مجھے یقین ہے تمہیں اپنا ونڈر لینڈ بہت پسند آیا ہو گا اور تم وہاں خوش بھی ہو گی۔

بابا مجھے ونڈر لینڈ ذرا پسند نہیں آیا۔ میں نہیں خوش یہاں پہ۔ مجھے آپ کے پاس آنا ہے۔

وہ روتے ہوئے مدھم آواز میں بڑبڑائی جیسے وہ اس کے سامنے ہو۔

میں جانتا ہوں تمہارے اندر بہت سے سوال ہے جو تم مجھ سے پوچھنا چاہتی ہو تو میں تمہیں

بتاتا ہوں۔ سب سے پہلے میں نے تمہیں سویڈن انجینر بننے نہیں بھیجا بلکہ اس کے پیچھے میرا

Classic Urdu Material

کوئی اور مقصد ہے۔ لیکن تم انجینیر زور بنو گی اور میرا مقصد بھی ضرور پورا کروں گی۔ اپنا مقصد بتانے سے پہلے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

تم یہ سوچتی ہو گی کہ تمہاری نیشنلیٹی سویڈش کیوں ہے تو سنو۔ یہ اس لیے ہے کیونکہ تم سویڈن میں پیدا ہوئی تھی۔

میں ایک سویڈیز تھا اور تمہاری ماما سے میری پسند کی شادی تھی۔ میں نے اور تمہارے تایا نے مل کہ ایم ایس یونیورسٹی کی بنیاد رکھی تھی۔ یہ ہم دونوں کا خواب تھی اور بہت جلد ہماری یونیورسٹی بہت ترقی بھی کر رہی تھی۔

اس کا شمار سویڈن کی ٹاپ ٹین یونیورسٹیز میں ہونے لگ گیا۔ ہم لوگ ترقی کی بلندیوں کی چھوٹے لگ گئے تھے اور اسٹاک ہوم کے امیر ترین فیملی بن گئے۔ لیکن کہتے ہیں ناجب

آپ بہت زیادہ ترقی کر لے تو آپ کے دشمن بھی اتنے ہی بنتے ہیں۔ اور ہمارے بھی دشمن بن گیا وہ اسٹاک ہوم کا سب سے امیر ترین شخص تھا۔ اس نے تمہارے تایا اور تائی کو ایک کار ایکسیڈنٹ میں مروا دیا۔ اور مجھے دملیاں دینی شروع کر دی۔ جب میں پیچھے نہ ہٹا تو اس نے

Classic Urdu Material

میری فیملی کو مارنے کی کوشش کی اور یہاں آ کے میں بے بس ہو گیا۔ میں تم لوگوں کو لے کے پاکستان شفٹ ہو گیا۔ میں

اور اس نے یونیورسٹی پہ قبضہ کر لیا۔ تمہیں وہاں بھیجنے کا مقصد وہ یونیورسٹی ان کے قبضے سے آزاد کروانا ہے۔ وہ یونیورسٹی تمہارے آٹھارہ سال کے ہوتے ہی تمہارے نام ہو جائے گی اور پھر تم لیگی اس یونیورسٹی کو ان لوگوں سے آزاد کروا سکو گی۔ وہاں بہت سے ال لیگل کام ہو رہے ہیں جو تم نے رکوانے ہے۔

آگے کیا لکھا تھا اسے الفاظ گڈ مڈ ہوتے نظر آ رہے تھے۔ اس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ خط بند کیا تھا۔ اور چہرہ ہاتھوں میں چھپاتی پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔ اسے اس کی پہچان مل گئی تھی اور اتنی بیانک تھی کہ اس نے شدت سے دعا کی تھی کاش یہ سب سچ نا ہو۔ لیکن سامنے پڑا غذا اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ سب سچ ہے اور وہ بندھ گئی تھی اسے یہ کرنا تھا۔ ایک لمحے کو اس کا دل کیا تھا کہ وہ یونیورسٹی ان کے منہ پے مارے اور یہاں سے کہی دور چلی جائے۔

Classic Urdu Material

لیکن اس نے آنے سے پہلے اپنے باپ سے وعدہ کیا تھا وہ ان کی بات مانے گی۔ وہ بالکل بے
بس ہو کر رہ گئی تھی۔

کچھ بخار اور کچھ مسلسل رونے کی وجہ سے اس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔ سائیڈ ٹیبل
میں سے نیند کی گولیاں نکال کے دو گولیاں اکٹھی نگلی۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ دنیا جہان
سے بے خبر نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

رات کے اس پہر ہر طرف بالکل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ آسمان پر چاند اپنی چاندنی ہر سو بکھیرتا نظر
آ رہا تھا۔ ہر چیز چاندنی میں نہائی ہوئی۔ سڑک بالکل سنسان نظر آرہی۔ سٹریٹ لائٹس کی
مدھم روشنی ہر طرف بکھری تھی۔ کہ اچانک لائٹس بند ہوئی۔ اور چاند کی روشنی میں ایک
ہیولا سا نظر آیا۔

اس نے بلیک جینز کے ساتھ بلیک ہوڈی پہنی ہوئی تھی۔

وہ چہرہ جھکائے فٹ پاتھ پہ چل رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ ڈھکا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

اچانک وہ روکا۔ اور چہرہ اٹھا کہ سامنے موجود بنگلے کو دیکھا۔ اس کے چہرے پہ بھی بلیک ماس ہی تھا۔

دیوار پھلانگ کہ وہ اندر داخل ہوا۔ اس کی عقابی نگاہیں تیزی سے چاروں جانب کا جائزہ لے رہی تھی۔

کسی چھلاوے کی ماندہ تیزی سے اوپر بالکنی میں چڑھا تھا۔ گلاس ونڈو کے پٹ آہستہ سے بنا آواز پیدا کئے سرکاتے ہوئے اندر داخل ہوا تھا۔

اپنی عقابی نگاہیں چاروں جانب گھما کہ اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا اور تبھی اس کی نگاہ سامنے سائیڈ ٹیبل پر پڑی سلیپنگ پلز پر پڑی تھی۔ اس کی آنکھیں اپنے شکاری کی غفلت پہ چمکی تھی۔

آگے بڑھ کے اس نے سوچ بورڈ پر ہاتھ مارا۔ کمرہ ایک سیکنڈ میں روشن ہوا۔

بیڈ پہ وہ وجود بلینکٹ میں لیٹا ہوا تھا۔ سنہری ریشمی بال کسی سونے کی آبشار کی طرح بیڈ سے نیچے لٹک رہے تھے۔ ان بالوں کو دیکھ کے وہ ایک لمحے کو ٹھٹھکا تھا۔

Classic Urdu Material

بیڈ کے آخری سرے پہ گرے بریف کیس کھلا پڑا تھا۔ جس کے ارد گرد کاغذات بکھرے پڑے اپنی بے قدری پہ ماتم کناں تھے۔

ایک کے بعد دوسرہ جیسے جیسے وہ کاغذات پلٹتا جا رہا تھا اس کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی بڑھتی جا رہی تھی۔

اس نے بے یقینی سے سامنے پڑے وجود کو دیکھا تھا۔

کاغذات کو بیڈ پہ پھینک کے اس نے باری باری پورے کمرے کی تلاشی لی۔ اور تبھی اس کی نظر سائیڈ ٹیبل پہ پڑے موبائل پہ پڑی۔ ایک جست میں وہ موبائل تک پہنچا۔ موبائل پہ کوئی لاک نہیں تھا۔

میسجز پڑھ کے اس کی آنکھوں میں سختی عود آئی تھی۔ مٹھیاں سختی سے بھینچی ہوئی تھی۔

اپنے اندر اٹھتے اشتعال کو بمشکل قابو پایا۔

بیڈ پہ پڑے وجود کے قریب دوزانو بیٹھتے ہوئے اس نے بلیںکٹ ہٹایا۔ سامنے موجود

چہرے کو دیکھ کے وہ مبہوت سا ہوا۔

Classic Urdu Material

سرخ سفید چہرہ۔ وہی ناک۔ وہی ہونٹ۔ وہی آنکھیں، وہی نقشہ۔ وہ بالکل دم بخود سا ہو گیا تھا۔

تبھی اس کی نظر اس کے کندھے پہ پڑی جہاں سے شرٹ ہٹی ہوئی تھی۔ وہاں جلے کا نشان تھا۔ جیسے کسی کوئلے سے جلا یا ہو۔

اپنی انگلیوں کی پوروں سے اس نے نشان کو ٹریس کیا۔ اور پھر ہولے سے اس کے ہونٹوں کو چھوا جہاں خون جما ہوا تھا۔

It's very bad,

Girl you hurts me

اس کے ہونٹوں مسلتے ہوئے اس نے دھیمی آواز میں کہا۔

ایک بائول میں گرم پانی۔ ٹاول اور مرہم لے کے وہ دوبارہ اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

پہلے اس کے ہونٹوں پہ جما خون ٹاول سے صاف کیا اور نہایت احتیاط سے اس کے ہونٹوں پہ مرہم لگایا۔

Classic Urdu Material

کتنی ہی دیر وہ اس کے سامنے بیٹھا اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھوتا وہ اپنے دل میں اتارتا رہا۔

اس کے ہونٹوں پہ اپنی نشانی چھوڑتا وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔ یہ جانے بغیر کہ ایک وجود نے اسے محسوس کر لیا تھا۔

ایم ایس یونیورسٹی پہ سنہری صبح بھیک رہی تھی۔ صبح سے ہی تھوڑے تھوڑے وقفے سے بارش برس رہی تھی۔ وہ دونوں ست روی سے چلتے کیفے میں داخل ہوئے۔ یونیورسٹی میں اکاد کا ہی سٹوڈنٹس نظر آرہے تھے۔ کچھ منچلے بارش کو انجوائے کرتے نظر آرہے تھے۔ کیفے سٹوڈنٹس سے کچھ کچھ براہوا تھا۔ ہر طرف کافی اور پیسٹری کیس کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ پورے کیفے میں سٹوڈنٹس کی بھانت بھانت کی آوازیں آرہی تھی۔ وہ دونوں بھی کارنر پہ خالی ٹیبل پہ بیٹھ گئے۔

آج تو فضول میں ہی آئے اس سے بہتر تھا۔ ہم کسی اچھی سی جگہ پہ جاتے۔ کتنا رومانٹک موسم ہے۔ سبین نے ارد گرد بیٹھے لوگوں پہ نظریں گھماتے ہوئے حسرت سے کہا۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت گرے جینز کے ساتھ پنک اون کی گھٹنوں تک آتی فراک پہنے۔ مفرل پٹی کی طرح گلے میں ڈالا ہوا تھا۔ برائون بال سیدھی مانگ نکال کہ کندھوں پہ کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ ہونٹوں پہ پنک لپ گلوں لگائے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔ برائون سحر انگیز آنکھیں مسلسل کیفے میں بیٹھے لوگوں کا جائزہ لے رہی تھی۔

تمہیں گھومنے پھرنے کے علاوہ اور کچھ آتا بھی ہے۔ فواد نے سلگتے ہوئے بے دردی سے تبصرہ کیا۔ جانتا تھا وہ ہمیشہ تب ہی کہی جانے کا پلین بناتی تھی جب اس نے کہی جانا ہوتا تھا۔ فواد نے بھی اس وقت گرے جینز کے ساتھ گرے ہائی نیک پہنی تھی۔ جس کے اوپر بلیک جیکٹ پہنی تھی۔ برائون بال ایک سائیڈ پہ سیٹ کیے تھے۔

اور تمہیں ٹھوسنے کے علاوہ کچھ آتا ہے۔ جواباً سبین نے بھی اسی کے انداز میں کہا تھا۔ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے پاؤں کو جھلاتے وہ مسلسل ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ سفید پائوں میں گرے ہائی سیلرز پہن رکھی تھی۔

اس سے پہلے کہ فواد جوابی کاروائی کرتا ایک لڑکی ان کے ٹیبل کے پاس آئی۔

Classic Urdu Material

ہائے فواد کیسے ہو۔ اس نے اپنے بلونڈ بالوں کو ایک اداسے پیچھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ریڈ گھٹنوں تک سکرٹ میں ملبوٹ تھی۔ سفید رنگت۔ ستواں ناک، چھوٹی چھوٹی آنکھیں ہونٹوں پہ ڈیپ ریڈ لپ سٹک لگائے وہ کمال کی حسین لگ رہی تھی۔ سبین نے ایک ناگوار سی نظر اس پہ ڈال کے سوالیاں نظروں سے فواد کو دیکھا۔ س سبین یہ جو لیا ہے۔ فواد نے سبین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

اوہہہہہہہہ۔ سبین نے ہونٹوں کو پوشیپ میں گول کر کے ایک تنقیدی نگاہ سر سے لے کر پائوں

تک جو لیا پہ ڈالی۔

پھر کچھ سوچ کہ اس کی آنکھیں چمکی۔

ارے جو لیا آؤ بیٹھو ہمارے ساتھ کافی پیو۔ سبین نے ہنٹوں پہ خوبصورت مسکان سجاتے

ہوئے کہا اس کے انداز پہ فواد نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔ اسے اپنے ارد گرد

خطرے کے گھنٹی بجتی سنائی دی۔

Classic Urdu Material

ارے نہیں میں کچھ جلدی میں ہو۔ فواد پھر تم رات میں آرہے ہونا پارٹی میں؟۔ جولیانے اپنے بالوں کو لہراتے ہوئے۔

اوہہ جولیا تمہیں بتایا نہیں فواد نے کیا؟ سبین نے فواد کی طرف اچھنبے سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیا نہیں بتایا۔ جولیانے اپنی سوالیاں نگاہیں سبین پہ ٹکاتے ہوئے کہا۔

یہی کہ آج ہماری انگلیجمنٹ کی خوشی میں ایک فیملی ڈنر اور گناز کیا گیا ہے تو ہم دونوں نے وہاں جانا ہے۔ سبین نے اپنے چہرے پہ اڈتی لٹ کو کان کے پیچھے اڑتے ہوئے کہا۔ جس سے اس کے ہاتھ کی تیسری انگلی میں پہنی ہیرے کی انگھوٹی چمکی تھی۔

یہ دیکھوں ہماری انگلیجمنٹ رنگ۔ سبین نے اپنا ہاتھ آگے کرتے ہوئے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

فواد تو اس کی ایکٹنگ پہ بیہوش ہوتے ہوتے بچا۔

جولیا کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔

Classic Urdu Material

کیا یہ سچ ہے فواڈ۔ جولیا نے غراتے ہوئے فواد سے پوچھا۔

چچ فواد تم نے اپنی فرینڈ کو بتایا نہیں ہماری انگیجمنٹ کا۔ سین نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے افسوس سے کہا۔ جیسے اسے دکھ ہا ہوا اس بات کا۔

ویل جولیا بہت جلد ہم پارٹی دے رہے سب فرینڈز کو تم بھی آنا۔ سین نے دنیا جہان کا پیار اپنی آواز میں سماتے ہوا کہا۔

جولامیری بات سنو۔ فواد نے گھبراتے ہوئے کہا۔

یوچیٹر۔ اور ایک رکھ کے گھونسا اس نے فواد کے پیٹ میں مارا وہ کراہ کے رہ گیا۔ اور پیر

پڑھتی ہوئی وہ کیفے سے چلی گئی۔

اوہ زیادہ زور کے تو نہیں لگی۔ سین نے چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے لہجے میں

ہمدردی سمو کہ پوچھا۔

جس پہ فواد نے ایک قہقہہ لگایا۔

شکر ہے صرف ایک ہی مارا ہے۔ فواد نے ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

میری ڈیل یاد ہے نا۔ تمہاری جان چھڑوادی ہے جو لیا سے اب چلو مجھے لے کے جانا ہے
کنسرٹ پہ۔ سبین نے اسے وارنگ دیتے ہوئے کہا

جو حکم منگیتر صاحبہ۔ فواد نے ایک ہاتھ سینے پہ رکھتے ہوئے جھک کہ کہا
اور پھر دونوں کہ بلند قہقہے کیفے میں گونجے۔ ارد گرد بیٹھے سٹوڈنٹس نے تعجب سے ان کو
دیکھا۔

وہ اس وقت بلیںکٹ میں دھبکی سورہیتھی۔ جب پورے کمرے میں موبائل کی چنگھاڑتی
ہوئے آواز گونجی۔

ہلکا سا کسمسا کہ اس نے تکیے کانوں پہ رکھے۔

کھڑکیوں سے آتی دودھیاں روشنی پورے کمرے کو منور کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

موبائل ہنوز بج رہا تھا سامنے والا بھی شاید ڈھیٹ تھا۔ تنگ آکر اس نے بلیسٹک ہٹاتے ہوئے بند آنکھوں سے ہی کال پک کر کے کان سے لگایا۔

ہیلو۔ نیند میں ڈوبی بھاری آواز کے ساتھ وہ بولی۔

گرل یہ ٹائم ہے سونے کا کیا اٹھو اور ٹائم دیکھو۔ کتنی پلز کھائی تھی رات۔ دوسری جانب ایک مردانہ آواز گونجی۔

وہ کرنٹ کھا کہ اٹھی۔ آنکھیں حیرت سے پھیلائے اس نے موبائل کی سکرین کو دیکھا۔ وہاں اجنبی نمبر جگمگا رہا تھا۔

کون ہو تم۔ اور تمہیں کیسے پتا کہ میں نے پلز کھائی تھی۔ اس نے خود پہ قابو پاتے ہوئے مشکوک لہجے میں پوچھا۔

اور پھر جیسے اس کے دماغ میں جھماکہ ہوا۔

اوو تو وہ خواب نہیں تھا۔ وہ کراہ کہ رہ گئی۔

موبائل ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے گر چکا تھا اور شاید بند بھی۔ سردونوں ہاتھوں میں گرائے وہ گزری رات کو یاد کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

سلیپنگ پلز کھا کہ وہ اپنے بابا کا خط بار بار پڑھتی ان کو محسوس کر رہی تھی۔

ان کی خوشبو کو اپنے اندر اتارتی۔ اسے ایسے لگ رہا تھا جیسے اس کے بابا اس کے پاس ہی ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔ اسے سوئے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی۔ جب اسے محسوس ہوا کہ کسی نے گلاس ونڈو کو سر کا یا ہو۔ ہوا کا جونا اس سے ٹکرایا اور ہاتھ میں پکڑا خط اڑ کے بیڈ کے نیچے چلا گیا۔ اور پھر اس نے اس انسان کی ایک حرکت کو محسوس کیا تھا۔

اب وہ شخص اس کے بالکل قریب تھا۔ اس کی نگاہوں کی تپش وہ اپنے چہرے پہ محسوس کر رہی تھی۔ اس نے اس کے شولڈر پہ موجود زخم کو اپنی انگلیوں سے ٹریس کیا۔ اس کے ہاتھوں کی تپش اس کی سکن کو جلا رہی تھی۔ وہ خود کو اس سے آزاد کروانا چاہتی تھی۔ لیکن اس کا وجود اس کا ساتھ نہیں رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے اس کے ہونٹوں کو چھویا۔ اس کے لمس میں مریم نے ایک عجیب سا احساس محسوس کیا تھا۔ وہ اب اس کے ہونٹوں کو صاف کر رہا تھا۔ بے بسی مریم کی آنکھوں میں آنسوؤں بہے۔ جنہیں اس نے بہت نرمی سے صاف کیا تھا۔

شش۔ ڈونٹ کرائے گرل۔ ایم و دیو۔ وہ نرم لہجے میں گویا۔
اور پھر وہ کتنی ہی دیر اس کے پاس بیٹھا رہا۔

اوہہہہہ میرے خدایا میں کیسے اتنی غافل ہو گئی۔ سر ہاتھوں میں گرائے وہ بے بسی سے رو دی۔

کافی دیر رونے کے بعد جب دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا تو اس نے ہاتھ کی پشت سے رگڑتے ہوئے آنکھیں صاف کی۔

تبھی اس کی نظر سائیز ڈٹیل پہ پڑے نوٹ پہ پڑی۔

Classic Urdu Material

اس نے نوٹ اٹھا کہ دیکھا تو اس پہ کچھ لکھا تھا۔

It started with a budding friendship

Between two lonely souls

A cautious relationship

Of two former foes

The blossoming of love's flower

Covered in delicate thorns.

We nurtured and tended it

And it soon grew

Into a blossom

Of love

Sweet and true.

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

My precious flower

I am so blessed

That I found you.

Unknown

اس نے خوف زدہ نظروں سے ارد گرد دیکھا۔ جلدی سے اٹھ کے اس پہلے پورے کمرے اور پھر پورے گھر کو چیک کیا لیکن وہاں اب کوئی بھی نہیں تھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ گھر میں اس کے علاوہ کوئی نہیں۔ کچھ سوچ کر اس نے اپنے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا

مسلسل ہونٹوں کو چباتی وہ دوسری جانب سے کال کے پک ہونے کا انتظار کر رہی۔

اسلام و علیکم انکل۔ کال پک ہوتے ہی وہ جھٹ سے بولی تھی۔

جی انکل میں بالکل ٹھیک ہو آپ کیسے ہے۔ ہونٹوں وچباتے وہ رک رک کہ بولی تھی۔

Classic Urdu Material

امم انکل مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔ اس نے مشکوک نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ کہ کہی کوئی اسے دیکھ تو نہیں رہا۔

نہیں انکل موبائل پہ نہیں میں مل کہ بات کرنا چاہتی ہو۔ اس نے سنہری بال کانوں کہ پیچھے اڑتے ہوئے کہا۔ گرے آنکھوں میں سرخ ڈورے تیر رہے تھے۔ کھڑکیوں سے آتی روشنی اس کے چہرے کو منور کر رہی تھی۔

ٹھیک ہے آپ مجھے ایڈریس سینڈ کر دے میں آجاؤں گی۔

او کے اللہ حافظ۔ فون بند کر کے اس نے ایک گہرہ سانس لیا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

سبین اس دقت لائبریری سے بکس لے کر نکل رہی تھی۔ جب کسی سے ٹکرائی۔

آنکھوں کے سامنے گویا دن میں ہی تارے نظر آ گئے۔ ہاتھ میں پکڑی کتابیں زمین بوس ہو چکی تھی۔

Classic Urdu Material

اندھے ہو دیکھ کے نہیں چل سکتے تھے۔ تمہارے باپ کی یونیورسٹی ہے کیا۔ وہ اپنا سر سہلاتے ہوئے سامنے کھڑے شخص کو دیکھے بغیر دھاڑی تھی۔ اس وقت کوریڈور میں وہ دونوں اکیلے تھے۔

یونیورسٹی تو تمہارے باپ کی بھی نہیں ہے۔ البتہ میرے باپ کے بارے میں کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ سامنے کھڑے شخص نے سر دلہجے میں کہا۔

آواز پر سبین نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔ اور سامنے کھڑے سقر کو دیکھ کے ماتھے کے بلوں میں اضافہ ہوا۔

وہ اس وقت بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوٹ تھا۔ ایک ہاتھ میں قیمتی گھڑی اور دوسرے ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ پورے ماحول پہ چھایا ہو لگ رہا تھا۔ سنہری آنکھیں چمک رہی تھی۔

ہنہ اس طرح کی گھٹیا حرکت کی امید میں تم سے ہی کر سکتی تھی۔ سبین نے تنفر سے ہنکار بھرتے ہوئے کہاں۔ خوبصورت برائون آنکھیں شعلے اُگل رہی تھی۔

Classic Urdu Material

میں اس وقت تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا اور نہ بہت اچھے سے تمہیں اپنا گھٹیا پن دکھاتا۔
سقر نے بھی سر دلچے میں اپنی سنہری آنکھیں برائون آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا۔ اور
وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

تمہارا گھٹیا پن میں آج سے تیرہ سال پہلے دیکھ چکی ہو سقر ابراہیم۔ سبین نے غراتے
ہوئے کہا تھا۔ کچھ ٹوٹا تھا اندر جس کی کرچیاں اس کے پورے وجود میں پھیلی تھیں۔
جب تم نے مجھ سے میری ڈول کو چھینا تھا۔ آنکھوں میں آئی نمی کو اندر دھکیلے ہوئے اس
نے بات مکمل کی۔

اس کی بات پہ سقر کے قدم منجمد ہوئے تھے۔ اور جھٹکے سے مڑا تھا۔
وہ تمہاری نہیں میری ڈول تھی۔ اور اسے میرے ہی پاس آنا تھا۔ مٹھیوں کو بھینچتے ہوئے
اس نے تحمل سے جواب دیا۔

اور تم اپنی اس پریزنٹ ڈول پہ توجہ دو تو زیادہ بہتر ہو گا۔ یہ ناہو میں یہ بھی چھین لو۔ آخر
میں اس نے وارننگ دی تھی۔

Classic Urdu Material

تم اگر مریم کے آس پاس بھی نظر آئے نہ میں تمہارہ خون پی جائوں گی سقرا براہیم۔ وہ میری ڈول صرف میری۔ سبین نے جواباً غراتے ہوئے کہا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر دے۔

Lets see

! یہ کہتے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔
سبین بھی سر جھٹکتی اپنے کتابیں اٹھاتی وہاں سے چلی گئی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دھندلی شام ہر طرف پھیل رہی تھی۔ ہوا میں خنکی کا عنصر بڑھ رہا تھا۔
وہ اس وقت پنک سکرٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنے ہوئے تھی۔ پنک حجاب کے ساتھ
وائٹ اون شرگ پہنے گاڑی سے نکلتی دکھائی دے رہی تھی۔ گرے آنکھیں مسلسل
ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ ارد گرد قطار میں ریسٹورنٹس اور کیفے بنے ہوئے تھے۔ ہر

Classic Urdu Material

طرفکھانوں کی اشتہاہ انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ لوگ ریسٹورنٹس میں سے نکلتے اور داخل ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔

کاسائن بورڈ جگمگا رہا (café Pascal) وہ ایک کیفے کے سامنے رکی جہاں کیفے پاسکل) تھا۔ اس کیفے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اگر آپ ایک چھافیکا چاہتے ہیں تو سویڈیز آپ کو اس کیفے میں نظر آئے گے۔ یہ اسٹاک ہوم کا مشہور ترین کیفے ہے۔

اندر جائے تو لوگوں ایک ہجوم نظر آتا ہے۔ لیکن شام کے وقت یہاں صرف وہی لوگ نظر آئے جو اپنے لیپ ٹاپ پہ کام کر رہے ہو یا بک ریڈنگ کر رہے ہو۔

گلاس ڈور دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔ کیفے میں کافی اور پیسٹریز کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ وہ قدرے ایک پرسکون گوشے میں جا کہ بیٹھ گئی۔ نظریں گلاس ڈور پہ جمائے وہ کافی غیر آرام دہ نظر آرہی تھی۔

تبھی ایک شخص پولیس یونیفارم اندر داخل ہوتا نظر آیا۔ اسے دیکھ کے مریم فوراً کھڑی ہوئی۔

Classic Urdu Material

وہ لگ بگ پچاس سال کا سویڈن نقوش کا حامل شخص تھا۔ لمبا قد، سفید رنگت، گرے آنکھیں، کالے بال جو کنپٹیوں سے گرے تھے، وہ ایک وجیہ پر سنالٹی کا حامل تھا۔

Good Evening little girl

چیز پہ بیٹھتے ہوئے انہوں نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ اور مریم کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

Good Evening Uncle

مریم نے بیٹھتے ہوئے کہا۔

کیا ہوا تم نے مجھے اتنی ار جٹ کیوں بلوایا۔ انہوں نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر کو اپنے پاس آنے کا کہا۔

انکل مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی آپ سے۔ مریم نے ہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہا۔

کیا لوگی تم۔ انہوں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی طرف سے کوئی بھی جواب موصول ہونے سے پہلے ہی آرڈر لکھوانا شروع کیا۔

دو کافی، ساتھ سینڈویچ لے آؤ۔ آرڈر دے کے وہ آس کی طرف متوجہ ہوئے۔

Classic Urdu Material

ہاں اب بتائوں کیا کہنا چاہتی ہو۔ سامنے بیٹھے شخص نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

انکل مجھے آپ کو کچھ بتانا تھا۔ مریم مناسب لفظوں کا چناؤ کرتے ہوئے کہا۔

ہاں بتائو کیا بتانا ہے۔ انہوں نے دونوں ہاتھ آپس میں پھنساتے ہوئے تھوڑا سا آگے جھک کے کہا۔

کل رات مجھے پاپا کا خط ملا ساتھ کچھ ڈاکو منٹس بھی ملے تھے۔ اس نے ڈاکو منٹس اپنے بیگ میں سے نکال کے سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

اور پھر ہر بات ان کے گوش گزار کر دی۔ انکل مجھے نہیں پتہ وہ کون تھا اور کیا چاہتا ہے۔

میں نے پورا گھر چیک کیا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ مریم نے بات مکمل کر کے ایک تھکا ہوا سانس خارج کیا۔ گرے آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی جسے وہ بمشکل روکے ہوئے تھی۔

سامنے بیٹھے شخص نے ایک نظر ان پیپرز کو دیکھا اور پھر ایک نظر سامنے بیٹھی مریم کو طرف دیکھا۔ جو کسی بھی وقت رونے کو تیار نظر آرہی تھی۔

Classic Urdu Material

انکل صبح بھی اس شخص کا فون آیا تھا۔ مریم نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا۔ ایک آنسو آنکھ سے نکل کہ نقاب میں جذب ہوا تھا۔ زور سے آنکھیں میچتے ہوئے آنسو کوروکا تھا۔

تم کل رات سے ہی رو رہی ہونا۔ انہوں نے اس کی سو جھی ہوئی آنکھوں کی طرف اثرہ کرتے ہوئے تاسف سے کہا۔ تبھی ویٹر آرڈر سرو کرنے آیا تو وہ خاموش ہو گئے۔

کیا تم نے ایک بات پہ غور کیا۔ انہوں نے کافی کاسپ لیتے ہوئے کہا۔
مریم نے سراٹھا کہ انہیں دیکھا۔ لیکن بولی کچھ نہیں۔

تم نے رات دو سلیپنگ پلز کھائی تھی ہے نہ۔ انہوں نے نے سمجھتے ہوئے سر ہلا کہ کہا۔
مریم نے اچھنبے سے انہیں دیکھا۔

لیکن پھر بھی تم نے وہ سب کچھ محسوس کیا جو کچھ اس شخص نے کہا۔ انہوں نے ایک اور
سپ لیتے ہوئے کہا۔ اور ریلیکس ہو کہ ٹیک لگائی۔

مریم نے چونک کے سراٹھایا۔

تو کیا وہ سلیپنگ پلز نکلی تھی۔ مریم نے جیسے کسی نتیجے پہ پہنچ کہ کہا۔

Classic Urdu Material

نہیں! وہ پلڑا اصلی ہی تھی۔ تم اصلی بات کو نہیں سمجھ رہی۔ انھوں نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں
نے دھاڑی کو کھجاتے ہوئے کہا۔

مریم نے الجھن سے انہیں دیکھا۔

تم نے سنا ہو گا کچھ لوگوں کا آئی کیولیول بہت زیادہ ہائی ہوتا ہے۔ وہ ہر چیز کو بہت جلد پک
کر لیتے ہیں۔ ان کے پاس ورلڈز بیسٹ آئنڈ یاز ہوتے ہیں۔۔۔ یہ کہہ کے وہ کچھ دیر رکے۔
بالکل ویسے ہی کچھ لوگوں کا سینسنگ لیول بھی بہت زیادہ ہائی ہوتا ہے۔۔۔

Five Senses:

1: Touch

2: Smell

3: Taste

4: Hear

5: Seen

Classic Urdu Material

انگلیوں پہ گنتے ہوئے کہا۔ اور وہ ہم سادھے انھیں سن رہی تھی۔

یہ پانچ سینسز ہاس انسان میں ہر عام انسان سے زیادہ ہوتی ہے۔

اس کی زندہ مثال تم خود ہو۔ تم نے دو پلز کھائی لیکن پھر بھی تمہیں فوراً پتا چل گیا کہ کلرات تمہارے سونے کے بعد کیا ہوا تھا۔

سائیکولوجی اس بارے میں کہتی ہے کہ اس طرح کے انسان کا انکانشیٹس سوتے ہوئے

بھی انفارمیشن کو رسیو کرتا ہے اور آپ کے کانکانشیٹس میں سیو کر دیتا ہے۔ یہی تمہارا

ہتھیار ہے۔ جسے استعمال کر کے تم نے یہ جنگ جیتی ہے۔ باقی تمہیں مجھ سے جو مدد

چاہیے ہوگی وہ میں کر دوں گا۔ انھوں نے ایک آخری سپ لیتے ہوئے بات ختم کی۔

مریم کی کافی ویسے ہی پڑی ہوئی ٹھنڈی ہو رہی تھی۔

زیادہ سوچو نہیں وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ میں دو گارڈز کا انتظام کر دیتا ہوں جو

دن اور رات میں پہرہ دے گے تمہارے گھر میں۔ تمہارے پہنچنے سے پہلے وہ لوگ پہنچ

جائے گے۔ اس نے اپنی کلائی پہ بندھی گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

اندھیرہ ہو رہا ہے تمہیں اب گھر چلنا چاہیے۔ وہ نمبر مجھے سینڈ کر دو میں دیکھتا ہوں کون ہے وہ۔ سرسری سے لہجے میں کہہ کر وہ کھڑے ہو گئے۔ ان کی تقلید میں مریم بھی کھڑی ہو گئی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو اندھیرے نے اسے استقبال کیا۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈھوبا ہوا تھا۔ کھڑکیاں کھلی ہوئی تھیں جہاں سے چاند کی روشنی کمرے میں آتی اسے روشن کرنے میں ناکام دکھائی دے رہی تھی۔ ہوا کے سرد جھونکے کمرے میں داخل ہوتے اسے ٹھنڈا کر رہے تھے۔

اس نے آگے بڑھ کر لائٹس آن کی۔ کمرہ ایک جھٹکے سے روشن ہوا۔ کھڑکیاں بند کر کے بلا سنڈرز گرایے۔ ایک نظر بیڈ پہ اوندھے پڑے وجود پہ ڈال کر کہ ہیٹر آن کر کے بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

سبین۔ احراز نے ایک تاسف بھری نظر اس پہ ڈال کر کہ اسے پکارا۔

دوسری جانب کافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔

Classic Urdu Material

سبین اٹھوا لیسے ناراض نہیں ہوتے۔ اب کہ احراز نے اسے کندھوں سے پکڑ کر سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

اس کا چہرہ دیکھ کہ وہ دھک سے رہ گیا۔ سرخ سوجی ہوئی آنکھیں جو مسلسل گریاؤزاری کا ثبوت دے رہی۔ بخار سے چہرہ بھی سرخ ہو رہا تھا۔

سبین چندہ یہ کیا حال بنایا ہوا ہے تم نے اپنا۔ کیا ہوا ہے تمہیں۔ احراز نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے تڑپ کے پوچھا۔ وہ بھلا کہاں برداشت کر سکتا تھا اس کی آنکھ آنسو۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی بھائی جائے یہاں سے۔ سبین نے بے رخی سے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

سبین۔ احراز نے صدم سے دیکھا۔ اس کی حرکت پہ وہ ششدر ہو گیا تھا۔ اسے مریم سے سخت نفرت محسوس ہوئی تھی۔ جس کی وجہ سے اس کی بہن اس سے بے رخی برت رہی تھی۔

سبین تم اس لڑکی کی وجہ سے مجھ سے ایسے بات کر رہی۔ جس سے صرف تم نے اس لیے دوستی کی تھی۔ کیوں کو اس کی آنکھیں گرے۔ احراز نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

آپ لوگ کیوں اس کہ پیچھے پڑے ہوئے ہے۔ وہ صرف میری ہے۔ اور میں اس بار کسی قیمت پہ دستبردار نہیں ہوگی کسی قیمت پہ نہیں سنا آپ نے۔ احراز اپنے کندھوں سے جھٹکتے ہوئے وہ چینی تھی۔

ہاں میں نے اس کی آنکھوں کی وجہ سے اس سے دوستی کی تھی۔ کیونکہ اس کی آنکھیں میری ڈول کے جیسی تھی۔ جسے سقر نے مجھ سے چھینا تھا۔ اور پھر اسے مار دیا تھا۔ اس نے بے دردیسے اپنے آنسوؤں کو رگڑتے ہوئے کہا۔ برائوں آنکھوں میں کسی اپنے کو کھودینے کا درد ہلکورے کھا رہا وہ شاید درد کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔

سبین کو اس حالت میں دیکھ کہ احراز کا دل تڑپ اٹھا تھا۔ اسے لگا تھا جیسے اس کی اتنے سالوں کی محنت ضائع گئی ہو ان کی بہن آج پھر اسی مقام پہ کھڑی ہو جہاں آج سے تیرہ سال پہلے کھڑی تھی۔ مریم سے نفرت میں اور اضافہ ہوا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے کوئی تمہیں کچھ نہیں کہے گا تم جیسے مرضی ملو اس سے۔

احراز نے اسے کاسر اپنے کندھے کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔ جو بری طرح ہچکیوں کے ساتھ رورہی تھی۔

بس اب چپ اب نہیں رونا۔ اس کاسر سہلاتے ہوئے پیار سے کہا۔ لیکن دل میں وہ عہد کرچکا تھا کہ اس لڑکی کی سچائی بہت جلد سبین کے سامنے لے کے آئے گا۔

بھائی آپ سچ کہہ رہے ہیں نا۔ سبین نے سراٹھا کہ گویا تصدیق کی۔

ہاں سچ کہہ رہا ہو۔ چلو اٹھو دیکھو فواد نے اور میں نے بھی ڈنر نہیں کیا تمہاری وجہ سے۔ وہ بیچارہ تو اب تک بھوک سے مرنے والا ہو گیا ہو گا۔ احراز نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

اس نے کھا لیا ہو گا کچھ نہ کچھ۔ وہ بھوکا رہنے والوں میں سے نہیں ہے۔ سبین نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔ اسے کہا ہضم ہوتی تھی کسی کی تعریف۔

Classic Urdu Material

برى بات بيٺا وه اتنا تو كرتا هے تمهارا اور تم هميشه اس كو ڈانٹ پڑوا ديتى هو۔ احراز نے اسے سمجايـا۔ جسے اس نے ايک کان سے سن كه دوسرے سے نكال ديا۔

اچھا بس بهت باتیں هو گئى۔ اب آپ مجھے باهر ڈنر كروايے گے اور پھر لانگ ڈرائيو بهى۔ سبين اپنے مطلب كى بات پے آئى۔ اب اتنا اچھا موقع بهلا كيسے گنوا سكتى تھى۔

جو حكم ميرى پرسنز كا۔ احراز نے اس كے بال بكھيرتے هو كهيا۔ جس پہ وه كھلكھلاتى هوئى چينج كرنے چلى گئى۔

احراز نے اس كے هستے هوئے چهرے كو ديكھ كے دل بهى دل ميں اس كى دائمى خوشيوں كى دعا كى۔ اور سچے دل سے مانگى هوئى دعائیں فوراً قبوليت كا درجہ حاصل كر ليتى هے۔

مریم جس وقت گھر پہنچی رات پوری طرح پھیل چکی تھی۔ سویڈن میں چونکہ دن چھوٹے ہوتے ہے اس لیے چھ بجے ہی رات ہو جاتی ہے۔

Classic Urdu Material

گھر کے باہر ایک باوردی گارڈ کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کے اس نے ایک پرسکون سانس خارج کیا۔ گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے وہ اندرونی دروازے کی جانب بڑھی۔

دروازے کی چوکھٹ پے ہی اسے ایک گلابی پھولوں کی باسکٹ نظر آئی۔ پھول دیکھ کے وہ ٹھٹھکی تھی۔

اس کا مطلب میرے جانے کے بعد وہ پھر آیا تھا۔ اف کاش میں ناجاتی۔ پھولوں کو دیکھتے ہوئے اس نے افسوس سے سوچا۔

پھر کچھ سوچ کہ اس نے باسکٹ کو اٹھایا تو اس پہ ایک کارڈ تھا۔ اس نے جلدی سے اسے کھولا شاید کوئی نام لکھا ہو۔

یہ دیکھ کہ اسے مایوسی ہوئی وہاں کوئی نام نہیں تھا سوائے ایک پونم کے۔

The sparkle in your eye

The warmth of your skin

Your breath on my neck

Classic Urdu Material

Thet quivers within.

The touch of your hands

The smell of your hairs

The kindness in your smile

That strength in your stare.

Your kiss on my lips

Your body near mine

The stroke of your touch

That feeling inside.

Classic Urdu Material

The sound of your voice

Compassion in your embrace

The serenity in your stride

The power in your face

The claming of your presence

The beating of your heart

The promise of tomorrow

That we may never part

(unknown)

Classic Urdu Material

جیسے جیسے وہ پڑھتی جا رہی تھی اس کا چہرہ خفت اور شرم سے لال ہو رہا۔ اسے جی بھر کے غصہ آیا تھا اس شخص پہ اگر وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ ضرور اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کرتی۔ معصوم شہزادی کی معصوم سی خواہش۔۔۔

پھول اور کارڈ ڈسٹ بین میں پھینک کہ اپنے اندر بڑھتے خوف کو دباتی ہوئی وہ اندر کی جانب بڑھ گئی۔ پھر جیسے اس کے دماغ میں جھماکا سا ہوا۔

پنک فلاورز۔ وہ زیر لب بڑبڑاتی۔ اور پھر ایک نظر اپنے پنک سکریٹ کو دیکھا۔

شٹ شٹ وہ انسان اس کیفے میں بھی موجود تھا اس نے اسے دیکھا تھا۔ ایک دم سے اسے اپنے گھر سے خوف محسوس ہوا تھا۔

کیا وہ یہاں بھی ہے۔ اس نے لائونج کو خوف زدہ نظروں سے گھورتے ہوئے سوچا۔ اب وہ مسلسل اپنے ہونٹ چبار ہی تھی۔

محتاج قدم اٹھاتے ہوئے پہلے کچن، پھر ڈرائنگ روم اور پھر گھر کو اس نے چیک کیا جب یہ تسلی ہوگئی کہ کوئی نہیں ہے گھر میں اس نے سکھ کا سانس لیا۔۔۔۔۔۔

کمرہ نیم روشن تھا۔ پورے کمرے میں ایک واحد بلب لٹک رہا تھا جس کی زرد روشنی کمرے کو ہیبت ناک بنا رہی تھی۔ کمرے کے وسط میں ایک ٹیبل پڑا تھا۔ جس کے گرد دو چیر زر کھی ہوئی تھی۔ ایک پہ ایک شخص بندھا ہوا تھا جس کا چہرہ ایک طرف کو لٹکا ہوا تھا۔ زرد روشنی میں اس کا چہرہ بمشکل نظر آرہا تھا۔

تبھی کمرے کے باہر باری قدموں کی آواز گونجی۔ اور کوئی اندر داخل ہوا۔
نوار کے چہرے پہ چٹانوں کی سی سختی تھی۔ شہد رنگ آنکھیں آگ اگل رہی تھی۔ اس کے پیچھے ہی دو شخص اور داخل ہوئے۔

اس نے اپنا کوٹ اتار کہ پیچھے کھڑے شخص کو پکڑا یا۔ اور شرٹ کے آستین فولڈ کرتا ہوا۔
کرسی پہ بندھے شخص کی طرف بڑھا۔

پانی کی بالٹی لے کہ آؤ۔ اس نے رعب دار آواز میں۔ اس کی آواز میں موجود رعب اور سختی سے پیچھے کھڑا شخص کانپ اٹھا۔ اور فوراً باہر نکلا۔

برف کی مانند ٹھنڈا پانی اس نے ایک جھٹکے سے اس کے اوپر ڈالا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ شخص ہڑ بڑا کہ اٹھا تھا۔

کارلس لیوس ویلکم ٹومائی بیوٹیفیل پیلس۔ سامنے بندھے شخص کے گٹھنے پہ اپنا پاؤں ٹکاتے ہوئے اس نے مسکرا کہ کہا۔ اسے دیکھ کہ کارلس خوف زدہ ہوا تھا۔

کیا ہوا خوف آرہا ہے مجھ سے۔ اس نے اس کے خوف زدہ چہرے کو دیکھ کر تمسخر سے کہا۔ اور اس کے گٹھنے کو اپنے باری بوٹ کہ ساتھ مسلا۔

کارلس بری طرح چیخ اٹھا۔

بتاؤں تم نے اسے کیوں سی ویڈیو دکھائی تھی۔ سقر نے اس کے گٹھنے کو مسلتے ہوئے پوچھا۔ اب کی بار آواز میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔ کارلس کے چہرے پہ پسینے کی بوندیں چمکی۔

کہ۔ کہ۔ کس کو۔ وہ خوف اور تکلیف سے ہکلاتے ہوئے بولا۔

مریم کو۔ اس نے ایک دفعہ پھر اس کے گٹھنے کو بے دردی سے مسلا۔ وہ تکلیف سے چلا اٹھا۔ شاید اس کا گھٹنا ٹوٹ چکا تھا۔ پورا وجود پسینے سے بھیگ گیا تھا۔

Classic Urdu Material

میں کچھ نہیں جانتا۔ وہ کراہتے ہوئے بولا۔

سقر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ اس کی مسکراہٹ بھی خوف زدہ کرنے والی تھی۔

آئی لائیک اٹ۔ تمسخر سے کہتے ہوئے اس نے اپنے باری بوٹ اس کے دوسرے گٹھنے پہ جمایا اور اسے بھی توڑ دیا۔

آیا کچھ یاد۔ اس چیختے چلاتے کارلس کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ٹوٹے ہوئے گٹھنے کو دوبارہ مسلا

میں کچھ نہیں جانتا میں سچ کہہ رہا ہوں۔

اوهههه۔ سقر نے ہونٹوں کو یوشپ میں گول کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ شہد رنگ آنکھیں چمکی تھیں۔

اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھڑے شخص کی طرف بڑھایا۔

کٹر کو کارلس کی انگلیوں پہ رکھتے ہوئے اس نے اپنی چمکتی آنکھیں اس کے چہرے پہ گھاڑی

Classic Urdu Material

کارلس کی آنکھیں خوف سے پھیلی۔

م م میں بتاتا ہو۔ اس نے خوف سے کپکپاتے لہجے میں کہا۔

گڈ تم بولو میں سن رہا ہوں تم جتنی جلدی تمہاری بات ختم ہوگی اتنی انگلیاں کم کٹے گی۔ سقر نے اس کی درمیانی انگلی کاٹتے ہوئے کہا۔

وہ درد سے چیخ اٹھا۔

بولو۔ سقر نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

وہ ویڈیو مجھے کسی نے دی تھی وہ لوگ مریم کو بلیک میل کر کے اس سے یونیورسٹی کے

پیسرز حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کارلس نے بمشکل ہکلاتے ہوئے کہا۔

سقر جو اس کی تین انگلیاں کاٹ چکا تھا اس نے چونک کہ سر اٹھایا۔

کیا تھا اس ویڈیو میں۔ سقر نے اس کی سب سے چھوٹی انگلی پہ دبائو بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

اس کے ساتھ زیادتی کی گئی تھی۔ اس کی ویڈیو تھی۔ وہ نقاہت زدہ سا بولا تھا۔

سقر نے پتھرائی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

کس کی مریم کی۔ سقر نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے غرا کہ پوچھا۔ اس کی دھاڑ سے وہاں موجود انسان تو انسان درود یوار بھی کپکا اٹھے۔

ہاں۔ کارلس نے خوف سے کپکپاتے ہوئے جھٹ سے کہا۔

کس نے دی تھی وہ ویڈیو۔ سقر نے اپنی قہر برساتی نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کہا میں نہیں جانتا۔ ان لوگوں نے پیسے دی تھے مجھے۔ کارلس نے خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

تو تم ایسے نہیں بتاؤ گے۔ سقر نے اسے دوسرے ہاتھ کی انگلی کو کاٹتے ہوئے کہا میں سچ کہہ رہا ہوں۔ اس نے درد سے چلاتے ہوئے کہا۔

سقر نے ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ کاٹا تھا۔ پورے کمرے میں خون ہی خون پھیل چکا تھا۔ کچھ چھنٹے اس کی شرٹ پہ بھی پڑ چکے تھے۔

پھر وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ سجائے ہاتھ میں چاقو لے کہ اس کی طرف جکا تھا۔

Classic Urdu Material

انہی آنکھوں سے دیکھی تھی ناتم نے وہ ویڈیو۔ سقر نے اس کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گھاڑتے ہوئے کہا۔

کارلس نے خوف سے نفی میں سر ہلایا۔ لیکن سقر نے ایک جھٹکے سے چاقو اس کی آنکھ میں مارا تھا۔

اس کی دردناک چیننے سن کہ وہاں موجود دونوں لوگ دہل اٹھے تھے۔ لیکن سقر بنادیر کیے اس کی دوسری آنکھ میں بھی چاقو کھونپا تھا۔

اس کی تصویریں بنا کہ مجھے سینڈ کرنا اور شکاری کتوں کے آگے پھنک دینا۔

چاقو ٹیبل پہ رکھ کہتا وہ کمرے سے نکل گیا۔ دماغ کی رگیں تنی ہوئی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسٹاک ہوم پہ سنہری صبح چمک رہی تھی۔ چرند پرند اپنی خوراک کی تلاش میں اپنے گھونسلوں سے نکلے ادھر ادھر اڑ رہے۔

وہ اس وقت برائون شلوار قمیض کے ساتھ سکن کلر کی شال کندھوں سے گرد لپیٹے لان میں کھڑی تھی۔ سنہری بال پشت پہ کسی آبشار کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ایک ہاتھ میں پانی کا جگ پکڑے اور دوسرے ہاتھ میں باجرہ پکڑے وہ ٹیبل پہ رکھے مٹی کے برتنوں میں ڈال رہی تھی۔ پرندے اس کے ارد گرد گول دائرے میں گھوم رہے تھے۔

شاید وہ بھی اپنے مکین کے عادی ہو گئے تھے۔ پرندوں کو اٹھکلیاں کرتے دیکھ کرے کانچ سی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔ گلابی ہونٹوں پہ خوبصورت مسکان سجائے وہ شہزادی انہیں مبہوت سی دیکھ رہی تھی۔ جواب دانا چک رہے تھے۔

اس اپنے اندر ایک سکون سا اترتا محسوس ہوا۔ آج سنڈے تھا۔ یونیورسٹی سے بھی چھٹی تھی۔ اس لیے وہ کافی ریلیکس نظر آرہی تھی۔

پرندوں کو اپنے دانا چگتے دیکھ وہ جھولے کی طرف بڑھ گئی۔ آہستہ آہستہ جھولا جھولتے اس کا گلابی چہرہ کھل رہا تھا۔ تسلیاں ارد گرد رقص کر رہی تھی۔ وہ بھی شہزادی کی خوشی میں خوش نظر آرہی تھی۔

Classic Urdu Material

اس نے جھولے کی رفتار تیز کی۔ ہوا کہ ساتھ اس کے سنہری بال اڑ رہے تھے۔ کچھ شریر لٹے اس کے چہرے پہ رقص کر رہی تھی۔

املتاس کے درخت نے بھی شہزادی پہ پھول نچھاور کئے۔ پھول اس کے گلابی گالوں کو چومتے اس کی گود میں گر رہے تھے۔ گرے آنکھیں ہیروں کو مانند جگمگا رہی تھی۔ سرخ و سفید چہرہ گلاب کی طرح کھل اٹھا تھا۔

وہ آہستہ آہستہ گنگنانے لگی۔ گلاب کی پنکھڑی سے ہونٹ آہستہ ہل رہے تھے۔ وہ اس وقت اس قدر خوبصورت لگ رہی تھی کہ دیکھنے والا مبہوت ہو جائے۔

ہوا بھی اس کے ساتھ گنگنا رہی تھی۔ رنگ برنگی تیلیاں رقص کر رہی تھی۔ املتاس کا درخت اس پہ پھول نچھاور کر رہا تھا۔ جھولے پہ بیٹھی شہزادی کا جگر جگر کرتا چہرہ منظر کو سحر انگیز بنا رہا تھا۔

آنے والے وقت سے بے خبر وہ پوری طمانیت سے مسکرا دی۔۔۔۔۔

-----،-----

Classic Urdu Material

وہ مزے سے لیٹا سو رہا تھا۔ جب آنکھوں پہ روشنی پڑی۔ اس نے کروٹ بدل کے منہ دوسری جانب کر لیا۔

تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب کسی نے ہایک جھٹکے سے بلینکٹ کھینچا تھا۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھا۔

کیا مسئلہ ہے۔ وہ غصے میں دھاڑہ تھا۔ لیکن سامنے کھڑی نک سک سی تیار سبین کو دیکھ کے وہ لمحے میں مبہوت سا رہ گیا تھا۔ حسین تو پہلے ہی تھی لیکن بیلوڈریس میں غضب ڈھارہی تھی۔

ٹائم دیکھو۔ سبین اس سے اونچی آواز میں دھاڑی تھی۔
وہ ہڑبڑا کہہ رہا تھا۔ لیکن جیسے ہی نظر سائیڈ ٹیبل پہ گھڑی پہ پڑی جہاں گھڑی صبح کے نو بجنے کا اعلان کر رہی تھی۔ اسے کرنٹ لگا۔

سبین نے ایک آبرو اچکا کہ اسے دیکھا۔

بلیک جینز کے ساتھ بیلو گھٹنوں تک آتی ویلوٹ کی فراک پہنے وہ نازک سی گرڈیا لگ رہی تھی۔ جو فواد کو کاٹ کھانے کو دوڑی تھی۔ بلیک سٹالر گلے میں ڈٹے کی طرح ڈالا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

ہوئوں پہ پنک لپ گلوں، کانوں میں جگر جگر کرتے ڈائمنڈز، جن کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر دے، اوشن بیلو آئز کو دیکھ کے فواد کو حیرت کا جھٹکا لگا۔ کیوں کہ وہ اپنے لینز نہیں اتارتی تھی۔

اوهههههه۔ فواد نے ہونٹوں کو پوشیپ میں کر کے اسے سر سے پائوں تک دیکھا۔ براؤن آنکھیں چمکی تھی۔

اہم اہم کہاں جانے کی تیاری ہے۔ فواد نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ لیکن اگلے ہی پل اس کی خونخوار نظروں کو دیکھ کے زبان دانتوں تلے دبا گیا۔

تم پھر بول گئے۔ سبین نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔ اور خطرناک تیور لے کے اس کی طرف بڑھی۔

آگیا آگیا آگیا یاد۔ اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتی۔ فواد جلدی سے کہہ کہ ڈریسنگ روم کی طرف لپکا۔

اس کی اس حرکت پہ سبین محظ اپنی نیلی آنکھیں گھوما کہ رہ گئی۔ اپنے کھلے براؤن ایک ہاتھ سے پیچھے جھٹکتی وہ مسکرائی۔

Classic Urdu Material

پھر کچھ سوچ کہ اس نے اپنے موبائل پہ نمبر ڈائل کیا۔

ہائے کیسی ہو۔ دوسری جانب سے کال رسیو ہوتے ہی وہ مسکرا کہ بولی۔

میں ٹھیک ہو تم کیسی ہو۔ مریم جو ابھی بریک فاسٹ کر رہی تھی۔ اس کے صبح صبح کال کرنے پہ پریشان ہوئی تھی۔

میں بھی ٹھیک ہو۔ کیا کر رہی تھی تم۔ سبین نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

امم کچھ نہیں بریک فاسٹ کر رہی تھی۔ مریم نے سنہری بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے کہا۔

کیا تم ابھی بریک فاسٹ کر رہی ہو۔ اس کا مطلب تم تیار نہیں ہوئی۔ سبین ایک جھٹکے سے اٹھی اور چینختے ہوئے بولی۔

تیار کیوں ہونا تھا۔ اس کے اس طرح چینختے پہ مریم نے گھبرا کہ پوچھا۔

مادم آج ہم نے وازامیوزیم جانا تھا اگر آپ کو یاد ہو تو۔ سبین نے دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ پہ زور ڈالتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

اوہ آئی ایم سوری مجھے یاد بول گیا میں ابھی ریڈی ہوتی ہو۔ مریم نے شرمندگی سے کہا۔
ٹھیک ہے میں آدھے گھنٹے میں تمہارے گھر کے باہر ہوگی تم فوراً سے ریڈی ہو جاؤ۔ سبین
نے کہہ کے فون بند کر دیا۔

وہ پانچوں اس وقت وازا میزیم کے اندر کھڑے تھے۔ یہ میوزیم ایک
نامی جزیرے پہ واقعہ ہے جو کہ مختلف میوزیم، تفریحی گارڈنز، (djurgarden)
قدیم عمارتوں، اور بندرگاہوں کی وجہ سے ٹورسٹ کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے۔

ارد گرد لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ کیمرؤں کی فلیش لائٹس ہر جگہ پڑتی نظر آرہی تھی۔ ایک
کثیر تعداد غیر ملکی ٹورسٹ کی تھی۔

مریم چاروں جانب نظریں گھماتی اشتیاق سے دیکھ رہی تھی۔ اس نے اس وقت بیلو
سکرٹ کے ساتھ وائٹ اون کی شرٹ پہنی تھی۔ جس پہ وائٹ اور نیلے پرل لگے ہوئے

Classic Urdu Material

تھے۔ بیلورنگ کا نقاب کیا تھا۔ گرے آنکھوں میں نیلے ڈوپٹے کا عکس پڑتا تھا جس کی وجہ سے وہ نیلی لگ رہی تھی۔

اومائی گاڈ آپ کی آنکھیں نیلی کیسے ہو گئی۔ فاطمہ نے اپنی برائون آنکھیں حیرت سے پھلاتے ہوئے کہا۔ اور ایک ہاتھ ہونٹوں پہ رکھ لیا یہ حیرت کا اظہار کرنے کا طریقہ تھا۔ ان چاروں نے چونک کہ فاطمہ کی طرف دیکھا۔

یہ میری اصلی آنکھیں س ہے۔ اچھا اتنا حیرت کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں۔ سبینے اسے گھورتے ہوئے ناک سکیر کہہا۔

نو کوین میں آپ کی نہیں مریم کی آنکھوں کی بات کر رہی ہو۔ فاطمہ نے آنکھیں گماتے ہوئے کہا۔

ان تینوں نے نظریں گھوما کہ مریم کو دیکھا۔ ان تینوں کے دیکھنے پہ وہ ایک دم سے کنفیوز ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

او کہی تم چڑیل تو نہیں جو اپنی آنکھوں کا رنگ بدل سکے۔ فواد نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اور سبین کا دل کیا کہ اس کی عقل پے وہ سر پیٹ لے اپنا نہیں فواد کا۔
پاگل چڑیل اتنی خوبصورت نہیں ہوتی۔ آئی تھنک یہ کوئی پری ہے۔ یونو میں نے اس دن دیکھا تھا اس کے بال بھی گولڈن ہے۔ فاطمہ نے اس کی عقل پہ ماتم کرتے ہوئے فواد کے کان میں سرگوشی کی جو کہ سب نے سنی تھی۔
مریم نے حیرت سے ان دونوں کو دیکھا۔

نہیں فاطمہ یہ چڑیل ہے تم چھوٹی ہو تمہیں نہیں پتہ۔ فواد نے اس کی بات کو رد کیا۔
جی نہیں وہ چڑیل نہیں ہے۔ فاطمہ نے برا مناتے ہوئے منہ بنا کہہا۔
انف۔ سبین نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

اس کے حجاب کا شیڈ پڑ رہا ہے اس کی آنکھوں میں اس لیے بیلو لگ رہی ہے۔ سبین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

فواد اپنا سامنہ لے کے رہ گیا۔ میں نے تو پہلے ہی کہا تھا وہ چڑیل نہیں ہے۔

فاطمہ نے شانِ بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ جس پہ فواد نے اسے گھورا جس کو انگور کرتی وہ آگے بڑھ گئی۔

سبین نے بھی جتنی نظروں سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ بہن وہ بیشک تمہاری ہے لیکن گئی وہ مجھ پہ ہے۔ اور دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی آگے بڑھ گئی۔ فواد بھی دانت پیستان کے پیچھے چل دیا۔

وہ لوگ اب ایک کشتی کہ گرد کھڑے تھے۔ لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو اس کشتی کی تصویریں کھینچ رہا۔

تم جانتی ہو اس کشتی کے بارے میں۔ احراز نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

جس پہ مریم نے کچھ کنفیوز ہو کہ اسے دیکھا۔

اب لگے گابتہ سبین کو تمہاری اصلیت کا جب تمہیں اس کشتی کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں ہوگا۔ جینز کی جیبوں دونوں ہاتھ ڈالے اس نے چبّتی نظریں مریم پہ ٹکاتے

Classic Urdu Material

ہوئے سوچا۔ وہ اس کے بارے میں پتہ کروا چکا تھا۔ اور اسے یہ لڑکی کافی خطرناک لگی تھی

امم میں جانتی ہو اس کے بارے میں۔ مریم نے ہہاتھوں کو مسلتے ہوئے کہا۔

اچھا کیا۔ احراز نے ایک آبرواٹھاتے ہوئے پوچھا۔

ہے اور اس میوزیم کا نام بھی اسی کشتی کے نام پہ رکھا گیا (vasa یہی کے اس کشتی کا نام)

تھا۔ یہ 1626 میں تعمیر ہوئی تھی۔ اس کو 145 ملاح چلاتے تھے۔ جبکہ تین سو سپاہی

اس میں سوار ہوتے تھے۔ یہ 1628 میں ڈوبی تھی۔ تب سے یہ یہاں ٹورسٹ کے لیے

میوزیم میں رکھی گئی ہے۔ مریم نے روانی سے کسی رٹے رٹائے سبق کی طرح ایک ہی

سانس میں جواب دیا۔

یہ سویڈن کی طاقت کے نمونے کے طور پہ یہاں رکھی گئی ہے۔ اس دفعہ وہ پورے اعتماد

سے بولی تھی۔

Classic Urdu Material

لیکن میں کہتی ہو یہ سویڈن کی طاقت نہیں اس کی کم عقلی کو شو کرتی ہے۔ مریم نے نظریں اس کے چہرے پہ گھاڑتے ہوئے کہا۔ جیسے کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی ہو۔

لیکن کیوں؟ سبین نے حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

جانتی ہو یہ کشتی کیوں ڈوبی تھی۔ مریم نے سبین کو سوالیاں نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

ڈونٹ نو۔ سبین نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

کیوں کہ اس کشتی میں مستحکم کی کمی تھی۔ اس کو بنا کسی سائنسی تجربے کے بنایا گیا تھا۔ اور نا

ہی کوئی خاص کولیشنز اکٹھی کی گئی تھی۔ اسی لیے یہ ڈوب گئی۔ یہ کم عقلی کی وجہ سے ڈوبی

تھی۔

مریم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

احراز پر اسرار سا مسکرا دیا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا سبین سویڈن کے خلاف کچھ نہیں سن سکتی۔

Classic Urdu Material

اوہ یو آر رائٹ میں نے پہلے کیوں نہیں سوچا اس بارے میں۔ سبین نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

سبین کا جواب سن کے احراز تو احراز وہاں کھڑے فواد اور فاطمہ کو بھی جھٹکا لگا تھا۔ وہ تو سویڈن کی دیوانی تھی اس کے خلاف کوئی بات نہیں سن سکتی تھی پھر اب کیسے۔

ان تینوں نے محیران نظروں سے سبین کو دیکھا۔

اومائی گاڈ سبین یہ تم ہی ہونا کہی تم پہ کسی کا اثر تو نہیں ہو گیا۔ فواد نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

یو مین کسی چڑیل کا۔ فاطمہ نے بھی اس کی بات میں لقمہ دیا۔

سبین نے خفگی سے دونوں کو گھورا۔

اس میں اتنا حیران ہونے کی کیا بات ہے۔ مریم نے ایک لوجیکل بات کی ہے۔ ویسے کتنے افسوس کی بات تم دونوں کو آج تک نہیں اس بات کی سمجھ آئی۔ سبین نے ایک شان سے اپنے بال جھٹکتے ہوئے کہا۔ تیسری انگلی میں پہنی ہیرے کی انگھوٹی چمکی تھی۔

وہ دونوں اپنا سامنہ لے کر رہ گئے۔

Classic Urdu Material

تو تمہیں کونسا پتا تھی۔ فواد نے آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

مجھے پتا تھی تبھی ہی میں ایگری کر رہی ہو مریم سے۔ ملکہ نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

ہنہ پتا تھی۔ فواد منہ ہی منہ میں بڑبڑایا۔ اور دانت پیستے ہوئے اس کے پیچھے چل دیا ابھی وہ کچھ قدم ہی چلی تھی جب اسے اپنے پاؤں میں کچھ چبٹا ہوا محسوس ہوا۔ مریم نے جھک کہ دیکھا تو وہاں کوئی کانٹا تھا۔

تبھی اچانک فضاء میں گولی کے چلنے کی آواز گونجی۔ مریم اپنے قدموں پہ لڑکھرائی اور جیسے ہی اس نے سر اٹھا کہ دیکھا تو سامنے ایک شخص زمین پہ گرا ہوا پڑا تھا جس کے سر میں گولی لگی تھی۔ فرش اس کے خون سے لال ہو رہا تھا۔ اس نے خوف زدہ نظروں سے اس شخص کو دیکھا۔

پورے میوزیم میں بھگدڑ مچ گئی تھی۔ ہر کوئی ادھر ادھر بھاگ رہا تھا۔ ہر طرف چیخ و پکار سنائی دے رہی۔

فواد فاطمہ کو لے کہ گاڑی کے پاس جائوں میں سبین کو لے کے آتا ہو۔

Classic Urdu Material

احراز نے سبین کو بازوؤں سے کھینچتے ہوئے کہا۔ اور ایک جانب کودوڑا۔ بھائی مریم۔

سبین نے اپنا بازو کھینچتے ہوئے کہا۔

سبین پاگل مت بنو چلو یہاں سے۔ احراز نے بھیڑ میں جگہ بناتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب پاگل نابو۔ شی ازمانی ڈول۔ سبین اپنا چھڑاتے ہوئے چینیخی تھی۔ اور واپس دوڑ

لگادی لیکن اسے وہاں مریم نہیں ملی۔

بھائی ڈھونڈے اسے۔ سبین احراز کا کالر پکڑتی حواس باختہ سی چینیخی تھی۔

سبین وہ باہر چلی گئی ہوگی آؤ ہم بھی چلتے ہے۔ احراز نے اسے نرمی سے پچکارتے ہوئے کہا

۔ جبکہ دل میں اس نے شدت سے دعا کی تھی کاش وہ باہر پہنچے ہی نا اور یہاں ہی مر جائے۔

کسی گولی کا شکار ہو کے۔

نہیں بھائی ڈھونڈے اسے اگر اسے کچھ ہوا تو میں سب کچھ تباہ کر دو گی۔ سبین سرخ

آنکھوں سے غرائی تھی۔ اس کی نیلی آنکھوں میں جنون تھا۔

او کے ٹھیک ہے۔ احراز نے ڈھیلے پڑتے ہوئے کہا جانتا تھا وہ ایسا کر دے گی۔

Classic Urdu Material

وہ دونوں کافی دیر تک اسے ڈھونڈتے رہے لیکن وہ کہی نہیں ملی۔

سبین چلو شاید وہ باہر ہو۔ احراز نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔ پورا میوزیم خالی ہو گیا تھا اکاد کا لوگ ہی موجود تھے۔

وہ لوگ باہر آئے تو انھیں وہ تینوں گاڑی کے پاس کھڑے نظر آئے۔

مریم! سبین بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی۔ اور زور سے اسے گلے لگا لیا۔

کہاں تھی تم میں کتنی دیر تمہیں ڈھونڈتی رہی تھی۔ سبین نے اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے کہا۔ آنکھوں میں موجود گلابی پن اس کے ضبط کو ظاہر کر رہا تھا

ہمیں چلنا چاہیے یہاں سے یہاں خطرہ ہے۔ احراز نے گاگلز لگاتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں بھی اس کی تقلید میں گاڑی میں بیٹھ گئے۔

کچھ دیر پہلے۔۔۔

مریم گٹھنے کے بل بیٹھی خوف سے اس شخص کی لاش کو دیکھ رہی تھی۔ جب اس کے کانوں میں احراز کی آواز گونجی جو سبین سے جانے کا کہہ رہا تھا۔

مریم نے دھندلائی نظروں سے سبین کو دور جاتے دیکھا۔ تبھی پیچھے سے کسی نے اسے دھکا دیا تھا وہ منہ کے بل گری تھی۔

اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ گھلتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے ہتھیلیوں کے سہارے اٹھنے کی کوشش کی۔ تکلیف سے اس کی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

تبھی اسے ایک اور دھکا لگا اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ گرتی کسی نے اسے بازوؤں سے پکڑ کے کھینچا تھا۔ اور وہ کسی بے جان گڑیا کی طرح کھینچتی چلی گئی تھی۔ اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لی۔

اس شخص نے اسی کامنہ اپنے سینے سے لگایا۔ ایک ہاتھ اس کے سر پہ رکھے اور ایک اس کی کمر کے گرد حائل کرتا وہ بھیڑ کو چیرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اس کے سینے سے لگی وہ مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔ اس کے پرفیوم کی مخصوص خوشبو اس کی سانسوں میں اتر رہی تھی۔ اور اس نے منٹوں میں اسے پہچانا تھا۔ وہ وہی تھا جو اس رات اس کے کمرے میں آیا تھا۔

مریم نے سراٹھا کہ اسے دیکھنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس کے سر پہ رکھے ہاتھ پہ دباؤ بڑھا کہ اس کی کوشش کو ناکام کر دیا۔

منہ میں ہوتی تکلیف زیادہ بڑھی تھی۔ آنسو کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔ مریم کے آنسو اس کی شرٹ کو بھگور رہے تھے۔ جسے نظر انداز کرتا وہ آگے بڑھ رہا تھا۔

اس نے محسوس کیا وہ اپنے قدموں پہ نہیں چل رہی اس شخص نے اسے کمر سے اٹھایا ہوا تھا۔ اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے وہ ہچکیوں سے رو دی۔

کافی دیر رونے کے بعد جب دل کا غبار کم ہوا تو وہ لوگ ایک سنسان جگہ پہ کھڑے تھے۔

وہ اس کے سر کو آہستہ آہستہ سہلا رہا تھا۔ اس کی خوشبو کو خود میں اتارتا وہ کافی دیر تک وہاں کھڑا رہا۔ پھر آہستہ سے اسے خود سے الگ کرتا وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔

Classic Urdu Material

اس نے ارد گرد دیکھا لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ وہ تھوڑا سا ہی آگے بڑھی تھی جب اسے فواد اور فاطمہ نظر آئے۔ وہ بھی خود کو سنبھالتی ان کی جانب چل دی۔

مریم تمہارہ گھر آ گیا ہے۔ سبین نے اس کا کندھا ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی چونک کے خالی نظروں سے سبین کو دیکھا۔

تم ٹھیک ہو۔ سبین نے فکر مندی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ہاں۔ مریم نے ایک تھکا ہوا سانس ہوا کہ سپرد کرتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

تمہارہ گھر آ گیا ہے۔ سبین نے دوبارہ کہا۔

مریم نے ایک نظر اپنے گھر کو دیکھا۔ اور پھر ایک نظر سبین کو۔ دروازہ کھولتی وہ باہر نکل گئی۔

اپنا خیال رکھنا۔ سبین نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نرمی سے کہا۔ اس نے محظ اثبات میں سر ہلایا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ گیٹ کے پاس پہنچی۔ گارڈ نے اسے دیکھ کہ فوراً دروازہ کھولا۔

Classic Urdu Material

اندھیرہ پھیل رہا تھا۔ ہر طرف سناٹا ہی سناٹا تھا۔ ویسے بھی یہ ایک پوش علاقہ تھا۔ اس کے کہی زیادہ سناٹے اسے اپنے اندر اترتے ہوئے محسوس ہوئے۔ مین گیٹ پار کر کے جیسے ہی وہ اندرونی گیٹ کی جانب بڑھی۔

چوکھٹ پہ اسے نیلے پھولوں کی باسکٹ پڑی ہوئی نظر آئی۔ ساتھ تین نیلے گلاب کے پھول ایک لائن میں رکھے ہوئے تھے۔

جانے وہ کہاں سے لے کے آیا تھا نیلے پھول

اس نے آگے بڑھ کے باسکٹ کو اور پھولوں کو اٹھایا۔ اور دروازہ کھولتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔

صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے اس نے ایک تھکا ہوا سانس خارج کیا۔ آنکھوں میں

تکلیف کا احساس ہو رہا تھا۔

حجاب کو کھولتے ہوئے اس کی نظر باسکٹ میں رکھے کارڈ پہ پڑی۔

سنہری بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کرتے اس نے ہاتھ بڑھا کہ کارڈ کو پکڑا۔

WHEN A FLOWER
DOESN'T BLOOM YOU
FIX THE ENVIRONMENT
IN WHICH IT GROWS,
NOT THE FLOWER.

اس نے دکھتی آنکھوں سے پڑھ کے کارڈ پہ نظریں جماتے صوفے کی پشت سے ٹیک لگالی۔
وہ خالی نظروں سے کارڈ کو دیکھتی ان لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن
سارے لفظ گڈ مڈ ہوتے نظر آرہے تھے۔ گرے آنکھوں سے آنسو پھر سے بہنا شروع
ہو گئے تھے۔ جانے کہاں سے آتے تھے اتنے آنسو۔

اگر اس وقت وہ نا جھکتی تو اس شخص کی جگہ وہ ہوتی۔ اس سوچ کے آتے ہی وہ کپکپا اٹھی۔

Classic Urdu Material

کالی سیاہ رات بھیگ رہی تھی۔ نومبر کا شروع تھا۔ سردی کی شدت میں اضافہ ہو رہا تھا۔
بارش کی بوندیں پورے جزیرے کو بھگور رہی تھی۔

Rain, Rain, Rain, come again and again

In the winter, in the summer and in spring

Come with joy , fall with happiness and go with

sorrow

Rain, Rain, Rain, come again and again

Rain, Rain, Rain come to relieve the earth's pain

Rain, Rain, Rain come to make nature happy

Rain, Rain, Rain come to make livig happy

Classic Urdu Material

Rain, Rain, Rain come again and again

Rain, Rain, Rain don't go away

Rain, Rain, Rain I hope you will stay

Rain, Rain, Rain come again and again

وہ گلاس ڈور کے سامنے کھڑا گنگنا یا تھا۔ اس کی خوبصورت آواز میں درد جھلک رہا تھا۔ شہد
رنگ آنکھیں سامنے برستی بارش پہ تھی۔ جو پتو سے گرتی زمین سے ٹکرا رہی تھی۔

سفر سب ریڈی ہے۔ اس کے پیچھے کسی کی آواز ابھری تھی۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔ اس نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت بیلو جینز کے ساتھ برائون ہائی نیک میں ملبوٹ تھا۔ چہرے پہ پھر سے وی سرد تاثرات سجائے وہ لیونگ روم سے نکلا۔

برائون بال ماتھے پہ بکھرے تھے۔

شہد رنگ آنکھوں میں آگ کی سی چمک تھی جو سامنے والے کو جھلسانے کے لیے کافی تھی۔ وہ خود بھی تو آگ ہی تھا۔

وہ سقر تھا۔ سقر جس کا مطلب آگ تھا جھلستی ہوئی آگ جو چھونے والے کو ایک لمحے میں جھلسا کے رکھ دے۔

کیا انفارمیشن ہے اس کے بارے میں۔ اس کرسی پہ ب کروفر سے بیٹھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔ اور شہد رنگ آنکھیں سامنے کرسی سے بندے شخص پہ ٹکادی۔

یہ سویڈن کا سب سے بیسٹ شوٹر ہے۔ جس کا نشانہ آج تک نہیں چوک سکا۔

لیکن آج چوک گیا۔ اس تمسخر سے مسکراتے ہوئے کہا۔

سامنے بیٹھے شخص نے خوف سے تھوک نکلا۔

میں سب کچھ بتاؤ گا لیکن پلیز مجھے کچھ مت کہنا۔ اس شخص نے خوف سے کانپتے ہوئے کہا

-

سقر نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔

وہ تو تم نا بھی بتائوں تو میں اگلوں گا۔ سقر نے اس کے مہ پہ ایک گھونسا مارتے ہوئے کہا۔

وہ شخص کرسی سمیت دور جا کے گرا۔ مہ سے خون کا فوارا پھوٹ پڑا۔ دانت ٹوٹ کے باہر گرے۔

سقر نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھایا جو درد سے بے حال ہو رہا تھا۔

اب بتاؤ کس نے بیجھا تھا تمہیں۔ وہ سر دلہجے میں غرایا۔

میں نہیں جانتا اسے اس کا آدمی آیا تھا مجھ سے ملنے اور پیسے دے کے گیا تھا۔ وہ تکلیف سے کراہتے ہوئے بمشکل بولا۔

بس یہی انفارمیشن ہے تمہارے پاس۔ سقر نے آبرو اچکاتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

ہاں۔ اس شخص نے جھٹ سے ہاں میں سر ہلایا۔

ویری بیڈ تمہیں یہ ٹارگٹ نہیں لینا چاہیے تھا۔ سقر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے سفاکی سے کہا۔

اور ہاتھ سے اشارہ کیا۔ دو لوگ ابلتے ہوئے پانی کے ٹب لے کے آیا۔

اس کے پائوں اس میں رکھ دو۔ وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھاتے ہوئے بولا۔ جیسے کسی مووی کا کوئی سین دیکھ رہا ہو۔

وہ شخص بری طرح چینختے لگا۔

اس کے ہاتھ بھی ڈال دو۔ ٹانگ پہ ٹانگ جماتے ہوئے و بولا۔ جب وہ شخص چینچ چینچ کے

بے ہوش ہو گیا تو وہ اپنے آستین فولڈ کرتا ہوا کھڑا ہوا۔

اور ٹھنڈا پانی پانی اس شخص کے منہ پے پھینکا وہ ہڑبڑا کے اٹھا۔

Classic Urdu Material

انہی ہاتھوں سے تم نے فائر کیا تھا نا۔ سقر نے اس کے جلے ہوئے ہاتھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جن کا ماس جل چکا تھا اور اندر سے گوشت نظر آرہا تھا۔
اس شخص نے خوف سے نفی میں سر ہلایا۔

پلیز مجھے معاف کر دو۔ میں آہندہ ایسا نہیں کروں گا۔ وہ شخص خوف اور تکلیف سے کپکپاتے ہوئے بولا۔

بالکل آج کے بعد تم ایسا کچھ بھی نہیں کرو گے کیوں کے میں تمہیں ماس قابل چھوڑو گا ہی نہیں۔ سقر اس کی طرف جھکتا ہوا اپنی آگ اگلتی آنکھیں اس کی خوف زدہ آنکھوں میں گاڑتے ہوئے بولا۔

اور ایک پیچھے کی طرف بڑھایا۔

اس کے جھلسے ہوئے ہاتھوں اور پیروں پہ بیدردی سے ڈھیر سا رہ نمک چھڑکا۔ وہ شخص پھر بری طرح چینھا۔

سقر نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ جیسے اسے مزا نا آیا ہو۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ایلفی لائو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی چاہیے۔ اپنی درمیانی انگلیوں سے دھاڑی کو کھجاتا ہوا وہ بولا۔

اس کی آنکھوں کو اوپر سے ایلفی سے جوڑ کے اس نے اس کا جائزہ لیا اور پھر جیسے مطمئن ہو کے پیچھے کو ہٹا۔

اپنے بھاری بوٹوں سے اس کے جھلسے ہوئے پیروں کو مسلا۔ اب کی بار وہ تکلیف سے آنکھیں بھی نابند کر سکا۔

جب وہ شخص دوبارہ پھر بیہوش کیا تو وہ ایک نفرت بھری نگاہ اس پہ ڈالتا باہر نکل گیا۔ جس کی آنکھیں کھلی تھی اور وہ ایک مردہ انسان سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

اسے ہر وقت اتنی ہی تکلیف دو جتنی میں دی ہے جب تک یہ مرنا جائے۔ راہداری سے

گزرتے ہوئے اس نے اپنے چلتے کینٹ سے کہا۔

Classic Urdu Material

رات کے اندھیرے کی جگہ صبح کے اجالے نے لے لی۔ رات بارش کی وجہ سے سردی کی شدت میں کچھ زیادہ ہی اضافہ ہو گیا تھا۔ ہر طرف دھند کا راج تھا۔ لوگ اپنے اپنے روزمرے کاموں میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

وہ ابھی بھی صوفے پہ آڑی ترچھی لیٹی تھی سنہری زلفیں صوفے سے لٹکتی زمین پہ پھیلی ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ سینے پہ رکھے دوسرا بازو صوفے سے نیچے لٹک رہا تھا۔ ٹیبل پہ ابھی بھی نیلے پھولوں کی باسکٹ پڑی ہوئی تھی۔ نیلے گلاب آڑے ترچھے پڑے تھے۔ روشنی کی کرنے گلاس وال سے چھن کے آتی اس کے صبح چہرے پہ پڑ رہی تھی۔

روشنی کی کرنیں چہرے پہ پڑنے پہ وہ بیدار ہوئی۔ آنکھیں مسلتی ہوئی وہ صوفے اٹھی۔

پائوں میں سلپر پہن کے بالوں کو سمیٹتے ہوئے وہ فریش ہونے چل دی۔ تھوڑی ہی دیر میں کافی کاگ ہاتھ میں پکڑے وہ لان میں نمودار ہوئی۔

پورے لان کو دھند نے اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ رنگ برنگے پھولوں سے سجاو سیج لان دھند میں کسی پرستان کا منظر پیش کر رہا۔ پھولوں کے گرد منڈلاتی خوبصورت رنگ برنگی تتلیاں منظر کو خواب ناک بنا رہی تھی۔ بیشک اس لان پہ بہت محنت کی گئی تھی۔

Classic Urdu Material

وہ مبہوت سی ارد گرد اڑتی تتلیوں کو دیکھ رہی تھی۔

It's beautiful ☺

بے اختیار اس کے لبوں سے نکلا تھا۔ پنک کلر کی پائوں تک آتی نیٹ کی فراک پہنے جس پہ پرل لگے ہوئے تھے۔ کندھوں پہ پنک ہی اون کی شال لپیٹے وہ اس منظر کا حصہ لگ رہی تھی۔ ٹھنڈ سے بے نیاز وہ پوری طرح اس منظر میں کھوئی ہوئی تھی۔

رات کی چھائی اداسی ایک پل میں اڑن چھو ہوئی تھی۔ مگ کو ایک سائیڈ پہ رکھتی وہ تتلیوں کو پکڑنے کے لیے بھاگی تھی۔ جو ادھر ادھر اڑتی پھولوں سے اٹھکلیاں کر رہی تھی۔ وہ جس کو بھی پکڑنے کی کوشش کرتی وہی اڑ جاتی۔ سنہری بال ہوا کے ساتھ لہرا رہے تھے۔ گرے آنکھوں میں ہیروں کی سی چمک تھی۔

ستیاں بھی اس کے ساتھ شرارتیں کرتی کبھی بالوں کو چھوتی کبھی اس کے گالوں کو چومتی جس پہ وہ کھلکھلا اٹھتی۔ تبھی اسے ایک زوردار چھینک آئی۔ اور یکے بعد دیگرے پانچ چھنکوں سے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا اور وہ کھلکھلاتی ہوئی اندر بھاگی۔

Classic Urdu Material

جب وہ کمرے میں آئی تو اس کا موبائل بج رہا تھا۔ مسکراتے ہوئے اس نے کال پک کی تو سبین کی کھلکھلاتی ہوئی آواز اس کی سماعت سے ٹکڑائی۔

گیس واٹ میں نے کس لیے کال کی ہے تمہیں۔ سبین نے پر جوش لہجے میں پوچھا۔ خوشی اس کی آواز سے ہی جھلک رہی تھی۔

اُمم تم نے کہی جانے کا پروگرام بنایا ہو گا۔ مریم نے ہونٹ کا کونادانتوں تلے دباتے ہوئے کہا۔

اے یو سوسویٹ تم کتنا زیادہ جانتی ہو مجھے ڈول۔ سبین نے محبت سے کہا۔

اب میں اتنی بھی چھوٹی نہیں ہو۔ اس کے ڈول کہنے پہ وہ بلش کرتی ہوئی بولی۔ اور ایک ہاتھ سے اپنی سرخ ہوتی ناک کو رگڑا۔

یو آر سیج آٹل گرل۔

ویل میں نے تمہارے لیے ایک ڈریس بیجھا ہے تم نے آج شام کو پارٹی میں پہن کے آنا ہے۔ سبین نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔

کون سی پارٹی۔ مریم نے تعجب سے آبرو اچکا کے پوچھا۔ اور ہونٹ کو چبانے لگ گئی۔

Classic Urdu Material

ویری بیڈ تم پھر بول گئی آج تین نومبر ہے اور یونیورسٹی میں پارٹی ہے۔ اور ہم نے فیری بننا ہے۔ سبین نے اس کی یادداشت پہ ماتم کرتے ہوئے کہا۔

اوسوری میں بول گئی۔ وہ سر پہ ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔

چلو ٹھیک ہے اب شام کو تین بجے پہنچ جانا اوکے۔ سبین نے وارنگ دیتے ہوئے کہا۔

وہ بھی مسکراتی ہوئی نیچے چلی گئی۔ ابھی وہ کچھ زینے ہی اتری تھی جب اسے ایک چھینک آئی اور اس کا وزن بگڑا اور وہ کمر کے بل گھسیٹتی ہوئی گری۔

ایک زوردار چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی۔ اونچائی کم ہونے کی وجہ سے اسے کوئی

گہری چوٹ تو نہیں لگی تھی لیکن کمر گھسیٹنے سے خراشیں ضرور آئی تھی۔ وہ کراہ کے رہ

گئی۔ تکلیف سے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ جانے کیوں اسے خوشی راس نہیں آتی

تھی۔ ہر دفعہ کوئی ناکوئی چوٹ لگ جاتی تھی کبھی جسم پہ تو کبھی روح پہ۔ اور کوئی مرحم

رکھنے والا بھی نہیں تھا۔ اسے شدت سے زالان کی یاد آئی تھی وہ اس کا کتنا خیال رکھتا تھا۔

لفظ اس کے لبوں سے بعد میں نکلتے تھے اور وہ پہلے پوری کر دیتا تھا۔ اس کی تکلیف پہ کیسے

بھاگا بھاگا آتا تھا۔ یادوں کا در ایک بار پھر کھلا تھا۔

Classic Urdu Material

جانے یہ یادیں کیوں پیچھا نہیں چھوڑتی تھی۔ اس نے تھک کے گرل سے ٹیک لگا ایک
منظر آنکھوں کے سامنے ابھرا تھا۔

وہ اس وقت سوینگ چیئر پہ بیٹھی تھی۔ ہلکی ہلکی دھوپ چمک رہی تھی۔ وائٹ فرائڈ جس
پہ مختلف رنگوں کے دھاگوں کی کڑھائی کی ہو تھی ساتھ ریڈ ٹرائزور پہنے۔ ریڈ ڈوپٹہ ایک
کنٹھے پہ جھول رہا تھا۔ سنہری بالوں کو پونی میں قید کر کے دائیں کندھے پہ ڈالا ہوا تھا۔
دھوپ سنہری بالوں پہ پڑتی تو یو لگتا جیسے سونے کے تار چمک رہے ہو۔ گرے آنکھوں پہ
پلکوں کی باڈ گری ہوئی تھی۔ وہ کسی موم کی گڑیا کے جیسی لگ رہی تھی۔

Love me like you do

Love me like you do!

کانوں میں ہینڈ فری لگائے وہ آہستہ آہستہ گنگنا رہی تھی۔ جب کوئی چیز اس کی شرٹ پہ
گری۔ وہ چینخیں مارتی ہوئی اٹھی۔

Classic Urdu Material

چھپکلی ماما بچاؤ۔ اچھلتی ہوئی وہ روہا نسی ہو کے چینجی۔ تبھی اسے کسی کے ہنسنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے مڑ کے دیکھا تو زالاں پیٹ پکڑے ہنس رہا تھا۔

کیا چھپکلی ایک چھپکلی سے ڈر گئی۔ وہ بمشکل اپنی ہنسی کو روکتا ہوا بولا۔ اور پھر سے ہنسنے لگ گیا۔

تم کمینے رو کو تمہیں بتاتی ہو۔ وہ خونخوار تیور لیے اس کے پیچھے بھاگی۔
چھپکلی پکڑ سکتی ہو تو پکڑ لو۔ زالاں نے اسے زبان چڑاتے ہوئے کہا اور سیڑھیاں پھلانگنے لگا۔

اللہ کرے زالاں تم سیڑھیوں سے منہ کے بل گرو۔ مریم نے اس کے پیچھے بھاگتے ہوئے دانت پیس کے کہاں۔

اور اس کے پیچھے سیڑھیاں اترنے لگی۔ ابھی اس نے دوسری سیڑھی پہ پاؤں رکھا ہی تھا جب اس کا توازن بگڑا اور لڑکھڑاتے ہوئے گری۔ ایک زوردار چینج اس کے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔ اور وہ لڑھکتی ہوئی نیچے گری۔ اس کے سر سے خون کا فوارا پھوٹا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ جو دروازے تک پہنچ چکا تھا اس کی چینخ پہ ایڑھیوں پہ گھوما اور سامنے کا منظر دیکھ کہ اس کے پاؤں تلے زمین کھسک گئی۔

مریم۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔ اور اسے اٹھا کہ باہر لپکا۔ اور پھر جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو گئی تھی ایک منٹ بھی اس سے دور نہیں ہوتا تھا۔

فون کی گھنٹی نے اسے یادوں سے نکالا تھا۔ وہ بمشکل چلتی ہوئی ٹیبل کے قریب آئی۔
ہاں بولو۔ وہ درد ضبط کرتی بمشکل بولی۔

میم آپ کا کوریر آیا ہے۔ دوسری جانب گارڈ کی آواز ابھری۔

ٹھیک ہے تم لے کے لان میں رکھو میں آ کے لیتی ہوں۔ کہہ کے اس نے فون بند کر دیا۔ اور
گہرے گہرے سانس لینے لگ گئی۔

صوفے پے بیٹھی وہ سامنے رکھے شاپنگ بیگز اور پھولوں کی باسکٹ کو گھور رہی تھی۔ اس
نے ہاتھ بڑھا کے باسکٹ کو اٹھا جس پے ایک کارڈ رکھا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

ہو نٹوں کو چباتے اسنے کارڈ کو اٹھایا۔

All the love that history knows

Is said to be in every rose.

Yet all the that could

Be find in two, is less than

What I feel for you...

Unknown.....

پڑھ کے اس نے تیرھے میڑھے منہ بنائے۔ اور شاپنگ بیگز کو کھولنے لگی۔ جس میں پیچ
کلر کی نیٹ کی فراک تھی۔

وائوٹس بیوٹیفیل۔ فراک دیکھ کے بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا۔ ایک بیگ میں پیچ
ہائی ہیلز تھی۔ جن پے پرل لگے تھے۔

Classic Urdu Material

ناٹ بیڈ، سیلزدیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

پھر وہ اپنا لپ ٹاپ لے کے بیٹھ گئی۔ اب اسے اپنا ہوم ورک کرنا تھا۔

ہیلوون پارٹی جو پچھلے چھ سال نومبر میں منائی جاتی ہے۔ ایم ایس یونیورسٹی میں یہ پارٹی تین نومبر کو منائی جاتی ہے۔

اس نے لپ ٹاپ سے نظریں ہٹا کے نوٹ پیڈ پر لکھا۔

ان پاڈٹیز میں کیا ہوتا ہے۔ پین دانتوں میں دبائے لپ ٹاپ پر اس کی انگلیاں تیزی سے چل رہی تھی۔

پارٹی کا آغاز پریڈ سے ہوگا۔ تین سے پانچ بجے تک مہمانوں کا استقبال ہوگا۔ یعنی پارٹی کا آغاز جب ہوگا تب تک اندھیرہ پھیل چکا ہوگا۔ پریڈ میں سب لوگوں نے اپنے حلیے بدلے ہوئے ہو گے کوئی کسی نہیں پہچان سکے گا۔ پریڈ میں زومبیر، وچ، گھوسٹ، مونسٹر، سب ہو گے۔ پریڈ کے بعد کھانے کا دور چلے گا پھر ونر کا اعلان ہوگا۔ اور تبھی میں اندر جائوں گی سب لوگ پارٹی میں مصروف ہو گے کسی کو پتا نہیں چلے گا۔ اس نے نوٹ پیڈ پر لکھ کے پیج علیحدہ کیا۔ اور کچن میں جا کے اسے جلا دیا۔

شام کے دھندلے سائے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ پوری یونیورسٹی دلہن کی طرح سبھی ہوئی۔ ہر طرف ٹمٹاتی روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ رنگ برنگے لباس میں جگمگ کرتے لوگ ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ وہ کنفیوژڈ سی کھڑی ان خوفناک شکلوں کو دیکھ رہی تھی۔ بیگ گراؤنڈ میں چلتا خوفناک میوزک ماحول کو مزید خوفناک بنا رہا تھا۔

ایک دم سے اسے کراہیت محسوس ہوئی تھی۔ تبھی اس کے قریب ایک خوفناک شکل والا زومبیز آیا۔ جس کے لمبے لمبے نوکیلے دانت تھے۔ سفید چہرہ، منہ اور گردن میں سے خون رس رہا تھا۔ وہ چیخ مارتی ہوئی پیچھے ہٹی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس سے پہلے کے وہ شخص اس کے مزید قریب آتا سبین اور فواد بھی وہاں آ گئے۔

سبین نے سکائے بیلوفراک پہن رکھی تھی۔ اس کی نیلی آنکھیں چمک رہی تھیں براؤن بالوں کا خوبصورت جوڑا بنائے وہ ایک نیلی پری لگ رہی تھی۔ فواد نے بلیک پینٹ کوٹ کے ساتھ نیلی ٹائی لگائی ہوئی وہ کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

سبین کو دیکھ کے اس نے سکھ کا سانس لیا۔ اور جھٹ سے اس کے پاس چلی گئی۔
تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔ اس کے گلے لگتے ہوئے مریم نے ستائشی انداز میں کہا۔
تم بھی۔ بٹ میں نے یہ ڈریس تو نہیں آرڈر کیا تھا۔

سبین نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
امم لیکن مجھے تو یہی ملا۔ مریم نے حیران نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔
شاید انہوں نے غلط آرڈر بیچ دیا۔ سبین نے اس کے پیچ فراک کو دیکھتے ہوئے کہا جس
پے پرل اور ڈائمنڈز لگے تھے۔ ایک ہاتھ میں پیچ ڈائمنڈ کی انگوٹھی چمک رہی تھی۔
پوری پارٹی اس نے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے گزاری جیسے ہی ڈنر ختم ہوا وہ اندر کی
جانب بڑھ گئی۔ باہر کی نسبت اندر در روشنیاں کم تھیں۔ ایک ہاتھ سے فراک پکڑے وہ محتاط
اندز میں مختلف راہداریوں سے گزر رہی تھی۔ خوف سے دل تیز تیز دھڑک رہا تھا۔ ایک
کمرے کے سامنے آ کے اس نے اپنے پائوں کو بریک لگایا۔

Classic Urdu Material

دروازہ دکھلاتی وہ اندر داخل ہوئی۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ اپنے موبائل کی ٹارچ اون کر کے اس نے سامنے دیوار پہ روشنی کی۔ جہاں مختلف لاکر بنے ہوئے تھے۔

ان میں سے کون سا لاکر ہے۔ اس نے پیشانی مسلتے ہوئے سوچا۔

بابا نے کہا تھا۔ پہلی رو میں تیسے کالم کا پانچواں لاکر۔ اس نے زہن پے زور ڈالتے ہوئے سوچا۔

پہلی رو۔ اس نے ایک لاکر کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

تیسرا کالم۔ وہ تیسرے کالم کے سامنے جا کے کھڑی ہوئی۔

ایک دو تین، چار، پانچ۔ اس نے گن کے پانچواں کالم کھولا۔

لیکن وہ خالی تھا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اس نے پیشانی مسلتے ہوئے سوچا۔

پھر لائٹ کو پورے لاکر میں مارا۔

سامنے والی دیوار کو ہاتھ سے سرکانے کی کوشش کی تو وہ کھلتا چلا گیا۔ اس نے ایک گہرہ

سانس خارج کیا۔ اتنی ٹھنڈ میں بھی اسے پسینہ آ گیا تھا۔

Classic Urdu Material

سامنے ایک ڈیجیٹل لاک لگا تھا۔ اس نے جلدی سے پاسور ڈانٹر کیا۔ ایک کلک کی آواز کے ساتھ لاک کھلا۔ اور سامنے آنکھوں کو چندھیادینے والی روشنی اس کی نظروں سے ٹکرائی۔ اس نے فوراً اپنی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا۔

پھر ٹارچ اس پہ ماری تو وہ ایک ڈائمنڈ تھا جو چمک رہا تھا۔ باقی پورا الا کر خالی تھا۔ اس نے جھٹ سے اٹھا کے لا کر دوبارہ بند کیا اور بھاگتی ہوئی وہاں سے نکلی۔ دل خوف سے بری طرح دھڑک رہا تھا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کے اس نے کوریڈور میں آ کے بریک لگائی۔

سانس بری طرح پھولا ہوا تھا۔ ہاتھ میں پکڑے ڈائمنڈ کو اس نے جب کے اپنی ٹانگ کے ساتھ بندے چھوٹے سے بیگ کے اندر رکھا۔ اور پھر دیوار کے ساتھ کھڑے ہو کے گہرے گہرے سانس لینے لگ گئی تبھی اسے کسی کے قدموں کو چاپ سنائی دی۔ اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ تھوڑا سا آگے بڑی تو اسے ایک شخص نشے میں لڑکھڑاتے قدموں سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

Classic Urdu Material

ہائے لیڈی۔ پیوگی۔ اس نے نشے میں جھومتے ہوئے بے ڈھنگے انداز میں مریم سے کہا۔ وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہٹی۔ وہاں سے جانے کے لیے اس نے جیسے ہی قدم آگے بڑھائے اس شخص نے اس کی کلائی کو پکڑا۔

پیونا۔ اس نے گلاس اس کے منہ کی جانب دھکیلتے ہوئے کہا۔ خوف کی لہر اسے اپنے اندر سرسراتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ساری ہمت جیسے ہوا ہوتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ لیومی۔ اس نے اپنی بازوؤں کی آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے لڑکھڑاتی آواز میں کہا۔ آنسوؤں ٹوٹ کے نقاب میں جذب ہو رہے تھے۔

ایسا ہی ایک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ اسے لگا وہ اسی ازیت ناک جگہ میں دوبارہ پہنچ گئی۔ دردناک چینخیں، سسکیاں، سارے منظر گڈ مڈ ہو رہے تھے۔

اوهههه۔ تم کیسے پیوگی تم نے چہرے پہ یہ گندہ سا کپڑا باندھا ہوا ہے۔ اس شخص نے کمینگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

رکو میں ہٹاتا ہوں۔ اس حوس بری نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ مریم نے سختی سے نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material

اتنی ٹھنڈ میں بھی وہ پسینے میں نہا گئی۔ تھی۔

وہ شخص اب اس کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔ اسے شخص میں کسی کا حوس برا چہرہ نظر آیا۔

خوف سے اس کے حواس منجمد ہونے لگے۔

اسے لگا جیسے وہ ماضی میں پہنچ گئی۔ وہی خوف ناک چہرہ، وہ خوفناک منظر، چھوڑ مجھے، وہ دردناک چیخیں، وہ درنگی،

ہمت کرو تمہیں اس فیر سے نکلنا ہے۔ اس کے گرد زالان کی آواز گونجی تھی۔ تم لڑ سکتی ہو۔ زالان کی آواز تیز ہوئی۔

اور جیسے اس کے منجمد ہوتے حواس تھوڑے بحال ہوئے۔

وہ چینختے کی کوشش کرنے لگی۔ لیکن آواز حلق میں اٹک گئی ہو جیسے۔ آنسوؤں مزید روانی سے بہہ رہے تھے۔ گرے آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

اسے اپنی دھڑکن خوف سے بند ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ اپنی بازو کو آزاد کرنا چاہتی لیکن سامنے موجود شخص کا خوفناک چہرہ اس کی ہمت ختم کر رہا تھا۔

اس شخص کا ہاتھ اس کے نقاب کو چھو رہا تھا۔

اس کے حلق سے ایک دردناک چیخ برآمد ہوئی تھی۔

لیومی۔ اتنی دردناک کہ آسمان بھی کپکپا اٹھا۔ ایک دم سے بادل گر بے اور موٹی موٹی بوندے برسنی شروع ہوئی۔ سب لوگ کوریڈور میں بھاگے۔

اس سے پہلے کہ وہ اس کا نقاب اتارتا کسی نے ایک تیج اس کے منہ پہ مارا تھا۔ خون کا فوارا پھوٹا تھا اس کی ناک سے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شخص لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔ اور ہاتھ سے ناک کو صاف کرتے ہوئے اس نے مارنے والے کو دیکھا۔

سبین خونخوار تیور لیے اسے دیکھ رہی تھی۔ اور پھر اس نے آنسو دیکھنا تو اور کئی گھونسنے اس کے منہ پے جھڑ دیے۔ وہ شخص نشے میں لڑکھڑاتا چیخنٹا رہ گیا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

مریم دیوار کے ساتھ لگی کانپتی ہوئی زار و قطار رو رہی تھی۔

تمھاری ہمت کیسے ہوئے اس ہراساں کرنے کی۔ سبین نے اس کے پیٹ میں ہیلز مارتے ہوئے غرا کے کہا۔ اس شخص کا پورا چہرہ لہو لہان ہو چکا تھا۔

اسی ہاتھ سے چھو اتھا تم نے۔ سبین نے اس کے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے کہا اور اپنی ہیل اس کے ہاتھ میں گاڑ دی اس شخص کی چینخوں سے پورا کوریڈور گونج اٹھا۔
ہاتھ سے بہتا خون فرش کو رنگ رہا تھا۔ تبھی فواد بھاگتا ہوا آیا۔ سبین یہ کیا کر رہی ہو۔
فواد نے سبین کو کھینچتے ہوئے کہا۔

فواد چھوڑو مجھے میں اس شخص کو جان سے مار دوں گی۔ اس نے میری ڈول کو ہراساں کرنے کی کوشش کی ہے۔ سبین نے خود کو فواد سے آزاد کراتے ہوئے کہا اور شخص کی طرف بڑھی۔

فواد نے حیران نظروں سے دیوار کے ساتھ لگی سہمی ہوئی مریم کو دیکھا اور پھر سبین کو دوبارہ اجا کے پکڑا۔ جو اس شخص کو مار رہی تھی۔

Classic Urdu Material

سبین چھوڑ دو مر جائے گا۔ فواد نے ہاسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ ورنہ اسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ اسے مار کے ہی دم لیتی۔

چھوڑ مجھے میں واقعی اسے مار دو گی۔ سبین اس کے شکنجے میں مچلتی ہوئی غرائی۔
سبین اسے چھوڑ دو اور مریم کو سنبھالو تمہیں اس طرح دیکھ کے خوف زدہ ہو رہی ہے۔ فواد نے اس کی کوششوں کو ناکام کرتے ہوئے کہا۔
اور اتنی دیر میں سبین نے پہلی بار مریم کی طرف دیکھا تھا۔ جو بری طرح سہمی ہوئی رو رہی تھی۔

وہ فوراً اسے اس کی طرف بڑھی اور اسے اپنے گلے سے لگایا۔
شش کچھ نہیں ہوا تم بالکل سیو ہو۔ سبین نے اس کی کمر کو سہلاتے ہوئے دلاسا دیا۔ جو
ہولے لرز رہی تھی۔

مجھے گھر جانا ہے۔ مریم اس سے علیحدہ ہوتے ہوئے بمشکل بولی۔
چلو میں تمہیں چھوڑ کے آتی ہو۔ سبین نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

نہیں میں خود چلی جائوں گی۔ اس نے اپنے آنسوں پہ بند باندھ کے کہا۔

وہ کسی کا سہارہ نہیں لے سکتی تھی۔ اس کی جنگ بہت لمبی تھی۔ ہر موڑ پر اسے ٹھوکر لگنی تھی۔ اگر وہ ابھی کسی کا سہارہ لے لیتی تو کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔

اسے لڑکھڑانا تھا، سنبھلنا تھا، پھر لڑکھڑانا تھا پھر سنبھلنا تھا لیکن سہارہ نہیں لینا تھا۔ اگر سہارہ لے گی تو کمزور پڑ جائے گی۔ اسے مضبوط ہونا تھا۔ اپنی بقا لیے، اپنے وعدے کے لیے، سب سے بڑھ کے اپنے بابا کے خواب کے لیے۔

نہیں میں چلی جائوں گی۔ اب کی بار اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔ وہ خود کو سنبھال چکی تھی۔ لیکن دل کیسے درد سے چکنا چور ہو رہا تھا یہ تو بس وہی جانتی تھی۔

سبین بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی اس کیسے اس حال میں اکیلی جائوں گی۔ باہر بارش بھی ہو رہی ہے۔ فواد نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

نہیں میں اکیلی جانا چاہتی ہو۔ اس آنسوؤں کو اندر دھکیلتے ہوئے بمشکل رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ اور ایک گہرا سانس لیا۔

Classic Urdu Material

اگر میں تمہارہ سہارہ لوگی تو کبھی بھی خود کے لیے لڑ نہیں سکوں گی۔ گہرے گہرے سانس لیتے وہ بمشکل بولی۔

پلیز تم مجھے جانے دو۔ سبین کے ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ منت کرتے ہوئے بولی۔ اس کی آواز سے اس کا درد جھلک رہا تھا۔

ضبط کے باوجود آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑ کے بہہ رہے تھے۔

لیکن مریم۔ سبین نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب اس نے اس کے ہونٹوں پہ اپنی انگلی رکھ کے خاموش کر دیا۔

پلیز۔ مریم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اپنی فراق چٹکیوں سے اٹھاتی بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔

سبین نے دھندلی آنکھوں سے اسے دور جاتے ہوئے دیکھا۔ نیلی آنکھوں میں کرب پھیلا ہوا تھا۔ دو آنسوؤں ٹوٹ کے اس کے گالوں پہ بہے تھے۔ فواد نے فوراً آگے بڑھ کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

Classic Urdu Material

فواد کیا مریم بھی مر جائے گی۔ سبین آنکھوں کو زور سے میچتے ہوئے کہا۔ کچھ ٹوٹا تھا جس کی کرچیاں اس کے پورے وجود میں پھیلی تھیں۔

فواد اگر وہ بھی مر گئی تو! کسی خوف کے تحت اس نے سر اٹھا کے فواد کو دیکھا۔ ضبط سے گلابی پڑتی آنکھیں اور ان میں پھیلا درد دیکھ کے فواد دھک سے رہ گیا۔

سبین تم ایسا کیوں سوچ رہی ہو۔ فواد نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اس دن سقر نے کہا تھا۔ اور میں جانتی ہو وہ ایسا کر دے گا۔ سبین نے اپنی اس دن کی گفتگو کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

سبین زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے انسان کے ہاتھ میں نہیں اگر انسان کے ہاتھ میں ہوتی تو کوئی بھی زندہ نہیں بچتا۔ اور وہ ایسا کیوں کرے گا۔ فواد نے رسان سے سمجھاتے ہوئے کہا۔

تم جانتے ہو بہت خطرناک ہے۔ سبین نے جیسے اسے یاد دلایا۔

وہ ہمیشہ سے خطرناک نہیں تھا۔ فواد نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے کہا۔

مریم کے ننگلے پہ دودھیا صبح بھیک رہی تھی۔ بارش نے پورے لان کو نکھار دیا تھا۔

اوپر جانوں تو وہ اپنے کمرے میں بیڈ پہ بیٹھی کسی گہری سوچ میں لگ رہی تھی۔ رات والا لباس پہنے، سنہری بال چہرے اور شانوں پہ پھیلے تھے۔ آنکھیں رونے کی وجہ سے سو جی ہوئی تھی۔ چہرے پہ ہلکی ہلکی خراشیں تھیں۔ کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی پڑی تھی۔ جگہ کانچ بکھرا پڑا تھا۔

کل رات وہ بمشکل ڈرائیونگ کرتی ہوئی گھر پہنچی تھی۔ اور پوری رات روتے ہوئے گزاری تھی۔

گھٹنوں میں سر دیے وہ ایک دفعہ پھر ہچکیاں بھرنے لگی۔

مختلف سوچوں کو سوچتی وہ ایک فیصلے پہ پہنچی تھی۔

کب بورڈ سے کپڑے نکالتی وہ فریش ہونے چلی گئی۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی باندھ رہا تھا۔ جب کسی ن دروازہ کھٹکھٹایا۔
یس کم ان۔ اس نے ٹائی کی ناٹ ٹھیک کرتے ہوئے مصروف انداز میں۔ سر میم آپ کا
نیچے ویٹ کر رہی ہے۔

ملازم نے مودب انداز میں سر جھکا کہہا۔

ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔ پرفیوم کاسپرے کرتے ہوئے اس نے ہاسے جانے کا اشارہ کیا۔
پھر روم میں رکھے صوفے پہ بیٹھ کے اس نے سامنے رکھے میگزین کو اٹھایا۔

ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے وہ کروفر سے بیٹھا اپنی مغرور شہر نگ آنکھوں میں بیزاری
سموئے میگزین کے ورک پلٹ رہا تھا۔ میگزین کو ٹیبل پہ پھینکتے ہوئے وہ کمرے سے باہر
نکل آیا۔

وہ اس وقت بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوٹ تھا۔ برائون بال ایک سائیڈ پہ جمائے چمکتی
آنکھیں لیے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔
ہائے سقر۔ ایک لڑکی اس کی طرف لپکی۔

Classic Urdu Material

ہائے ویوی۔ اس نے ہاتھ سے اسے دور رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ ایک سویڈن نقوش کی لڑکی تھی۔ سفید رنگت، ایش گرے بال، ہری آنکھیں، دراز قد، بیشک وہ ایک حسین ترین مجسمہ تھی۔ بلیک تنگ جینز کے ساتھ بلیک ہی جیکٹ پہنے اس کی بل کھاتی پتلی کمر نمایاں نظر آرہی تھی۔

اُس ناٹ فئیر سقر۔ اس نے اپنے کندھوں سے تھوڑے لمبے ایش گرے بال پیچھے کو جھٹکتے ہوئے ناک سکیڑ کے کہا۔

میری جگہ تم کینٹ سے گلے مل سکتی ہو۔ سقر نے اپنے پیچھے کھڑے کینٹ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ التنبہ لہجے میں واضح تنبیہ تھی۔

پیچھے کھڑے کینٹ نے دانت نکوستے ہوئے اسے دیکھا۔ جوا با ویوی نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔

خیر مجھے کیوں بلایا ہے۔ اس نے مہ بسورتے ہوئے کہا۔

تم نے یہاں آ کے مجھ پے احسان نہیں کیا تم چاہوں تو ابھی یہاں سے جاسکتی ہو۔ سقر نے اس کا گلہ دباتے ہوئے غرا کے کہا۔

Classic Urdu Material

سقر چھوڑو میرا سانس بند ہو رہا ہے۔ ویوی نے اس کے ہاتھ اپنی گردن سے ہٹانے کی کوشش کرتے ہوئے بمشکل کہا۔

آئندہ مجھ سے اس لہجے میں بات نا کرنا۔ اس کا گلہ چھوڑتے ہوئے سقر نے تنبیہ کی۔ ویوی اپنا گلہ پکڑ کے کھانسنے لگ گئی۔

ہم نے الوینو کو ڈو ہونڈنا ہے۔ میں نے تمہیں اس لیے بلایا ہے کیوں کے تم ایک خطرناک ڈٹیکٹو ہو۔ سقر نے گلاس ڈور سے باہر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

جہاں مور اپنے خوبصورت پر پھیلائے اندر جاھنک رہا تھا۔ ایک طرف مالی کیاریوں میں کھرپے سے گوڈی کرتا نظر آ رہا تھا

تم جانتے ہو اسے آج تک کسی نے نہیں دیکھا۔ سوائے ان لڑکیوں کے جن کا اس نے ریپ کیا ہے۔ ویوی نے ایک تیکھی نظر اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔

اور ہمیں وہ لڑکی مل جائے تو۔ سقر نے ایک جتاتی ہوئی نظر اس پر ڈالی۔

ڈونٹ ٹی می کہ تم ڈھونڈ چکے ہو۔ ویوی سپرنگ کی طرح اچھلی صوفے سے۔

Classic Urdu Material

میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں۔ سقر نے مغرور انداز میں کہا۔

ویوی نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

باقی کا کام تمہیں کینٹ سمجھا دے گا۔ سقر نے گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے مصروف انداز میں کہا اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے نکل گیا۔

وہ اس وقت ایک گارڈن میں بیٹھی تھی۔ گرے آنکھیں ادھر ادھر گماتی وہ پارک میں کھیلنے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔ گرے آنکھیں بجھی بجھی تھی۔

اس نے ریڈ لانگ میکسی پہن رکھی تھی جس کے اوپر ایک سکائے بیلو جیکٹ پہن رکھی تھی۔ سکن کلر کے سٹالر کے ساتھ نقاب کیے گرے آنکھیں کسی کا انتظار کرتی نظر آ رہی تھی۔

تبھی وہ آتاد کھائی دیا۔ پولیس وردی میں ملبوٹ وہ کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا۔ اتنی اچھلت میں کیوں بلایا ہے مجھے۔ اس شخص نے ماتھے پے بل ڈالتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ سر جھکائے اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورتی رہی۔

Classic Urdu Material

وہ بھی اس سے کچھ فاصلے پہ پہنچ پے بیٹھ گیا۔

مریم تم مجھے پریشان کر رہی ہو۔ انھوں نے اسے بے بس سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے اپنی آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھا کے انھیں دیکھا۔

اتنے آنسوؤں کہا سے لاتی ہو لٹل گرل اتنا رو گی تو تم بیمار پڑ جاؤ گی۔ انھوں نے تاسف

سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

تبھی ایک بال اڑتی ہوئی ان کی طرف آئی۔

بچوں اب تم لوگوں کی بال ادھر نا آئے۔ اس شخص نے بال کرکٹ کھلتے بچوں کی طرف

پھنکتے ہوئے تنبیہ کی۔

اب بتائوں کیا ہوا ہے۔ اب کی بار اس نے نرمی سے استفسار کیا۔

انگل میں پاکستان واپس جانا چاہتی ہو میں یہاں نہیں رہنا چاہتی۔ اس نے ندھی ہوئی آواز

میں کہا دو آنسوؤں ٹوٹ کے نقاب میں جذب ہو گئے۔

تم کیوں جانا چاہتی ہو۔ انھوں نے ایک ٹھنڈی سانس خارج کرتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

کیوں کے ایلوینو مجھ تک پہنچ چکا ہے۔ اور بہت جلد وہ مجھے مار دے گا۔ اس نے روتے ہوئے نفی میں سر ہلا کے کہا۔

کیا پاکستان میں تمہیں وہ نہیں مارے گا۔ انھوں نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سر سری سا پوچھا۔

میں اپنا آخری وقت اپنوں کے ساتھ گزارنا چاہتی ہو۔ اب کی بار وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی۔

تمہاری وجہ سے ان کی جان کو بھی خطرہ ہے وہ ان سب کو بھی مار دے گا۔ انھوں نے تاسف بھری نظر اس پے ڈال کے کہا جو اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بند کیے بیٹھی تھی۔
پھر کیا کروں میں م۔ میں اس تکلیف سے دوبارہ نہیں گزارنا چاہتی۔ وہ بلند آواز میں چینی تھی۔

دیکھو میری بات دھیان سے سنو۔ انہں نے اسے کندھوں سے تھام کے اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

اگر اس نے تمہیں مارنا ہوتا تو وہ تمہیں اس دن ہی مار دیتا۔ وہ تمہیں زندہ تمہیں زندہ کبھی ناچھوڑتا۔ انہوں نے اس کی گرے آنکھوں میں جانکھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا،۔
جانتی ہو اس نے تمہیں کیوں زندہ رکھا ہے ابھی تک۔

اس نے چونک کے دیکھا۔ اور سوالیاں نظریں ان پہ ٹکادی البتہ بولی کچھ نہیں۔
تمہارے پاس یونیورسٹی کے پیپرز ہے۔ اور اسے وہ پیپرز چاہیے۔ تمہارے اٹھارہ سال کے ہوتے ہی وہ یونیورسٹی تمہارے نام ہو جائے گی اور پھر تم جس کو چاہو اس کے نام کر دو۔

تمہارے اٹھارہ سال کے ہوتے ہی وہ یونیورسٹی اپنے نام کر والے گا۔ اور تب تک وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔ لیکن اگر تم پاکستان چلی گئی تو وہ ان لوگوں کو بھی مار دے گا۔ کیا تم ان کی موت کی ذمہ دار بننا چاہو گی۔ اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے انہوں نے نرم لہجے میں سمجھایا۔

نہیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

دیکھو تمہارے پاس وقت ہے ابھی۔ تم بہت کچھ کر سکتی ہو۔

Classic Urdu Material

اس نے نا سمجھی سے انھیں دیکھا۔

کیا تم نے سویڈش مورل ٹیلز پڑھی ہے کبھی۔ اس کے کندھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے
انھوں نے اسفہار کیا۔

تھوڑی بہت جو بابا نے سنائی تھی۔ ایک ہاتھ سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے
مدھم آواز میں کہا۔
کیا تم نے

Master par and rag jan's boy

سن ہے۔ انھوں نے سوالیاں نظریں اس کے چہرے پر ٹکاتے ہوئے کہا۔ جو پہلے کچھ پر
سکون لگ رہی تھی۔

امم شاید نہیں۔ مریم نے سوچتے ہوئے نفی میں سر ہلا کے کہا۔

مسٹر پر ایک بہت امیر آدمی تھا جب کے اس کے برعکس رگ جان اتنا ہی غریب تھا۔ مسٹر
پر کے پاس سب کچھ تھا لیکن اس کے پاس اولاد نہیں تھی۔ ایک رات ایک اجنبی عورت
مسٹر پر کے گھر پناہ لینے کے لیے آتی ہے لیکن وہ اسے پناہ دینے سے انکار کر دیتا ہے۔ وہ

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

عورت رگ جان کے گھر جاتی ہے جس کے حال ہی میں بیٹا ہوا ہوتا ہے۔ رگ جان اس عورت کو پناہ دے دیتا ہے۔ اور جانتی ہو اس عورت نے اسے کیا کہا۔ اس شخص آس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے۔

کیا۔ مریم نے جلدی سے کہا۔

اس نے کہا کہ تمہارہ بیٹا بڑا ہو کے مسٹر پر کا جانشین بنے گا۔ لیکن تم یہ بات تب تک کسی کو نہیں بتائو گے۔ سامنے کھیلنے بچوں کو دیکھتے ہوئے وہ بولے۔

اوہ پھر ایسا ہوا تھا کیا۔ مریم نے پیچینی سے پوچھا ایک دم سے اس کہانی میں دلچسپی پیدا ہوئی تھی۔

ہاں جب مسٹر پر کے کافی عرصہ اولاد نہ ہوئی تو انہوں نے رگ جان کا بیٹا خرید لیا۔ اور پھر

ایک سال بعد ہی مسٹر پر کے ایک بیٹی ہوئی۔ مسکراتے ہوئے انہوں نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

پھر کیا مسٹر پر نے اس کا بیٹا واپس کر دیا۔ اس نے پیچینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

نہیں! اس لڑکی اور لڑکے میں دوستی ہو گئی اور بڑے ہو کے پیار میں بدل گئی۔ تب رگ جان ی بیوی نے اپنی سہیلی کو اس عورت پیش گوئی بتائی اور کہا کہ بہت جلد اس کا بیٹا مسٹر پرکا جانشین بنے گا۔ جب مسٹر پر کو یہ بات پتہ چلی تو بہت آگ بگولہ ہوا۔ اور اس نے ایک پلین بنایا اور اس لڑکے کو اپنی بہن کے پاس مارنے کے لیے بھیج دیا لیکن اس عورت کی وجہ سے وہ بچ گیا۔ جب مسٹر کو پتا چلا تو اس نے ایک بار پھر اس لڑکے کو مارنے کا پلین بنایا لیکن پھر اس عورت کی وجہ سے وہ پھر بچ گیا۔ اور اس کی بیٹی کے ساتھ انگبڈ ہو گیا۔ اب کی بار مسٹر پر نے اس لڑکے سے انتقام لینے کا سوچا اور اس لڑکے کو کہا کہ وہ دنیا کے آخری کونے میں جائے اور جینٹ سے پوچھے کہ مسٹر پر جو بھی کرتا ہے وہ غلط کیوں ہو جاتا ہے۔ انھوں نے گھڑی پے نظر ڈالتے ہوئے کہا اور کھڑے ہو گئے۔ پھر کیا ہوا۔ انھیں کھڑا ہوتا دیکھ وہ جلدی سے بولی۔

سوری لٹل گرل مجھے جانا ہو گا اب۔ باقی کل بتائوں گا۔ انھوں نے نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہاں سے چلے گئے۔

Classic Urdu Material

وہ بھی ایک گہرا سانس خارج کرتی وہاں سے اٹھ گئی۔ کل رات کی چھائی بالکل غائب ہو گئی تھی۔ وہ ایک دم سے خود کو پر سکون محسوس کرنے لگی۔

جب وہ گھر پہنچی تو حسبِ معمول دروازے کے پاس اسے لال رنگ کے پھولوں کی باسکٹ نظر آئی جس پر ایک کارڈ چسپا تھا۔ باسکٹ اٹھاتی وہ اندر بڑھ گئی۔

کافی کامگ بنا کے وہ دوبارہ لائونج میں آئی اور کافی کے سپ لیتے ہوئے باسکٹ کو گھورنے لگی۔ سنہری بال پشت پرے بکھرے ہوئے تھے جن میں سے کچھ لٹے اس کے گالوں کو چھو رہی تھی۔ بالوں کو کان کے پیچھے اڑتے اس نے کارڈ کو اٹھایا۔

کیا لکھا ہو گا اس میں۔ کارڈ کو گھورتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔

امم کوئی گھٹیا سارومینٹک شعر۔ منہ کے مختلف ڈیزائن بناتے ہوئے اس نے کہا۔

امم یا پھر کوئی نظم ہوگی انگلش میں جو اس نے گوگل سے چرائی ہوگی۔ پر سوچ نظروں سے کارڈ کو دیکھتے ہوئے وہ پھر سے بڑبڑائی۔

If Kisses were raindrops

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

I'd send you showers,

If smiles were seconds

I'd send you hours,

If smiles were water

I'd send you the sea,

If love was a person

I'd send you me

Unknown...

نظم پڑھ کے اس نے براسا منہ بنایا۔

یہ میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا تھی۔ کارڈ کو ٹیبل پے پھینکتے وہ تاسف سے بولی۔ اور

کافی کے گھونٹ اپنے اتارنے لگی۔

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

سیاہ رات بھیگ رہی تھی۔ گھور آسمان پہ چاند چمک رہا تھا۔ جزیروں کا شہر جگ مگ کر رہا تھا

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کچھ لکھتی نظر آرہی تھی۔ برائون بالوں کا جوڑا بنایا ہوا تھا۔ لوز سی ٹی شرٹ اور ٹرائوزر میں اس کی سنہری رنگت دمک رہی تھی۔

کافی کاسپ لے کے اس نے پھر سے لکھنا شروع کیا۔ جب فواد کمرے میں داخل ہوا۔

کیا کر رہی ہو۔ فواد نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

ڈانس کر رہی ہو۔ آجائو تم بھی کر لو۔ سبین نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ اور نوٹس سمیٹنے لگ گئی۔

اچھا میوزک تو چل نہیں رہا۔ فواد نے حیران ہونے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔

میں میوزک کے بغیر ڈانس کرتی ہو۔ سبین نے تنزیہ لہجے میں کہا۔ اور نوٹس اٹھا کے بیڈ سے اٹھ گئی۔

Classic Urdu Material

میں نے کب کہا۔ میرے نزدیک تو تم سب سے حسین لڑکی ہو۔ فواد نے اس کے بال کھولتے ہوئے ایک دفعہ پھر مکھن لگایا۔

کتنی دفعہ کہا ہے میرے بالوں کو مت چھیڑا کرو۔ سبین نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔
تم کھلے بالوں میں زیادہ پیاری لگتی ہو۔ فواد نے دنیا جہان کی چاشنی لہجے میں سماتے ہوئے کہا۔

کام بتاؤ کام۔ سبین نے ناک چھڑھاتے ہوئے پوچھا۔

میری اسائنمنٹ بنادو پلیز صبح لاسٹ ڈیٹ ہے۔ فواد نے مسکین سی شکل بنا کے کہا۔

اوہہ تو اس لیے اتنی تعریف کر رہے تھے میری۔ سبین نے کھل کے مسکراتے ہوئے کہا
اور جا کے بیڈ پے بیٹھ گئی۔

پلیز سبین بنادو مجھے۔ بدلے میں تم جو کہ گی میں کرو گا جہاں کہوں گی لے کے جائوں گا۔
فواد نے بھی اس کے ساتھ ہی بیڈ پے بیٹھ کے کہا۔

نومجھے کہی نہیں جانا اب تم جائوں کمرے سے۔ سبین نے اپنے اوپر بلینکٹ درست کرتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

پلیز میں تمہیں اپنی گاڑی والٹ، موبائل سب کچھ دے دو گا تم بس اسائنمنٹ بنادو۔ فواد نے لاچار نظروں سے اسے دیکھ کے کہا۔ اور بلینکٹ کھینچا۔

نونیور ایور۔ سبین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور بلینکٹ کھینچا۔

پلیز۔ فواد نے بیچارگی سے کہا۔

نو۔

پلیز۔

نو۔ سبین نے سنجیدگی سے کہا۔

تو تم نہیں بنا کے دو گی۔ فواد نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

بالکل میں نہیں بناؤں گی۔ وہ دروازہ ہے اور جائوں۔ سبین نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور بلینکٹ سر تک تان لیا۔

فواد نے کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

اور ہاں جاتے ہوئے لائٹس بند کر دیناے سبین نے بلینکٹ سے جھانکتے ہوئے کہا۔ اور دوبارہ کروت بدل کے لیٹ گئی۔

وہ ہنوز اسے گھور رہا تھا۔

جب کافی دیر تک کوئی آواز نہیں آئی تو سبین نے بلینکٹ مہ سے ہٹاتے ہوئے فواد کو دیکھا جو ہنوز اسے گھور رہا تھا۔

تم گئے نہیں ابھی تک۔ سبین نے تعجب سے پوچھا۔

جب تک تم اسامٹ نہیں بنا کے دوگی میں یہی لیٹوگا۔ فواد نے بیڈ پے دراز ہوتے ہوئے کہا۔
- گویا دھمکی لگائی ہو۔

اوکے ایز یوش۔ سبین نے کندھے اچکاتے کہا اور دوبارہ کروت بدل لی۔ دھمکی ہوا میں اڑائی۔

فواد نے دانت پیستے ہوئے اس کی پشت کو گھورا اور بلینکٹ کھینچ کے اپنے اوپر لیا۔

اگر رات کو تمہارے پرزے ادھر آئے تو میں نے توڑ دینے ہے۔ سبین کی نیند میں ذہوبی آواز ابھری اشارہ اس کے بازوؤں اور ٹانگوں کی طرف تھا۔

Classic Urdu Material

فواد نے غصے سے بلینکٹ کو اپنی طرف کھینچا۔

اس کی حرکت پے سین نے اپنی ہنسی دبائی۔ اور آنکھیں بند کر لی۔

کلب میں ہر طرف زرد روشنی پھیلی تھی۔ فل آواز مس چلتا میوزک، تھرکتے نوجوان، ہر طرف گہما گہمی تھی۔ پورے ماحول میں شراب کی بو پھیلی تھی۔ ہاتھوں میں شراب کے گلاس پکڑے لوگ نشے میں جھومتے ادھر ادھر ناچتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

اس سب سے بے نیاز وہ کاؤنٹر کے پاس کھڑا اپنی شہد رنگ آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھ

رہا تھا۔ خاکی جینز کے ساتھ بلیک ہائی نیک پہنے ایکھا تھ میں گھڑی باندھے، دوسرے ہاتھ

میں جو س کا گلاس پکڑے وہ پورے ماحول میں چھایا ہوا تھا۔

تبھی اس کی نظر ایک لڑکی پے ٹھہری جو وائن کا گلاس ہاتھ میں پکڑے فلور پے ناچ رہی

تھی۔

Classic Urdu Material

میری نظر اس پے ہے تم سب کچھ تیار رکھو۔ کان میں لگے ایئر فون میں کسی سے وہ مخاطب ہوا۔

شہد رنگ آنکھیں مسلسل اسی پے ٹکی تھی۔ شاید یہ اس کی نظروں کی تپش ہی تھی۔ جو وہ لڑکی بھی اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

اسے اپنی طرف متوجہ دیکھ کے وہ مسکرایا۔ پراسرار مسکراہٹ۔ وہ لڑکی بھی جواباً مسکرائی اور ہاتھ ہلا کے اسے اپنی جانب آنے کا اشارہ کیا۔

اس نے سر نفی میں ہلایا۔ اور ایک جانب کو چل دیا۔

وہ بھی فوراً اس کے پیچھے لپکی۔

دومنٹ میں تم پچھلے دروازے میں پہنچو وہ میرے پیچھے آرہی ہے۔ مغرور چال چلتے

ہوئے وہ سنسان پورشن کی طرف بڑھا۔ اس طرف میوزک کی آواز بہت ہلکی تھی۔

تبھی اسے اپنے پیچھے ہیل کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنے قدموں کی رفتار

سست کر دی۔ اور تھوڑا ہی آگے جا کے وہ رک گیا۔

Classic Urdu Material

جیسے ہی وہ لڑکی اس کے قریب پہنچی وہ ایک جھٹکے سے مڑا اور اس کی گردن کو دبوا چا۔ اس سے پہلے کے وہ لڑکی چیختی اس نے اس کی گردن کی نس کو دبایا اور وہ اس کی بازوؤں میں جھول گئی۔

ایک جاندار مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ چھا گئی۔ اسے کندھے پہ ڈالتا وہ پچھلے دروازے کی جانب بڑھ گیا۔

گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ ویوی بیٹھی نظر آ رہی تھی۔ اس لڑکی کو پچھلی سیٹ پہ لیٹا تا وہ فرنٹ سیٹ پہ بیٹھ گیا۔

جزیروں کے شہر پہ سرد صبح کھل رہی تھی۔ ہر طرف دھند کا راج تھا۔ گرم کپڑے پہنے

لوگ ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔

آف وائٹ سکرٹ جس پہ مختلف رنگوں کے پرنٹ تھے اس کے ساتھ آف وائٹ ہی شرٹ کے اوپر ہلکے پیلے رنگ کی جیکٹ پہنے وہ دھندلی صبح کا حصہ لگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

ہلکے پیلے رنگ کا حجاب کیسے جس کے شیڈ سے گرے آنکھیں پیلے رنگ کی معلوم پڑتی تھی

-

بیگ کندھے پر لٹکائے وہ بار بار گھڑی کو دیکھ رہی تھی۔ جب اسے سبین اور فواد اپنی طرف آتے نظر آئے۔

وہ جلدی سے انکی جانب بڑھی۔

تم دونوں لیٹ آئے ہو وہ بھی پورے پندرہ منٹ۔ مریم نے کلائی پر بندھی گھڑی دونوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

یہ اس فواد کی وجہ سے لیٹ ہوئے ہے۔ نئی نویلی دلیہوں کی طرح تین گھنٹے لگا دیتا ہے تیار ہونے میں۔ سبین نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

تبھی تو لڑکیاں مرتی ہے مجھ پر۔ فواد نے کالر جھاڑتے ہوئے فخریا لہجے میں کہا۔

بالکل تم سے بدبو ہی اتنی آتی ہے کہ بیچاریاں مر رہی جاتی ہے۔ سبین نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔ اور دل جلانے والی مسکراہٹ فواد کی جانب اچھالی۔

Classic Urdu Material

مجھے جلنے کی بدبو آرہی ہے تمہیں آرہی ہے مریم۔ فواد نے ناک پے ہاتھ رکھتے ہوئے
مریم سے پوچھا۔

نہیں مجھے تو نہیں آرہی تمہیں کہا سے آرہی ہے۔ مریم نے حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھتے
ہوئے فواد سے پوچھا۔

جس پر فواد کا منہ بن گیا۔ سین نے ایک زوردار قہقہہ لگاتے ہوئے فواد کو دیکھا۔
یہ میری ڈول ہے اور میرا ساتھ دے گی ناک کے تمہارا۔ سین نے ایک جتنا ہی ہوء مسکراہٹ
فواد کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

جس پے مریم نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

فواد نے دونوں کو گھورا۔

گھور کیوں رہے پہلے کبھی خوبصورت لڑکیاں نہیں دیکھی کیا۔ ہمیں گھورنا بند کرو اور
ہماری اسائنمنٹ جمع کروا کے آؤ۔ مریم نے اسائنمنٹ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے رعب
سے کہا۔

Classic Urdu Material

جس پے فواد تو فواد سبین کو بھی حیرت کا جھٹکا لگا
سبین مجھے چٹکی کاٹنا۔ فواد نے سبین کو کہا۔ حیرت زدہ نظریں ابھی ابھی مریم پے ٹکی تھی۔
سبین نے اچھنے سے فواد کو دیکھا۔
کاٹو تو۔ فواد ہنوز اسی پوزیشن میں بولا۔
سبین نے زور سے ایک چٹکی فواد کے بازو پے کاٹی۔
اٹوچ۔ چڑیل اتنی زور سے نہیں کہا تھا۔
فواد نے اپنی بازو کو سہلاتے ہوئے سبین کو گھورا۔
تم نے خود ہی کہا تھا۔ سبین نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔
مریم تمہاری طبعیت تو ٹھیک ہے نا۔ فواد نے مریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔
ہاں کیوں کیا ہوا۔ مریم نے حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔
نہیں مطلب تم بھی بول لیتی ہو کیا۔ فواد نے حیرانگی لہجے میں سموتے ہوئے کہا۔
جس پے مریم نے جھینپ کے اسے ہدیکھا۔

Classic Urdu Material

اچھا یہ لو اسائنمنٹ دے آؤ ٹائم ختم ہو رہا ہے۔ مریم نے خفت کو مٹانے کے لیے بات کا رخ بدلا۔

ہاں یہ لو تمہاری بھی بنادی تھی میں نے۔ سبین شان سے بال جھٹکے ہوئے کہا۔

اوہ سبین تم بہت اچھی ہو۔ فواد نے اسائنمنٹ پکڑتے ہوئے خوشی سے کہا۔

وہ تو میں ہو اس میں کوئی شک۔ سبین نے کسی ملکہ کی طرح ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا۔

کوئی شک نہیں۔ فواد نے হাস کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

سبین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

اس کے گالوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوتا وہ ایک سواسی کی سپیڈ سے بھاگا۔

مریم نے حیرانگی سے منہ پے ہاتھ رکھا۔

کمینا تمہاری انہی لو فرانا حرکتوں کی وجہ سے مجھے چڑ ہے تم سے۔ سبین نے اپنی گال کو

رگڑتے ہوئے غصے سے کہا۔

اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں یہاں یہ سب عام ہے۔ سبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ تینوں اس وقت کلاس میں بیٹھے تھے۔ جب سر کلاس میں انٹر ہوئے۔

تم نے ٹائم سے سبٹ کروادی تھی نا۔ سبین نے کوئی پانچویں دفعہ پوچھا اس سے۔

ہاں ہاں کروادی تھی۔ فواد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسٹوڈنٹس آپ کی اسائنمنٹ چیک ہوگئی ہے سب کی بہت اچھی تھی۔ سقر نے اسائنمنٹ

اپنے پیچھے کھڑے شخص سے پکڑتے ہوئے کہا۔

ایک جاندار مسکراہٹ فواد کے چہرے پر چھائی۔

سب سے اچھی اسائنمنٹ ہیں۔ سقر نے سب کے چہروں پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

وہ ہیں مس سبین۔ تھوڑے وقفے کے بعد وگویا ہوا۔

سبین کھل کے مسکرائی۔ فواد کی مسکراہٹ ایک لمحے میں سمٹی اور اس نے پھٹی پھٹی

نظروں سے سبین کو دیکھا۔

سبین نے ایک جتانے والی مسکراہٹ فواد کی طرف اچھالی۔

Classic Urdu Material

تمہیں کیا لگتا تھا میں تمہاری فطرت سے واقف نہیں ہو۔ مجھے پتا تھا رات کا بدلہ لینے کے لیے تم میری اسائنمنٹ ضرور چیلنج کرو گے۔ اس لیے میں نے اپنی اسائنمنٹ پے تمہارہ نام لکھا تھا اور تمہاری پے اپنا۔ سبین نے مسکراتے ہوئے سامنے کھڑے سقر کو دیکھتے کہا۔ جو باقی اسٹوڈنٹس کی اسائنمنٹ ڈسکس کر رہا تھا۔

فواد نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا۔ جو پوری تمکنت سے ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے بیٹھی تھی۔ ہاتھ کی تیسری انگلی کو گھٹنے پے بجاتی وہ فواد کو زہر سے بھی بری لگی تھی۔

تم باہر تو چلو تمہیں بتاتی ہو میں۔ سبین نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی بات پے فواد نے پہلو بدلا۔

سوٹوڈے کلاس ازڈس مس نائو۔ سقر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کے کلاس سے باہر نکلتے ہی فواد باہر کو لپکا۔

وہ ابھی دروازے سے باہر نکلا ہی تھا۔ جب سبین نے اسے پیچھے سے پکڑا۔

Classic Urdu Material

اچھا سوری مجھ سے غلطی ہو گئی۔ آئی ایم ریلی سوری۔ فواد نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

مریم ہونقوں کی طرح دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

کیز دو گاڑی کی۔ سبین نے ہا سے گھورتے ہوئے کہا اور ہاتھ آگے کیا۔

یہ لو۔ فواد نے بد دلی سے کیز نکال کے اس کے ہد تھ پے رکھی۔

موبائل۔ سبین نے اگلا حکم جاری کیا۔

یار موبائل تو رہنے دو۔ فواد نے مسکین شکل بناتے ہوئے کہا۔

اس کے انداز پے سبین نے ہنسی دبائی۔

والٹ۔ سبین نے پہلے سے زیادہ سختی سے کہا۔

فواد نے دونوں چیزیں اس قلعے ہاتھ پے رکھی۔

کیز اور والٹ اپنے کوٹ کی پاکٹ میں ڈال کے سبین نے موبائل کو زمین پے پڑکا۔

فواد نے پھٹی پھٹی نظروں سے پہلے موبائل اور پھر سبین کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

یہ سزا تھی مجھے چیٹ کرنے کی۔ سبین نے دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

اس کے انداز پے فواد کے اندر تک کرواہٹ گل گئی۔

اور یہ رات میرے بیڈ پے سونے کے لیے۔ سبین نے پیچ اس کے منہ پے مارتے ہوئے کہا

او کے گائز اب میں چلتی ہو۔ سبین نے دونوں کو ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

اور ہاں تم ٹرام کے زریعے آجانا گھر بائے سی یو۔ فواد کی طرف مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہہ کے لمبے ڈھگ بھرتی وہ وہاں سے چلی گئی۔

فواد نے مظلومیت سے مریم کی طرف دیکھا۔

اس نے تمہارے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ مریم نے اس پے ترس کھاتے ہوئے ہمدردی سے پوچھا۔

Classic Urdu Material

میں نہیں جانتا۔ فواد نے مظلومیت کے رکارڈ توڑتے ہوئے کہا۔ اگر سبین اسے دیکھ لیتی تو ضرور ایک تیج اور مارتی۔

پھر بھی۔

اب تم پوچھ رہی ہو تو میں بتا دیتا ہوں وہ دراصل سبین کو دورے پڑتے ہیں۔ فواد نے ادھر ادھر دیکھتے رازداری سے کہا۔

کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ مریم نے مسکوک نظروں سے فواد کو دیکھا۔

بالکل۔ تم نے ابھی دیکھا نہیں کیسے سبین نے بغیر کسی وجہ کے میرا موبائل توڑ دیا اور میرے تیج بھی مارا۔ اور اس دن اس آدمی کو بھی تو مارا تھا۔ فواد نے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے ہوئے کہا۔

اوہ سوسیڈ۔ تم لوگوں نے اس کا علاج نہیں کروایا کیا۔ مریم نے افسوس سے پوچھا۔
بہت کروایا لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ فواد نے تاسف سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔
جیسے اسے بہت دکھ ہو۔

Classic Urdu Material

اب تم اس سے کوئی بات نا کرنا میں نے تمہیں بتایا تھا۔ فواد نے احتیاطی تدبیر کی۔

ٹھیک ہے نہیں بتاتی۔ مریم نے بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلایا۔

تم واقعی ڈول ہو سبین بالکل ٹھیک کہتی ہے۔ فواد نے اس کی حرکت پے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس کی بات پے مریم نے جھینپ کے اسے دیکھا۔

اب تم گھر کیسے جاؤ گے تمہارہ تو والٹ بھی وہ لے گئی ہے۔ مریم کو ایک نئی فکر لاحق ہوئی۔

-

پیدل چل کے جاؤ گا اور کیسے۔ فواد نے مسکینیت سے کہا۔

تم میری گاڑی لے جاؤں۔ مریم نے اپنی گاڑی کی کیزا سے ڈیتے ہوئے کہا۔

تو تم کیسے جاؤں گی۔ فواد نے کیز پکڑتے ہوئے اس سے پوچھا۔ اب اتنا اچھا موقع و کیسے گنوا سکتا تھا۔

امم میرا گھر نزدیک ہی ہے میں چل کے چلی جاؤں گی۔ مریم نے مسکراتے ہوئے۔

Classic Urdu Material

اوہ تھینک یو سوچ ڈول۔ تم بہت اچھی ہو۔ آج سے تم میری بہن ہو تمہیں کوئی بھی پریشانی ہو تم مجھے بتانا میں تمہاری ہیلپ کر دوں گا۔ فواد نے سخاوت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُس اوکے کوئی بات نہیں۔ مریم نے جھینپ کے کہا۔ اس بات سے بے خبر کے وہ اسے بیوقوف بنا رہا ہے۔

اوکے بائے۔ فواد نے چابی انگلی پے گماتے ہوئے اور وہاں سے چلا گیا۔

وہ سر جھکائے فٹ پاتھ پے چل رہی تھی۔ جب ایک لڑکی اس کے سامنے آئی۔

ایکسیوزمی۔ اس لڑکی نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ نے مجھ سے کچھ کہا۔ مریم نے الجھن سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو اتنی ٹھنڈ میں بھی سلولیس گھٹنوں سے تھوڑی نیچے تک آتی ٹاپ پہنے ہوئے تھی۔

یس مائی نیم از لیویا۔ اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے مریم کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

Classic Urdu Material

مانی نیم از مریم۔ مریم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے مدھم لہجے میں کہا۔

ایکچولی مجھے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔ اور میں نے کافی دور بھی جانا ہے کیا آپ مجھے اپنا کوٹ دے

سکتی ہے پلیز میں رٹن کر دو گی آپ کو۔ اس لڑکی نے مظلومیت سے مریم کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا۔ اور وہ ٹھہری صدا کی رحم دل۔ فوراً سے اسے اس لڑکی پے ترس آیا۔

اوہ اٹس اوکے آپ لے لے میں نے قریب ہی جانا ہے۔ مریم نے اس لڑکی کی طرف

دیکھتے ہوئے جلدی سے کہا۔ جو رونے کے قریب تھی۔

اور اپنا کوٹ اتار کے اسے دیا۔ کوٹ اتارتے ہی اسے احساس ہوا تھا کہ سردی کتنی زیادہ

ہے۔

یہ لے اسے واپس کرنے کی ضرورت نہیں یہ آپ رکھ لے۔ کوٹ اس لڑکی کو پکڑاتی ہو

کی وہ سادگی سے بولی۔

اوہ تھینک یو۔ ویسے آپ کہا جا رہی تھی۔ کوٹ پہنتے ہوئے وہ لڑکی بولی۔

لیڈن برگ۔ مریم نے اپنے گرد بازو لپیٹتے ہوئے کہا۔ کیوں کے اب اسے سردی لگ

رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اوہہ لیکن یہ راستہ تو بند ہے میں ادھر سے ہی آئی ہو۔ اس لڑکی فکر مندی سے کہا۔

تو اب۔ مریم نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔

آپ دوسرے راستے سے چلی جائے میں آپ کو سمجھا دیتی ہو۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے اسے راستہ سمجھایا۔

اسے چلتے چلتے کافی دیر ہو گئی تھی جب اسے احساس ہوا کہ وہ ایک غلط راستے پر آگئی ہے۔

آسمان پر اندھیرہ چھا رہا تھا۔ سردی کی شدت میں بھی کافی اضافہ ہو گیا تھا۔

سردی سے ہاس کے ہاتھ پیرسن ہو رہے تھے۔ گہرے گہرے سانس کھینچتی وہ سردی کو کم کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔ ہر طرف اندھیرہ پھیل چکا تھا یہ ایک پوش علاقہ ارد گرد خالی پلاٹس تھے کہی کہی کوئی گھر بنا ہوا تھا۔ تھک کے وہ ایک جگہ پر کھڑی ہو گئی۔

Classic Urdu Material

مجھے انکل کو کال کرنی چاہیے پتہ نہیں کہا ہو میں۔ اس نے پریشانی سے سوچا اور بیگ سے موبائل نکالا۔

لیکن شاید اس کی قسمت خراب تھی موبائل بند تھا۔ اسنے اسے آن کرنے کی کوشش کی لیکن شاید اس کی بیٹری ختم تھی۔

بے بسی سے اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن کوئی زی روح بھی نظر نہیں آیا۔ اندھیرہ بڑھتے ہی اسے اس جگہ سے خوف محسوس ہونا شروع ہوا۔ سردی سے ہاتھ پاؤں نیلے پڑ رہے تھے ناتواہ آگے جاسکتی تھی ناپیچھے۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا۔ تبھی اسے دور سے گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمکتی نظر آئی۔

اور اس کے پاس آ کے روکی وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہٹی۔ اور ایک شخص گاڑی سے باہر نکلا۔ اس نے سر اٹھا کے اس شخص کی طرف دیکھا۔ اور یہ دیکھ کے اسے حیرت کا جھٹکا لگا کیوں کہ وہ کوئی اور نہیں سقر تھا۔

آپ اس وقت یہاں کیا کر رہی ہے۔ سقر نے হাস کی جانب قدم بڑھاتے ہوئے پوچھا۔ جو سردی میں بھی کسی جیکٹ کے بغیر تھی۔ اور سردی سے کانپ رہی تھی۔ اسے اس

Classic Urdu Material

حالت میں دیکھ کے اس کے ماتھے پے بل پڑے تھے۔ ضبط سے اس نے مٹھیوں کو بھینچا تھا

-

وہ۔ وہ میں راستہ بھول گئی ہو۔ حلق تر کرتی وہ بمشکل گویا ہوئی۔

کیا۔ سقر نے ہاچھنبے سے اسے دوبارہ پوچھا۔ جیسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہو۔

سر جھکائے وہ ہاتھ کو مسل رہی تھی۔

میں راستہ بھول گئی تھی۔ وہ شرمندگی سے سر جھکائے ہوئے بولی۔

ٹھیک ہے بیٹھے میں آپ کو ڈراپ کر دیتا ہوں یہ علاقہ سیف نہیں ہے۔ سقر نے ادھر ادھر

نظر دوڑاتے ہوئے اسے کہا۔

مریم نے شش و پنج سے اسے دیکھا۔ وہ اس کے ٹیچر تھے لیکن کیا وہ ان پے بھروسہ کر سکتی

تھی۔

سقر نے آگے بڑھ کے فرنٹ ڈور کھولا۔ نظریں مسلسل ارد گرد کا معائنہ کر رہی تھی۔ یہ

جگہ ریڈلائٹ ایریا سے پانچ منٹ دور تھی۔ اس سوچ کے آتے ہی اس نے ضبط سے

مٹھیوں کو بھینچا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ جھجکتی ہوئی اندر بیٹھ گئی۔ اس کے علاوہ اس کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا۔

دروازہ بند کر کے اس نے چہرے پے پھیرتے خود کو کمپوز کیا۔

وہ لیپ ٹاپ پے کام کر رہا تھا جب اس نے مریم کی لوکیشن چیک کی۔ اور اس لوکیشن دیکھ

کے اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ گاڑی کی کیزاٹھاتا وہ فوراً باہر بھاگا تھا۔

گاڑی فل سپیڈ پے بھگاتے اس نے مریم کا نمبر ٹرائے کیا۔ لیکن وہ بند جا رہا۔ سٹرننگ

ہاتھ سجھائے اس نے گاڑی فل سپیڈ پے چھوڑ دی اور ایک گھنٹے کا راست پندرہ منٹ میں تے

کیا۔ اسے سہی سلامت دیکھ کے اس نے سکون کا سانس لیا۔

لیکن اس کی حالت دیکھ کے اس کا غصہ پھر سے عود کے آیا تھا۔

فرنٹ سیٹ پے بیٹھتے ہوئے اس نے اس سے ہائیڈریس پوچھا۔

ہاتھوں کو مسلتے ہوئے مدھم لہجے میں اس نے اپنا ایڈریس بتایا۔

Classic Urdu Material

یہ لو یہ پہن لو۔ ہیٹر تیز کر کے اس نے اپنی جیکٹ اتار کے اس کی طرف بڑھائی۔

مریم نے شش و پنج سے اسے دیکھا۔

سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔ وہ اس کی کیفیت کو سمجھ سکتا تھا۔

اس نے جھجکتے ہوئے جیکٹ اس سے لے کے پہن لی۔

لیکن اب زپ اس سے بند نہیں ہو رہی تھی۔ اس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔

سقر نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔

کافی دیر کوشش کے بعد جب وہ کامیاب ناہوئی تو اس نے گرے آنکھوں سے سقر کو دیکھا

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لائو میں کر دیتا ہو۔ سقر کہتا ہوا اس کی طرف جھکا۔ اور زپ کو بند کیا۔

مریم سانس روکے پلکیں جھکائے بیٹھی تھی۔

اس نے دلچسپی سے اس کی کپکپاتی پلکوں کو دیکھا۔ اور فوراً سے پیچھے ہٹا۔

Classic Urdu Material

آپ جانتی ہے یہ کونسا علاقہ ہے۔ ڈرائیونگ کرتے ہوئے ایک سرسری سی نظر اس پے ڈالتے ہوئے اس نے پوچھا۔

نہیں۔ وہ ابھی تک سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ہاتھوں کو جیکٹ کی جیبوں میں ڈالے پہلے کچھ پر سکون لگ رہی تھی۔

پھر کیسے آئی یہاں پے۔ اس نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اگر وہ جانتی نہیں تھی تو آئی کیسے یہاں۔

مریم اس لڑکی کی ساری بات اسے بتائی۔

واٹ۔ مریم کی بات سن کے وہ زور سے بولا کم اور دھاڑہ زیادہ تھا۔

وہ لڑکی تمہیں بیوقوف بنا کے گئی تھی۔ سقر نے غصے سے گاڑی روکتے ہوئے کہا۔

اس کی دھاڑ پے مریم نے سہم کے اسے دیکھا۔

جانتی ہو وہ کون سا علاقہ تھا۔ اس کی حالت ے پیش نظر اب کی بار وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔

نہیں۔ مریم نے نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material

وہ ریڈ لائٹ ایریا تھا۔ سقر نے سٹیرنگ پے ایک مکا برساتے ہوئے کہا۔

مریم ن پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھا۔

اگر آج میں نا پہنچتا تو جانتی ہو کیا ہو سکتا تھا تمہارے ساتھ۔

مجھے اس لڑکی نے کہا تھا۔ مریم نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

کوئی بھی تم سے کچھ بھی کہے گا اور تم مان لو گی۔ یہ سویڈن ہے۔ وہ لڑکی تمہارے ساتھ گیم کھیل کے گئی تھی۔ سقر کو اس کی بیوقوفی پے جی بھر کے تانوا آیا تھا۔

کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔ اس نے غصے سے مریم کی طرف دیکھا۔ جو بھیگی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

گرے آنکھیں شہد رنگ آنکھوں سے ٹکرائی تھی۔

اس کی آنکھوں ی نمی دیکھ کے سقر کا غصہ ایک پل میں اڑن چھو ہوا تھا۔ جو بھی تھا اس میں اس کا قصور نہیں تھا۔ اسے یہ سب اگر بتایا ہوتا کسی نے تو وہ کبھی ایسی غلطی کرنے کا نا سوچتی۔

Classic Urdu Material

لیکن اس لڑکی کو وہ نہیں چھوڑے گا۔ دل میں عہد کرتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ اور دس منٹ میں مریم کے گھر کے سامنے روکی۔

مریم فوراً سے اتری اور بھاگتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی۔

اس گھر میں جاتے دیکھ اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

مجھے اگلے آدھے گھنٹے میں اس لڑکی کا ایڈریس چاہیے جس نے مریم کی جیکٹ لی تھی۔ پورے شہر کے کیمرے چیک کرو۔

اگر آدھے گھنٹے سے ایک منٹ بھی اوپر ہو تو تم زندہ نظر نہیں آؤ گے۔ غصے سے کہتے ہوئے اس نے موبائل سیٹ پر پھینکا۔ اور نظریں اوپر کھڑکی پر ٹکادی۔ شاید وہ ابھی کمرے میں نہیں آئی تھی۔

اندرونی دروازے پر پہنچتے ہی اس کا استقبال پیلے پھولوں کی باسکٹ نے کیا تھا۔ ایک گہرا سانس لیتے اس نے باسکٹ کو اٹھایا اور دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔ اور سیدھی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

Classic Urdu Material

ہیٹر آن کرتے وہ کمبل میں گھس گئی۔ اس وقت کسی بھی احساس سے زیادہ اسے سردی کا احساس ہو رہا تھا۔

لمبے لمبے سانس لے کے اس نے خود کو کمپوز کیا۔ اور سائیڈ ٹیبل پے بڑی باسکٹ کو دیکھا۔
اس پے پڑے کارڈ کو دیکھ کے اس کے ماتھے کے بل نمایا ہوئے تھے۔
پھر تجس کے ہاتھوں مجبور ہو کے ہاس نے کارڈ کو اٹھایا اور پڑھنا شروع کیا۔

If I could have just one

Wish, I would wish to

Woke up everyday to the

Sound of your breath

On my neck, the warmth of

Your lips on my cheek, the

Touch of your fingers on

Classic Urdu Material

My skin, and the feel of
Your heart breathing with
Mine ... Knowing that I
Could never find that
Feelings with anyone other....
Unknown..

نظم پڑھ کے اسکا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ سرخ چہرے کے ساتھ اس نے کارڈ کو گھورا جیسے وہ
شخص ہو۔

پورا انگریز ہے یہ تو۔ سوچیں۔ اس نے کارڈ کو ٹیبل پے پھینکتے ہوئے ناک چڑھا کے کہا۔
اور بلینکٹ اپنے اوپر اوڑھتی لیٹ گئی۔

وہ اس وقت بیڈ پے بیٹھی کسی گہری سوچ میں تھی۔ کھڑکی سے باہر آسمان کو گھورتی کافی
کے چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی۔

Classic Urdu Material

باہر آسمان پے سفیدی چھائی تھی۔

کافی کاکپ ٹیبل پے رکھ کے اس نے اپنے سامے پڑے چھوٹے سے کالے چمڑے کے بیگ کو دیکھا۔ پر سوچ نظریں بیگ پے جماتے اس نے اسے کھولا۔ اور اس میں سے ہیرا نکالا۔ دن کی روشنی میں وہ اس رات سے بالکل مختلف نظر آ رہا تھا۔

وہ عجیب سی شکل کا تھا۔ گھور سے دیکھنے پے کسی جانور لگتا تھا جس کو چھوٹے چھوٹے ہیروں کے ساتھ بنایا گیا تھا جو اکٹھے ہو کے ایک بڑے ہیرے کی شکل کے لگتا تھا۔ اس نے غور سے اسے دیکھا۔

اس کے درمیان میں ایک باریک سی لائن تھی جو بہت غور سے دیکھنے پے نظر آتی تھی۔

اس نے ان دونوں حصوں کو علیحدہ کرنے کی کوشش کی۔ دونوں طرف سے اسے کھینچا۔ لیکن نہیں کھلا۔

اف کیا مصیبت ہے۔ اس نے جھنجلا کے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

پھر جیسے اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔

Classic Urdu Material

اس نے اسے گول گول گمایا اور وہ ایک کلک کی آواز کے ساتھ کھلا۔

ایک جاندار مسکراہٹ نے مریم کے چہرے کا احاطہ کیا۔

وہ ڈائمنڈ دو ٹکڑوں میں بٹ گیا۔ وہ ایک یو ایس بی تھی۔

اس نے یو ایس بی لیپ ٹاپ میں لگائی اس میں صرف ایک ہی ویڈیو تھی۔ دھڑکتے دل کے

ساتھ اس نے پلے کا بٹن کلک کیا۔

سامنے ایک ویڈیو چل رہی تھی۔

ہائے میں ابراہیم ہو۔ میں نے یو ویڈیو تمہارے لیے بنائی ہے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہو۔

وہ کسی گھر میں کھڑے تھے اور اضطرابی انداز میں بول رہے تھے۔

بابا۔ وہ سکرین پر ہاتھ پھیرتی بولی تھی۔ آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑ کے گالوں پر بہہ رہے

تھے۔

میں جانتا ہوں تمہیں میرا خط مل چکا ہے اسی لیے یہ یو ایس بی تمہارے پاس ہے۔ میں نے خط

میں جو کچھ بھی لکھا وہ سب سچ تھا۔ میں نے تمہارے لیے جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ تمہاری

بھلائی کے لیے کیا ہے۔ اپنے بابا پر یقین رکھنا وہ تمہارے لیے کوئی بھی غلط فیصلہ نہیں کر

Classic Urdu Material

کوڈھونڈنا ہے (punisher) سکتے۔ میرے فیصلے کی لاج رکھنا۔ اور اب تمہیں پینشٹر) وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تم نے ہر حال میں یہ جنگ جیتی ہے۔ ویڈیو ختم ہو چکی تھی اور وہ بس ایک ٹک سیاہ سکرین کو دیکھ رہی تھی۔

گاڑی مصروف سڑک پر روادا تھی۔ وہ بے نیاز سا باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ویوی فل سپیڈ پر گاڑی کو دوڑا رہی تھی۔

تمہیں پورا یقین ہے نا کہ وہ لوگ وہاں ہی میٹنگ کر رہے ہیں۔ سقر نے اس کو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

یس آئی ایم ہنڈرڈ پر سنٹ شور کے وہ لوگ آج ہی میٹنگ کر رہے ہیں وہ لوگ کوئی بہت بڑی ڈیل کر رہے ہیں۔ ویوی نے کندھے اچکاتے ہوئے مصروف انداز میں کہا اور گاڑی کو ایک جھٹکے سے موڑا۔

Classic Urdu Material

وہاں ایک لڑکا ہے جس کی ہلکی داڑھی ہے اور ہلکی ہلکی مونچھیں ہمیں اسے پکڑنا ہے۔ شاید وہ ہمیں ایلوینو تک پہنچنے میں مدد کرے۔

گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی وہ دونوں باہر نکلے۔

آٹھویں فلور کے روم نمبر سیون میں ہے وہ لوگ۔ ویوی نے لفٹ میں بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

سقر نے بے نیازی سے اس کی طرف دیکھا۔

لفٹ کے رکتے ہی وہ دونوں باہر نکلے۔ پورا کوریڈور سنسان تھا۔

تمہیں اپنا پلین پتا ہے نا۔ ویوی نے سقر کی طرف دیکھتے ہوئے تصدیق کی۔ جو اپنی گن لوڈ کر رہا تھا۔

ہاں مجھے پتا ہے۔ سقر نے دیوار کے ساتھ لگتے ہوئے اگلے کوریڈور میں محتاط نظروں سے جھانکتے ہوئے کہا۔

کوریڈور پورا خالی تھا۔ بس ایک ویٹر ٹرالی گھسیٹ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

چلو راستہ صاف ہے۔ سقر نے گن والا ہاتھ نیچے گراتے ہوئے کہا۔ اور ویٹر کے پیچھے ہو لیا

-

ویٹر نے ڈور بیل پے ہاتھ رکھ کے رنگ کیا۔ اندر موجود شخص نے تصدیق کر کے جیسے ہی دروازہ کھولا۔ سقر نے ویٹر کے سر کا نشانہ لیا۔ اور اندر کوئی چیز پھینکی۔

وہ چیز گول گول کمرے کے وسط میں گھوم رہی تھی۔

بوم۔ اندر موجود ایک شخص نے اسے دیکھ کے چینختے ہوئے کہا۔

سب لوگ ادھر ادھر بھاگتے چیزوں کے پیچھے چھپ گئے۔

کافی دیر تک کوئی دھماکا نہیں ہوا۔ تو ایک شخص اٹھ کے اس چیز کے پاس آیا۔ اور اسے اٹھا کے دیکھا۔

یہ ایک شگرپاٹ ہے۔ اس نے ہنستے ہوئے۔ باقی سب بھی ہنسنے لگ گئے۔

اس بات سے بے خبر کے موت ان کے دروازے پے کھڑی ہے۔

تبھی وہ اندر داخل ہوا اور یکے بعد دیگرے پانچ فائر ان پانچوں کے کیے۔

Classic Urdu Material

وہ پانچوں زمین پے لیٹے کراہ رہے تھے۔

تم نے تو کہا تھا یہاں صرف ایک شخص ہوگا یہاں تو پانچ ہے۔ سقر نے ویوی پے چینختے ہوئے کہا۔

مجھے تو یہی انفارمیشن ملی تھی ایک داڑھی والا شخص ہوگا لیکن یہاں تو سب کی ہی داڑھی ہے۔ ویوی نے سقر کے غصے سے گھبراتے ہوئے ان پانچوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
سب کی داڑھی نہیں ہے۔ سقر نے ایک شخص کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ اٹھتا اس نے ایک فائر اس کے سر میں کیا وہ وہی ڈھیر ہو گیا۔

تمہیں کیسے پتہ مجھے تو سب کی ایک جیسی ہی لگ رہی ہے۔ ویوی نے ہالچھن سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ دیکھو یہ کلین شیو ہے۔ سقر نے ایک شخص کے چہرے کو جوتے سے اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

اور ایک گولی اس کے سر میں ماری۔

Classic Urdu Material

اوهہہ ہمیں ان میں سے داڑھی والے شخص کو ڈھونڈنا ہے۔ ویوی نے دوسرے شخص کو سیدھا کرتے ہوئے کہا اس کے بھی کلین شیو تھی۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے اس کے سینے میں فائر کیا۔

بتاؤ ایلوینو کا سیکرٹری کون ہے۔ سقر نے ایک شخص کو کالر سے پکڑتے ہوئے پوچھا۔ جس کی ہلکی ہلکی داڑھی اور مونچھیں تھی۔

میں نہیں جانتا۔ اس شخص نے درد سے کراہتے ہوئے کہا۔

سقر نے تین فائر اس کے سر اور سینے میں کیے۔

یہ کیا کام نے مجھے پوچھنے تو دیتے اس سے۔ ویوی تلملاتے ہوئے سقر کو دیکھ کے کہا۔

وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔ سقر نے بے نیازی سے گن اپنی پینٹ میں اڑتے ہوئے جواب دیا۔

ہاں تمہیں تو جیسے الہام ہوا تھا۔ اتنی مشکل سے تو ایک شخص ملا تھا۔ جو ایلوینو تک پہنچا سکتا

تھا۔ ویوی نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے کوئی بھی آسکتا ہے یہاں۔ سقر نے ٹیبل پر پڑی چیزوں میں

کچھ چیزیں اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔

Classic Urdu Material

ویوی نے ایک تاسف زدہ نظر اس شخص پے ڈالی اور سقر کے ہمقدم ہوئی۔

وہ اس گاڑی میں بیٹھی سامنے کھڑی اونچی عمارت کو دیکھ رہی تھی۔ پوری عمارت برف سے ڈھکی تھی۔ باہر ہلکی ہلکی برف باری ہو رہی تھی۔ اوئل دسمبر کے دن تھے۔ جس کی وجہ سے سردی مزید بڑھ گئی تھی۔ کل آخری اگزام کے بعد اس نے پینیشنر کو ڈھونڈنے کا فیصلہ کیا تھا۔

اس کا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔ شاید ان دیکھے شخص کے نام کا رعب تھا۔ پینیشنر (سزا دینے والا) اس کا نام سوچتے ہی اس نے خوف سے جھرجھری لی۔ گرے آنکھیں بے چینی سے سامنے بنی عمارت کو دیکھ رہی تھی۔ خوف، بے چینی، رعب، گھبراہٹ کے ملے جلے احساسات کے ساتھ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ دل عجیب ہی لے پے دھڑک رہا تھا۔ اللہ کرے وہ ملے ہی نا۔ اس نے شدت سے دعا کی۔

نہیں اگر وہ ناملا تو پھر میری مدد کون کرے گا۔ اگلے پل اس نے اپنی سوچ کی نفی کی۔ پھر جھنجلا کے سامنے دیکھا۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت بلیک سکرٹ کے ساتھ بلیک ہی کوٹ پہنے ہوئے بلیک نقاب کیے گرے
آنکھیں واضح نظر آرہی تھی۔

ہاتھوں میں بلیک دستانے پہن رکھے تھے۔ لیکن پھر بھی سے اپنے ہاتھ ٹھنڈے محسوس
رہے تھے۔

ہاتھ چہرے پے پھیر کے اس نے خود کو ریلیکس کیا اور گہرے گہرے سانس لیتی وہ گاڑی
سے اتری۔ گاڑی سے نکلتے ہی ٹھنڈے ہوا کے جھونکے اس ٹکرائے وپوری طرح کانپ گئی
۔ گاڑی لاک کر کے ہاس قدم گھر کی جانب بڑھایے تبھی ایک گارڈ نمودار ہوا۔

گارڈ نے ادب سے اس کے سامنے **Madam how can I help you**
کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ برف باری اب رک چکی تھی۔

امم مجھے نیشتر سے ملنا ہے۔ مریم نے اپنے دونوں ہاتھ آپس میں مسلتے ہوئے بے چینی
سے کہا۔

اسے بیچھ دو اندر۔ گارڈ کے اُرفون میں کسی کی رعب دار آواز ابھری۔

یس شیور میم آئے۔ گارڈ نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material

مریم نے الجھن سے اسے دیکھا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے چل دی۔
ہاتھوں کو آپس میں مسلتی وہ کافی کنفیوزڈ ہو رہی تھی۔

وہ لوگ اب ایک راہداری سے گزر رہے تھے باہر کی نسبت اندر درجہ حرارت کافی زیادہ
تھا۔

سنو تمہارے باس گھر پہنچے کیا۔ مریم نے گارڈ کو پکارتے ہوئے کہا۔
نہیں۔ گارڈ نے اُتر فون میں ابھرتی آواز کے مطابق جواب دیا۔

اوہہہہ سہی۔ مریم نے مایوسی سے سر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ کاش میں دعا کرتی اس نے
خود کو سرزنش کیا۔

اب وہ لوگ ایک لائن میں کھڑے تھے۔ پورا لائن خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔
دیواروں پر سینکڑوں تصویروں آویزا تھی۔

وہ گردن گمائے پورے لائن کا جائزہ لے رہی تھی۔

Classic Urdu Material

آپ یہاں سرکائیٹ کر سکتی ہے۔ وہ بس تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہے۔ گارڈ اسے کہتا
دراوزے سے چلا گیا۔

تبھی اس کی نظر سامنے لگی تصویروں پر پڑی۔ تصویر میں موجود شخص کو دیکھ کے اسے
حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

وہ اس وقت کچن میں کھڑی کافی بنا رہی تھی۔ جب اس کا موبائل رنگ کیا۔ جس پر سبین
کالنگ جگمگا رہا تھا۔

اس نے مسکراتے ہوئے کال پک کی۔

اسلام و علیکم کیسی ہو۔ کافی کپ میں ڈالتے ہوئے وہ مسکرا کے بولی۔

و علیکم اسلام ڈیر جلدی سے ریڈی ہو جائو میں تمہیں لینے آرہی ہو۔ دوسری طرف سے
سبین پر جوش سی بولی۔

کہا جانا ہے۔ مریم نے کافی کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

اوهههه سہی۔ مریم نے مایوسی سے سر سر جھکاتے ہوئے کہا۔ کاش میں دعا کر تی اس نے خود کو سرزنش کیا۔

اب وہ لوگ ایک لائونج میں پکھڑے تھے۔ پورا لائونج خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ دیواروں پر سینٹگزا اور تصویریں آویزا تھی۔

وہ گردن گمائے پورے لائونج کا جائزہ لے رہی تھی۔

آپ یہاں سرکاویٹ کر سکتی ہے۔ وہ بس تھوڑی دیر میں پہنچنے والے ہے۔ گارڈ اسے کہتا دروازے سے چلا گیا۔

تبھی اس کی نظر سامنے لگی تصویروں پر پڑی۔ تصویر میں موجود شخص کو دیکھ کے اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

وہ اس وقت کچن میں کھڑی کافی بنا رہی تھی۔ جب اس کا موبائل رنگ کیا۔ جس پر سبین کالنگ جگمگا رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے مسکراتے ہوئے کال پک کی۔

اسلام و علیکم کیسی ہو۔ کافی کپ میں ڈالتے ہوئے وہ مسکرا کے بولی۔

و علیکم اسلام ڈیئر جلدی سے ریڈی ہو جائو میں تمہیں لینے آرہی ہو۔ دوسری طرف سے سبین پر جوش سی بولی۔

کہا جانا ہے۔ مریم نے کافی کاسپ لیتے ہوئے پوچھا۔

گیس و آٹ کہا جانا ہے۔ سبین نے فواد کو گھورتے ہوئے کہا جو اسے جانے کا اشارہ کر رہا تھا

کہا۔ مریم نے آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

در فٹنگ۔ سبین نے یک لفظی جواب دیا وہ کافی پر جوش لگ رہی تھی۔

اتنی سنو میں۔ مریم نے ونڈو سے باہر لان میں جھانکتے ہوئے اچھنبے سے کہا جہاں ہر چیز برف سے ڈھکی تھی۔

Classic Urdu Material

جی ہاں سنو میں تم بس جلدی سے ریڈی ہو جاؤ میں پانچ منٹ میں پہنچ رہی ہو۔ سبین نے کہہ کے فوراً سے کال بند کر دی۔

مریم ارے ارے کرتی رہ گئی

اس نے جھنجلا کے موبائل کو گھورا۔ اور پھر اپنے کپڑوں کو جو کے باہر جانے کے لی بالکل موزوں نہیں تھے۔

پانچ منٹ۔ بڑ بڑا کے وہ جلدی سے کمرے کی طرف بھاگی۔ کیوں کے سبین نے ٹھیک پانچ منٹ بعد پہنچ جانا تھا پھر ہارن پے ہارن بجانا تھا۔

اور وہی ہوا ٹھیک پانچ منٹ بعد سبین ہارن پے ہاتھ رکھے اسکی منتظر تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی باہر کو لپکی۔

بس بس اب ہاتھ اٹھاؤ تم پوری سوسائٹی کو اٹھاؤ گی کیا۔ مریم نے سبین کو گھورتے ہوئے کہا جو ہارن پے ہاتھ رکھ کے اٹھانا بھول جاتی تھی۔

اس وقت رات کے چھ بج رہے تھے۔ سردی کی وجہ سے پانچ بجے ہی اندھیرا پھیل جاتا تھا۔

اوہ سوری چلو اب جلدی سے بیٹھو۔ سبین نے ہارن سے ہاتھ اٹھاتے ہوئے مسکرا کے کہا۔

Classic Urdu Material

تمہیں پتہ ہے اتنی بار کمپلین آچکی ہے تمہاری تم جب بھی آتی ہو ایسے ہی کرتی ہو ارد گرد کے لوگ ڈسٹرب ہوتے ہے۔ مریم نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اچھا ہوا تم نے مجھے بتا دیا آج کے بعد نہیں آئے گی کمپلین۔ سبین نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

نو وے تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔ فواد تم ہی سمجھاؤ اسے۔ مریم نے روہانسی ہو کے کہا۔ کیو کے اتنے عرصے میں وہ سبین کی عادتوں سے واقف ہو گئی تھی۔ جو پوری جلا د قسم کی تھی۔ لڑکیوں والی نرم مزاجی اس میں نادار تھی۔

میں کیا سمجھاؤ یہ تو میرے ساتھ بھی گنڈا گردی کرتی ہے۔ فواد نے معصومیت سے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

جس پے سبین نے ایک جتنا ہی نظر مریم پے ڈالی اور گاڑی کی سپیڈ تیز کی۔ گاڑی ہوائوں سے باتیں کرتی برف سے ڈھکی سڑک پے رواں تھی۔

سبین آہستہ ڈرائیو کرو مجھے ہارٹ اٹیک آجائے گا۔ مریم نے دل پے ہاتھ رکھتے ہوئے خفگی سے اسے گھورا۔ اس گد گدی محسوس ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اوہ ڈول کچھ نہیں ہوتا تمہیں ہم ہاسپٹل لے جائے گے۔ سبین نے ایک آنکھ دباتے ہوئے اسے کی طرف دیکھ کے کہا۔

فواد۔ مریم نے بے چارگی سے فواد دیکھا جو کافی خوش لگ رہا تھا۔
مجھے تو معاف رکھو میں نے تیج نہیں کھانا۔ فواد نے چہرے پر مظلومیت طاری کرتے ہوئے کہا۔

اواتنے تم مظلوم۔ سبین نے ایک تیج اس کے پیٹ میں مارا۔

جنگلی بلی۔ فواد نے خونخوار نظروں سے سبین کو گھورتے ہوئے کہا۔

دیکھا تم نے یہ سلوک کرتی ہے میرے ساتھ۔ فواد نے پیچھے مڑ کے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو خفگی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

اب میری بہن تم رونے نا لگ جانا نہیں مرتی تم۔ فواد نے ہنستے ہوئے اسے چھیڑا جانتا تھا وہ بات بات پر رونے بیٹھ جاتی تھی۔

میں کب رو رہی ہو۔ مریم نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اسے واقعی رونا آ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اچھا اچھا بس ٹھیک ہے ہم پہنچنے والے ہے۔ فواد نے اسے دلا سادیا۔

سبین نے مسکرا کے اسے دیکھا اور سپیڈ مزید تیز کر دی۔ مریم نے خفگی سے دونوں کو دیکھا اور چہرہ موڑ کے باہر دیکھنے لگ گئی تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ مطلوبہ جگہ پہ پہنچ چکے تھے۔

وہ کافی بڑا پلازہ تھا جہاں سپورٹس کار کھڑی تھیں۔ لڑکے لڑکیاں موج مستی کرتے نظر آ رہے تھے۔

چلو روٹھی حسینہ باہر آجائو۔ سبین نے دروازے سے اندر جانتے ہوئے مریم کو پچکارتے کہا جو روٹھ کے بیٹھی۔

میں نہیں آرہی تم میری بات نہیں مانتی۔ مریم نے رخ پھیرتے ہوئے ناراضگی سے کہا۔

اوہ میری سویٹ ڈول اب مان لو گی تمہاری بات چلو آؤ باہر۔ سبین نے اس کے گلے لگتے ہوئے محبت سے کہا۔

پکا۔ مریم نے انگلی اٹھاتے ہوئے تصدیق کی۔

پکا۔ سبین نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

اور گنڈا گردی بھی نہیں دکھائو گی۔ ایک اور شرط رکھی۔

بالکل نہیں کرو گی۔ سبین نے سر ہلاتے ہوئے کہا

چلو اب جلدی کرو۔ سبین اس کا ہاتھ پکڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔

یہ کونسی جگہ ہے۔ تم مجھے یہاں کیوں لائی ہو۔ مریم نے ارد گرد نظریں گھماتے ہوئے استفسار کیا۔

ارد گرد کھڑی سپورٹس کارز کو دیکھ کے کسی شور و م کا گمان ہوتا تھا۔

بتایا تو تھا ڈرننگ کرنے آئے ہے۔ سبین نے ارد گرد کسی کو تلاش کرتے ہوئے کہا۔

اوہ چلو آؤ تمہیں کسی سے ملواتی ہو۔ سبین نے ایک طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ جہاں فواد کھڑا کسی سے بات کر رہا تھا۔

ہائے مار کر ز۔ سبین نے فواد کے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھتے ہوئے مسکرا کے کہا۔ وہ ایک سویڈن نقوش کا مالک لڑکا تھا جس کی آنکھیں گرے اور بال بلیک تھے۔ سرخ و سفید رنگت

کا حامل وہ ایک وجیہ مرد تھا۔

Classic Urdu Material

ہائے سبی کیسی ہو آج بہت دنوں کے بعد آئی ہو۔ مارکرز نے مسکراتے ہوئے شکوہ کیا۔

بس اگزامز میں بڑی تھی۔ سبین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اس سے ملویہ میری فرینڈ ہے مریم۔ سبین نے مریم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ہائے مریم۔ ویلکم ٹو آؤر گیراج۔ مارکرز نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے خوش اخلاقی سے کہا۔

تھینکس۔ مریم نے کنفیوزڈ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

آج گیم کون کرے گا۔ سبین نے ارد گرد دیکھتے ہوئے مارکرز سے پوچھا۔

ایک نیا لڑکا ہے کافی دنوں سے جیت رہا ہے وہ کرے گا۔ مارکرز نے ہائیک لڑکے کی

طرف اشارہ کیا۔ وہ ایک جاپانی نقوش کا لڑکا تھا جو کافی شارپ نظر آ رہا تھا۔

اوکے چلو آج اس کو ہر دیتے ہے۔ سبین نے ہاپنے برائوں بالوں کو لہراتے ہوئے ایک ادا

سے کہا اور نیلی آنکھیں اس لڑکے پے ٹکادی۔

ٹھیک ہے تم کیا لگانو گی شرط میں۔ مارکرز نے اس لڑکے کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material

ہزار کرونا۔ سبین نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

خیال سے وہ بہت تیز ہے۔ مار کر زنی فکر مندی سے سبین کو دیکھتے ہوئے کہا جو گاڑی میں بیٹھ رہی تھی۔

لیکن مجھ سے کم نہیں۔ سبین نے آنکھ دباتے ہوئے کہا۔

تھوڑی ہی دیر میں ریس سٹارٹ ہو گئی۔

گاڑیاں گول گول گھومتی نیچے اتر رہی تھی۔ کبھی سبین آگے ہو جاتی تو کبھی وہ لڑکا۔

سب نوجوان ہوٹنگ کرتے ان دونوں کو سراہ رہے تھے۔

اگلے آدھے گھنٹے میں سبی ریس جیت چکی تھی۔

یا ہو تم جیت گئی۔ مریم نے اسے گلے لگاتے ہوئے نارہ لگایا۔

چلو ایک اور لگائے۔ سبین نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔

اب بھی تم ہی جیتنا۔ مریم نے انگلی اٹھا کے وارنگ دی۔

Classic Urdu Material

اور باقی کی پوری رات مریم نے ایک نئی دنیا کو تسخیر کرتے ہوئے گزاری۔ صبح پانچ بجے کے قریب وہ گھر لوٹی تھی۔ آنکھیں تھکن سے درد کر رہی تھیں۔

روم میں داخل ہوتے ہی اس نے حجاب ہول کے بیڈپے اچھالا۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ بالوں کو جوڑے سے آزاد کر رہی تھی جب اس کی سماعت سے کسی کی بھاری آواز ٹکرائی۔

شریف لڑکیاں پوری رات گھر سے باہر نہیں گزرتی۔ آواز میں طنز واضح تھا۔

کون ہے وہاں۔ اس نے خوف سے اندھیرے میں گھورتے ہوئے کہا۔

تبھی اس کے نتھنوں سے اس کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو ٹکرائی۔

دوسری جانب خاموشی چھائی رہی۔

اس نے جیسے ہی لائٹ جلانے کے ہاتھ آگے بڑھایا اس شخص نے اس کا ہاتھ دبوچا کہ اسے دیوار کے ساتھ لگایا۔

Classic Urdu Material

کون ہو تم۔ اس ن اندھیرے میں ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے پوچھا۔ اندھیرے میں اس شخص کا صرف ہیولہ نظر آ رہا تھا۔

وہی جسے تم ڈھونڈ رہی ہو۔ وہ اس کے کان کے پاس بولا تھا۔ اس کی دہکتی سانسیں اسے اپنی گردن پے محسوس ہوئی تھی۔

مریم نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کو مارنے کی کوشش کی۔ جسے اس نے پکڑ کے فوراً ناکام کیا۔

اب اس کے دونوں ہاتھ اس کی گرفت میں تھے۔

اس کی حرکت پے وہ محفوظ ہوا تھا۔

اب کی بار اس نے اپنے ٹانگ اس کے مارنے کی کوشش کی اس نے فوراً اسے اس کی ٹانگ کو لاک کیا۔

اس کی اس حرکت پے مریم نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material

پھر اپنی دوسری ٹانگ کی مدد سے اسے مارنے کی کوشش کیا سے بھی اس نے فوراً سے لاک کیا۔ اب وہ پوری طرح سے اس کی گرفت میں تھی۔ اس کی گرفت میں مچلتی وہ خود کو آزاد کروانے کی کوشش میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔
چھوڑ مجھے۔ خود کو ناکام دیکھ کے وہ چینخی تھی۔

اگر ہمت ہے تو کروالو آزاد۔ اس نے گرفت مضبوط کرتے ہوئے کہا۔ ان دونوں کے درمیان فاصلہ ناہونے کے برابر تھا۔

اس نے خود کو اس سے دور کرنے کے لیے سر کو جھٹکا دیا جس سے اس کے بال بکھرے تھے لیکن پھر بھی اس سے دور ناہو سکی۔ اپنی بے بسی پے اسے جی بھر کے رونا آیا تھا۔

میرے گھر کیا کرنے آئی تھی۔ اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔ اس کی دونوں بازوؤں کو ایک ہاتھ میں جھکڑتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پے آئے بال پیچھے کیے تھے۔

میں کیوں بتاؤ تمہیں۔ مریم نے ہٹ دھرمی سے جواب دیا۔ اس کی گرم سانسوں کی تپش سے اسے اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

میری بات کا جواب دو۔ تم مجھ سے سوال نہیں کر سکتی۔ اب ی بار سختی سے بولا تھا۔

اپنا منہ پیچھے کر و پہلے تمہاری سانسوں کی تپش میرے کندھے پہ چب رہی ہے۔ مریم نے اپنی گردن کو ایک طرف کو ڈھلکاتے ہوئے کہا۔

میری بات کا جواب دو۔ اس نے چہرہ مزید اس کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔ اس نے کمزور سے لہجے میں دھمکی دی تھی۔

میں کیا کر سکتا ہوں اس کا انڈازہ بہت اچھے سے ہو جائے گا تمہیں۔ اب اگر تم نے کوئی فضول

بات کی تو مجھے تمہاری بولتی بھی بند کرنی آتی ہے۔ اس نے معنی خیز لہجے میں وارننگ دی

تھی۔

کیا کر لو گے۔ اس نے اپنے ڈر کو دباتے ہوئے مضبوط لہجے میں جراح کی تھی۔ لیکن اگلے

ہی لمحے اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

جب اس کا سانس اکھڑنے لگا تب وہ اس سے جدا ہوا تھا۔ لمبے لمبے سانس لیتے اس نے اپنا

تنفس بحال کیا تھا۔

Classic Urdu Material

مجھے بابا نے کہا تھا تم سے ملنے کو۔ اس نے اپنی سسکی کو دباتے ہوئے کہا۔ ورنہ اپنی بے بسی پے اسے جی بھر کے رونا آیا تھا۔ آنسوؤں پلکوں کی باڑ توڑ کے گالوں پے بہہ رہے تھے۔ پورا وجود ہولے ہولے کانپ رہا تھا۔ اس نے دل میں اس وقت کو کوساں تھا جب وہ اس کے گھر گئی تھی۔

کیوں بھیجا تھا۔ اس نے بے تاثر لہجے میں پوچھا۔
مجھے نہیں پتا۔ اب کی بار اس نے ہچکیوں سے روتے ہوئے جھوٹ کا سہارا لیا تھا۔
اس کے جھوٹ پے اس کا غصہ عود کے آیا تھا۔ لیکن کمرے میں گونجتیاں کی سسکیوں کے پیش نظر اس نے اپنے لب بھینچے تھے۔
شش رونا نہیں۔ نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے وہ بولا تھا۔ اس کی نرمی پاتے ہی وہ مزید رونے لگ گئی تھی۔

اس نے نرمی سے اس کا سراپنے سینے سے لگایا تھا۔
تم لوگ کیوں مجھے جینے نہیں دیتے۔ ہچکیوں کے درمیان وہ بمشکل بولی تھی۔

کیوں مجھے خوش نہیں ہونے دیتے۔ اس کے سینے پہ سر زور سے مارتے ہوئے اس نے شکوہ کیا تھا۔ جس سے اسے تو کچھ نہیں ہوا تھا لٹا اس کے سر میں درد کی ٹسلیں اٹھنی شروع ہوئی تھی۔

کیوں میری جان سولی پہ لٹکائی ہے۔ پل پل ازیت دینے سے بہتر ہے تم لوگ ایک ہی دفعہ مجھے مار دو میرا قصہ ہی ختم کر دو۔ قطرہ قطرہ زہر دینے کی بجائے ایک ہی دفعہ سارے میرے اندر اتار دہ۔ مجھے اس ازیت سے نجات دے دو جب جب میرے زخم بھرنے لگتے ہیں تب تب میری روح کو کانٹوں پہ گھسیٹتے ہو۔ کیوں کرتے ہو میرے ساتھ ایسا کیا بگاڑ ہے میں نے تم لوگوں کا۔ ہچکیوں کے درمیان بمشکل اس نے اپنی بات پوری کی تھی۔ اگر اس نے اسے تھامنا ہوتا تو وہ یقیناً اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی۔

بس اب میں آگیا ہونا اب کوئی تمہیں پریشان نہیں کرے گا میں سب کچھ ٹھیک کر دوں گا۔ تمہارے سارے زخم بھر دوں گا۔ اس نے اپنی آنکھوں کو سختی سے میچتے ہوئے اس کے سر کا بوسا لیتے اسے سے زیادہ خود دلاسا دیا تھا۔ ورنہ اس کی اس حالت پہ آس کا دل کر رہا تھا

Classic Urdu Material

کے وہ سب کچھ تہس نہس کر دے۔ ہر چیز کو آگ لگا دے۔ اس کا ایک ایک لفظ اسے خنجر کی طرح لگ رہا تھا۔

کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا تم کچھ نہیں کر سکتے سب کچھ تباہ ہو گیا۔ اس نے سختی سے آنکھوں کو میچتے ہوئے کہا اور آخر میں پھوٹ پھوٹ کے رو دی تھی۔ وہ اس وقت ازیت کی انتہاؤں کو چھو رہی تھی۔ کئی دردناک منظر اس کی آنکھوں کے سامنے سے گزرے تھے جنہیں جھٹکنے کے لیے اس نے سر کو زور سے نفی میں ہلایا تھا۔ پورا وجود جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھوں کو آزاد کرتے اس نے اس کے گرد اپنے بازو پھیلائے تھے۔

اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا تھا۔

سب ختم ہو گیا تم نے بہت دیر کر دی آنے میں۔ وہ تم سے پہلے مجھ تک پہنچ گیا۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

آئی ایم سوری۔ اس کے سر کو سہلاتے اس نے نادم لہجے میں کہا تھا

Classic Urdu Material

میرے بابا بھی مجھ سے دور ہو گئے سب چھوڑ گئے مجھے جیسے میں اچھوت ہوان کے لیے۔
میں بالکل اکیلی رہ گئی۔ کوئی نہیں میرے پاس۔ اپنے سر کو اس کے سینے پر مارتی وہ رک
رک کے بولی تھی۔

میں ہونا تمہارے پاس اب میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دو گا میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ دو
گا۔ مرتے دم تک تمہاری حفاظت کرو گا۔ بس ایک دفعہ مجھ پر بھروسہ کر کے دیکھو۔
اس کے سر کو سہلاتے ہوئے اس نے اسے اپنے ہونے کا یقین دلایا تھا۔ اس کی حفاظت کا
وعدہ کیا تھا۔

اب کوئی فائدہ نہیں۔ سب ختم ہو گیا ہے سب ختم ہو گیا۔ وہ آہستہ آہستہ بڑبڑاتی اس کے
بازوؤں میں جھول گئی تھی۔

مریم اٹھو۔ اس نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اس پر مارا تھا۔ جو ہوش و خرد سے بیگانہ اس
کے بازوؤں میں جھول رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اسے احتیاط سے اپنے بازوؤں میں اٹھاتے بیڈ پے لیٹا کے اس نے لائٹس آن کی تھی۔ پورا کمرہ دودھیا روشنی میں نہا گیا۔

اس نے اپنی شہر نگ آنکھیں اس پے ٹکاتے ہوئے اپنے موبائل پے کسی کا نمبر ڈائل کیا تھا۔

ہیلو کینٹ فوراً سے اس ایڈریس پے ایک لیڈی ڈاکٹر کو بھیجو۔ دوسری جانب سے کال رسیو ہوتے ہی وہ تیزی سے بولا تھا۔ شفاف پیشانی پے شکنوں کا جال بچھا تھا۔

صرف دس منٹ اس سے زیادہ نہیں۔ سخت لہجے میں تنبیہ کر کے اس نے کال ڈراپ کرتے موبائل بیڈ پے اچھالا تھا۔

اسکے ہاتھ نرمی سے سہلاتے وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ جہاں آنسوؤں کے نشان تھے۔ آنکھوں کے پوٹے سو جے ہوئے تھے۔ تبھی ڈور بیل ہوئی و فوراً سے نیچے کو

لپکا۔

اسے کیا ہوا ہے۔ اس نے بے چینی ڈاکٹر سے پوچھا۔

Classic Urdu Material

دیکھیے انہیں سٹریس کافی زیادہ ہے جس کی وجہ سے یہ بیہوش ہے۔ ان کی دماغی حالت کافی کمزور ہے۔ اگر یہ ایسے ہی سٹریس لیتی رہی تو ان کو نروس بریک ڈائون بھی ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر نے پروفیشنل انداز میں مریم کو چیک کرتے ہوئے جواب دیا۔

اس نے پریشانی سے اپنی پریشانی کو مسلا۔

میں ان کو انجیکشن لگا دیتی ہو یہ دو تین گھنٹے میں ہوش میں آجائے گی۔ اور کچھ میڈیسن بھی لکھ دیتی ہوں ان کو ویکسنس بہت زیادہ ہے۔

کیا انجیکشن کے بغیر نہیں اسے ہوش آسکتا۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے ڈاکٹر

سے پوچھا۔ وہ شخص جو لوگوں کو بے دھڑک مارتا تھا اسے ایک سوئی چبھتی ہوئی نہیں دیکھ

سکتا تھا۔

یہ ضروری ہے۔ انہیں تکلیف نہیں ہوگی۔ ڈاکٹر نے اس کی فکر پے مسکراتے ہوئے دیکھا

-

آریوشیور۔ اس نے ڈاکٹر کو مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

یس۔ یہ کہتے ہی ڈاکٹر نے انجیکشن مریم کے بازو میں پیوست کیا تھا۔

Classic Urdu Material

اس کی بازوؤں کو دیکھتے اس نے زور سے آنکھیں میچی تھی۔ جیسے اسے تکلیف ہوئی۔ اس وقت وایک چوبیس سال کا مرد نہیں بلکہ ایک چھوٹا بچہ لگ رہا تھا۔ جو اپنی گڑیا کی زرہ سی تکلیف پے تڑپ اٹھتا ہو۔ جسے اپنی گڑیا کی تکلیف اپنے جسم پے محسوس ہوتی ہو۔

ڈاکٹر نے مسکرا کے اسے دیکھا اور نوٹ پیڈ پے میڈیسن لکھ کے اس کی طرف بڑھائی۔ جس کی نظریں ابھی تک اس کے بازوؤں پے ٹکیو ہلکا ہلکا سرخ ہو گیا تھا۔

یہ کچھ ملٹی وائٹامن ہے انہیں ریگولری دینی ہے۔ پروفیشنل انداز میں کہتے اس نے اپنی کٹ بند کی۔ اسے دروازے تک چھوڑنے کے بعد اب وہ دوبارہ سے اس کے پاس بیٹھا تھا۔

اس دوپہر۔

وہ گردن گھمائے لائونج کا جائزہ لے رہی تھی جب ایک تصویر کو دیکھ کے اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

اس تصویر میں ایک چار سالہ لڑکی کے ساتھ لڑکا کھڑا تھا۔ بلاشبہ وہ لڑکی کوئی اور نہیں وہ خود تھی۔

Classic Urdu Material

اس نے اگلی تصویر کو دیکھا اور اسے بصارت پے یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کیونکہ وہ کوئی اور نہیں سقر تھا۔

ایک پل لگا تھا اسے ساری کہانی سمجھنے میں۔ اس رات اس کے گھر آنے والا اور کوئی نہیں بلکہ سقر تھا۔

وہ اسے روزانہ پھول بھیجتا تھا۔ وہ اسکا پیچھا کرتا تھا تبھی اس دن میوزیم میں بھی تھا۔ اور اس رات اس جگہ بھی۔

وہ اس کے سامنے تھا اور وہ اسے پہچاننا سکی یک دم حیرانگی کی جگہ غصے نے لی تھی۔

یہ سوچ ہی اسے مشتعل کیے جا رہی تھی کہ جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ تھی وہ اس کے سامنے تھا اسے بیوقوف بنا رہا تھا۔

اشتعال کی ایک لہر اس کے اندر اٹھی تھی اور اس نے ٹیبل پے پڑاواڑاٹھا کے پوری قوت سے سامنے لگی سقر کی تصویر پے مارا تھا۔ واز تصویر سے ٹکرا کے چکنا چور ہو چکا تھا۔

گرے آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی۔ شیشہ ٹوٹنے کی آواز پے سرونٹ بھاگتے ہوئے آئے تھے۔

Classic Urdu Material

اور حیرانگی سے لائونج کا منظر دیکھ رہے تھے جہاں کانچ بکھرا پڑا تھا اور ستر کی تصویر پے بھی خراشیں پڑی تھی۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس نے مریم کو دیکھا۔

میم یہ کیا کیا آپ نے۔ اس نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے مریم کو دیکھا۔

وہی جو تم نے دیکھا۔ مریم نے دوسراواز اس کی دوسری تصویر پے مارتے ہوئے اطمینان سے کہا۔

میم سر بہت غصہ ہو گے۔ سرونٹ نے اس کے غصہ سے ڈرتے ہوئے کہا۔

شٹ اپ۔ مریم غصے سے غرائی تھی۔ وہ ڈر کے دو قدم پیچھے ہٹا۔

اس کے آنے سے پہلے یہ صاف نہیں ہونا چاہیے۔ وہ پھنکارتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

وہ اس کے قریب ہی بیٹھا بیٹھا سو گیا تھا۔ اس کا ہاتھ ابھی بھی اس کے ہاتھ میں تھا۔

جب اس کے ہاتھ میں ہلکی سی جنبش ہوئی۔ و فوراً ہڑبڑا کے اٹھا تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی۔ دماغ ابھی بھی سویا ہوا تھا۔ خالی نظروں سے اس نے چھت کو دیکھا اور پھر سے آنکھیں موند لی۔

مریم آنکھیں کھولو۔ سقر نے آہستہ سے اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن اس میں زرا بھی جنبش نا ہوئی۔

کافی دیر وہ اس کے پاس بیٹھا رہا محویت سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی محویت کو موبائل کی رنگ ٹون نے توڑا۔

اس نے غصے سے موبائل کو گھورا تھا جس پے ویوی کالنگ کے حروف جگمگا رہے تھے۔ اس وقت اسے اس کی مداخلت زہر لگی تھی۔

نرمی سے اس کے ہاتھ چھوڑتے ہوئے وہ باہر چلا گیا۔

کیا مسئلہ ہے تمہیں۔ کال پک کرتے ہی وہ غصے سے گر جاتا تھا۔

سقر تم کہا ہو مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔ اس کے غصے کو نظر انداز کرتے وہ تحمل سے بولی تھی۔

Classic Urdu Material

کیا بات کرنی بولو۔ ماتھے پے تیوری ڈالے وہ سخت لہجے میں بولا۔ انداز صاف جان چھڑانے والا تھا۔

فون پے نہیں تم سے مل کے بات کرنی ہے۔ دوسری طرف سے وہ پین کو گھماتے ہوئے سامے لگی سکرین کو فوکس کرتی ہوئی بولی۔

ایسی کون سی بات ہے جو تم فون پے نہیں کر سکتی۔ اب کی بار وہ جھنجھلایا تھا۔
یہ تو جب تم ملو گے تب ہی بتائوں گی۔ پین کے ساتھ نوٹ پیڈ پے لفظ گھسیٹتی وہ مصروف انداز میں بولی۔

ٹھیک ہے میں فارغ ہو کے آتا ہوں۔ کہہ اس نے کھٹاک سے کال بند کر دی۔
ویوی نے تاسف سے سیاہ سکرین کو دیکھا تھا۔

اس انسان کا غرور کبھی نہیں ٹوٹ سکتا۔ تاسف سے سر جھٹکتے ہوئے وہ بڑبڑائی تھی۔ جس سے گرے بالوں کی کچھ لٹیں اس کے چہرے پے پھیلی تھی۔

موبائل ٹیبل پے رکھتے وہ دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو چکی تھی۔

Classic Urdu Material

موبائل کو جیب میں رکھتا وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالتا وہ فریض ہونے چلا گیا۔

باہر شام آہستہ آہستہ سرک رہی تھی۔ ہر طرف سردی نے اپنے ڈیرے جمائے تھے۔ کپڑوں کی پرتیں چڑھائے اکادکا لوگ ہی باہر نظر آتے تھے۔

زیادہ تر لوگ کافی پیتے نظر آتے تھے۔ وہ بھی کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے ٹیرس میں کھڑا سفید آسمان کو گھور رہا تھا۔ جب اسے کسی کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔ وہ فوراً اسے کمرے میں گیا۔

وہ آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ اس نے غور سے سنا تو وہ پانی مانگ رہی تھی۔ اس نے فوراً اسے گلاس میں پانی انڈیلا۔ اس کے سر کو تھوڑا سا اوپر اٹھاتے گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔

دو تین گھونٹ پی کے اس نے گلاس پرے دھکیلا۔

کیسی طبیعت ہے اب۔ احتیاط سے اس کا سر تکیے پر رکھتے ہوئے اس نے نرمی سے پوچھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی تلخی کا عنصر بالکل غائب تھا۔

Classic Urdu Material

مریم نے خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کو گزشتہ رات کی باتیں یاد آرہی تھیں۔ فوراً اس کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔ اسے دیکھتی وہ سختی سے بولی تھی۔ اور بستر سے اٹھنے کی کوشش کی۔

دیکھو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تم اٹھنے کی کوشش نہ کرو تمہیں جو چاہیے مجھے بتائیں
میں لا دیتا ہوں۔ سقر نے اسے کندھوں سے پکڑ کے دوبارہ لیٹایا۔

مجھے تمہاری کسی مدد کی ضرورت نہیں تم جانوں یہاں سے۔ اس کے ہاتھ جھٹکتی ہوئی وہ
ماتھے پے بل ڈالتی ہوئی وہ سختی سے بولی تھی۔

اس کے ہاتھ جھٹکنے پے سقر نے سختی سے لب بھینچ کے اسے دیکھا۔ جواب کھڑی ہونے کی
کوشش کر رہی تھی۔

ابھی اس نے دوسرا قدم اٹھایا ہی تھا جب اسے ایک زوردار چکر آیا وہ لڑکھڑاکے گرنے ہی
والی تھی۔ سقر نے فوراً اسے آگے بڑھ کے اسے تھاما۔

Classic Urdu Material

میں نے تم سے کہا بھی تھا تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اسے کندھوں سے تھامتے اس نے سرزنش کیا تھا۔ لیکن لہجے میں نرمی ابھی برقرار تھی۔

مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں میں ٹھیک ہو۔ اس نے بے رخی سے اس کے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔ اور بیڈ پے بیڈ کے گہرے گہرے سانس کھینچنے لگی۔

تمہاری بے رخی کی وجہ کیا ہے۔ اس کے سامنے دوزانو بیٹھتے ہوئے سقر نے دوستانہ لہجے میں پوچھا جیسے وہ بہت گہرے دوست ہو۔

ہمارے درمیان ایسا کوئی تعلق نہیں ہے جو میں تمہیں بے رخی دکھائوں۔ مریم نے شکوہ کنناں نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی بات پے سقر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ کافی دیر دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی جسے مریم کی آواز نے توڑا تھا۔

تم اتنے دن مجھے دھوکہ دیتے رہے۔ تم سب کچھ جانتے تھے پھر بھی مجھے اکیلے چھوڑ دیا۔ اس نے آنسوؤں پے ضبط کرتے ہوئے تلخی سے شکوہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر نے اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں تھاما تھا۔

وہ لوگ میری تاک میں تھے اور تم بس دور سے کھڑے تماشا دیکھتے رہے۔ اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے کھینچتے ہوئے وہ بولی۔

لیکن اس کی گرفت زیادہ مضبوط تھی۔ آخر کار تھک کے اس اپنی کوشش کو ترک کر دیا۔ میں صرف سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ میں ایک پل کے لیے بھی تم سے بے خبر نہیں ہوا تھا۔ اپنی شہد رنگ آنکھیں اس کی گرے آنکھوں میں ڈالتے اس دلیل دی تھی۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔ اس رات پارٹی میں تم مجھ سے بے خبر ہوئے تھے۔ اس رات سبین نے مجھے بچایا تھا اس شخص سے۔ مریم نے استہزایہ ہنستے ہوئے اس کی طرف دیکھ کے کہا۔ آنکھوں میں تیرتی نمی میں اضافہ ہوا تھا۔

میں آنے ہی والا تھا۔

لیکن تم سے پہلے سبین پہنچ گئی۔ وہ تلخی سے سر جھٹکتی ہوئی بولی۔ گہرے گہرے سانس لیتے اسنے آنسوؤں کو اندر دھکیلا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا یہ وہ لڑکی نہیں تھی جسے وہ سوچ رہا تھا۔ وہ اس کی سوچ سے بہت پرے تھی۔

کیا چاہتی ہو تم اب کیا کرو میں جس سے تمہیں مجھ پے یقین ہو جائے۔ اس نے گویا ہار مانتے ہوئے کہا تھا۔ وہ اس سے سختی نہیں برت سکتا تھا ورنہ وہ اس کے مزید خلاف ہو جاتی۔

تم چلے جاؤں یہاں سے میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔ اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف پھیرتے ہوئے سختی سے کہا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس کی بات پے سقر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ اسے اس کے دماغ کے مطابق ڈیل کرنے کی ضرورت تھی۔

تم مجھے پھول بھیج کے اتنے دن خوف زدہ کرتے رہے۔ اور اس رات میرے کمرے میں بھی آئے۔ ایک دفعہ پھر خاموشی کو مریم کی آواز نے چیرا تھا۔ اب کی بار اس کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش بھی شامل تھی۔

Classic Urdu Material

اس میں خوف زدہ ہونے والی کون سی بات تھی۔ اس نے جھنجلا کے اسے دیکھا جو اتنی چھوٹی سی بات پے خوف زدہ ہو رہی تھی۔

یہ چھوٹی بات نہیں ہے سقر۔ اس نے ایک فحہ پھر شکوہ کیا۔

اس کی بات پے سقر ٹھٹھکا تھا۔ وہ اس کی سوچ پڑھ سکتی تھی۔ کہی کچھ تو مسنگ تھا۔

او کے میں اپنی تمام غلطیوں کے لیے تم سے معافی مانگتا ہوں اس قصے کو یہی ختم کرو۔ اور پلیر رونا بند کرو۔ اس کے آنسو صاف کرتے وہ لجاجت سے بولا تھا۔ کھو جتی نظریں اس کے چہرے پے ٹکی تھی۔ جسکا رونے کا سیشن ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

اسے روتا دیکھ اس کے چہرے پے مسکراہٹ ابھری تھی۔ کچھ عادتیں اس کی ابھی بھی ویسی ہی تھی۔ جیسے گھٹنوں رونا۔ کھڑکی سے باہر شام قطرہ قطرہ بھیگ رہی تھی۔

رات کی سیاہی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ جزیروں کا شہر مصنوعی روشنیوں سے روشن کیا گیا تھا۔ پورے شہر کو برف نے ڈھکا ہوا تھا۔ جس سے اس کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔ ٹھنڈی ہوا کے جوھنکے جسم سے ٹکراتے تو کپکپی طاری کر دیتے۔

Classic Urdu Material

وہ بالکنی میں کھڑا کافی کے چھوٹے چھوٹے سپ لیتا واحد نگاہ پھیلی برف سے ڈھکی سڑک کو دیکھ رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔ کوئی اکادکا گاڑی گزرتی تو اس خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتی۔

بلیک جینز کے ساتھ بلیک جیکٹ پہنے وہ سیاہ رات کا حصہ لگ رہا تھا۔ ٹیرس کی مصنوعی روشنی میں اس کی رنگ آنکھیں آتش دان میں بھڑکتے شعلوں کی مانند چمک رہی تھی۔ وجیہ چہرے پے سنجیدگی چھائی تھی۔ تبھی اس کے عقب میں ہیل کی ٹک کی آواز ابھری۔

اور اس کے قریب آ کے رک گئی۔

تم کل رات سے کہا غائب تھے۔ ویوی نے سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تمہیں مجھ سے کیا ضروری بات کرنی تھی بولو۔ خالی کپ منڈیر پے رکھتا وہ پلٹا تھا۔ اور

سنجیدہ نظروں سے اسے دیکھتے سوال کے بدلے سوال کیا۔

میں کل رات سے تمہیں کال کر رہی تھی لیکن تمہارا نمبر بند جا رہا تھا جو آج آن کیا تم نے۔ اسے خفگی سے دیکھتے ہوئے ویوی نے شکوہ کیا۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت بلیک جینز کے ساتھ برائون جیکٹ پہنے ہوئے تھی۔ نیلی آنکھیں سقر کے چہرے پر کھوجتی نظر آرہی تھی۔ ایش گرے بال ہمیشہ کی طرح شانوں پر بکھرے تھے۔ بے شک وہ ایک چلتی پھرتی قیامت تھی جو کسی کو بھی زیر کر سکتی تھی۔ لیکن وہ سقر تھا جو زیر کرنا جانتا تھا ہونا نہیں۔

اس کی بات پر سقر کے چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے۔

تم اپنے کام سے کام رکھو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ آج کے بعد اگر ایسا سوال کیا تو آئندہ کچھ بھی پوچھنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔ غصیلے لہجے میں انگلی اٹھا کے اس نے وارننگ دی تھی۔ اس نے آج تک کسی کو اجازت نہیں دی تھی کسی کو اپنی پرسنل لائف میں انٹر فئیر کرنے کی۔ تو وہ اسے کیسے دے دیتا۔ وہ لوگوں سے سوال کرتا تھا لوگ اس سے نہیں۔ لیکن بہت جلد وقت بدلنے والا تھا۔

مجھے اسی شخص کا سوراغ ملا ہے۔ جو ایلوینو کے سیکرٹری تک رسائی دے سکتا ہے۔ ویوی نے رینگ پے جھکتے ہوئے کہا۔ نظریں نیچے برف پر تھی۔ جھکنے سے اس گرے بالوں نے چہرے کے گرد احاطہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material

کون ہے وہ شخص؟ سقر نے بھی رہیلنگ سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔ ٹیک لگانے سے منڈیر پے رکھاگ ایک چھنا کے کی آواز کے ساتھ زمین بوس ہوا تھا۔

وہ شخص ایک ٹریولنگ ایجنٹ ہے جو دھوکے سے مسلم کنٹریز کی لڑکیوں کو یہاں بلاتا ہے اور پھر یہاں انہیں بیچ دیتا ہے۔ اور مجھے انفارمیشن ملی ہے کہ ایلوینو کا سیکرٹری بھی اس سے ملا ہوا ہے۔ ویوی نے چہرہ اس کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ اور چہرے پے گرے بالوں کو ایک جھٹکے سے پیچھے کیا۔

سقر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔ ویوی نے بے نیازی سے شانے اچکائے۔

تم کسی دن اپنی انہی حرکتوں کی وجہ سے مجھ ضائع ہو جائوں گی۔ سقر نے داڑھی کھجاتے ہوئے بے دردی سے تبصرہ کیا۔

تمہارے ہاتھوں موت بھی قبول ہے۔ ویوی نے ایک ادا سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

اپنے بے لگام جزیبوں پے قابو پاؤ یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا۔ سرد لہجے میں تنبیہ کی گئی۔

جزیبات پے کبھی کسی کا قابو رہا ہے کیا۔ اس کی طرف جھکتی ہوئی وہ شرارت سے بولی۔

Classic Urdu Material

لگتا ہے تم پاکستانی ڈرامے دیکھنے لگ گئی ہو۔ سقر نے استہزایہ ہنستے ہوئے کہا۔
تم پاکستانی لڑکی کے پاس جاسکتے ہو۔ تو میں ڈرامے نہیں دیکھ سکتی۔ اس نے ایک آبرو
اچکاتے طنز کیا تھا۔

میری ذاتیات سے دور رہو آئی سمجھ۔ اس کا چہرہ دبوتے وہ دھیمے لہجے میں غرایا تھا۔
ویوی نے کراہ کے اسے دیکھا جس کی آنکھیں شعلے اگل رہی تھی۔
چھوڑو مجھے دردہ رہا ہے۔ اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے وہ لجاجت سے بولی۔
اس کا چہرہ ایک جھٹکے سے چھوڑتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔
اس کے چھوڑنے پے ویوی کی پشت رینگ سے ٹکرائی تھی۔ چہرے کو سہلاتے ہوئے اس
نے خونخوار نظروں سے خالی چوکھٹ کو دیکھا تھا۔

رات کا تیسرا پہر تھا۔ وہ کھڑکی پھلانگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔ پورے کمرے میں
لیمپی زرد روشنی پھیلی تھی۔

Classic Urdu Material

اس نے گردن گھما کے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ بے خبر سو رہی تھی۔ لیمپ کی زرد روشنی اس کے چہرے کو روشن کر رہی تھی۔ ایک بھرپور نظر اسے ڈالتا کب بورڈ سے اپنے کپڑے نکالتا وہ فریش ہونے چلا گیا۔ آج ہی اس نے اپنا سامان یہاں شفٹ کیا تھا جس سے مریم بالکل بے خبر تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش ہو کے نکلا ٹاول سے بال خشک کر کے وہ بیڈ کی دوسری جانب بڑھا۔

بیڈ پے دراز ہوتے اس نے اپنا رخ اس کی طرف موڑا۔ جس کے چہرے پے بے چینی پھیلی تھی۔ وہ بہت غور سے اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہا تھا۔

جس کی پیشانی پے تین لکیرے ابھری تھی۔ چہرے پے پھیلی بے چینی میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

سفر نے ہاتھ بڑھا کے اس کی پیشانی پے اپنی انگلیوں کی پوروں کو پھیرا تھا۔

تبھی مریم نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔ اسے اپنے قریب دیکھ کے بوکھلا کے پیچھے ہٹی تھی۔ اور اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

ایک چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی۔

سقر نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور پھر قہقہہ اس کے حلق سے برآمد ہوا۔

وہ جو اپنی کہنیوں کو سہلاتی اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے قہقہہ لگانے پے بری طرح تملنائی تھی۔ اور گھور کے اسے دیکھا۔

ہنسی کو دانتوں میں دباتے وہ اس کی طرف بڑھا۔

کیا ضرورت تھی پیچھے ہٹنے کی دیکھا گر گئی نا۔ سقر نے اس کی طرف جھکتے ہوئے ہنس کے کہا۔ اور اس کی مدد کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

اس کی بات پے مریم نے اسے پھر سے گھورا۔ اور اس کے ہاتھ کو نظر انداز کرتی اپنی مدد آپ کے تہمت خود ہی اٹھی۔

تو تمہیں میرے بیڈ لیٹنے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کے تلخی سے بولی تھی۔ اور وہاں سے جانے کے لیے قدم آگے بڑھایا۔

لیکن براہو قسمت کا اس کا پاؤں بلینکٹ پے پھسلا اور وہ پیچھے کو گری تھی۔ تبھی سقر نے آگے بڑھ کے اسے فوراً اٹھا۔

Classic Urdu Material

اب وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ جس نے خوف سے آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھی۔ گالوں پر سایہ فگن پلکیں ہولے ہولے لرز رہی تھی۔

ہونٹوں کو زور سے دانتوں تلے دبائے اس نے اس کی ٹی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچا ہوا تھا

-

وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جب کافی دیر تک وہ نہیں گری تو اس نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھول کے اسے دیکھا۔ جو مگن سا اسے تک رہا تھا۔

اسے اپنی طرف مگن پا کے پوری طرح لرزی تھی۔

چھوڑوں مجھے۔ گرے آنکھوں میں نمی سموئے وہ آہستہ سے بڑبڑائی تھی۔

اس کی آواز پر وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا تھا۔ اور نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ جو نظریں

ادھر ادھر گھماتی دیکھ رہی تھی۔

چھوڑو مجھے۔ اب کی بار وہ جھنجلا کے بولی۔

اور اگرنا چھوڑو تو۔ سقر نے ایک آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

تو میں تمہارہ خون پی جائوں گی۔ مریم نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

اوہ تو پھر پی لو۔ سقر نے شرارت سے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اور اپنی گردن اس کے ہونٹوں کے قریب کی۔

اس کے اس طرح جھکنے پر وہ ایک دم سے بوکھلائی تھی۔ دونوں ہتھیلیاں اس کے سینے پر رکھتے اس نے اسے دھکیلنے کی کوشش کی۔

سقر نے گردن پیچھے کرتے ہوئے سنجیدگی سے اسے دیکھا جو رو دینے کے درپے تھی۔ اور آہستہ سے اپنی گرفت سے آزاد کیا جو مسلسل سے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

اس کے اچانک چھوڑنے پر اس کی کمر زور سے سائیڈ ٹیبل سے ٹکرائی۔

آؤچ۔ وہ کراہ کے رہ گئی۔ سائیڈ ٹیبل پر پڑی کچھ چیزیں زمین بوس ہوئی۔

اوہ زیادہ تو نہیں لگی۔ وہ فکر مندی سے اس کی طرف بڑھا۔ جب مریم نے اسے پرے دھکیلا۔

Classic Urdu Material

آٹوٹ میرے کمرے سے نکلو۔ اس نے انگلی سے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کرتے ہوئے غصے سے کہا۔ درد سے گرے آنکھوں میں آنسوؤں جما ہوئے تھے۔ جنہیں وہ بمشکل روکے ہوئے تھی۔

میں نے کیا کیا؟ سقر نے اپنی شہد رنگ آنکھوں میں تیر سموتے معصومیت سے پوچھا۔ اگر کوئی اسے دیکھتا تو اس کی معصومیت پے عیش عیش کراٹھتا۔

میں نے کہا نکلو میرے کمرے سے۔ بلکہ میرے گھر سے بھی نکلو۔ اب کی بار وہ پہلے سے زیادہ اونچی آواز میں بولی تھی۔

تم نا پیچھے ہوتی تو تمہیں ناچوٹ لگتی۔ اب اتنی سی بات پے میں تمہیں چھوڑ کے تو نہیں

جاسکتا۔ سقر نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ جیسے سارا قصور مریم کا ہو۔

مریم نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا جواب پھر سے بیڈ پے دراز ہو رہا تھا۔ اس وقت وہ

اسے زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے اس وقت کو کوساں جب واس کے گھر گئی تھی۔ ناوہ اس دن اس کے گھر جاتی نا یہ مصیبت اس کے گلے پڑتی۔ لیکن وہ تو اسے پہلے سے جانتا تھا جو بھی تھا وہ اس سے فرار نہیں حاصل کر سکتی تھی۔ اس سوچ کے آتے ہی وہ کراہ کے رہ گئی۔

اس نے گرے آنکھوں میں بے بسی سموئے اس کو دیکھا جو بلینکٹ سر تک تانے شاید سو چکا تھا۔

اس نے پاس پڑا کانچ کا گلاس غصے سے زمین پر مارا۔ زوردار چھنا کے کی آواز کے ساتھ گلاس زمین کے ساتھ ٹکراتا چکنا چور ہوا۔

لیکن وہ ڈھیٹ بنا لیٹا رہا۔ جیسے اس نے سنا ہی نا ہو۔

جب کافی دیر تک اس کے وجود میں کوئی حرکت نا ہوئی وہ بھی کمر پے ہاتھ رکھتی صوفے کی

جانب چلی گئی۔ بکھرے ہوئے کانچ کے ٹکڑے اس کے ایک پاؤں میں لگے تھے جس کی

پرواہ کیے بنا وہ صوفے پر سمٹی ہوئی لیٹ گئی۔ سفید مری پاؤں میں سے خون نکلتا

صوفے کو رنگ رہا تھا۔ لیکن وہ صوفے کی بازوؤں پر سر ٹکائے اپن سسکیوں کو دبانے کی

Classic Urdu Material

کوشش کر رہی تھی۔ خون اب صوفے سے ہوتا ماربل کے فرش پر گر رہا تھا۔ لیکن اس نے ایک دفعہ بھی اپنے پاؤں کو نہیں دیکھا۔

کافی دیر رونے کے بعد آخر نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو ہی گئی تھی۔

صبح کی دودھیار روشنی ہر طرف پھیلی رات کی سیاہی کو ختم کر رہی تھی۔

ہر طرف دھند چھائی ہوئی تھی۔ درخت دھند کی لپیٹ میں چھپ گئے تھے۔

دودھیار روشنی کمرے میں آتی اسے روشن کر رہی تھی۔ روشنی کی کرنیں چہرے پر پڑنے

سے اس کا پیشانی روشن ہوئی تھی۔ اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی اور گردن گھما

کے بیڈ کی دوسری جانب دیکھا۔ جو خالی نظر آ رہا تھا۔ ایک جاندار مسکراہٹ نے اس کے

چہرے کا احاطہ کیا۔

شہد رنگ آنکھیں چمک رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اس کی تلاش میں اس نے نظریں کمرے میں دوڑائی تو وہ اسے صوفے پر سکڑی سمٹی لیٹی ہوئی نظر آئی۔ اس کے پاؤں پر نظر پڑتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھا تھا۔ اور اس کے پاس پہنچا۔

جیسے ہی اس نے اسے اٹھانے کے لیے اس کے گال پر ہاتھ رکھا تو اسے اندازہ ہوا وہ بخار میں تپ رہی چہرہ رونے اور بخار سے سرخ ہوا پڑا تھا۔

اس کی حالت دیکھ کے اس کے دماغ کی رگیں تنی تھیں۔ اسے خود پر غصہ آیا کیوں وہ اس سے لاپرواہ ہوا۔

اسے احتیاط سے بازوؤں میں اٹھا کے بیڈ پر لٹایا۔ اچھی طرح اس پر بلیٹکٹ لپیٹنے کے بعد وہ ایک باؤل میں گرم پانی اور فرسٹ ایڈ کٹ لے کے اس کے پاس دوزانو بیٹھا اس کے پاؤں کا جائزہ لے رہا تھا۔

جس پر خون جما ہوا تھا۔ کانچ کا ایک ٹکڑا پاؤں میں گھسا ہوا تھا۔ اس نے تاسف سے اس کے پاؤں کو دیکھا۔ اور ٹاول کو پانی میں بگھو کے جمے ہوئے خون کو صاف کیا۔

Classic Urdu Material

پھر اس کے پکڑ کے اس میں سے کانچ کے ٹکڑے کو بہت احتیاط سے کھینچا۔ مریم نے کراہ کے اپنا پائوں کھینچا۔

کانچ کھینچنے کی وجہ سے خون دوبارہ رسنا شروع ہو گیا تھا۔ اس نے جلدی سے بینڈج کی۔ اب اس کے سرہانے بیٹھا ٹھنڈی پٹیا کر رہا تھا جس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔ ایک ہیدن میں وہ نچڑ کے رہ گئی۔ سفید رنگت میں زردیاں گھلی ہوئی تھی۔ بخار کا زور کم ہوا تھا تو اس نے آنکھیں کھولی لیکن اپنے سامنے ستر کو دیکھ کے اس کے چہرے پر خفگی چھا گئی۔ گرے آنکھوں میں خفگی اور شکوہ صاف نظر آ رہا تھا۔

ستر بغور اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا جو خفگی سے چہرہ دوسری جانب موڑ چکی تھی۔ تمہیں ایسے نہیں کرنا چاہیے تھارات۔ ستر نے نرمی سے اس کے چہرے پر بکھرے سنہریاں ہٹاتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ ہنوز اسی پوزیشن میں لیٹی رہی۔ جیسے وہ اس سے نہیں کسی اور سے مخاطب ہو۔ اچھا طبیعت کیسی ہے زیادہ درد تو نہیں ہو رہا۔ اب کی بار اس نے مریم کا چہرہ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ لیکن اس نے آنکھیں بند کر لی تھی۔

Classic Urdu Material

اس کی اس حرکت پے سقر نے مسکرا کے اسے دیکھا۔ جو بھی تھا اب وہ اس کے پاس تھی محفوظ تھی۔ اور رہی بات اس کی ناراضگی کی تو وہ اسے منانے کا ہنر جانتا تھا۔

جب کافی دیر خاموشی چھائی رہی تو مریم نے ہلکی سی آنکھیں کھول کے پلکوں کی باڑ سے اسے دیکھا۔ جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

اسے مسکراتا دیکھ اس کی خفگی میں اضافہ ہوا تھا۔ پیشانی پے بل ڈالے وہ چہرہ موڑ گئی۔ وہ بھی سر جھٹکتا وہاں سے ہٹ گیا۔

کچھ دیر بعد وہ ناشتے کی ٹرے سجائے کمرے میں نمودار ہوا۔

ٹرے ٹیبل پے رکھ کے وہ اس کی جانب متوجہ ہوا جو سر منہ لپیٹے پڑی ہوئی تھی۔

مریم اٹھوناشتہ کر لو۔ اس پر سے بلینکٹ ہٹاتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تھا۔

مجھے نہیں کرنا تم جاؤ یہاں سے۔ مریم نے خفگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ آواز میں نقاہت واضح تھی۔

Classic Urdu Material

دیکھو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر میڈیسن بھی لینی ہے اس لیے اٹھو شاباش۔ اس نے محبت سے اس کی پیشانی پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے کہا۔ وہ اسے بالکل بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔

تمہیں میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اپنا خیال رکھ سکتی ہو۔ اس نے سختی سے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

تم اتنی ضد کیوں کر رہی ہو میں سب کچھ تو کلیئر کر چکا ہو۔ سقر نے جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

مریم نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب موبائل کی رنگ ٹون پر دونوں نے موبائل کی طرف دیکھا جس پر سبین کالنگ جگمگا رہا تھا۔

نام دیکھتے ہی سقر کے چہرے پر بے زاری چھائی جب کہ مریم کا چہرہ پر اطمینان چھایا تھا۔

مریم نے موبائل اٹھانے کے لیے جو ہی ہاتھ بڑھایا سقر نے فوراً موبائل جھپٹ لیا۔

کیا مسئلہ ہے میرا موبائل دو۔ مریم نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے برہمی سے کہا۔

پہلے نشہ کرو۔ سقر نے شرط رکھی۔

Classic Urdu Material

میرا موبائل دو۔ اس نے سقر کے ہاتھ سے موبائل کھینچنے کی کوشش کی۔

پہلے ناشتہ۔ سقر نے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

مجھے نہیں کرنا ناشتہ مجھے سبین سے بات کرنی ہے۔ مریم نے ضدی لہجے میں کہتے ہوئے

دوبارہ سے موبائل کی طرف ہاتھ بڑھایا جس کی وجہ سے اس کے سینے سے ٹکرائی۔

موبائل کو کھونے کی کوشش میں وہ دونوں کے درمیان نزدیکی کو بالکل فراموش کر گئی

تھی۔ سنہری بال سقر کے چہرے پر بکھرے تھے۔

اب تم خود میرے قریب آرہی ہو۔ پھر مجھے ناالزام دینا۔ سقر نے شرارت سے مسکراتے

ہئے کہا۔ موبائل بج بج کے بند ہو چکا تھا۔

وہ فوراً سے پیچھے کو ہوئی تھی۔ سنہری بالوں کی لٹیں اس کے چہرے پر جھول رہی تھی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

میرا موبائل دو۔ گرے آنکھوں میں نمی سموئے وہ ضدی لہجے میں بولی بخار کی وجہ سے

اس میں اس سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں تھی۔

پہلے ناشتہ کرو پھر لے لینا موبائل۔ سقر نے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے نرمی سے کہا تھا۔

وہ ہونٹ دانتوں میں دبائے اسے دیکھنے لگ گئی۔

Classic Urdu Material

چلو اٹھو۔ سقر نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے۔

تم ناشتہ یہاں لے کے آؤ۔ مریم نے ایک نئی ضد کی۔

تم پہلے منہ تو دھو لو۔ اس کی نئی ضد پے سقر نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا۔

میں ایسے ہی ناشتہ کرو گی۔ بچوں کی طرح منہ بسورتے ضدی لہجے میں بولی۔

سقر نے لب بھینچ کے اسے دیکھا۔

اور پھر بازوؤں میں اٹھاتے اسے واش روم میں لے کے گیا۔

چلو اب منہ دھو۔ اسے بیسن کے سامنے کھڑے کرتے ہوئے اس نے حکم صادر یا جو ہونق

زدہ سی منہ کھولے اسے دیکھ رہی تھی۔

اسے ٹس سے مس نا ہوتے دیکھ وہ خود آگے بڑھا اور نل کھولا۔

لیکن وہ پھر بھی ایسے ہی کھڑی رہی۔

تو تم چاہتی ہو میں تمہارہ دھلو آؤ۔ سقر نے آہینے میں اس کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اسے گھورتی ہوئی وہ منہ ہاتھ دھونے لگ گئی۔

Classic Urdu Material

سقر نے فوراً سے ٹاول اس کی طرف بڑھایا۔ اور دروازے سے ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا۔

مریم نے جھپٹنے کے انداز میں ٹاول پکڑا اور منہ صاف کرتی کمرے میں چلی گئی۔

کمرے میں جا کے وہ پھر سے بیڈ بیٹھ گئی۔ سقر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور ناشتے کی
ٹرے اٹھائے اس کے پاس بیٹھ گیا۔

اس نے خونخوار نظروں سے گھورتی وہ ناشتہ کرنے لگ گئی۔ جب وہ مسکراتے ہوئے اسے
دیکھ رہا تھا۔

بذف سے ڈھکی سڑک کے دونوں طرف آسمان کی بلندیوں کو چھوتی خوبصورت عمارتیں
بنی تھیں۔

سڑک پے آتی جاتی گاڑیوں کے ہارن کی آوازیں ہر طرف پھیلی تھیں۔ فٹ پاتھ پے لگے
سایکس کے چھوٹے چھوٹے درخت برف سے ڈھکے خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔
لوگ کرسمس کی تیاریوں میں پر جوش نظر آ رہے تھے۔ مالز کے باہر گفٹ کے سٹالز لگے

Classic Urdu Material

تھے۔ جن میں پھولوں سے لے کے سینٹا گلو، کرسمس ٹری اور بھی بہت ساری چیزیں تھیں۔

وہ دونوں گرے کلر کی شیشے کی عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔

ویوی اپنی ہری آنکھوں میں ستائش سموئے ارد گرد لوگوں کے ہجوم کو دیکھ رہی تھی۔ جب کے سقر کے چہرے پے سختی کے تاثرات تھے۔

وہ اس وقت خاکی جینز کے ساتھ بلیک جیکٹ پہنے ہوئے تھا۔ برائون بال ہمیشہ کی طرح ایک سائیڈ کو سیٹ کیے تھے۔ اپنی مغرور انداز میں کھڑا وہ ہر ایک کو ٹھٹھکنے پے مجبور کر رہا تھا۔

وہ کس وقت آئے گا۔ سقر نے وقت سے گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اسے جلد از

جلد اس آدمی کو ٹھکانے لگانا تھا تاکہ مریم کے پاس واپس جاسکے۔ وہ دس بجے کا گھر سے نکلا ہوا تھا اور اب شام کے چار بج رہے تھے۔

پتہ نہیں وہ کیا کر رہی ہوگی۔ اس نے بے چینی سے سوچا۔ لیکن چہرے کے تاثرات ابھی بھی سپاٹ تھے۔

Classic Urdu Material

میری انفارمیشن کے مطابق وہ اس وقت تک پہنچ جاتا ہے۔ بٹ آج شاید کوئی ایمر جنسی ہو۔ ویوی نے اپنے گرے بالوں کی لٹ کو انگلی پے لپیٹتے ہوئے کہا۔ چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ کوئی بہت غیر اہم بات کر رہے ہو۔

تبھی اس کا موبائل رنگ کیا۔

میرے ڈیپارٹمنٹ سے کال ہے۔ ویوی نے نمبر دیکھتے ہوئے کہا۔ ہیلو سر۔ اس نے کال پک کرتے ہوئے کہا۔ سقر بغور اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔ جو سر کو اثبات میں ہلاتی غور سے بات سن رہی تھی۔

بٹ سر میں تو لیو پے ہو۔ میں نے بتایا تھا۔ اس نے ماتھے پے بل ڈالتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں پہنچتی ہو۔ یہ کہہ کے اس نے کال بند کر دی۔

سوری مجھے جانا پڑے گا ایک ایمر جنسی کیس ہے۔ کچھ لڑکیوں کا رپ کے بعد قتل کیا گیا ہے۔ ویوی نے تاسف سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

اٹس اوکے تم چلی جاؤں میں سنبھال لو گا۔ سقر نے پرسکون لہجے میں کہا۔

Classic Urdu Material

اوکے بائے جیسے ہی کچھ پتہ چلے مجھے بتانا۔ ویوی نے گلاسز آنکھوں پے چڑھاتے ہوئے کہا۔

ضرور تمہیں بھی کسی مدد کی ضرورت ہو تو بتانا۔ سقر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
وہ بھی مسکراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے ایک شخص آتا ہوا دکھائی دیا۔
وہ پچپن سال کا سویڈن نقوش کا حامل موٹا آدمی تھا۔ جس کے سر کے پچھلے حصے پے ہلکے ہلکے بال تھے۔

ہاتھ میں بریف کیس پکڑے وہ عمارت میں داخل ہوا۔
سقر بھی فوراً اسے اس کے پیچھے گیا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جیسے ہی وہ شخص اپنے کین میں داخل ہوا اس کی نظر سقر پے پڑی۔
جو ٹانگوں کی قینچی کی صورت میز پے رکھے سربراہی کرسی پے بیٹھا جھول رہا تھا۔
ویلم مسٹر ڈوئی۔ سقر نے پاؤں جھلاتے ہوئے مسکرا کے کہا۔

Classic Urdu Material

کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔ اس شخص نے غصے سے سقر کو گھورتے ہوئے کہا۔
کول ڈائون مسٹر ڈوئی آپ کا بی پی شوٹ کر جائے گا ورنہ۔ سقر نے جیسے اسے یاد دلایا۔
کیا چاہتے ہو تم۔ ڈوئی نے تحمل سے پوچھا۔ اس کے لہجے میں کچھ تھا جس سے ڈوئی گھبرایا۔
جسٹ آلیٹل بٹ آف انفارمیشن۔ سقر نے ٹانگ میز سے اتار کے سنجیدگی سے کہا۔
کیا۔ ڈوئی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ہوئے کہا۔
ایلیونو کہا ہے۔ سقر نے کھر درے لہجے میں کہا۔ اور گہری چمکوار آنکھوں سے اسے دیکھا۔
کون ایلیونو۔ ڈوئی نے گھبراتے ہوئے اسے دیکھا جو اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔
میں اپنی بات ریپٹ کرنا پسند نہیں کرتا۔ سقر نے غراتے ہوئے کہا۔
ڈوئی نے خوف سے اسے دیکھا۔ پسینے کی ننھی بوندیں اس کی پیشانی پر چمکی۔
میں نہیں جانتا۔ اس نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔
چلو میرے ساتھ۔ سقر نے پستل کی نال اس کی پیٹھ پر رکھتے ہوئے کہا۔
کہا۔ ڈوئی نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔ اتنی سردی میں بھی اسے وہ پسینے میں نہا گیا تھا۔

سقر نے پٹل پے دبائو بڑھایا۔

اوکے اوکے۔ اس نے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے صلح جو انداز میں کہا۔

سقر نے تیز تیز قدم اٹھانے شروع کیے۔ باہر اندھیرہ چھانا شروع ہو گیا تھا۔

وہ کافی کامگ ہاتھوں میں تھا مے جھولے پے بیٹھی تھی۔

سکن ٹرائوز کے ساتھ پنک لانگ کوٹ پہنا تھا۔ سنہری بالوں کو جوڑے میں لپیٹے گردن میں مفلر جھول رہا تھا۔

گرے آنکھیں دلچسپی سے پورے لان کا جائزہ لے رہی تھی۔

فلوکی وجہ سے وہ بار بار اپنی ناک کو رگڑ رہی تھی جو سرخ ہوئی تھی۔

پورے لان میں مدھم مدھم اندھیرہ پھیلا ہوا تھا۔ املتاس کا درخت برف میں ڈھکا ہوا تھا۔

جھولے کے ہلتے ہی برف اس کے اوپر گرتی تو وہ مسکرا دیتی۔

Classic Urdu Material

بھاپ اڑاتی کافی اندر اندر اٹھیلے ہی اسے سکون محسوس ہوا۔ اندھیرے کے بڑھتے ہی سردی کی شدت میں بھی اضافہ ہو چکا تھا۔

بخار کی وجہ سے اسے سردی زیادہ محسوس ہو رہی تھی۔ ویسے بھی سویڈن کی سردی ہڈیوں کے جمانے والے تھی۔

لیکن وہ پھر بھی ڈھیٹ بنی وہاں بیٹھی رہی۔ ارد گرد منڈلاتی تتلیوں کو دیکھتے اس کا موڈ خوشگوار ہوا تھا۔ قطار میں لگے پھول بھی برف سے ڈھکے ہوئے تھے۔

وہ گھر بیٹھی تنہائی سے اکتا چکی تھی۔ تبھی کچھ سوچ کے اس نے سبین کا نمبر ڈائل کیا۔

دوسری طرف رنگ جا رہی تھی۔ موبائل کان سے لگائے وہ مگن سی کیاریوں کو دیکھتی ان کی طرف چل دی۔

تیسری بیل پے کال رسیو کر لی گئی۔

اسلام و علیکم۔ سبین کے کال رسیو کرتے ہی وہ مسکرا کے بولی۔ برف سے ڈھکی شاخ پے دھیرے سے ہاتھ پھیرا۔

سبین نے نیند میں ڈوبی آواز میں جواب دیا۔

Classic Urdu Material

تم ابھی تک سو رہی ہو۔ اس نے تعجب سے پوچھا۔ نظریں شاخ پے ٹکی تھی جس سے برف نیچے گر رہی تھی۔

ہاں ویسے ہی کرنے کو کچھ تھا نہیں تم بھی کال رسیو نہیں کر رہی تھی اس لیے سو گئی۔
موبائل کان اور گردن کے بیچ اٹکاتے وہ بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے بولی۔
ہاں وہ میں سو رہی تھی۔ اس نے شاخ کو غور سے دیکھتے ہوئے جھوٹ بولا۔

اور دل میں ستر کو کوساں جس کی وجہ سے اسے جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا۔ موبائل کو دوسرے ہاتھ میں تھامتے اس نے پھر سے ناک کو رگڑا۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ سین کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

ہاں وہ بس فلو ہے۔ انداز صاف ٹالنے والا تھا۔ جبکہ آنکھوں کے سامنے صبح والے منظر لہرائے تھے۔ لیکن وہ سر جھٹک گئی۔

اچھا تم لوگوں نے کہی آؤٹنگ پے نہیں جانا کیا میں گھر بیٹھی بور ہو رہی ہو۔ لہجے میں معصومیت سموئے وہ گویا ہوئی۔

Classic Urdu Material

رات کو پھر سے ریس پے چلے۔ مزہ آئے گا۔ سبین نے پر جوش ہوتے ہوئے کہا۔
ہاں ٹھیک ہے پھر تم جلدی سے اٹھ کے فریش ہو جاؤں اور مجھے پک کر لو۔ مریم نے
جھٹ سے پلین تیار کیا۔

چلو ٹھیک ہے میں پندرہ منٹ میں اتی ہو۔ کہہ کے فوراً سے کال کاٹ دی گئی۔
اگلے پانچ منٹ میں وہ تیار بیٹھی تھی۔ بے چینی سے وہ بار بار گھڑی کو دیکھ رہی تھی
جہاں رات کے چھ بج رہے تھے۔ وہ سفر کے لوٹنے سے پہلے جانا چاہتی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات پوری طرح جزیروں کو پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے چکی تھی۔
گاڑی برف سے ڈھکی سڑک پے فراٹے بھر رہی تھی۔ اور وہ مسحور سی کھڑکی سے باہر
جھانک رہی تھی۔

Classic Urdu Material

سڑک دونوں اطراف قطار میں لگے درخت مصنوعی روشنیوں میں لپٹے ہوئے تھے۔ پورا اسٹاک ہوم رنگ برنگی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ کرسمس کی تیاریاں اپنے عروج پر تھیں۔

اسٹاک ہوم میں کرسمس کی تیاریاں یکم دسمبر سے شروع کر دی جاتی ہیں۔ یہاں کے لوگوں کے لیے یہ بہت ہی مسرت کا موقع ہوتا ہے۔ لوگ اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور دیک دوسرے کے لیے تحائف لیتے ہیں۔ کرسمس سے پہلے بہت سے اور تہوار بھی لوکیا، اڈوانٹ، سرفہرست (Lucia) منائے جاتے ہیں۔ جن میں گملا سٹان واکنگ ٹور، ہے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrdumaterial/

کرسمس کے لیے خاص کنسرٹس بھی منعقد کیے جاتے ہیں۔ گملا سٹان میں سب سے بڑا کرسمس ٹری تیر کیا جاتا ہے۔ جسے رنگ برنگی روشنیوں سے منور کی جاتا ہے۔

کے پرکنگ ایریا میں جا کے رکی۔ یہ اسٹاک ہوم (kungstradgarden) گاڑی میں واقع ایک پارک ہے جو عموماً کنگسن کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ پارک اپنے گرد

Classic Urdu Material

موجود کیفے، تفریحی مقامات، میٹنگ پلیسز، اور کانسرٹ کی وجہ سے خاص توجہ کا مرکز ہے۔

ہم لوگ یہاں کیوں آئے ہیں۔ مریم ان ارد گرد جگمگاتے ڈرتی قمقموں کو مسرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

تمہیں پتہ ہے کسمس آنے والی ہے اور آج یہاں سکیٹنگ اور لو کیا ہے۔ اور میں نے بھی حصہ لیا ہے اس میں۔ سبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ لوگ پارک کے عقبی حصے میں تھے۔ جہاں بچے لوگ سکیٹنگ کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

تمہیں سکیٹنگ کرنی آتی ہے۔ مریم نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

یہ پوچھو کیا نہیں آتا۔ سبین نے فخر سے مسکراتے ہوئے کہا۔

تبھی فواد ہاتھ میں سکیٹ پکڑے ان کے پاس آیا۔

تم بھی کرو گے سکیٹنگ۔ اس نے فواد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

ہاں میں بھی کرو گا۔

Classic Urdu Material

تو پھر میں اکیلی کیا کرو گی یہاں اگر میں گم گئی۔ مریم نے معصومیت سے دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

اس کے اس طرح بولنے پر ان دونوں نے قہقہہ لگایا۔

یار تم سچ میں اتنی معصوم ہو۔ فواد نے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے کہا۔

مریم نے الجھ کے اسے دیکھا۔

ڈونٹ وری بے بی ڈول تم بھی ہمارے ساتھ سکیٹنگ کرو گی۔ سبین نے مسکراتے ہوئے

اس کے سر پر بم پھوڑا۔

نومجھے نہیں تی سکیٹنگ۔ مریم فوراً سے بد کی جیسے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

سوچ لو پھر تم گم ہو جاؤ گی اکیلی۔ فواد نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے چھیڑا۔

اور ہم لوگ بالکل بھی تمہیں نہیں ڈھونڈے گے۔ سبین نے ہری جھنڈی دکھائی۔

اور اس وقت اتنا ہجوم ہے کیا پتہ کوئی اغواہ کر لے تمہیں۔ فواد نے مزید اسے ڈرایا جو خوف

زدہ سی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اور تنے ہجوم میں تمہاری چینیخیں بھی کسی کو سنائی دینی۔ سبین نے مزید بے رحمی سے تبصرہ کیا۔

مریم نے خوف زدہ نظروں سے ہجوم کو دیکھا۔ واقعہاں بہت شور تھا۔ خوف سے اس نے جھر جھری لی۔

ویسے بھی تھوڑی دیر میں لو کیا سٹارٹ ہو جانا ہے اور میں نے تو اس میں حصہ لیا ہے۔ سوری ڈول میں تو لو کیا مس نہیں کر سکتی تمہیں ڈھوڈنے کے چکر میں۔ سبین نے معصومیت سے نکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ فواد نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔

نہیں نہیں میں کرو گی سکیٹنگ۔ مریم نے تھوک لگتے ہوئے کہا۔ اس نے ایک دودفعہ زالان کے ساتھ کی تھی سکیٹنگ لیکن اتنی اچھی نہیں آتی تھی۔

یاہو۔ دونوں نے ہاتھ لہراتے ہوئے نعرہ لگایا۔

اب وہ تینوں سکیٹنگ کے لیے گراؤنڈ میں کھڑے تھے۔ جہاں اور بھی لوگ سکیٹنگ کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material

مختلف آیات کے ورد کرتے وہ بھی ان کے پیچھے لپکی جو بڑے آرام سے سکیٹنگ کرتے خوشی سے نعرے لگا رہے تھے۔

ابھی وہ تھوڑی دور ہی پہنچی تھی جب لڑکھڑاکے برف پے گری۔

اسے اب خود پے غصہ آرہا تھا۔ کیوں ان دونوں کی باتوں میں آ کے وہ یہاں آگئی۔ منہ بسورتے ہوئے وہ ایک سائیڈ پے کھڑی ہو گئی۔ کافی دیر سکیٹنگ کرنے کے بعد وہ اس کے پاس آئے جو خفا خفا سی کھڑی تھی۔

تم دونوں مجھے اس لیے یہاں لے کے آئے تھے کہ مجھے اکیلا چھوڑ کے خود انجوائے کرو۔ مریم نے خفگی سے دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

نہیں ڈول ہم تمہیں یہاں کچھ اور دکھانے کے لیے لائے تھے۔ سبین نے نقاب کے اوپر سے اس کے گال کھینچتے ہوئے محبت سے کہا۔

جب کے فواد سکیٹس لے کے وہاں سے جا چکا تھا۔

Classic Urdu Material

جائوں میں نہیں تم سے بولتی۔ دیکھو میرے چوٹ بھی لگ گئی ہے سکیٹنگ کی وجہ سے۔
مریم نے مہ بناتے ہوئے اپنا گلو اتار کے ہاتھ دکھایا جس پر ہلکی ہلکی خراشیں تھیں۔ اور
پھر سے گلو پہنا۔

اوسو سوری میں تو جسٹ فن کے لیے لائی تھی تمہیں۔ سبین نے محبت سے اس کے گلے
میں بازو ڈالتے ہوئے کہا۔

میں گری بھی تھی لیکن تم اٹھانے نہیں آئی کیسی دوست ہو۔ اس نے ایک اور شکوہ کیا۔
اسکی معصومیت پر سبین کو بے حد پیار آیا۔

اوسو سوری آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ سبین نے اسے زور سے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ وہ اس پر
ڈپینڈنٹ ہو رہی تھی اور یہی بات سبین کی تسکین کا باعث بن رہی تھی۔
ہائے اللہ سبین میری پسلیاں ٹوٹ جانی ہے کتنی زور سے ہگ کرتی ہو تم۔ مریم نے نحیف
سی آاز میں کہا۔

یار قسم سے میں اگر لڑکا ہوتا تو تم سے شادی کرتا۔ سبین نے شرارت سے بائیں آنکھ
دباتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

لیکن تم نہیں ہو اس لیے ناسوچو۔ مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے یورپ میں ایک لڑکی دوسری لڑکی سے شادی کر سکتی ہے کیا خیال ہے ہم بھی کر لے۔ سبین نے رازداری سے اس کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ آنکھوں میں واضح شرارت ناچ رہی تھی۔

استغفار سبین تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔ اس کی بات پے مریم نے کانوں کو کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔ اور دو قدم پیچھے ہوئی جیسے وہ ابھی اس کو شادی کے لیے لے جائے گی۔ اس کے ایکسپریشن پے سبین نے قہقہہ لگایا۔

اوسو سویت تم تو ایسے کر رہی ہو جیسے میں واقعی کرنے لگی ہو۔ سبین نے ہنسی کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بہت معصوم اور پاکیزہ تھی بالکل اپنے نام کی طرح۔

ہاں تو تمہارا کیا پتا تم کون سا کسی کی سنتی ہو۔ مریم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

اچھا محترمہ نہیں کرتی کچھ۔ سبین نے دوبارہ سے اس کے گال کھینچے۔

پکا۔ مریم نے انگلی اٹھا کے یقین دہانی کی۔

Classic Urdu Material

بالکل پکا۔ سبین نے شاہ رگ پے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

اور اس کا ہاتھ پکڑ کے ایک طرف کوچل دی۔

ویسے سوچنا میری آفر کے بارے میں۔ سبین نے شرارت سے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

سبین۔ مریم نے تنبیہ کی۔

وہ دونوں چلتی ہوئی گارڈن کے دوسرے حصے میں پہنچی۔ وہاں ہر طرف برقی قمقمیں لگی ہوئی تھیں۔ ہر حصے سے زیادہ یہ حصہ زیادہ روشن تھا۔

اٹس بیوٹیفل۔ برف سے ڈھکے درختوں پے چمکتے برقی قمقموں کو دیکھتے بے اختیار اس کے مہ سے نکلا تھا۔ وہ جو ہمیشہ سے سویڈن کو ونڈر لینڈ کہتی تھی آج اس حسین منظر کو دیکھ کے مبہوت رہ گئی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہاں سب لوگوں کو لائینوں میں کھڑا کر دیا گیا۔

یہاں کیا ہونے والا ہے۔ مریم نے تجسس سے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

سٹارٹ ہونے لگا ہے۔ سبین نے پر جوش انداز میں کہا۔ Lucia یہاں تمہیں پتا ہے مجھے بچپن سے بہت پسند ہے جب سنٹالو کیا کا سو نگ گایا جاتا ہے۔ میں ہر دفعہ حصہ لیتی تھی۔ وہ جوش سے اسے بتا رہی تھی۔ جیسے وہ اس وقت میں واپس پہنچ چکی ہو۔ میں نے اس دفعہ تمہارا اور اپنا نام لکھوایا ہے۔ سبین نے مسکراتے ہوئے دوسرہ بم پھوڑا۔ لیکن میں کیسے مجھے تو سینٹالو سیا نہیں آتا۔ مریم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ ڈونٹ وری تم بس میرے پیچھے پیچھے گانا۔ سبین نے اسے مشورہ دیا۔ اس نے محظور ہلانے پے اکتفا کیا۔

سینٹالو سیا 13 دسمبر کو مایا جاتا ہے یہ کسمس کی آمد کی خوشی میں منایا جانے والا تہوار۔ سویڈش کے مطابق یہ تہوار سینٹالو کیا کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس میں عورتیں اور بچے سفید گائون زیب تن کرتے ہیں۔ کمرے سرخ رنگ کا ریبن باندھا جاتا ہے یہ سینٹالو سیا کا لباس تھا۔

ایک عورت سب سے آگے کھڑی ہوتی ہے جس کے سر پر ایک بڑا ستاج پہنایا جاتا ہے جس کے اوپر موم بتیاں روشن کی جاتی ہیں۔ اس کے بچے دوسری لڑکیاں قطاروں میں

Classic Urdu Material

کھڑی ہوتی ہے جنہوں نے سفید اور ہرے پھولوں کے تاج سر پہ رکھے ہوتے ہیں۔ اور ہاتھ میں ایک ایک موم بتی پکڑی ہوتی۔ اس طرح وہ رات کو روشن کرتے ہیں۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں بھی سفید گائون زیب تن کیے سر پہ تاج رکھے ان لڑکیوں کے ساتھ قطار میں کھڑی ہو گئی۔ ہاتھوں میں شمع جلائے وہ سب کرسمس و ویلکم کرتے سینٹا لوسیا سانگ گارہی تھی۔

Night walks with a heavy step

Round yard and hearth,

As the sun departs from earth,

Shadows are brooding.

There in our dark house,

Walking with lit candles,

Santa Lucia, Santa Lucia!

Classic Urdu Material

Night walks grand, yet silent,

Now hear its gentle wings,

In every room so hushed,

Whispering like wings.

Look, at our threshold stands,

White-clad with light in her hair,

Santa Lucia, Santa Lucia!

Darkness shall take flight soon,

From earth's valleys.

So she speaks

Classic Urdu Material

Wonderful words to us:

A new day will rise again

From the rosy sky...

Santa Lucia, Santa Lucia!

یہ سانگ سینٹالو کیا کی یاد میں گایا جاتا ہے۔

گانا گاتے وہ لوگ لیڈر کی رہنمائی میں چل رہی تھی۔

یہ بہت اچھا ہے۔ مریم نے پر جوش ہو کے سبین سے کہا۔

میں نے کہا تھا نا تم انجوائے کرو گی۔ سبین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی طرح ان لوگوں

نے پورے گارڈن کا ایک چکر لگانا تھا۔

--

Classic Urdu Material

کمرے میں پھیلی دودھیاروشنی آنکھوں کو چبھتی محسوس ہوتی تھی۔ پورے کمرے ایک ٹیبل اور چیئر کے علاوہ اور کوئی سامان نہ تھا۔

دیواروں کو اچھلے سفید رنگ کے ساتھ پینٹ کیا گیا تھا۔ کمرے کا درجہ حرارت منفی ڈگری میں تھا۔ واحد داخلی دروازے سے وہ اس ایک موٹے شخص کو گھسیٹتا ہوالے کے آیا۔

چھوڑ مجھے تم مجھے یہاں کیوں لے کے آئے ہو۔ اس شخص نے کراہتے ہوئے کہا۔ اس کی ایک آنکھ سو جھی ہوئی تھی۔ جیسے کسی نے گھونسا مارا ہو۔ چہرے پے جگہ جگہ نیل پڑے تھے۔ ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔

تمہاری خاطر توازن کے لیے لایا ہو فکرنا کرو۔ سقر نے مسکراتے ہوئے کہا جیسے دونوں بہت پکے دوست ہو۔

میں تمہیں کہہ تو رہا ہوں میں کچھ نہیں جانتا۔ اس نے سردی سے کانپتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت صرف ایک بنا آستین والی بنیان میں تھا۔

شش ابھی پنا چل جائے گا کے تم کتنا جانتے ہو۔ سقر نے اس کے دونوں ہاتھ اوپر کو باندھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ پھر ٹیبل پے پڑی ٹیپ اٹھا کے اس کے ہاتھوں کے گرد

Classic Urdu Material

مضبوطی سے لپیٹی۔ ٹیپ کا ایک ٹکڑہ اس کے منہ پے لگایا۔ پھر اسی طرح ٹیپ کو اس کی بغلوں، بازوؤں، اور پیٹ کے گرد مضبوطی سے لپیٹا۔

پھر پیچھے ہو کے اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیا چہرے سے تاثرات ایسے تھے جیسے اپنے کام سے مطمئن ہو۔

ہاں تو اب بتاؤ کیا کیا یاد آیا تمہیں۔ ایک جھٹکے سے اس کے منہ پے لگی ٹیپ بے دردی سے کھینچ کے اتارتے ہوئے وہ بولا۔ ٹیپ کھینچنے سے اس شخص کی مونچھیں اکھڑ چکی تھیں۔ اور اب وہاں پے خون کی بوندیں نمودار ہوئی۔

وہ شخص بری طرح چینیں لگا۔ سقر نے افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔ چہرے کے تاثرات سے لگ رہا تھا جیسے اس کا چینا اسے ناگوار گزرا ہو۔

ڈیر اگر تم چیننے کی بجائے مجھے ایلوینو کے بارے میں بتائوں تو زیادہ بہتر ہو گا کیونکہ مجھے اپنی ڈول کے پاس بھی جانا ہے۔ اسکے دائیں بازو کی بغل سے ٹیپ کھینچتے ہوئے وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

جب کے وہ شخص درد سے تڑپ اٹھا تھا اس کی بغل سے بھی خون نکل رہا تھا اب۔

Classic Urdu Material

میں بتانا ہوتا تھا میں پلیراب کچھ نا کرنا۔ وہ شخص کراہتے ہوئے بولا۔

سقر نے چہرے پے فاتحانہ مسکراہٹ سجائے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

میں اس کے صرف ایک آدمی کو جانتا ہوں جو میرے ساتھ سمگلنگ کرتا ہے۔ وہ گلاسٹان میں رہتا ہے۔ سنڈے کو وہ اسی سلسلے میں مجھ سے ملنے والا ہے۔ اس شخص نے نڈھال انداز میں اسے بتایا۔

پیٹ پے بندھی ٹیپ کی وجہ سے اسے سانس لینے میں بھی دشواری ہو رہی تھی۔

کس دن آئے گا وہ۔ سقر نے اب کے بائیں بغل کی ٹیپ کو اکھاڑا۔

منگل کو آ رہا ہے۔ اس شخص نے درد سے چیختے ہوئے کہا۔ بازو اوپر بندھے ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ تکلیف رہی تھی۔

آئندہ مجھ سے جھوٹ مت بولنا۔ سقر نے اس کے پیٹ اور زخمی بازو پے گھونسے مارتے ہوئے کہا۔ اور وہاں سے جانے کے لیے قدم بڑھائے۔

مجھے آزاد کر دو میں نے بتا تو دیا ہے تمہیں۔ ڈوئی نے پیچھے سے دہائی دی۔

Classic Urdu Material

تمہیں موت کے علاوہ کوئی نہیں آزاد کر سکتا۔ سقر سفاکیت سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔
اسے ابھی دو تین کام اور بھی کرنے تھے موبائل نکال کے سقر نے اس کی لوکیشن چیک کی
رات کے نو بج رہے تھے۔ لوکیشن گھر کی ہی آرہی تھا ایک پر سکون سانس خارج کرتا وہ
آگے بڑھ گیا۔

مریم کا بنگلے پے رات جگمگا رہی تھی۔ پورا بنگلہ روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔ گویا دن کا سما ہو۔
ڈرپوک کہی کی۔ اتنی روشنی دیکھ کے وہ مسکراتے ہوئے بڑبڑایا۔ یقیناً وہ یہ سمجھ رہا تھا کہ
مریم نے ڈر کی وجہ سے روشنیاں جلائی ہوئی تھی۔

مسکراتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا۔ جلدی کرتے کرتے بھی اسے گیارہ بج ہی گئے تھے۔
وہ سوچکی ہوگی یہ سوچتے ہی اس نے قدم کمرے کی جانب بڑھائے۔ لیکن خالی کمرے کو
دیکھتے اسے جھٹکا لگا تھا۔ پیشانی پے بل نمایا ہوئے۔ موبائل نکال کے اس نے دوبارہ
لوکیشن چیک کی جو گھر کی ہی آرہی تھی۔ باری باری اس نے ہر جگہ چیک کیا لیکن خالی بنگلہ

Classic Urdu Material

اسے منہ چڑا رہا تھا۔ مریم کا موبائل اسے صوفے پر پڑا ملا۔ غصے سے کھولتا وہ باہر کی جانب لپکا۔

میڈم کدھر ہے تمہاری۔ گیٹ پر بیٹھے گارڈ کو کالر سے پکڑے وہ جارہا نہ تیور لیے غرایا تھا۔

وہ باہر گئی ہے۔ وہ بوکھلایا ہوا بولا۔

کب گئی تھی۔ اسے ایک جھٹکا دیتا وہ پہلے سے زیادہ غصے میں بولا۔

مہ میں نہیں جانتا۔ وہ اس کی شعلے اگلتی شہدرنگ آنکھوں سے گھبراتے ہوئے بولا۔ غصے سے اس کی کپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔

اسے پرے دکھیلتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا بنگلے کے اندر چلا گیا۔ غصے سے اس کا خون کھول رہا تھا۔

تو میڈم تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی۔ اب تمہیں میں اپنے طریقے سے سمجھاؤ گا۔
دروازے کو دھاڑ سے بند کرتا وہ بڑبڑایا تھا۔

دوبجے کے قریب وہ گھر واپس آئی تھی۔ چل چل کے اب اس کے زخم والے پاؤں میں بھی درد ہو رہا تھا۔ اسے دیکھ کے گارڈ نے فوراً گیٹ کھولا۔

اندرونی دروازے پر پہنچ کے اس نے چابی سے دروازہ کھولا۔ خالی چوکھٹ کو دیکھ کے عجیب سا محسوس ہوا۔ شاید اسے ان پھولوں کی عادت ہو گئی تھی۔

جب کے اندر بیٹھے ستر کا غصہ گزرتے وقت کے ساتھ بڑھ رہا تھا۔ وہ ایزی چئیر پر بیٹھا جھول رہا تھا جب اسے اندرونی دروازے کے کھلنے کی آواز آئی۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اسے کچھ غیر معمولی محسوس ہوا۔ ابھی وہ سیڑھیوں کے قریب ہی

پہنچی تھی جب اسے چرچر کی آواز سنائی دی۔ ایک دم سے اسے خوف محسوس ہوا۔ دل زور

زور سے دھڑکنے لگا۔ اپنے خوف پر قابو پاتی وہ آواز کے تعاقب میں گئی۔ آواز ڈرائنگ

روم سے آرہی تھی۔ محتاط قدم اٹھاتی وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی۔

Classic Urdu Material

لیکن سامنے بیٹھے سقر کو دیکھ کے اس کی پیشانی پے بل پڑے۔ جو شعلہ بار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس نے آنکھوں پے توجہ دی ہی کب تھی۔ اگر ایک دفعہ اس کی آنکھوں کو دیکھ لیتی تو اگلا سوال کبھی نہ کرتی۔

تم پھر آگئے۔ تیوری چڑھائے وہ رعب سے بولی تھی۔ انداز سے صاف ظاہر تھا کہ اسے سقر کا آنا شدید ناگوار گزرا تھا۔

تمہیں اپنے گھر جگہ نہیں ملتی جو مجھے تنگ کرنے یہاں پہنچ جاتے ہو۔ کندھے پے لٹکتا بیگ صوفے پے رکھتے وہ اپنی ہی رو میں بول رہی تھی۔ حجاب وہ پہلے ہی کھول چکی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
کس کی اجازت سے گئی تھی۔ وہ زور سے دھاڑہ تھا۔ اس کی دھاڑ پے مریم ڈر سے اچھل کے پیچھے ہوئی۔ اور متحیر سے اس کی شہر رنگ آنکھوں میں دیکھا جن میں چنگاریاں جل رہی تھی۔ وہ اندر تک کانپ گئی۔

Classic Urdu Material

منع کیا تھا میں نے صبح تمہیں کہہی نہں جاؤ گی۔ ایک سینکڑ میں اس تک پہنچتے وہ اپنے ازلی غصے سے بولا تھا۔ وہ خوف سے دیوار کے ساتھ جا لگی۔ گرے آنکھوں میں خوف تیر رہا تھا۔ دل تیزی سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی خوف سے پھٹ جائے گا۔

بولو۔ وہ دیوار کے ہاتھ مارتے غرایا۔

کہ کہ کسی سے بھی نہیں۔ وہ ڈر سے اچھلتی خوف زدہ لہجے میں بولی تھی۔ یہ اس کا کون سا روپ اس کے سامنے آیا تھا۔ اسے ڈھیر و خوف نے اپنی لپیٹ میں لیا تھا جانے وہ اس کے ساتھ کیا کر گا۔ اس سوچ کے آتے ہی وہ جی جان سے لرز گئی۔

کیوں گئی تھی۔ بولو۔

سبہ سبین نہ بے کہا تھا۔ وہ آنکھوں میں نمی تھر تھر کانپتی ہوئی بولی۔

شٹ اب جسٹ شٹ اپ۔ اس کے جھوٹ پے اس کا غصہ آؤٹ آف کنٹرول ہوا تھا۔

اس نے غصے سے ایک مکا دیوار پے مارا۔ ایک دبی دبی چیخ مریم کے حلق سے نکلی۔

Classic Urdu Material

آئی ایم سوری۔ مجھے معاف کر دو اب نہ نہیں جاؤ گی۔ اس کے مکا مارنے پے وہ مزید سہم گئی۔ اور ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی۔ پورا وجود جھٹکوں کی زد میں تھا۔ موٹے موٹے آنسوؤں لڑیوں کی صورت گرے آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

اس کے رونے پے وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔ سارہ غصہ جھاگ کی مانند بیٹھا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کے اسے برا لگا تھا۔ شاید وہ کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔ اگر تم اس پے غصہ کرو گے تو وہ تم سے خوف زدہ ہو جائے گی اور تم سے دور بھی۔ اس کے کانوں میں کسی آواز گونجی تھی۔

سقر نے کھینچ کے اسے اپنے ساتھ لگایا جو خوف سے آنکھیں بند کیے رو رہی تھی۔ ہونٹ دانتوں تلے دبائے وہ اپنی ہچکیوں کے روکنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ لگانے پے وہ اونچی اونچی رونے لگ گئی۔ اس کے اس طرح رونے پے سقر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔

شش رونا نہیں۔ اس کے سر کا بوسا لیتے وہ نرمی سے گویا ہوا تھا۔ ایک ہاتھ سے اس کی بالوں کو سہلایا۔ جوڑے میں قید سنہری بال آبخار کی مانند پھیلے تھے۔

Classic Urdu Material

اس کی نرمی پاتے ہی وہ مزید رونے لگ گئی۔ اس کی کمر کو سہلاتے سقرنے اسے صوفے پر بیٹھایا۔

گلاس میں پانی انڈیل کے گلاس اسکے لبوں سے لگایا دو تین گھونٹ پینے کے بعد مریم نے کانپتے ہاتھوں سے گلاس پیچھے کو کیا۔

دیکھو میں تمھاری بھلائی کے لیے ہی تمہیں منع کر کے گیا تھا۔ یہ سویڈن ہے یہاں جگہ جگہ بھیڑیے ہیں۔ پوری رات باہر گزارنا کوئی اچھی بات ہے کیا۔ اس کا چہرہ ہاتھوں کے میں تھامے گرے آنکھوں میں جھانکتا وہ نرمی سے بولا تھا۔ انگھوٹے کی پوروں سے گالوں پر بہتے آنسو صاف کیے۔ شہد رنگ آنکھوں میں غصے کی جگہ نرمی اور محبت نظر آ رہی تھی۔

کیا تم پاکستان میں یہی سب کرتی تھی۔ اس کے گال کو نرمی سے سہلاتے اس نے سوال داغا تھا۔

مریم نے شرمندگی سے نظریں جھکا کے نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material

حیا عورت کا زیور ہوتا ہے۔ اور عورت کی حیا اس کے گھر میں ہوتی ہے۔ حیا والی عورتیں یوں سڑکوں پر نہیں پھرتی۔ کیا تم نے کبھی کسی ملکہ کو سڑکوں پر پھرتے دیکھا ہے۔ اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتا وہ کوئی سحر پھونک رہا تھا۔ وہ نفی میں سر بھی ناہلا سکی۔

ملکہ ہمیشہ اپنے محل میں تخت پر بیٹھی حکم دیتی ہے غلام کو۔ اسلام نے عورت کو ایک ملکہ یوں سڑکوں پر پھرنا اپنی توہین سمجھتی ہے ویسے ہی ایک حیا دار عورت بھی بنا مقصد کے سڑکوں پر پھرنا اپنی توہین سمجھتی ہے۔ قرآن پاک میں اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو، اور بے پردہ نہ رہو، جیسے اگلی جہالت کی بے پردگی، اور

زکوٰۃ دو، اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ یونہی چاہتا ہے، اے نبی کے گھر والو کے تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(احزاب: ۳۲) <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یہ آیت ساری ایمان والی عورتوں بالخصوص نبی کی ازواج مطہرات کے لیے تھا۔ یہاں اللہ نے فرمایا ہے کہ بلا وجہ اپنے گھر سے نکلو اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ بے پردہ نارہو یعنی کہ اگر نکلو بھی تو پورے پردے میں۔ وہ سانس لینے کو رکاوٹ اور مسکرا کے اسے دیکھا

Classic Urdu Material

اگلی جہالت کی بے پردگی سے مراد قبل اسلام کا زمانہ ہے۔ اس زمانہ میں عورتیں اتراتی نکلتی تھیں اپنی زینت و محاسن کا اظہار کرتی تھیں کہ غیر مرد دیکھیں۔ لباس ایسے پہنتی تھیں جس سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ اور پچھلی جاہلیت سے اخیر زمانہ مراد ہے۔ جس میں لوگوں کے اعمال پہلوں کے مثل ہو جائیں گے۔ اور دیکھ آج کے لوگوں کا لباس ایسا ہی ہے۔ جو جسم کو ڈھکنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ ترقی کی آڑ میں ہم زمانہ جاہلیت کو اپنا رہے ہیں۔ آگے بڑھنے کی بجائے ہم پستیوں میں گر رہے ہیں۔ افسوس سے نفی میں سر ہلاتا ہوا وہ بولا تھا۔

مریم کی آنکھوں کے سامنے بے شمار ایسی لڑکیوں کے سراپے لہرائے جو مسلمان تھی لیکن ان کا زمانہ جاہلیت سے بھی بدتر تھا۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے ٹوٹ کے سقر کی ہتھیلی پے گرا تھا۔

تمہیں جب پہلی دفعہ میں نے حجاب میں دیکھا تھا تو مجھے تم پے فخر ہوا تھا۔ کہا اتنا کچھ ہونے کے باوجود بھی تم نے اپنے حجاب پے کوئی کپڑا نہیں کیا۔ اور مجھے یقین ہے تم آگے بھی

Classic Urdu Material

ایسے ہی کرو گی۔ شہر رنگ چمکتی آنکھوں سے اس کی آنکھوں میں دیکھتا وہ فخر سے بولا۔
شاید اس کی شرمندگی کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

چلو اب اٹھو رات بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ سونا نہیں ہے کیا۔ گھڑی کی طرف دیکھتا وہ ہلکے
پھلکے لہجے میں بولا تھا۔ ہاتھ ہنوز اس کے چہرے کو تھامے ہوئے تھے۔

اب بالکل نہیں رونا اوکے۔ اس کے آنسو صاف کرتا وہ کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے ہاتھ
تھامے کمرے میں لے آیا۔ وہ کسی ربوٹ کی مانند اس کے پیچھے پیچھے چل دی۔

ادھر نہیں ادھر بیڈ پے لیٹوں۔ اسے صوفے کی جانب بڑھتا دیکھ گھڑی اتارتے ہوئے بولا
۔ وہ فوراً سے بیڈ پے بیٹھ گئی۔ شاید تھوڑی دیر پہلے کا ڈر تھا جو دل میں کنڈلی مارے بیٹھ گیا

تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

وہ بھی لائٹ آف کرتا ایک طرف لیٹ گیا۔ اور مسکرا کے اسے دیکھا جو سکڑی سمٹی ہوئی
لیٹی ہوئی تھی۔
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلی صبح جزیروں کے شہر بہت اچھلی اور نک ہری نکھری اتری تھی۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

آسمان پے روئی کے گالوں جیسے سفید بادلوں کے ٹکڑے تیر رہے۔ ہر چیز برف میں ڈھکی
بے حد خوبصورت لگ رہی تھی۔

کھڑکی سے آتی روشنی کمرے کو روشن کر رہی تھی۔ روشنی کے باعث اس کی آنکھ کھلی۔
نظریں گما کے اس نے گھڑی کی طرف دیکھا تو صبح کے نو بج رہے تھے۔ ایک نظر اپنے
برابر سوئے وجود پے ڈال کے وہ فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہو کے وہ ناشتے کی غرض سے کچن میں داخل ہوا۔ باری باری سارے کین چیک
کیے جو خالی اسے منہ چڑھا رہے تھے۔ کچن میں بسکٹس کیک، اور بریڈ کے علاوہ اور کوئی
کھانے والی چیز نہیں تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
گاڑی کی کیزاٹھاتا وہ باہر چلا گیا۔

اس کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد وہ بھی بیدار ہو گئی۔ آنکھیں رونے کے باعث
سو جھی ہوئی تھی۔ سنہری بکھرے بالوں کو جوڑے میں قید کر کے اس نے سائیڈ ٹیبل پے
پڑا موبائل اٹھایا۔ جو شاید سقرنے رکھا تھا۔

Classic Urdu Material

موبائل پے نمبر ڈائل کرتی اس انگلیاں کانپ رہی تھی۔

انکل آپ کہاں ہے فوراً آئے یہاں۔ دوسری جانب سے کال رسیو کرتے ہی وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

پلیز آپ جلدی آجائے۔ وہ شاید کچھ پوچھ رہے تھے۔ لیکن وہ نفی میں سر ہلاتی اب کی بار روتے ہوئے بولی۔

کیا ہوا ہے سب کچھ ٹھیک ہے نا۔ وہ پریشانی سے بولے تھے۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے انکل آپ پلیز جلدی آجائے۔ ہچکیوں سے روتے وہ ابھی تک خوف کے حصار میں تھی۔

تھوڑی ہی دیر بعد گاڑی کے پورچ میں رکنے کی آواز پے وہ فوراً سے بستر میں سے نکلی اور ننگے پاؤں نیچے کی طرف لپکی۔

وہ ابھی لائونج میں داخل ہی ہوئے تھے جب وہ بھاگتی ہوئی ان کے سینے سے لگ گئی۔

کیا ہوا ہے کیوں رو رہی ہو۔ وہ پریشانی سے اس کا سر سہلاتے ہوئے بولے جو بس روئے جا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم بتاؤ بھی کیا ہوا ہے۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیوں رو رہی ہو۔ تم اب مجھے پریشان کر رہی ہو۔ اس کی بکھری حالت دیکھ کے وہ سچ میں پریشان ہو گئے تھے۔

جب وہ کافی دیر تک کچھ نابولی تو اسے کندھوں سے تھامتے انھوں نے اسے صوفے پر بیٹھایا۔

لٹل گرل بتاؤں کیا ہوا ہے۔ اس کے آنسو صاف کرتے وہ بہت نرمی سے بولے۔ لہجے میں اس کے لیے فکر اور محبت تھی۔

انکل مجھے نہیں رہنا سقر کے ساتھ۔ ہچکیاں بھرتی ہوئی بمشکل بولی۔ اور پھر سے رونے لگ گئی۔

کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ۔ سقر کے نام پر ان کی پیشانی پر بل پڑے تھے۔ اب کی بار وہ سخت لہجے میں بولے۔

انکل اس نے رات مجھ پے غصہ کیا اور مارا بھی۔ روتے ہوئے اسے خود بھی نہیں پتہ تھا وہ کیا بول رہی ہے۔ جب کے سقر کے توفرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ اس نے کب مارا اسے۔

اس کی بات پے انھوں نے سختی سے اپنی مٹھیوں کو بھیچا تھا۔ دماغ کی نسیں ابھری تھی۔ پلیز آپ مجھے اپنے ساتھ لے جائے مجھے نہیں رہنا یہاں مجھے ڈر لگتا ہے پلیز۔ گرے آنکھوں میں آس سموئے وہ انھیں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔

بس اب رونا نہیں میری بیٹی نے میں آگیا ہونا۔ اس کا سراپنے کندھے پے ٹکاتے وہ نرمی سے بولے تھے۔

جب کے پرسوچ نظریں دیوار پے ٹکی تھی۔ وہ جانتے تھے سقر کے غصے کو اس کے غصے سے

بڑے بڑے لوگ کانپ جاتے تھے وہ تو پھر ایک معصوم کی لڑکی تھی۔ انھوں نے اچھی

طرح سقر کو سمجھا کے بھیجا تھا کہ اس پے غصہ نہیں کرنا کجا کے ہاتھ اٹھانا۔ ان کا دماغ

غصے سے خول رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تبھی دروازے کھلنے کی آواز پے دونوں نے چونک کے دیکھا۔ جہاں سقر ہاتھوں میں
شاپنگ بیگز پکڑے اندر داخل ہو رہا تھا۔ مریم کو ان کے ساتھ لگے دیکھ وہ ٹھٹھکا تھا۔

ان کی آنکھوں میں غصہ دیکھ اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا۔ جبکہ اسے دیکھتے ہی مریم نے
چہرہ دوبارہ ان کے سینے میں چھپا لیا۔

بیگز ٹیبل پے رکھتے سقر نے سوالیاں نظروں سے انہیں دیکھا۔
بیٹا تم اپنے کمرے میں جاؤں مجھے سقر سے بات کرنی ہے۔ نرمی سے اس کے بال سہلاتے
ہوئے بولے۔ جو خوف زدہ نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

جاؤ میری پیاری بیٹی۔ اس کی پیشانی چومتے وہ محبت سے بولے۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی
وہاں سے اٹھ گئی۔

سقر نے حیرت سے اسے دیکھا جس کا چہرہ رویارویا تھا۔

خیریت بابا آپ اتنی صبح۔ حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے وہ بولا۔ جبکہ کچھ کچھ وہ سمجھ چکا تھا

Classic Urdu Material

تم نے کل رات اس پے غصہ کیوں کیا۔ سقر کو خونخوار نظروں سے گھورتے ہوئے بولے

-

تو محترمہ نے لگادی شکایت آپ کو۔ ایک گہری سانس خارج کرتے وہ پر سکون لہجے میں بولا۔

میری بات کا جواب دو۔ ماتے پے بل ڈالے وہ دھیمے لہجے میں غرایے تھے۔
آپ نے اس سے وجہ نہیں پوچھی تھی کہ کیوں غصہ کیا۔ اب کی بار وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔

جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم اس سے تیز آواز میں بھی بات نہیں کرو گے تو تم نے میری بات کیوں نہیں مانی۔ وہ پہلے ہی اتنی خوفزدہ ہے اور تم مزید اس کی شخصیت کو مسخ کرنا چاہتے ہو۔ اتنی مشکل سے وہ زندگی کی طرف لوٹی ہے تم کیا چاہتے ہو وہ پھر سے اسی دورائے پے کھڑی ہو جائے۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس پے ہاتھ اٹھانے کی۔ اب کی بار ان کی آواز تیز ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

جب وہ شام کے سات بجے کی نگلی تین بجے لوٹے گی تو غصہ تو آئے گا ہی مجھے۔ میں نے اسے پیار سے بھی سمجھایا تھا لیکن وہ نہیں مانی۔ اور میں نے اس کے نہیں مارا تھا دیوار پر مارا تھا۔ اب کی بار وہ بھی ماتھے پر بل ڈالے تیز لہجے میں بولا۔

جو بھی تمہیں اس پر غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ میں اب اسے یہاں نہیں رہنے دوں گا۔ وہ ایک حتمی فیصلے پر پہنچے تھے۔

میری اجازت کے بغیر وہ اس گھر سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکالے گی۔ عجیب استحقاق تھا

تم اسے یوں قید نہیں کر سکتے۔ انہوں نے اسے ٹوکا تھا۔

میں اسے قید کر چکا ہوں۔ اسے کھلا تو بالکل بھی نہیں چھوڑ سکتا۔ وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا۔ وہ تم سے دور ہو جائے گی۔ انہوں نے جیسے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

تو آپ کیا چاہتے ہیں اسے کھلا چھوڑ دو تا کہ وہ کسی اور سے محبت کرنے لگ جائے۔ اس کی اپنی ہی منطق تھی۔ انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

بھلا محبت پے کسی کا زور چلا ہے۔ یہ تو جس سے ہونی ہوتی ہے اس سے ہو کے رہتی چاہے وہ شخص سامنے ہو یا نہ ہو۔ محبت تو الہام کی طرح دلوں پے اترتی ہے اور روح تک سما جاتی ہے۔ یہ نانا انسان کو دیکھتی ہے ناس کی ذات کو۔

تم کب تک قید رکھو گے اسے۔ وہ اسے دیکھتے سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

جب تک اسے مجھ سے محبت نہیں ہو جاتی۔ وہ اپنے مخصوص مغرورانہ انداز میں بولا۔
اور اگر اسے تم سے محبت نا ہوئی تو۔ آنکھیں چھوٹی کیے وہ اسے غور سے دیکھتے ہوئے بولے

اسے کرنی پڑے گی۔ عجیب ضدی انداز تھا۔

اگر نا ہوئی تو۔ انہوں نے جیسے اسے جانچنے کی کوشش کی۔

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

تو اسے کبھی رہائی نہیں ملے گی۔ اس کے لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔

انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

وہ اب کبھی تمہارے ساتھ رہنے پے راضی نہیں ہوگی۔ انہوں نے اسے سمجھانے کی ایک آخری کوشش کی۔

اور میں اسے فورس بالکل نہیں کروگا۔ ہاتھ کھڑے کرتے سقر کو صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

آپ اسے قائل کرے گے ہر حال میں کرے گے۔ وہ صلح جو انداز میں بولا تھا۔ اب اپنا مطلب نکلوانے کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔

ایک شرط پے۔ انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔

کیا۔ سقر نے آبرو اچکائی۔

تم اس سے سخت لہجے میں بالکل بات نہیں کرو گے نا ہی غصہ کرو گے۔ اس کی ہر بات مانو

گے۔ اگر مجھے کوئی بھی شکایت ملی میں اسے اسی دن لے جاؤ گا۔ اور پھر زندگی میں کبھی

اس کی شکل نہیں دیکھنے دو گا۔ تھوڑی پے ہاتھ رکھے وہ سنجیدگی سے گویا ہوئے۔

مجھے منظور ہے۔ اس نے فوراً شرط قبول کی۔ ویسے بھی وہ خود بھی اس پے غصہ کرنا نہیں

چاہتا تھا۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے تم ناشتہ بناؤ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ پھر مجھے ایک کام سے بھی جانا ہے۔
گھڑی پے نظر ڈالتے وہ کھڑے ہوئے۔

انہوں نے تاسف سے اسے دیکھا۔

وہ اب کبھی تمہارے ساتھ رہنے پے راضی نہیں ہوگی۔ انہوں نے اسے سمجھانے کی ایک
آخری کوشش کی۔

اور میں اسے فورس بالکل نہیں کروں گا۔ ہاتھ کھڑے کرتے سقر کو صاف ہری جھنڈی
دکھائی۔

آپ اسے قائل کرے گے ہر حال میں کرے گے۔ وہ صلح جو انداز میں بولا تھا۔ اب اپنا
مطلب نکلوانے کے لیے اتنا تو کر ہی سکتا تھا۔

ایک شرط پے۔ انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا۔

کیا۔ سقر نے آبرو اچکائی۔

Classic Urdu Material

تم اس سے سخت لہجے میں بالکل بات نہیں کرو گے ناہی غصہ کرو گے۔ اس کی ہر بات مانو گے۔ اگر مجھے کوئی بھی شکایت ملی میں اسے اسی دن لے جاؤ گا۔ اور پھر زندگی مس کبھی اس کی شکل نہیں دیکھنے دو گا۔ تھوڑی پے ہاتھ رکھے وہ سنجیدگی سے گویا ہوئے۔ مجھے منظور ہے۔ اس نے فوراً شرط قبول کی۔ ویسے بھی وہ خود بھی اس پے غصہ کرنا نہیں چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے تم ناشتہ بناؤ میں اس سے بات کرتا ہوں۔ پھر مجھے ایک کام سے بھی جانا ہے۔ گھڑی پے نظر ڈالتے وہ کھڑے ہوئے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اس کی ایسی کی تیسری جو وہ تمہیں ہاتھ بھی لگایے تم نے بس ایک فون کرنا ہے مجھے۔ پھر میں خود اسے لاک اپ کی سیر کرواؤ گا۔ وہ مسکراتے ہوئے بولے۔ یہ لڑکی انہیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔

پکا۔ اس نے ہاتھ آگے کرتے وعدہ لیا۔

بالکل پکا۔ بس اب تم نے رونا نہیں ہے۔ اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے وہ کھل کے مسکرائے

Classic Urdu Material

میں کون سا جان بوجھ کے روتی ہوں وہ تو خود ہی رونا آجاتا ہے۔ اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

جزیروں کے شہر پے سفید دوپہر چمک رہی تھی۔

برف باری اپنے عروج پے تھی۔ دودھیا روئی کے گال پورے جزیرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ سفیدی میں ڈھکی ہر چیز مزید خوبصورت ہو گئی تھی۔

مریم کے بنگلے پے جائوں تو وہ اپنے کمرے میں بیڈ کرائون سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

ٹانگوں پے کفرٹر پھیلائے کسی کتاب کے مطالعہ میں پوری طرح غرق نظر آتی تھی۔

پورے کمرے میں ہیٹر کی وجہ سے درجہ حرارت نارمل تھا۔ عموماً دسمبر میں درجہ منفی سے

بھی نیچے چلا جاتا ہے۔

ایک طرف رکھے صوفے پے بیٹھا سقر لیپ ٹاپ پے کچھ ٹائپ کر رہا تھا۔ گاہے بگاہے نظر

اٹھا کے مریم کو دیکھتا وہ پھر سے کام میں مصروف ہو جاتا۔

Classic Urdu Material

اس نے سائیڈ ٹیبل پے رکھے مگ کو اٹھا کے لبوں سے لگایا نظریں ہنوز کتاب پے تھی۔
جیسے اس میں کوئی خزانہ تلاش کر رہی ہو۔ لیکن مگ خالی تھا۔ اس نے بدمزہ ہو کے کپ کو
گھورا۔ پھر نظریں سائیڈ ٹیبل پے رکھے تھر ماس پے ڈالی اور اسے اٹھا کے کافی مگ میں
انڈیلی لی لیکن افسوس وہ بھی خالی اسے منہ چڑھا رہا تھا۔ وہ جی بھر کے بدمزہ ہوئی۔

ہونٹوں کو چباتی وہ کتاب کو دیکھتی، کبھی کمفرٹر کے اندر چھپی اپنی ٹانگوں کو اور پھر
دروازے کو جیسے راستہ ماپ رہی ہو۔

اف اتنی سردی میں کافی بنانے جاؤں۔ اس نے اپنی سرخ ناک کو رگڑتے ہوئے
جھرجھری لی۔

پھر مگ اور تھر ماس کو گھورا جیسے ان کو کہہ رہی ہو جاؤں کافی بنا کے لائوں۔ جب اس کے
گھورنے پے مگ اور تھر ماس میں کوئی حرکت نہیں ہوئی تو اس نے مظلومیت سے سقر کو
دیکھا۔ صوفے سے ٹیک لگائے سکون سے اس کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا۔
سقر نے آبرو اٹھا کے اسے دیکھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو اب کیا ہوا۔
کافی۔ معصومیت سے اطلاع دی گئی۔

Classic Urdu Material

نویہ تمہارا دو گھنٹوں میں پانچواں مگ ہے۔ سقر نے اسے آنکھیں دکھائی۔

پلیز مجھے سردی لگتی ہے۔ چہرے پے مظلومیت طاری کی گئی۔

فروری میں کیا حال ہوگا تمہارا تب تو اس سے بھی کم ٹمپرچر ہوگا۔ سقر نے اس کی نالچ میں اضافہ کیا۔

اس سے کم کیا ہوگا یہ کم ہے کیا۔ اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلانی۔ سفید رنگ کی شرٹ پہنے وہ بھی سرد و پہر کا حصہ لگ رہی تھی۔

سنہری بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔

یہ تو کچھ بھی نہیں۔ بے نیازی سے کندھے اچکاتے وہ مسکرایا۔ شہر رنگ آنکھیں چمک

رہی۔ بلیک جینز کے اوپر بلیک ہی جیکٹ پہنے، برائوں بالوں کو سائیڈ پے جمائے، ہلکی بڑھی

ہوئی شیو کے ساتھ وہ بہت پرسکون اور فریش فریش لگ رہا تھا۔

میں ہا بمرنیٹ ہو جائوں گی۔ اس نے سوچتے ہوئے حل پیش کیا۔

تم کوئی کچھوا ہو کیا جو ہا بمرنیٹ ہو جائوں گی۔ سقر نے ہنستے ہوئے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا

Classic Urdu Material

مریم نے خفگی سے اسے دیکھا۔ شرمندگی سے اس کے گال سرخ ہوئے تھے۔

خود کو مصروف ظاہر کرتی وہ دوبارہ کتاب پے جھک گئی۔

اس کی حرکت سے محفوظ ہوتا وہ لیپ ٹاپ سائیڈ پے رکھتا کھڑا ہو گیا۔ جھک کے ٹیبل پے پڑا اپنا لگ اٹھایا۔ اور پھر چلتا ہوا بیڈ کے قریب گیا۔

جھک کے سائیڈ ٹیبل پے پڑا لگ اور تھرماس اٹھایا۔ نظریں ہنوز اس کے چہرے پے ٹکی تھی جو کنفیوز سی ہونٹوں کو چباتی پڑنے میں بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔

وجہ اپنے چہرے پے رہی تھی اس کی پر تپش نظریں تھی۔

کافی کی جگہ سوپ لادیتا ہو وہ پی لینا۔ اس کے ہونٹوں کو انگھوٹے کی مدد سے آزاد کرتے وہ مدھم لہجے میں بولا۔

مریم نے زور سے آنکھیں بند کی۔

آنکھیں بند کرتی وہ اسے کسی معصوم سی پری لگ رہی تھی۔ جو کسی دیو ہیکل کو دیکھ کے خوف سے آنکھیں بند کر لے۔

Classic Urdu Material

اس رات کے بعد وہ اس سے ڈرنے لگی تھی۔ دور سے بات کرنے پے بالکل نارمل رہتی تھی۔ لیکن اس کے قریب آنے پے وہ ڈر جاتی تھی۔ دل میں بسا خوف اب جانے کب نکلتا کبھی نکلتا بھی یا نہیں۔

اس کی کانپنی پلکوں اور ہونٹوں کو دیکھتا وہ یاسیت سے سوچ رہا تھا۔ ایک حسرت بری نظر اسے چہرے پے ڈالتا وہ کمرے سے نکل گیا۔ اس کے جانے کے کافی دیر بعد مریم نے آنکھیں کھولی۔

شکر ہے اس ن کچھ نہیں کہا۔ زور و شور سے دھڑکتے دل پے ہاتھ رکھتے ایک گہرا سانس کھینچتی وہ بڑبڑائی تھی۔ پھر سے ناک رگڑتی وہ کتاب پے جھک گئی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ٹرے میں سوپ رکھے کمرے میں داخل ہوا۔

یہ لو گرما گرم سوپ۔ ایک بائول میں سوپ ڈالتا وہ ہشاش بشاش لہجے میں بولا۔

میں سوپ نہیں پیتی۔ مریم نے ناک چڑھاتے ہوئے ناپسندیدگی سے کہا۔

Classic Urdu Material

کیوں۔ سقر نے آبر و اچکاتے استفسار کیا۔ وہ اتنی محنت سے اس کے لیے سوپ بنا کے لایا تھا اور یہاں مہارانی کے نکھرے ہی ختم نہیں ہو رہے تھے۔

میں کچھ بھی نہیں کھاتی۔ مجھے بس کافی پینی ہے۔ بے نیازی سے کندھے اچکاتے حکم دیا گیا۔

اور تم کیوں نہیں کچھ نہیں کھاتی۔ آنکھیں چھوٹی کیے اسے غور سے دیکھتا وہ پوچھ رہا تھا۔ کیا پتہ یہ میٹ حرام ہو۔ اس نے مشکوک نظروں سے بائول میں جھانکتے ہوئے کہا۔

اس کے جواب پے سقر کا سر چکرا کے رہ گیا۔ مطلب حد ہے اتنی بے اعتباری۔

یہ حلال چکن ہے۔ سپیشل پاکستان سے امپورٹ کروایا ہے۔ سقر نے سنجیدہ لہجے میں وضاحت دی۔ جبکہ پاکستان والی بات جھوٹ تھی۔

اس کی بات پے مریم نے حیرت سے آنکھیں پھیلانی۔

سچی۔ وہ متحیر سی بولی تھی۔ حیرت زدہ نظریں کبھی سقر کو دیکھتی تو کبھی سوپ کو۔

مچی۔ چلو اب پیو۔ سقر نے بائول اس کی طرف بڑھایا۔

Classic Urdu Material

تم مجھے بیوقوف تو نہیں بنا رہے۔ وہ پھر سے مشکوک ہوئی۔

جو پہلے سے بیوقوف ہوا سے مزید کیا بیوقوف بنانا۔ اس نے دل میں سوچا تھا۔

کچھ کہا تم نے۔ اس نے انگلی اٹھا کے پوچھا۔

کچھ نہیں کہا۔ تم آرام سے سو پو۔

مریم نے کندھے اچکاتے ہوئے سوپ پکڑ لیا۔ مشکوک نظروں سے سوپ میں چیچ ہلاتی وہ بہت غور سے سوپ سے سوپ کا پوسٹ مارٹم کر رہی تھی۔

سفر بہت دلچسپی سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ جواب ناک چڑھاتی سوپ کا چیچ منہ میں رہی تھی۔

والو یہ تو بہت ٹیسٹی ہے۔ وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی ہوئی بولی۔

وہ بھی پرسکون سانس خاج کرتا سوپ پینے لگ گیا۔

تم مجھے بھی سکھائو گے سوپ بنانا۔ کچھ دیر بعد وہ اشتیاق سے پوچھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تمہیں جب بھی پینا ہو مجھے بتا دینا میں سکھا دو گا۔ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ آفریدی گئی

-

تمہیں اور کیا کیا بنانا آتا ہے۔ چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں گرایے وہ ہیرے جیسی چمکتی
آنکھوں کے ساتھ پوچھ رہی تھی۔

سب کچھ۔ دوسری جانب بے نیازی سے جواب دیا گیا۔

سب کچھ۔ مریم نے حیرت سے آنکھیں پھیلائی۔

تمہیں جو بھی کھان ہو مجھے بتا دینا۔ وہ اس کی سرخ ناک دبا تا فارخ دلی کے ساتھ آفریدی
رہا تھا۔

بریانی۔ مجھے بریانی کھانی ہے۔ پتہ ہے ماما اتنی مزیدار بریانی بناتی تھی۔ میری اور بابا کی شرط

لگتی تھی۔ کون زیادہ کھاتا ہے۔ اور بابا ہمیشہ مجھ سے جیت جاتے تھے۔ جوش سے کہتے کہتے

آخر میں اس کی آواز رندھی تھی۔ ہیروں کی چمک ایک پل میں ماند پڑی۔ پلکیں زور سے

جھپک کے اس نے اٹھنے والے آنسوؤں کو روکا۔

Classic Urdu Material

چلو ٹھیک ہے میں بھی بریانی بناؤں گا۔ پھر مجھ سے شرط جیت کے دکھانا۔ ماحول میں چھائی
اداسی کو کم کرنے کے لیے وہ مسکرا کے بولا۔

وہ بھی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے سر جھکا گئی۔

I love the way you smile,

Without pretence,

With no mask,

It's just the simply you,

Looking at your eyes, those dark pools of
mystery,

I see them as windows without curtains,

Because they are open and clear,

And if your eyes are the windows to your soul,

Classic Urdu Material

Then your mouth is its doorway, especially

when we kiss,

And how I feel when I'm close to you is,

Easy, Natural, Real,

There's no need for me to fake who am not,

I see you as a woman,

Who is; Comely, concerned, loving and alive,

Sometimes, you bring out the little girl in you,

Making me love you more,

Especially when you cry,

Today I love,

Tomorrow I would,

Classic Urdu Material

I love all that you are,
Keep being happy love.

اس کی طرف جھکتا وہ سرگوشی میں بولا تھا۔
وہ بلش کرتی نظریں جھکا گئی۔ ایک سحر سا ماحول میں بکھرہ تھا جس نے دونوں کو اپنے اندر
جھکڑ رکھا تھا۔ سرخ گالوں پر لرزتی پلکوں کی جھالر، کپکپاتے ہونٹ جنہیں وہ دانتوں
تले دبا گئی تھی۔ اور نے زندگی میں پہلی بار اتنا خوبصورت منظر دیکھا تھا۔ وہ مبہوت سا اس
کے خوبصورت چہرے کو دیکھتا آنکھوں کے زریعے دل میں بسا رہا تھا۔
اس نے بے انتہا خوبصورت لڑکیوں کو دیکھا تھا لیکن اس کا پاگل دل صرف مریم کے لیے
مچلتا تھا۔ اس کو پیاس تھی تو صرف اس کی محبت کی۔ اور اس ایک محبت کو پانے کے لیے
اس نے اتنے سال انتظار کیا تھا۔ اور ابھی اور انتظار کرنا تھا۔ جانے اس کی پیاس محبت کب
بجھتی یا شاید بجھتی بھی کے نہیں۔

Classic Urdu Material

خاموشی میں دونوں کی دھڑکنوں کا شور تھا۔ جو مخالف سمت میں دھڑک رہی تھی۔ ایک کی خوف سے اور دوسرے کی محبت سے۔

وہ بے خود سا اسے تک رہا تھا۔ جب موبائل کی چھنگاڑتی ہوئی آواز نے اسے حقیقی دنیا میں پڑکا۔

اس نے غصے سے موبائل کو گھورا جہاں ویوی کالنگ جگمگا رہا تھا۔
چہرے پر ہاتھ پھیرتے وہ کمرے سے نکل گیا۔

بولو کیا مسئلہ ہے۔ کال پک کرتے ہی وہ چنگھاڑ رہا تھا۔

ٹھیکے میں تھوڑی دیر میں آتا ہو۔ بے زاری سے کہتا وہ موبائل جیب میں ڈالے دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں سر تک کمفرٹراوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔

سنو میں ایک کام سے جا رہا ہورات تک لوٹ آؤگا۔ ڈرن بنانے کی ضرورت نہیں میں خود آ کے بناؤگا۔ کمفرٹ چہرے سے ہٹاتے وہ نرمی سے بولا۔ جس کے چہرے پر سنہری بال بکھرے ہوئے تھے۔ آنکھیں زور سے میچے وہ ضبط کی جن انتہائوں پر تھی یہ صرف وہ ہی جانتی تھی۔

Classic Urdu Material

اس کے چہرے سے بال ہٹاتے وہ اس کی طرف جھکا تھا۔ لیکن اس کے چہرے پے
بکھرے خوف کو دیکھ وہ کچھ بھی کہے بغیر کمفرٹر اس پے اوڑھتا وہاں سے چلا گیا۔

محل میں جائے تو شام کے دھندلے سائے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔
مصنویٰ جھیل میں برف جمی ہوئی تھی۔ جس پے ملازم سپرے کرتے برف کو پگھلا رہے
تھے۔ سرخ روش سے بنی لمبی راہداری کو وہ شاید پہلے ہی صاف کر چکے تھے۔ اسی لیے وہ
چمک رہی تھی۔

اندرٹی وی لائونج میں جائوں تو وہ دونوں چہرہ ہاتھوں میں گراے سامنے لگی سکرین پے
ایکشن مووی دیکھنے میں مصروف نظر آرہی تھی۔

پورا لائونج اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ جسے سکرین سے نکلتی روشنی چیرنے کی کوشش کر رہی
تھی۔

Classic Urdu Material

ٹانگوں پے کمفرٹراوڑھے وہ بیڈنماصونے پے بیٹھی مووی میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ جب کوئی چیز آ کے سبین کے منہ پے گری۔ وہ فوراً ہڑبڑا گئی۔ اپنے چہرے پے گری شرٹ کو ہٹاتے ہوئے اس نے سامنے دیکھا۔ جہاں فواد خطرناک تیور لیے اسے گھور رہا تھا۔ جیسے ابھی زندہ نکل جائے گا۔

اونہ سبین کو نگلنا اتنا آسان نہیں۔

یہ کیا بد تمیزی تھی۔ سبین نے اپنی نیلی آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے تیز آواز میں پوچھا۔

وہی بد تمیزی جو تم نے میری شرٹ کے ساتھ کی تھی۔ نہایت آدب کے ساتھ اطلاع دی گئی۔

اور جو بد تمیزی تم نے میری شرٹ کے ساتھ کی تھی وہ۔ ماتھے پے بل ڈالے وہ اس کے مقابل کھڑی ہوئی۔

کیوں کہ تم نے میرے اوپر کافی گرائی تھی۔ آستین چڑھاتا وہ بھی میدان میں اتر۔ اور جو تم نے مجھے جھیل میں دھکا دیا تھا وہ۔ وہ بھی آستین چڑھاتے لڑنے کو پوری تیار تھی۔

Classic Urdu Material

جب کے صوفے پے بیٹھی فاطمہ مزے سے لائیو ایکشن مووی کو انجوائے کرتی لائونج کی لائٹس آن کر کے ایل ای ڈی بند کر چکی تھی۔

جو تم نے سب کے سامنے میرے تیج مارا تھا وہ۔ ہاتھ نچاتے ہوئے اس نے ایک اور گناہ یاد کروایا۔

کیوں کے تم ہو ہی اس قابل۔ سبین نے جیسے اسے اس کی اوقات یاد دلائی۔
اچھا اگر میں اس قابل ہو تو تم بھی اسی قابل ہو۔ فواد نے غصے سے کہتے ہوئے اس کے تیج مارا جسے فوراً اس نے جھک کے ناکام کر دیا اور اپنی ٹانگ اس کی ٹانگ میں پھنسا کے اسے اوندے منہ زمین پے گرایا۔ ایک ہاتھ زمین پے رکھ کے فواد نے بمشکل اپنے منہ کو زمین سے ٹکرائے سے بچایا۔ ورنہ اس کے سارے دانت بھری جوانی میں ٹوٹ جانے تھے۔

Hurrah sabeen queen you are the best

فاطمہ نے تالیاں پیٹتے ہوئے کھلکھلا کے کہاں۔ اچھلنے سے اس کے سنہری بال چہرے پے گرے تھے۔ جنہیں وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پیچھے کرتی۔
یا آئی ایم۔ سبین نے فخر سے مسکراتے ہوئے فرضی کالر کھڑے کیے۔

Classic Urdu Material

جبکہ فواد نے خونخوار نظروں سے اس ملکہ کو دیکھا جو شان سے کھڑی بائیں ہاتھ میں پہنی ہیرے کی انگوٹھی کو پھونک مارتی دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے لیٹے لیٹے ہی اس کی ٹانگ میں اپنی ٹانگ پھنسا کے اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لڑکھڑا کے اس کے اوپر گری۔

ہتھلیاں زمین پر ٹکاتے بمشکل سبین نے اپنا چہرہ اس کے چہرے سے ٹکرانے سے بچایا تھا۔ اور خونخوار نظروں سے اسے گھورا جو شرارتی مسکراہٹ چہرے پر سجائے زمین پر لیٹا اسے دیکھ رہا۔

اوہہ فواد بھائی آپ تو کینگ ہے۔ فاطمہ نے ہوٹنگ کرتے ایک دفعہ پھرتالیاں پیٹی۔

یہ بیوٹیفل سبین تو موبائل میں قید کرنا چاہئے۔ مزے سے کہتی اب وہ موبائل میں ان

دونوں کا فوٹو شوٹ کر رہی تھی۔

فواد کے چہرے پر شریر مسکراہٹ رقص کر رہی تھی۔ جبکہ سبین کا بس نہیں چل رہا تھا دونوں کو زندہ نگل جائے۔

Classic Urdu Material

تمہیں میں چھوڑو گی نہیں چھوٹی کتنی جلدی پارٹی بدل لی۔ سبین نے فاطمہ کو دھمکی دی۔
اور اٹھنے کی کوشش کی فواد نے دونوں بازو اس کے گرد حائل کرتے اس کی کوشش کو
ناکام بنایا۔

پہلے خود کو تو چھڑوالے پھر مجھے بھی پکڑ لینا۔ فاطمہ نے مزے سے کہتے اور پک کلک کی۔
چھوڑو مجھے۔ سبین دانت پیستے ہوئے فواد سے کہا۔
چھڑوالو۔ شان بیازی سے حکم دیا گیا۔ اور گرفت مزید مضبوط کی۔
اوہ۔۔ فاطمہ نے پھر سے ہوٹنگ کی۔

رو کو تمہاری تو ٹھہر کی روح نکالو پہلے۔ سبین نے سارا غصہ فاطمہ پر نکالا۔
فواد کے اشارے پر وہ فوراً وہاں سے رن ہو چکی ہوئی۔ اور جاتے ہوئے باہر سے لاک کرنا
نہیں بولی۔

چھوڑو مجھے ورنہ میں تمہارا خون پی جاؤں گی۔ سبین نے غراتے ہوئے اسے گھورا۔

Classic Urdu Material

پی جائوں لیکن سنو ہونٹوں سے پینا زیادہ ٹیسٹی ہوگا۔ فواد نے ایک آنکھ دباتے ہوئے شرارت سے کہا۔ اور اس کی کوششوں کو ناکام بنایا۔

جبکہ وہ منہ کھولے شدہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم انتہائی بد تمیز ہو۔ وہ خفت سے سرخ پڑتی اپنا لہجہ سخت کرتی بمشکل بولی۔

تعریف کے لیے انتہائی شکریہ۔ اس نے گرفت مزید مضبوط کرتے ہوئے کہا۔

سبین نے گھور کے اسے دیکھا اور اس کی گردن میں اپنے گردن گھاڑ دیے۔ وہ بلبلا اٹھا۔

اور فوراً سے پینترہ بدلا اب وہ اوپر تھا اور سبین زمین پر۔

فواد نے خونخوار نظروں سے سبین کو گھورا جو مزے سے اپنے ہونٹوں پر لگا خون زبان سے صاف کر گئی تھی۔

ویسے تمہارہ خون زرا ٹیسٹی نہیں۔ وہ منہ بسورتی ہوئی مزے سے بولی جیسے خون نہیں کوئی ڈش ہو۔

اور چہرے پر لطیف مسکراہٹ سجائے فواد کو دیکھا جو برہمی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

برہمی سے اسے گھورتے وہ اس کے چہرے پے جکھا۔ سبین نے اپنی مٹھیوں میں اس کے بال جکھڑے لیکن آس پے زرا اثر نہیں ہوا۔

لیکن تمہارا خون بہت ٹیسی ہے۔ وہ بھی ہونٹوں پے زبان پھیرتا مزے سے بولتا تھا۔ جب کے وہ خفت سے اسے دیکھ بھی ناسکی۔

ویسے تمہارے ہونٹ زیادہ ٹیسی ہے۔ اس کے کان کی طرف جھکتا وہ مدھم سرگوشی کرتا کھڑکی کی جانب بھاگا۔ کھڑکی پھلانگتا باہر سے فقل لگا کے نودو گیارہ ہو گیا۔

ہونٹوں پے لگا خون صاف کرتے سبین نے خونخوار نظروں سے کھڑکی کو گھورا۔ جیسے وہ فواد

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات کے سایے آہستہ آہستہ پھلتے سفید آسمان کو اپنی لپیٹ میں لیتے سیاہ کر رہے تھے۔

جزیروں کا شہر مصنوعی روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ وہ دونوں نیلے شیشیوں والی اونچی

عمارت کے سامنے رکھے بیچ پے بٹھے بے نیازی سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

Classic Urdu Material

لوگ اور کوٹ پہنے ہاتھوں میں کافی کے مگ پکڑے تیز تیز قدم اٹھاتے وہاں سے گزر رہے تھے۔ کچھ رومانوی کیل ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ایک دوسرے میں کھوئے نظر آتے تھے۔ پوری قطار میں مختلف کیفے اور دوسری شاپس بنی ہوئی تھی۔ کیفے کے اندر چلتے میوزک کی آواز سڑک تک آرہی تھی۔ کچھ لوگ وہاں رکتے اسے سنتے اور پھر آگے بڑھ جاتے۔

تمہارا کیس کہاں تک پہنچا۔ ویوی کی جانب رخ موڑے وہ سنجیدگی سے استفسار کر رہا تھا۔

فلحال تو کوئی کڑی ہاتھ نہیں لگ رہی۔ یہ کیس کافی کمپلیکس ہے۔ بے نیازی سے سر جھٹکتی وہ سقر کی شہد رنگ آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ جس سے اس کے گرے بال اس کے شانوں کے گرد پھیلے تھے۔

وہ اس وقت گرے اور کوٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے ہوئی تھی۔ گرے بال ہمیشہ کی طرح ٹیڑھی مانگ نکال کے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ گلابی لب سرخ لپ اسٹک سے

Classic Urdu Material

پوشیدہ کیے ہوئے تھے۔ گلے میں بلیک مفرل لپیٹے وہ چارں شانے چت کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ لیکن مقابل بنا کوئی اثر لیے پر سکون بیٹھا تھا۔

تم کر لوگی مجھے یقین ہے۔ سقر نے اپنی پر تپش سنہری آنکھیں اس کی ہری آنکھوں میں گاڑتے سنجیدگی سے بولا۔

یہ سنہری آنکھوں کی تپش ہی تھی جو وہ فوراً نظریں پھیر گئی۔

ڈونٹ نو یہ کافی مشکل ہے۔ ڈی این اے کی رپورٹ کے مطابق ان پانچوں کے ساتھ ایک ہی شخص نے زیادتی کی ہے۔ اور اس قدر درندگی سے کی گئی ہے کہ رپورٹ پڑھ کے میری روح کانپ گئی۔ اور اسی دوران وہ جان سے ہاتھ دھو گئی۔ وہ ایک جھری لیتی سر نفی میں ہلا کے بولی۔

تو ڈی این نے میچ نہیں کیا کسی سے۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات بغور دیکھتے پوچھ رہا تھا۔

یہی تو مسٹری ہے۔ پرانے سارے دیکار ڈزچیک کر لیے یہ کوئی نیا بندہ ہے۔ یا اب تک چھپا ہوا تھا اور اب منظر پے آیا ہے۔۔ وہ نفی میں سر ہلاتی تاسف سے بولی تھی۔

کوئی کلو۔ سقر نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

یہی کے وہ پانچوں مسلم تھی اور ان کی باڈی پے ایک خاص نشان تھا۔ وہ کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

کیسا۔ سقر نے چونک کے اسے دیکھا۔

فائل میں ہے اس کا سکیچ۔ وہ نظریں سامنے کھڑے شخص پر ٹکاتی ہوئی بولی۔ جو ادھر ادھر دیکھتا کسی کو ڈھونڈ رہا تھا۔

وہ رہا ہمارا ٹارگٹ۔ دیوی نے سقر کو اشارہ کیا۔

وہ سر ہلاتا کھڑا ہو گیا۔ وہ بھی اس کی ہمقدم ہوئی۔

کیا تم اسے یہی پے ختم کر دو گے۔ دیوی نے سر اٹھا کے اسے دیکھا۔ وہ دونوں اس وقت سڑک کر اس کر رہے تھے۔

لیکن وہ بنا کوئی جواب دیے اس آدمی کی جانب بڑھ گیا۔ گن لوڈ کر کے اس کی پسلی پے رکھی۔

کوئی بھی ہوشیاری کیے بغیر میرے ساتھ چلو۔ سقر نے پٹل کی نال سے হাস کی پسلی پے دباؤ ڈالتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

Classic Urdu Material

کون ہو تم۔ اس شخص نے خوفزدہ نظروں سے سقر کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔
ایلیو نو کہا ہے۔ اس کے سوال کو نظر انداز کر کے سقر نے سوال کیا۔ لہجہ کسی بھی قسم کی لچک
سے پاک تھا۔

میں نہیں جانتا۔ اس شخص نے خوف سے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔
بتائو۔ سقر دھیمے لہجے میں غرایا۔ اور پسٹل پے دبائو بڑھایا۔
اس سے پہلے کہ وہ شخص کوئی جواب دیتا فضا میں گولی کی آواز گونجی اور یک دم سناٹا چھا گیا۔
ویوی نے حیران نظروں سے زمین بوس ہوئے ہاس شخص کو دیکھا جس کے سینے میں گولی
لگی تھی۔

موو سبین۔ سقر چلایا اور سامنے کھڑے شخص کے گٹھنے پے گولی چلائی اپنے بچاؤں کے لیے
وہ جھکا تھا جس کی وجہ سے وہ گولی اس کی کھوپڑی میں لگی اور اگلے ہی لمحے وہ تڑپتا ہوا زمین
پے گر گیا۔

شٹ یہ بھی ہاتھ سے نکل گیا۔ سقر نے غصے سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ جب کہ گولی کی
آواز سن کے ہر طرف بھگدڑ مچ گئی تھی۔

Classic Urdu Material

چلو یہاں سے۔ سبین کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے وہ ایک تاریک گلی میں گم ہو گیا۔

تاروں بھری رات آسمان پے جگمگا رہی تھی۔

مریم کا بنگلہ مصنوعی روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ جب ستر کی گاڑی پورچ میں آ کے رکی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھوں میں بیگز پکڑے اندرونی دروازے سے گھر میں داخل ہوا۔

بیگز کچن کے اندر شیف پے رکھتے وہ زینے چڑھتا دکھائی دیا۔ سنائے میں اس کے باری

بوٹوں کی آواز گونج رہی تھیں۔

کمرے کا دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔

جہاں وہ بیڈ پے بیٹھی مگن سی نوٹ بک پے جھکی لکیریں کھینچنے میں مصروف تھیں۔

اسے دیکھتے ہی ستر کے عنابی ہونٹوں پے مسکراہٹ رینگ گئی۔ سنہری آنکھوں سے جیسے

روشنی پھوٹ رہی تھی۔ جو انہیں مزید سحر انگیز بنا رہی تھی۔

دروازے سے ٹیک لگائے وہ فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جو شاید کوئی کلر کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اس کی نظروں کی تپش تھی جو مریم نے چونک کے سراٹھایا۔ اسے اپنی طرف مگن پاکہ وہ
بلش کرتی سر جھکا گئی۔

اس کی حرکت پے وہ کھل کے مسکرایا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے چھائی بیزاری ایک پل میں ہوا
ہوئی تھی۔

السلام علیکم کیا کر رہی ہو۔ بیڈ پے گرنے کے سے انداز میں بیٹھتے ہوئے مسلسل اسے دیکھ
رہا تھا۔

اس کے بیٹھنے پے وہ فوراً سے پیچھے ہٹی۔

کہ کچھ نہیں ڈرائنگ کر رہی تھی۔ اسے قریب بیٹھنے پے وہ گھبرا کے بولی تھی۔ ہاتھ
میں پکڑا کر بک پے رکھتی وہ اب ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔

اوہ تمہیں پیننگ آتی ہے۔ وہ ستائش سے بک کو دیکھتا ہوا بولا۔ جس پے ایک برڈ ٹویٹی بنی
ہوئی تھی۔ جس میں گلیٹر کلر کیے گئے تھے۔ جو اسے خوبصورت بنا رہے تھے۔

نہیں بس مجھے یہ ڈرائنگ بنانی آتی ہے وہ بھی دیکھ کے۔ وہ شرمندگی سے سر جھکائے
ہوئے بولی۔ جیسے یہ کوئی گناہ ہو۔

Classic Urdu Material

تم کافی اچھی ڈرائنگ کر لیتی ہو تم نے سیکھی کیوں نہیں۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔
بس ایسے ہی۔ وہ کندھے چکاتی ہوئی بولی۔ نظریں سکیچ بک پر تھیں جہاں وہ اپنی انگلیاں
پھیر رہا تھا۔

کیا تم نے کبھی کسی کا فیس سکیچ کیا۔ وہ سر اٹھاتے ہوئے اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔
مریم نے محظ نفی میں سر ہلایا۔ گرے آنکھوں میں نمی سی جما ہونے لگی۔ ماضی کی یادوں
نے دستک دی تھیں۔ یہ یادیں بھی کتنی عجیب چیز ہے۔ کبھی ہماری خوشی کی وجہ بنتی ہے تو
کبھی ہمارے آنسوؤں کی۔ کبھی جینے کی وجہ بنتی ہے تو کبھی پل پل موت کی۔ کبھی ہونٹوں
پر ہنسی کے پھول بکھیرتی ہے۔ تو کبھی آنکھیں آنسوؤں سے بھر دیتی ہے۔
ایک منظر اس کی آنکھوں کے پردے پر لہرایا تھا۔ جو کبھی حال تھا وہ آج ماضی بن کے محظ
ایک یاد تھا۔

صبح کی سنہری کرنیں کھڑکیوں سے چھن کر کے آتی کمرے کو روشن کر رہی تھیں۔ وائٹ
اور گرے کمرہ مینیشن کے ساتھ دیواروں کو پینٹ کیا گیا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک
جہازی سائز بیڈ رکھا گیا تھا۔ ایک طرف ڈریسنگ ٹیبل، جبکہ سامنے والی دیوار میں دو

Classic Urdu Material

دروازے تھے۔ ایک ڈریسنگ روم کا اور دوسرا باتھ روم کا، ساتھ والی دیوار کے ساتھ ایک بڑا دروازہ تھا۔ اور ایک صوفہ سیٹ رکھا ہوا تھا۔

وہ بیڈ کے پاس کھڑی بلینکٹ میں سوئے وجود کو ہلارہی تھی۔

زالان اٹھو بات سنو میری۔ اسے کندھوں سے جھنجوزتی وہ اس کے کان میں چینی تھی۔

کیا ہوا کون مر گیا۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھا۔ اور حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تم ہمیشہ کسی ناکسی کو مارتے ہی رہا کرو۔ میری بات سنو۔ خفگی سے کہتی وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

تمہیں اتنی صبح صبح کیا بات کرنی ہے بعد میں کرنا۔ مجھے نیند آرہی ہے۔ جمائی لیتا ہوا وہ

پھر سے لیٹ گیا۔

بارہ تو بج گئے اور کب صبح ہوگی تمہاری۔ اب کی بار وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

دوبجے آنا۔ وہ بند آنکھوں سے بولا۔

ہا میں کوئی مانگنے والی ہو جو دوبجے آئے۔ وہ حیرت سے اپنی گرے آنکھیں پھیلاتی ہوئی

بولی۔

Classic Urdu Material

زالان نے آنکھیں کھول کے اسے سر سے لے کے پاؤں تک دیکھا۔ جونیلے رنگ کا فراک پہنے ہوئے تھیں جس نفیس سلور کڑھائی کی ہوئی تھی۔ سلور ڈاٹاٹانوں پے پھلایا ہوا تھا۔ سنہری بالوں کی فرینچ چوٹیاں کر کے ایک کندھے پے رکھے وہ صبح کی طرح نکھری نکھری لگ رہی تھی۔

تم مانگنے والی تو نہیں ہو۔ لیکن تم آئی مانگنے ہی ہو۔ زالان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ پلیز میرا سکیچ بنا دو۔ اس کا ہاتھ تھام کر متانت سے بولی۔

کیوں میں تمہارا ملازم ہو کیا جو سکیچ بنا دو۔ اس کا ہاتھ جھٹکتا وہ نخوت سے بولا تھا۔

تمہیں کیا چاہیے مجھ سے۔ ماتھے پے بل ڈالے سوال کیا گیا۔

پہلے ایک شرٹ استری کر کے دو۔ بے نیازی سے کندھے اچکا کے حکم دیا گیا۔

تم ملازموں سے بھی کروا سکتے۔ آنکھیں چھوٹی کئے وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

تو تھوڑی دیر کے لیے میری ملازم بن جاؤں۔ دوسری جانب فراخ دلی سے آفر دی گئی۔

پھر سکیچ بنائوں گے نا۔ مشکوک نظروں سے دیکھتے اس نے یقین دہانی کی۔

Classic Urdu Material

بالکل۔ اثبات میں سر ہلاتا وہ مودب انداز میں بولا۔

اسے گھورتی وہ ڈریسنگ روم میں بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی استری شدہ شرٹ لیے وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تھی۔

یہ لو تمہاری شرٹ۔ اس کی طرف شرٹ والا ہاتھ بڑھائے ہوئے وہ بولی۔

یہ والی نہیں گرے والی کر کے لاؤ۔ ناک چڑھا کے بولتا وہ دوبارہ بالوں میں برش پھیرنے لگ گیا۔

وہ بھی دانت پیستی وہاں سے چلی گئی۔

یہ لو یہ ٹھیک ہے۔ اس نے کوئی دسویں شرٹ استری کر کے اس کی طرف بڑھائی۔

ہاں بس ٹھیک ہے۔ وہ ناک چڑھاتا ہوا بولا جیسے کوئی احسان کر رہا ہو۔ مریم نے غصے سے اس کی جانب دیکھا۔ دل کیا اسے ابھی کھڑکی سے باہر پھینک دے۔

چلو اب میرا سکیج بناؤ۔ وہ مسکراتی ہوئی عجلت میں بولی۔

صبر پہلے مجھے ناشتہ تو کرنے دو۔ وہ دل جلانے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بولا۔

Classic Urdu Material

تم ابھی ناشتہ بھی کرو گے۔ وہ صدمے سے آنکھیں پھیلاتی ہوئی بولی۔

ہاں تو کیا بھوکا ہی بنانے لگ جائوں۔ وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

اسے سائیڈ پے کرتا وہ باہر چلا گیا۔

زالان اور کتنا کھاؤ گے۔ وہ کوفت زدہ سی اسے دیکھتے ہوئی بولی جواب تک تین پراٹھے کھا چکا تھا۔

کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔ وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولا۔

تم جان بوجھ کے مجھے تنگ کر رہے ہونا تاکہ میں خود ہی انکار کر دوں۔ وہ اسے دیکھتی تاسف سے بولی۔

جائوں میں نہیں بناتی۔ گرے آنکھوں میں نمی سموئے وہ دکھ سے کہتی پلٹ گئی۔

جبکہ وہ ششدرہ سا اس ی پشت کو دیکھ رہا تھا۔ وہ تو صرف اسے تنگ کر رہا تھا۔ وہ ناراض ہو جائے ہوگی یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔

سنو مریم میں ابھی بنانا ہو چلو آؤ میرے ساتھ۔ جلدی اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

Classic Urdu Material

نہیں مجھے نہیں بنانا تم جانوں۔ ناراضگی سے کہتی وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔

اب زیادہ نکھرے نادکھائو اچھا۔ اس کی ناک دباتا ہوا وہ رعب سے بولا۔

اور وہ بنا کچھ کہے اس کے ساتھ لان میں آگئی جہاں کینوس سیٹ کیا ہوا تھا۔

اب اچھا سا بنانا ہے۔ مریم نے انگلی اٹھا کے وارننگ دی۔

اوکے جو حکم محترمہ۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھے جھکتے ہوئے بولا۔

اور کتنا رہ گیا ہے۔ مریم نے بیزاری سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بس ہو گیا آجائو۔ ایک طائرانہ نظر سکیچ پے ڈال کے وہ مطمئن سا بولا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف بڑھی اور سکیچ دیکھتے ہی اس کے حلق سے ایک چیخ برآمد ہوئی۔

یہ کیا کیا تم نے۔ وہ صدم سے نہ پے ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔ کیوں کے چہرہ تو اسی کا تھا لیکن چہرے پر نمایاں و بد نما دانت اس کے نہیں تھے۔

Classic Urdu Material

زالان میں تمہیں چھوڑو گی نہیں۔ وہ دانت کچکچاتے ہوئے پلٹی جب کے وہ ایک سواسی کی سپیڈ پے بھاگا۔

اب وہ آگے آگے تھا اور وہ اس کے پیچھے پیچھے پورے گھر میں ان کی کھلکھلاتی ہوئی آوازیں گونج رہی تھی۔

کیا ہوا کہا گم ہو گئی۔ ستر کے کندھا ہلانے پے وہ ہوش میں آئی تھی۔
اس نے سوالیاں نظروں سے ستر کو دیکھا۔

یہ دیکھو۔ اس نے سکیچ بک اس کے سامنے لہرائی۔

اور سکیچ دیکھ کہ وہ ششدر رہ گئی۔ کیوں کہ وہ سکیچ مریم کا تھا۔ وہی ہونٹ وہی ناک وہی آنکھیں اور ان میں تیر تادرد۔

تمہیں سکیچنگ آتی ہے۔ وہ متحیر سی بولی۔

بالکل اور یہ پہلا چہرہ ہے جو میں نے سکیچ کیا ہے۔ وہ بھی دنیا کی سب سے حسین ترین لڑکی کا۔ اس کے بالوں کی لٹ اپنی انگلی پے لپیٹا وہ ایک جزب سے بولا تھا۔

Classic Urdu Material

سکچہ چلتی مریم کی انگلیاں کانپی تھی۔ چہرے پے گھبراہٹ اور خوف کے ملے جلے
تاثرات ابھرے تھے۔ لرزتی پلکیں اور ہونٹ جنہیں وہ دانتوں تلے دبا گئی تھی۔

تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو۔ اس کے ہونٹوں کو آنکھوٹے کی مدد سے آزاد کرتے ہوئے
مدھم لہجے میں پوچھا۔

پتہ نہیں۔ اپنا چہرہ پیچھے کرتی وہ سرگوشی میں بولی تھی۔

کیا میرا چہرہ خوفناک ہے۔ اس کی لرزتی انگلیوں کو انگلی کی پوروں سے چھوتے اس نے
دوسرا سوال کیا۔

اب کی بار وہ سر بھی ناہلا سکی۔ سانس جیسے سینے میں اٹک گئی۔

بولو۔ اس کے چہرے کو تھوڑی سے اوپر کرتے ہوئے اس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

میری طرف دیکھو۔

مریم نے دھیرے سے پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

سفید رنگت، مغرور ناک، ہلکی شیو، شہد رنگ آنکھیں اور ان میں چھلکتے جزبے بیشک وہ حسین ترین شخص تھا۔ جو کسی کا بھی آئیڈیل ہو سکتا تھا۔ اور وہ پھر سے پلکیں جھکا گئی۔ شاید وہ مزید ان آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔

بتاؤ کیا میرا چہرہ خوفناک ہے۔ اس کی طرف جھکتا وہ سرگوشی میں بولا تھا۔ اس کی سانسوں کی تپش مریم کو اپنے چہرے پر محسوس ہوئی تھی۔

نہیں۔ مریم نے دھیرے سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

پھر خوبصورت ہے کیا۔ اب کی بار وہ شرارت سے مسکرایا۔

نہیں۔ مریم نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

اچھا پھر کیسا ہو۔ اسے نظروں کے حصار میں لیے وہ پوچھ رہا تھا۔

پتہ نہیں۔ وہ بے بسی سے رو دینے کو تھی۔

پھر تمہیں کیا پتا ہے۔

کچھ نہیں۔ وہ رندھی ہنسی آواز میں بولی۔

Classic Urdu Material

اچھا ٹھیک ہے تم رونا نہیں چلو آؤ نیچے چلتے ہیں۔ اسکے بالوں اور انگلیوں کو آزاد کرتا وہ
دوستانہ لہجے میں بولا۔

پھر اس کا ہاتھ پکڑتا اسے اپنے ساتھ کچن میں لے آیا۔ وہ بھی چپ چاپ اس کے ساتھ آگئی
۔ باہر رات دھیرے دھیرے پگل رہی تھی۔

صبح کی سفیدی ہر طرف پھیل چکی تھی۔

ہر چیز سفید برف میں ڈھکی ہوئی نظر آرہی تھی۔ پرندے بھی اپنے گھونسلوں کو چھوڑے
رزق کی تلاش میں نکل چکے تھے۔ لوگ بھی کیفوں میں بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف
نظر آرہے تھے۔ تو کچھ لوگ بھاگتے دوڑتے اپنے رزق کی تلاش میں نکل چکے تھے۔ ہر
طرف زندگی درڑتی پھرتی چہکتی نظر آرہی تھی۔

محل میں جائوں تو وہاں بھی ملازم اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ ڈرائنگ روم میں
وہ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے کسی میگزین کی میگزین کی ورق گردانی کرتی نظر آتی تھی۔

Classic Urdu Material

بلیک چیز کے ساتھ بلیک لانگ کوٹ پہنے، گرے بال ہمیشہ کی طرح کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ گلابی ہونٹ سرخ لپ اسٹک سے پوشیدہ کیے وہ نک سک سی تیار تھی۔

تبھی ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کے کوئی اندر داخل ہوا۔

ہائے ویوی تم کب آئی۔ سبین کی پر جوش آواز پے وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ جو لوز سی شرٹ کے ساتھ ٹرائوز پہنے شاید نیند سے اٹھ کے آئی تھی۔

ابھی آئی ہو۔ انکل سے کچھ کام تھا۔ وہ بھی گرمجوشی سے اس کے گال چومتی ہوئی بولی۔

بابا سے کیا کام تھا۔ سبین زور سے اس کے گال کھینچتی ہوئی بولی۔ ویوی کی آمد پے وہ کافی

خوش نظر آرہی تھی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ایک کیس کے سلسلے میں ملنا تھا۔ وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

اوہ۔ سبین بھی اثبات میں سرہلاتی اسے لیے صوفے پے بیٹھ گئی۔

یہ تمہارے ہونٹ پے کیا ہوا ہے۔ ویوی نے اس کے ہونٹ کی جانب اشارہ ہوا جہاں زخم ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

کل ایک و مپاڑنے ان کا خون پیا تھا۔ فاطمہ نے اندر داخل ہوتے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ مائی گاڈ سبین یہ سچ کہہ رہی ہے۔ ویوی نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔
تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں فاطمہ کی بچی۔ سبین نے فاطمہ کو گھورتے ہوئے دھمکی دی۔
کیا آپ میری تو ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تو بچی کہاں سے آگئی۔ فاطمہ نے بلش کرتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

ویوی نے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔ جس پے وہ مزید شرماتے کی ایکٹنگ کی۔
اللہ فاطمہ تم کو نسے سے ڈرامے دیکھتی ہو جو ایسی باتیں کرنی لگ گئی۔ سبین نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

دی سبین اینڈ فواد لوسٹوری۔ فاطمہ نے معصومیت سے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔
اوہ یہ کتنی کیوٹ ہو گئی ہے۔ ویوی نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا۔ جبکہ سبین غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material

آپ نے پکس نہیں دیکھی جو میں نے انسٹا گرام پے لگائی تھی۔ نہایت حیرت سے استفسار کرتی وہ سبین کو زہر سے بھی زیادہ بری لگی تھی۔

تم نے وہ پکس انسٹا گرام پے لگا دی۔ وہ حیرت سے چلائی۔
اب لوگوں کو اتنے اچھے سے محروم تو نہیں رکھ سکتی تھی۔ معصومیت سے اطلاع دی گئی۔

تم رکو تمہیں تو ابھی سیٹ کرتی ہو۔ خو نخواستہ لیے وہ اس کے پیچھے لپکی
وہ فوراً سے وہاں سے بھاگ گئی۔ سبی بھی اسے پیچھے لپکی جب کوئی اچنک سے اس کے
سامے آیا وہ ٹکراتے ٹکراتے بچی۔

کیا ہے دیکھ کہ نہیں چل سکتے۔ سبین نے خو نخواستہ نظروں سے فواد کو گھورتے ہوئے کہا۔
میں تو دیکھ کہ ہی چل رہا تھا لیکن تم لگتا ہے اندھی ہو گئی۔ وہ بھی میرے عشق میں۔ فواد
نے اس کی طرف جھکتے شرارت سے کہا۔

تم سے محبت۔ سبین نے اسے سزا یہ ہنس کے کہا۔

Classic Urdu Material

بالکل مجھ سے محبت۔ فواد نے جھکتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔

تم سے محبت۔ سین نے اس کے سینے پر انگلی رکھ کے اسے پیچھے کیا اور اس کی آنکھوں میں جانتی اس کی طرف جھکی۔ کچھ توقف کے بعد وہ پھر سے گویا ہوئی۔

تم سے محبت کرتی ہے میری جوتی۔ اس کی طرف جھکتی وہ طنزیہ بولی اور زور سے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر مارا۔ وہ بلبلا اٹھا۔

طنزیہ مسکراتی وہ اپنے براؤن بال جھکتی وہاں سے چلی گئی۔

جبکہ فواد نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔ اور پھر تاسف سے اپنے پاؤں کو دیکھا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو نتھنوں سے ٹکرائی تو اس نے آنکھیں کھولی۔ آنکھوں کو مسلتے اس نے گردن گھما کہ سائیڈ ٹیبل کو دیکھا جہاں سرخ گلاب رکھے گئے تھے۔

اس نے ہاتھ بڑھا کے پھولوں کو اٹھایا۔ پھولوں کی خوشبو اندر اتارتے ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے چہرے پر چھا گئی۔

Classic Urdu Material

کافی دیر تک وہ یونہی خوشبو کو اپن اندر اتراتی رہی۔ پھر سر جھٹکتی اٹھ کے بیٹھی۔ پھولوں
کے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے اس کی نظر اس پر پڑے کارڈ پر پڑی۔

اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے کارڈ کو اٹھا کہ پڑھنا شروع کیا۔

Radiant like the morning sun

Sweetheart, you are the one

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

Beautiful like morning dew

<https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/>

Baby, that girl is you

Classic Urdu Material

Misty like the morning skies

Darling, are your beautiful eyes

Soft like the light of daybreak

I think only of you when I'm awake

Good morning

نظم پڑھ کے اسے اپنے اندر سناٹا چھاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ یہ کیا ہو رہا تھا اس کے ساتھ یہ
سب غلط تھا۔ وہ یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔ اشتعال کی ایک لہر اس کے اندر دوڑی
تھی۔ اس نے غصے سے پھولوں کو دیکھا۔ آنکھوں میں لہو دوڑا تھا۔

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

تبھی وہ دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا۔

ارے تم اٹھ گئی۔ چلو پھر جلدی سے فریش ہو جاؤ میں نے ناشتہ ریڈی کر دیا ہے۔ وہ اس کی طرف دیکھتا مسکرا کے بولا تھا۔

مریم نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھا۔ اور ایک جھٹکے سے پھول اور کارڈ اس کے منہ پے اچھالا۔

نکل جاؤں میرے گھر سے۔ وہ حلق کے بل چلائی تھی۔ اس وقت اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔

جبکہ وہ ششہ سا اس کو دیکھ رہا تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا ہوا ہے تمہیں۔ وہ حیرانگی سے اسے دیکھتا اس کی طرف بڑھا۔
دور رہو مجھ سے۔ میرے قریب نا آنا۔ اسے اپنی طرف آتا دیکھ وہ خود میں سمٹی چینی تھی۔

مریم۔ وہ ششہ سا بولا تھا۔ لیکن قدم اس کی طرف نہیں بڑھائے۔

Classic Urdu Material

دور رہو مجھ سے۔ وہ خود میں سمٹی اپنے بال نوچتی ہوئی چلائی تھی۔ آنسو مسلسل اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

اس کی حالت دیکھ کہ سقر بھی پریشان ہو گیا۔ اور پھر جیسے اس کے دماغ میں کلک ہوا۔ وہ فوراً سائیڈ ٹیبل کے دراز کھول کے اس میں فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔ اسے دورہ پڑا تھا۔ وہ کیسے بول گیا۔ اسے خود پے غصہ آیا۔ انجیکشن تیار کر کے وہ اس کی طرف بڑھا۔

دور رہو مجھ سے مجھے چھونا نہیں۔ وہ ہاتھ پاؤں مارتی چلا رہی تھی۔ لیکن وہ نظر انداز کرتا اس کی طرف بڑھا۔

چھوڑو مجھے۔ دور ہٹو۔ وہ اس کی گرفت میں مچلتی روتی ہوئی مسلسل چلا رہی تھی۔ سقر نے مضبوطی سے اس کا بازو پکڑ کے اس کی پشت کو اپنے ساتھ لگایا۔ اپنی گردن سے اس کی گردن کو لاک کر کے اس کی بازو کو مضبوطی سے پکڑ کے دوسرے ہاتھ سے انجیکشن لگایا۔

آہستہ وہ اپنے حواس کھوتی اس کی بازو میں جھول گئی۔

Classic Urdu Material

اسے احتیاط سے بیڈ پے لیٹاتے اس نے کمفرٹر اس پے اوڑھا۔

تھوڑی ہی دیر میں کیا سے کیا ہو گیا تھا۔ اس کی ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیے وہ تاسف سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ جہاں آنسوؤں کے نشان تھے۔ دو تین جگہ ناخنوں کے نشان بھی تھے۔

آئی ایم سوری میری وجہ سے تمہیں اتنی تکلیف ہوئی۔ اس کی سرخ کلائی کو چومتا ہوا وہ بڑبڑایا تھا۔ جہاں انگلیوں کے نشان ثبت تھے۔

لیکن میرا وعدہ ہے جن لوگوں نے تمہارا یہ حال کیا ہے انہیں عبرت ناک موت دوگا۔ اس کے چہرے کو چھوتے وہ ایک عزم سے بولا تھا۔ لہجے میں چٹانوں کی سی سختی تھی۔

اے میرے احد

اے میری شہرگ کے مکیں

میری خاموش صداؤں کو سن

میرے دل کی ویرانی کو دیکھ

Classic Urdu Material

مجھ پر سکینٹ اتار دے

بے چینی میرے جسم سے

چیونٹیوں کی طرح چپک گئی ہے

میرے احد

میرے لفظ خاموش ہیں

زبان گنگ اور آنکھوں میں ٹھہری ہوئی نمی

مجھے میرے سجدوں میں تیرے قرب سے محروم نا کر دیں

اے صمد

مجھے نفس مطمئنہ عطا کر

مجھے اپنی محبت میں مبتلا کر

میں دنیا کی خواہشوں سے آزاد ہونا چاہتی ہوں

مجھے آزاد کر

اے میرے احد

میری شہرگ کے مکیں...!!

Classic Urdu Material

ٹھٹھرتی رات میں تیخ ٹھنڈے فرش پے بنا کسی شال کے وہ گھٹنوں میں سر دیے بے حس
بنی بیٹھی تھی۔

ہاتھوں کو اپنے گرد لپیٹے وہ بالکل ساکت تھی۔

جنوری کا شروع تھا۔ سردی اپنے عروج پے تھی۔ لیکن وہ اس سب سے بے نیاز تھی۔ یا
شاید خود کو تکلیف دینے کا ایک نیا طریقہ تھا۔

سنہری بال پشت پے اور شانوں پے بکھرے ہوئے تھے۔ وہ بھی اجڑے اجڑے لگتے
تھے۔ جیسے کافی دنوں سے سلجھائے ہی نہیں تھے۔

تبھی اس کے پیچھے باری بوٹوں کی چاپ ابھری لیکن اس کے ساکت وجود میں کوئی حرکت
ناہوئی۔ ایسا گمان ہوتا تھا جیسے وہ بے جان ہو۔

اسے سیڑھیوں پے یو بیٹھے دیکھ سقر نے ایک گہرہ سانس کھینچا۔ وہ اسے پورے گھر میں
ڈھونڈ چکا تھا۔ اور وہ یہاں بیٹھی تھی۔

وہ بھی اس کے ساتھ ہی سیڑھیوں پے بیٹھ گیا جب اس کی نظر اس کے پیروں پے پڑی
کسی بھی قسم کے چپل کے بغیر ننگے پاؤں جو سردی سے نیلے پڑ چکے تھے۔ اس نے دکھ سے

Classic Urdu Material

اسے دیکھا۔ وہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ اس دن کے بعد جیسے کوئی بے جان مورت ہو۔
ہر وقت جانے کہا کوئی رہتی تھی۔ اس کی یہ حالت سقر کی سمجھ سے باہر تھی۔

ایک دکھ بھری نظر اس پے ڈال کے سقر نے اپنی جیکٹ اتار کے اس کے کندھوں پے
پھیلائی۔ پھر باری باری اس کے دونوں بازوؤں میں پہنائی۔ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھے
گئی۔

نا کوئی حرکت نا کوئی جنبش،

تم اتنی سردی میں کیوں بیٹھی ہو تمہاری طبیعت پہلے ہی نہیں ٹھیک۔ سقر نے اپنی شہد

رنگ آنکھوں سے اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔

اس کی گرے آنکھوں میں ہر طرف ویرانی ہی ویرانی تھی۔ جیسے خزاں کا موسم اتر اہوا

ہو۔ بنجر، خشک، ویران، اجڑی ہوئی کسی تباہ شدہ کھنڈر کی طرح۔ جہاں زندگی کی کوئی

رمق نہیں نظر آتی تھی۔

مجھے اندر گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ خشک لبوں کو تر کرتی وہ مدھم سا بولی۔

اس کی نظر اس کے لبوں پے ٹھہری۔

Classic Urdu Material

خشک لب جن پے کھر نڈ جما ہوا تھا۔ سقر کو ہونٹ کسی مر جھائے ہوئے گلاب کی پنکھڑی کی طرح لگے تھے۔ خشک سرخ، اور ویران۔

تو تم مجھے کال کر دیتی۔ میں تمہیں باہر لے جاتا۔ اس کے سنہری بالوں کو پیچھے کرتا وہ محبت سے بولا۔ وہ ظالم شہزادہ اس وقت اس کی محبت میں ڈوبا آس سے اسے دیکھ رہا تھا۔ لیکن وہ معصوم شہزادی بالکل بے حس بنی ہوئی تھی۔ زمانے نے اسے اتنی بری مارا تھا کہ وہ اندر سے بالکل ختم ہو چکی تھی۔

میڈیسن لی تھی۔ اسے خاموش پاکہ سقر نے دوسرا سوال کیا۔

مریم نے اثبات میں سر ہلایا۔

کب۔ سقر نے آبرو اچکا کے پوچھا۔

صبح۔ وہ نظریں جھکا کے بولی۔ لہجہ کسی بھی قسم کے تاثر سے پاک تھا۔

Classic Urdu Material

تم کیوں خود کو تکلیف دیتی ہو اس طرح۔ اسے کے لہجے میں چوٹ تھی۔ وہ جتنا اسے سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ اتنا ہی بکھرتی جا رہی تھی۔ اس کا ٹوٹا بکھرا وجود ستر کے لیے تکلیف کا باعث بن رہا تھا۔

مجھے سکون ملتا ہے۔ ایک گہرہ سانس کھینچتی وہ کھوئی کھوئی بولی تھی۔

میری روح اس قدر زخمی ہے۔ کہ یہ دوسرے زخم اس کے آگے کچھ بھی نہیں ہے۔ مریم نے اپنا جلی ہوئی ہتھیلی اس کے آگے پھیلاتے ہوئے کہا۔ جو کل جلی تھی۔

میں تمہارے سارے زخم بھر دو گا۔ تم ایک دفعہ خود کو میرے سپرد تو کر کے دیکھو۔ اس کا ہاتھ تھا متاواہ جذبات سے چور لہجے میں بولا تھا۔

اسے دیکھتی وہ کھڑی ہوئی۔ لیکن برف ہوئی ٹانگوں کی وجہ سے وہ اپنے قدموں پر

لڑکھرائی۔ ستر نے فوراً اسے سہارا دیا۔ اس کا تھامے وہ اندر آئی۔ اور سیدھی لائبریری کے اندر گئی۔ وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلتا رہا۔

اس کا ہاتھ چھوڑتی وہ سامنے رکھے میز کی طرف بڑھی۔

Classic Urdu Material

اور پھر جھک کے ایک دراز کھولا۔ دراز کی نیچلی سطح پر ہاتھ پھیرتے اس نے سامنے والی بک شلف کو دیکھا۔

وہ خاموش کھڑا اس کے حرکات کو نوٹ کر رہا تھا۔ درمیان میں ٹیبل ہونے کی وجہ سے وہ اس کا ہاتھ نہیں دیکھ سکا تھا۔

اچانک گڑ کی آواز کے ساتھ بیک شلف اپنی جگہ سے دو فٹ پرے کھسکی۔
اور پھر اس کے بعد اس کے پیچھے بنی سفید دیوار بھی سرکی۔

سقر نے حیرانگی سے اس خوفیاء کمرے کو دیکھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک آئی پھر اس کا ہاتھ پکڑے اسے لیے کمرے میں داخل ہوئی۔

وہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جس کے سامنے والی دیوار پر ایک دیوار گیر الماری بنی تھی۔

دائیں جانب ایک ٹیبل کے گرد دو چیر زر کھی تھی۔

جب کے بائیں جانب والی دیوار پر سینگزلگی تھی۔

تم نے اسے کیسے تلاش کیا۔ سقر نے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

لیکن وہ خاموشی سے ٹیبل کے پیچھے جھکی کچھ نکال رہی تھی۔ اور پھر مریم نے ایک باکس اس کے سامنے رکھا۔

وہ بھی چمیر گھسیٹتا اس کے سامنے بیٹھ گیا۔

یہ کیا ہے۔ سقر نے آبرو اچکاتے ہوئے مریم کو دیکھا۔

تم خود دیکھ لو۔ مریم نے باکس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ایک نظر مریم پے ڈال کے سقر نے باکس کھولا اس پے کسی بھی قسم کا کوئی لاک نہیں لگا تھا۔

باکس میں موجود چیزوں کو نکال کے ٹیبل پے رکھا۔ ایک کاغذ اور ایک چھوٹا سا ڈائمنڈ تھا۔

سقر نے سوالیاں نظروں سے مریم کی جانب دیکھا جیسے پوچھ رہا ہوا۔

یہ بابا نے تمہارے اور میرے لیے لکھا تھا۔ مریم نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔ شاید

آنکھوں میں آئی نمی کو پیچھے دھکیلا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر نے خط کھول کے اسے پڑھنا شروع کیا۔ مریم نے غور سے اس کے چہرے کے تاثرات کو دیکھا جو بالکل سپاٹ تھے۔

اس کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا وہاں کیا۔ سقر نے غور سے اس جانور ڈائمنڈ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں بس یہی تھا۔ مریم نے نفی میں سر ہلایا۔

تمہیں پورا یقین ہے نا وہاں کچھ نہیں تھا۔ سقر نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

ہاں بالکل یہی تھا بس۔ مریم نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

اس میں کیا ہے۔ وہ کچھ سوچتا ہوا بولا۔

ویڈیو ہے ایک۔ وہ سر جھکا کے بولی تھی۔

کیسی ویڈیو۔ سقر نے چونک کے اسے دیکھا۔ جس کا چہرہ ضبط سے گلابی پڑ رہا تھا۔

آنو میں دکھاتی ہو۔ وہ چیئر سے اٹھتی ہوئی بولی۔

وہ دونوں کمرے میں صوفے پر بیٹھے اس ویڈیو کو دیکھ رہے تھے۔

Classic Urdu Material

سقر اس میں کچھ نہیں ہے۔ کوئی فائدہ نہیں ہے۔ مریم نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا۔
نہیں مریم اس میں ضرور کوئی ہنٹ ہوگا غور سے سنو۔ وہ کہہ رہے ہیں تمہیں کچھ بتانا
چاہتا ہو لیکن انہوں نے تمہیں کچھ بھی نہیں بتایا۔ سقر نے تھوڑی کھجالتے ہوئے کہا۔
مطلب۔ مریم نے چونک کے اسے دیکھا۔

مطلب وہ تمہیں کچھ بتانا چاہ رہے تھے۔ جب کے میرے بارے میں تو وہ تمہیں خط میں
ہی بتا چکے تھے۔ یا شاید کچھ دکھانا چاہ رہے تھے۔ سقر نے پرسوچ نظریں لپٹاپ کی
سکرین پر گھاڑتے ہوئے کہا۔

ہائے میں ابراہیم ہو۔ میں نے ویڈیو تمہارے لیے بنائی ہے میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہو۔
سقر روکو۔ مریم نے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا۔

یہ دیکھو وہ کوئی اشارہ کر رہے ہے۔ مریم نے سکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے۔
کیسا اشارہ۔ سکرین نے غور سے سکرین کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

یہ دیکھو جب وہ کہتے ہیں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں تو ان کی آئی بال کی موومنٹ دیکھو۔ وہ اپنے دائیں جانب اشارہ کرتے ہیں۔ مریم نے ویڈیو دوبارہ پلے کرتے ہوئے کہا۔

اسکو زوم کرو۔ یہ دیکھو یہ دکھانا چاہتے تھے وہ۔ یہ بک۔ مریم نے سکرین پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

اسی بک میں کچھ ہے۔ اس بک کو ڈھونڈنا ہے اب۔ سکرین کو غور سے دیکھتے وہ پر سوچ نظر آرہی تھی۔

کیا تم جانتی ہو اس جگہ کو۔ سقر نے اس کی جانب دیکھتے پر سوچ لہجے میں کہا۔

نہیں میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ ویسے بھی یہ بہت پرانی ویڈیو ہے۔ مریم نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

میں جانتا ہوں اس جگہ کو۔ سقر نے پیچھے صوفے سے ٹیک لگاتے ہوئے ایک بازو اس کے کندھے پر رکھا وہ اس کی طرف کو جھکی۔

کہاں ہے یہ جگہ۔ اس کی حرکت سے گھبراتے ہوئے مریم نے پوچھا۔

Classic Urdu Material

ایک شرط پے بتائوں گا اگر تم مانو۔ اس کے کندھے پے دبائو بڑھاتے ہوئے بولا۔ وہ اس کی طرف کو گری تھی جب اس کے سینے پے ہاتھ رکھ کے مریم نے اس پر گرنے سے خود کو بچایا۔

کیسی شرط۔ مریم نظریں جھکاتے ہوئے پوچھا۔ سنہری بال سقر کے سینے پے پھلے تھے۔ اگر تم مجھ سے وعدہ کرو کہ آئندہ تم خود کو تکلیف نہیں پہنچائو گی۔ اس کے زخمی ہونٹوں پے انگلی پھیرتے ہوئے وہ بولا۔

اس کی جھکی پلکیں مزید جھکی تھی۔ سقر کے سینے پے رکھا ہاتھ ایک لمحے میں کانپا تھا۔

اپنا پورا خیال رکھو گی۔ اس کے سنہری بال کان کے پیچھے اڑے۔
اپنی ان کانچ سی آنکھوں سے کوئی آنسو نہیں بہائو گی۔ اس کی جھکی پلکوں پے اپنی شہادت کی انگلی پھیری۔

اور اپنے ان مخملی ہاتھوں پے مزید کوئی ظلم نہیں کرو گی۔ اس کے پہلوں میں گرے ہاتھ کی زخمی ہتھیلی کو ہونٹوں سے چومتے ہوئے اس نے آخری شرط بتائی۔

Classic Urdu Material

شرم اور گھبراہٹ سے اس نے اپنا سرخ چہرہ جھکا لیا۔ سانس جیسے سینے میں اٹک گئی تھی۔ کیا تھا یہ شخص وہ بری طرح جھنجھلائی تھی۔

بولو منظور ہے۔ سقر نے آبر و اچکاتے ہوئے پوچھا۔

منظور ہے۔ مریم نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ جہاں لکھی تحریریں وہ صاف پڑھ سکتی تھی لیکن ان سے نظریں چرانے کے علاوہ اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

ویسے اصولاً تو مجھے تمہارے پائوں بھی چومنے چاہیے۔ کیوں کہ آج تم نے ان پے بھی ظلم کیا اتنی دیر ٹھنڈے فرش پے رکھ کے۔ سقر نے اس پائوں کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ جبکہ شہد رنگ آنکھوں میں شرارت جھلک رہی تھی۔

مریم نے فوراً سے اپنے پائوں کچھے کیے مبادہ وہ چوم ہی نالے۔

چلو آؤ آج تمہیں سپیشل والا ڈنر کروانا ہو۔ وہ اسے کھڑا کرتا ہوا خوشگوار لہجے میں بولا۔

اور وہ جگہ۔ اس نے پریشانی سے استفسار کیا۔

وہ بھی بتا دو گا۔ پہلے تم فریش ہو کے آؤ دیکھو کیا حالت بنائی ہوئی ہے اپنی۔ اس کی بات کا جواب دیتا وہ نرم لہجے میں بولا تھا۔ لیکن آنکھوں میں تنبیہ واضح تھی۔

Classic Urdu Material

وہ لب بھینچتی فریش ہونے چلی گئی۔ وہ بھی سر جھٹکتا نیچے چلا گیا۔

وہ کچن میں کھڑا سامان سمیٹ رہا تھا۔ جب وہ نکھری نکھری سی کچن میں داخل ہوئی۔
وائٹ اون کی فراک کے ساتھ وائٹ ہی ٹرائوز پہنے، سنہری بالوں کو پشت پے کھلا چھوڑا
ہوا تھا۔ چہرہ پہلے سے کافی فریش لگ رہا تھا۔
سقر نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا۔ اور مبہوت سا رہ گیا۔ سفید لباس میں وہ اسے کوئی پری
ہی لگ رہی تھی۔ جو پرستان کا راستہ بھٹک کے اس کے پاس آگئی ہو۔
اس کی نظروں کی تپش تھی وہ چہرہ جھکا گئی۔ اور جھجکتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔
وہ چلتا ہوا اس تک آیا۔ مریم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ وہ قدم بڑھاتا اس کے اپنے
درمیان فاصلہ کم کر رہا تھا۔ وہ دو قدم پیچھے ہٹی۔ وہ مسلسل اس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا۔
یہاں تک کہ وہ پیچھے بنی سلیب سے ٹکرائی۔

سقر۔ گرے آنکھوں میں نمی لیے وہ اس کی طرف دیکھتی منمنائی۔

Classic Urdu Material

شش۔ اس نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔

. I dream of a woman clothed in white.

She wears wings that shine with golden light.

Her hair is fine like that of an olden wife.

Her eyes hold a vision of the road of life.

She whispers love through the winds.

Then rivers of love flow to my heart and my
spirit ascends.

I grow embraced by heavenly heights.

Then glow rays of warmth and light.

I wait only for her touch of the purest.

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

I fall to her holding of love, of spirit!

We become one in loving presence together.

In love, we come to heaven forever.

Like two doves we sing and dance.

Love of a queen and king.

Love will forever last.

اسے گہری نظروں سے دیکھتا وہ کوئی سحر پھونک رہا تھا۔ اور وہ اس میں خود کو گم ہوتا محسوس کر رہی تھی۔

اس نے دھیرے سے نظریں اٹھا کہ اس کی چمکتی سنہری آنکھوں میں جھانکا تھا۔ لیکن اس کی بے باک نظروں سے گھبرا کے فوراً پلکیں گرا لی۔

Classic Urdu Material

تم اتنا بلش کیوں کرتی ہو۔ اس کے گلابی گالوں کو انگلی کے پوروں پے محسوس کرتے وہ مدھم سا بولا۔

اس کی بات پے وہ جھینپ گئی۔

سفر۔ اس نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا۔

ہممم۔ وہ اس کی طرف جھکتا مخمور لہجے میں بولا۔

وہ دودھ سارا گر رہا ہے۔ وہ انگلی سے اشارہ کرتی ہوئی بولی۔

وہ فوراً سے پیچھے ہوا۔

اوہ شٹ تم پہلے بتا دیتی۔ وہ چولہا بند کرتا تاسف سے بولا۔

تم مجھے کنفیوز کر دیتے ہو۔ وہ انگلیاں مڑوڑتی ہوئی منمنائی۔

تو تم ناہوا کرو۔ وہ پھر سے اس کی طرف پلٹا۔

سفر پہلے وہ صاف کرو اس کی سمیل آئے گی اب۔ وہ ناک چڑھاتی ہوئی بولی۔

وہ بھی کر دو گا۔ پہلے مجھے تمہیں جی بھر کے دیکھنے دو دو۔ وہ مسکراتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material

پہلے میرا کچن صاف کرو۔ تم میرا کچن ایسے گندہ نہیں کر سکتے۔ وہ اس سے دور ہوتی رعب سے بولی تھی۔

میں ملازم ہو جو صاف کرو۔ آبرو اچکا کے پوچھا گیا۔

تم میرے گھر میں بنا کسی رینٹ کے رہتے ہو۔ اب اتنا تو کرنا پڑے گا۔ وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

اوہ اب تو تم مجھ سے رینٹ بھی لوگی۔ پیشانی پے بل ڈالے وہ بولا۔

ہاں تو فری میں تو کوئی بھی کسی کو نہیں رکھتا۔ وہ کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

ابھی تو میں نے تم سے اس گھر کا مطالبہ نہیں کیا جس میں تم رہ رہے ہو۔ وہ بھی میرے بابا

نے میرے نام کیا ہوا ہے۔ اس نے انگلی اٹھا کہ جیسے وارننگ دی۔

تم مجھے اس گھر سے نکالو گی۔ سقر نے جیسے یقین دہانی کی۔

Classic Urdu Material

بالکل میں تمہیں ابھی کے ابھی اس گھر سے بھی نکال سکتی ہو۔ مریم نے چٹکی بجاتے ہوئے چیلنج دیا۔

چلو نکال کے دکھائو۔ سینے پے باز لپیٹتے اس نے چیلنج قبول کیا۔ اور دلچسپ نظروں سے اسے دیکھا۔

مریم نے اسے بازوں سے پکڑ کے کھینچا وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔
اب وہ ہونٹوں کو کچلتی اسے گھور رہی تھی۔

سقر نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا۔ جیسے پوچھ رہا ہو کیا ہوا اب نکال نہیں رہی۔

تم بہت موٹے ہو۔ مجھ سے نہیں کھینچے جانوں گے۔ تم خود جانو باہر۔ مریم نے اس کے چوڑی جسامت پے چوٹ کی۔

میں موٹا ہوں۔ محترمہ اسے بلسپس کہتے ہیں۔ سقر نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے اس کی عقل پے ماتم کیا۔

لیکن ہو تو موٹے ہی نا۔ مریم نے اپنی بات پے زور دیتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

میں تو موٹی نہیں میرے بھی بآسپس ہے۔ اپنی بازوں آگے کرتے اس نے اپنی بات کی وضاحت دی۔

سقر نے ایک نظر اس کے بازو کو دیکھا پھر اس کے چہرے کو دیکھا۔
یہ تم انہیں بآسپس کہتی ہو۔ یہ کسی چھوٹے بچے کی بازوں لگتی ہے۔ اس کی دہلی پتلی بازوں کو پکڑتے ہوئے قہقہہ لگا کے کہا۔
مریم نے غصے سے اسے گھورا۔

میں نے تمہارے سر میں کپ مارنا ہے۔ اگر اب ہنسے تو۔ مریم نے ارد گرد نظر دوڑاتے ہوئے ہوئے خفگی سے کہا۔

پہلے اپنی بازوں تو چھڑوا لو پھر کپ بھی مار لینا۔ سقر نے اس کی دونوں بازوں کو ایک ہاتھ سے پکڑتے ہوئے کہا۔ جو وہ مسلسل چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔

چھوڑو میری بازوں۔ اپنی کوشش ناکام دیکھتے وہ تھک کے بولی۔

ایک شرط ہے۔ سقر نے اسے شرارت سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پے بکھرے بال پیچھے کیے۔

Classic Urdu Material

کیا۔ مریم نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

پہلے وعدہ کرو مانو گی۔ سقر نے یقین دہانی کی۔

وعدہ۔ اب ہاتھ چھوڑو۔ وہ بنا سوچے بولی۔

A kiss of desire on my lips...

اس کی طرف جھکتا وہ سنجیدہ لہجے میں بولا۔ جبکہ شہد رنگ آنکھوں میں شرارت واضح تھی

وہ منہ کھولے ہوئے زندہ سی اسے دیکھ رہی تھی۔

سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔ جبکہ وہ سرخ پڑتی سر جھکا گئی۔

تم نے وعدہ کیا ہے اب پورا تو کرنا پڑے گا ٹل گرل۔ سقر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

تم کوئی اور شرط رکھ لو۔ اس نے لب کچلتے ہوئے کہا۔ اسے اب خود پے غصہ آ رہا تھا کیوں

اس کی بات مانی۔

Classic Urdu Material

نہیں اپنی بازوؤں چھڑوانے کے لیے تمہیں یہ کرنا ہی پڑے گا۔ اس کے بازوؤں پے اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

اس کی بات پے مریم کا چہرہ زرد پڑا۔ گرے آنکھوں میں نمی جمع ہوئی۔
اب پلیز رونے نالگ جانا۔ ورنہ میں خود یہ کام کرو گا۔ اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے سقر نے دھمکی لگائی۔ جب کے ہونٹوں پے شریر مسکراہٹ مچل رہی تھی۔
اس کی دھمکی کا الٹا اثر ہوا اور اگلے ہی موٹے موٹے آنسوؤں اس کے گلابی گالوں پے بہہ رہے تھے۔

ارے ارے میں تو مزاق کر رہا تھا تم تو سچ میں رونے لگ گئی۔ سقر نے فوراً سے اس کے بازوؤں آزاد کیے۔ جواب باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔
تم بہت بد تمیز ہو۔ وہ شکوہ کنناں آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔ سقر نے ہاتھ بڑھا کے اس کے آنسوؤں صاف کیے۔

اور تم اتنی ہی بیوقوف۔ اس کی سرخ ناک دباتا ہوا وہ شرارت سے بولا۔
میں بیوقوف نہیں ہو سقر۔ وہ سو سو کرتی خفگی بھری معصومیت سے بولی۔

Classic Urdu Material

اور ستر کو زندگی میں پہلی بار اپنا نام اتنا پیارا لگا تھا۔ اس کی معصومیت پے اس کا دل کیا کہ وہ اسے اپنے اندر کبھی چھپالے اس دنیا سے دور جہاں اور کوئی ناہو۔

کیا کہا دوبارہ کہنا۔ وہ دلکش مسکراہٹ چہرے پے سجائے بولا۔

میں بیوقوف نہیں ہوں۔ مریم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

نہیں اس کے بعد جو کہا تھا وہ۔

کچھ بھی نہیں کہا۔ مریم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

میرا نام دوبارہ لو۔ وہ اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتا ہوا بولا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ستر۔ وہ نظریں چراتی مدھم سا بولی۔

ایک بار پھر۔ اس کا چہرہ اوپر کرتا وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا۔

ستر۔ مدھم سا بولتی وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا گئی۔ رات کی خاموشی میں ستر کا زندگی سے

بھرپور قہقہہ گونجتا تھا۔ وہ نارمل ہو رہی تھی۔ یہی بات اسے سرشار کرنے کو کافی تھی۔

Classic Urdu Material

لیکن کیا واقعی وہ نارمل ہو رہی تھی۔

رات اپنے پر پھیلائے جزیروں پے بکھری ہوئی تھی۔

رات کے اس پہر جہاں سٹاک ہوم سویا پڑا تھا۔ وہاں دن کا سما نظر آرہا تھا۔ لوگوں کا ایک ہجوم باہر کی طرف لپکا تھا۔ ایک دوسرے دھکیلتے لوگ باہر نکل رہے تھے۔

یہ اسٹاک ہوم کا مشہر سینما ہال کا منظر تھا۔

اس ہجوم کو چیرتے وہ تینوں بھی نمودار ہوئے تھے۔ چہرے پے خوبصورت مسکان سجائے وہ تینوں پارکنگ ایریا کی طرف بڑھے۔

اف کتنی زبردست مووی تھی۔ فاطمہ نے جوش سے اچھلتے ہوئے کہا۔

آفٹر آل میرے فیورٹ ہیرو کی تھی۔ زبردست توہونی ہی تھی۔ سبین نے فخر سے گردن اکڑاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

ہنہ بالکل فضول مووی تھی۔ ناکوئی سرناپیر۔ فضول میں لوگوں کا مار رہا تھا۔ فواد نے نخوت سے ناک سکیرتے ہوئے۔ جیسے اسے سبین کا تعریف کرنا پسند نہ آیا ہو۔

اور فرنٹ ڈور کھولتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ وہ دونوں بھی اس تقلید میں گاڑی میں بیٹھ گئی۔ اتنا اچھا تو ہے وہ۔ اف کیا ایکشن تھا اس ک کیسے ایک ساتھ ہی دس لوگوں کو مار دیا۔ ڈشو ڈشو۔ سبین نے ہاتھ سے پستول بناتے ہوئے نقل اتاری۔

ہنہ ساری ایڈٹنگ تھی۔ حقیقت میں کوئی بھی ایسے نہیں کر سکتا۔ فواد نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ اور گاڑی برف سے ڈھکی سڑک پر دوڑائی۔

مجھے لگتا ہے تم اپنا منہ مجھ سے تڑوانا چاہتے ہو۔ سبین نے تیسری انگلی میں پہنی انگوٹھی کو گماتے ہوئے فواد کو گھورا۔ انداز صاف دھمکی آمیز تھا۔

آپی بڑے دن ہو گئے فواد بھائی کو ان کا ڈوز نہیں ملا۔ اسے لیے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ آج زرا ان کو ان کا ڈوز دے ہی دیں۔ فاطمہ آگے کو جھکتے ہوئے مزے سے کہا۔
تم چپ رہو چھوٹی۔ ورنہ میں نے یہی پے پھینک جانا ہے تمہیں۔ فواد نے فاطمہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

تم ہاتھ تولگا کے دکھاؤ تمہارے ہاتھ ناتوڑ دو میں۔ سبین نے انگلی اٹھا کے وارنگ دی۔

ہاں اب اپنا مطلب نکل گیا ہے نا اس لیے ہاتھ توڑ رہی ہو۔ فواد نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔
گاڑی اب سنسان سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ ارد گرد گھنے درخت تھے۔

تو تم پڑگانالو۔ سبین نے آنکھیں دکھائی۔

آپی مجھے آئس کریم کھانی ہے۔ فاطمہ نے لاڈ سے سبین کے گلے میں بانہیں ڈالتے ہوئے کہا۔

چلو فواد گاڑی کسی آئس کریم پارلے کے چلو۔ سبین نے ایک شان سے گردن اکڑا کے

حکم دیا۔

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔ تین بج رہے ہیں اگر گھر میں سے کوئی اٹھ گیا تو خیر نہیں ہونی۔

فواد نے اسے گھورتے ہوئے اس کی عقل پر ماتم کیا۔

کوئی نہیں دیکھتا احراز بھائی گھر پر نہیں ہے۔ سبین نے ناک سے مکھی اڑائی۔

گاڑی اب محل کے اندر داخل ہو رہی تھی۔ وہ تینوں دھبے قدم اٹھاتے اندر داخل ہوئے۔

Classic Urdu Material

کہاں سے آرہے ہوتینوں۔ ٹائم دیکھا ہے۔ تبھی کسی کی کرخت آواز ان تینوں کی سماعت سے ٹکرائی۔

تینوں نے سراٹھا کے اوپر دیکھا جہاں احراز کڑے تیور لیا ان کو گھور رہا تھا۔ بھائی یہ فواد لے کے گیا تھا۔ میں نے تو اسے منع کیا تھا لیکن یہ زبردستی لے کے گیا۔ کہتا اگر تم ناگئی تو میں نے جو لیا کو ساتھ لے جانا ہے۔ پھر میں بیچاری کیا کرتی مرتی کیا نا کرتی کے مصدق مجھے جانا پڑا۔ سبین معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کہانیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔

جبکہ فواد منہ کھولے اس کو دیکھ رہا تھا۔
فواد یہ کیا کہہ رہی ہے۔ احراز نے فواد کو گھورا۔
بھائی یہ جھوٹ بول رہی ہے۔ میں نے نہیں اس نے فورس کیا تھا۔ فواد نے اپنی صفائی پیش کی۔

فواد آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔ فاطمہ نے بلی کی طرح جھانکتے ہوئے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائی۔

Classic Urdu Material

ہاں دیکھا بس بھائی اس کی کلاس لے میں تو سونے جا رہی ہو مجھے بہت نیند آرہی ہے۔ سبین نے جان چھڑوانے والے انداز میں کہا اور فوراً سے بھاگ گئی۔ فاطمہ بھی اس کے پیچھے لپکی

فواد نے مظلومیت سے احراز دیکھا۔

جائوں تم بھی جائوں۔ احراز نے اس پے ترس کھاتے ہوئے اس کی جان بخشی کی۔ وہ فوراً سے غائب ہوا۔ اس ی سپیڈ پے احراز نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

وہ گہری نیند میں تھی جب کسی احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی۔ پورے کمرے میں نائٹ بلب کی زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے خالی آنکھوں سے چھت کو گھورا۔ حواس بحال ہوئے تو گردن گما کے اپنے برابر دیکھا بیڈ خالی تھا۔ شاید وہ اٹھ چکا تھا۔

اس نے گردن موڑ کے دوسری طرف دیکھا تو زرد روشنی میں وہ اسے نماز پڑھتا نظر آیا۔ وہ دم بخود رہ گئی۔ بغیر پلک جھپکے وہ یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔ جواب سجدے میں جھک رہا تھا۔ یکسوئی سے نماز پڑھتا وہ کتنا معصوم لگ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

ایک عجیب خواہش نے دل میں جنم لیا تھا۔ وہ فوراً سے بستر چھوڑتی واش روم کی طرف گئی

-

تھوڑی ہی دیر بعد وہ دھلے ہوئے چہرے کے ساتھ ڈوپٹا نماز کے سٹائل میں لپیٹے نمودار ہوئی۔ تھوڑی سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ اس نے ہیروں جیسی چمک آنکھوں میں لیے اسے دیکھا جواب سلام پھیر رہا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھی۔

سفر میں تمہارے پیچھے نماز پڑھ لو۔ وہ اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھتی بچوں کی سی معصومیت سے بولی۔ سفید ڈوپٹے کے ہالے میں اس کا چہرہ پر نور لگ رہا تھا۔ اسے دیکھتے ہی سفر کو پاکیزگی کا احساس ہوا تھا۔

ہاں کیوں نہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

گرے آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا تھا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی جھٹ سے اس کے پیچھے جائے نماز بچھانے لگی۔

Classic Urdu Material

سقر نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا جس نے جو بالکل کسی چھوٹے بچے کی مانند لگ رہی تھی جو کسی بڑے کے پیچھے نماز پڑھنے کے لیے پر جوش ہو۔

شروع کرے۔ جائے نماز پے کھڑے ہوتے اس نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
اگلے ہی لمحے وہ اس کی امامت میں نماز پڑھ رہی تھی۔ دنیا کے حسین ترین مناظر میں سے ایک منظر تھا۔ دونوں کے دل ایک رب کے آگے سر بسجود تھے۔ وہ دونوں ایک اللہ کی عبادت کر رہے تھے۔ ایک ساتھ اس کے آگے سجدہ کر رہے تھے۔ جیسے جیسے وہ اپنے رب کے آگے جھک رہے تھے ایک سکون کی لہر اپنے اندر سرایت کرتی محسوس کر رہے تھے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
بیشک دلوں کا سکون اللہ کی یاد میں ہے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
سلام پھیرتے دونوں نے اپنے ہاتھ پھیلائے۔ آنکھیں بند کیے وہ اپنے رب کو محسوس کر رہے تھے۔ سقر نے چہرے پے ہاتھ پھیرتے پیچھے رخ کیے اسے دیکھا۔ جو آنکھیں بند کیے یکسوئی سے دعا مانگ رہی تھی۔ آنسوؤں موتیوں کی صورت آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔

Classic Urdu Material

جو بھی ہوا تھا اس نے اپنے رب سے منہ نہیں موڑا تھا وہ آج بھی اپنے رب کے آگے جھکتی تھی اور اسی سے مانگتی تھی۔

سقر نے آگے بڑھ کے آنکھوں سے بہتے موتیوں کو اپنی انگلی کی پوروں پے چن لیا۔ اس کا لمس پاتے ہی مریم نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا جو مسکرتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

کیا مانگا تم نے اللہ سے۔ کچھ سوچتے ہوئے اس نے پوچھا۔

میں کیوں بتاؤں۔ ویسے بھی دعا جب تک قبول نہ ہو جائے کسی کو نہیں بتاتے۔ بچوں کی طرح منہ بسورتے ہوئے بولی۔

اور یہ بات تم سے کس نے کہی۔ سقر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

کسی نے بھی نہیں مجھے خود پتہ ہے۔ جائے نماز کی تہہ لگاتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

اور تمہیں خود کیسے پتہ ہے۔ سقر نے بات کو طول دینے کے لیے ایک اور سوال کیا۔ اور جائے نماز تہہ کرتا کھڑا ہو گیا۔

امم مجھے کیسے پتہ ہے۔ وہ پر سوچ انداز میں انگلی ہونٹوں پے رکھتی صوفے پے بیٹھ گئی۔

Classic Urdu Material

ہاں تمہیں کیسے پتہ۔ سقر نے اس کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اچھا پہلے تم بتاؤں تم نے کیا مانگا پھر میں بھی بتاؤں گی۔ وہ کچھ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔
جو مسکراتے ہوئے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا۔

میں نے پاکیزگی مانگی۔ سقر نے اس کی سرخ ناک دباتے ہوئے کہا۔

اس کی بات پے مریم کے چہرے کے تاثرات بجھے تھے۔ جیسے اسے اس جواب کی توقع ناہو

اب تم بتاؤں تم نے کیا مانگا۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے یونیورسٹی کے پیپر مانگے۔ اللہ جی پلیز جب میں سو کے اٹھو تو پیپرز
میرے تکیے کے نیچے پڑے ہو۔ پھر پیپر تمہیں دے کے میں پاکستان چلی جاؤں۔ اس نے
دعا کی طرح ہاتھ پھیلاتے ہوئے پلکیں جھپکا کے کہا۔ اور پھر چہرے پے ہاتھ پھیرے۔
چہرے پے بچوں سی معصومیت تھی۔

چلو پھر جاؤں اپنا تکیہ اٹھا کے دیکھو کیا پتہ پیپر ز ہو۔ سقر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

سچی کہی تم نے تو نہیں رکھے مجھے سر پر نر کرنے کے لیے۔ مریم نے دبے دبے جوش سے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

تم خود دیکھ لو۔ وہ کندھے اچکا کتابے نیازی سے بولا۔

وہ جھٹ سے اٹھی اور جا کے تکیہ اٹھایا۔ اور یہ کیا وہاں کچھ بھی نہیں۔ وہ مایوس ہوئی کیا پتہ دوسرے تکیے کے نیچے ہو۔ اس نے تسلی دی۔

دوسرہ تکیہ اٹھایا۔ اس کے نیچے بھی کچھ نہیں۔ کیا پتہ میسٹرس کے نیچے ہو۔ ایک اور تسلی دی گئی۔

میسٹرس کو چاروں جانب سے اٹھا کے دیکھا۔ پھر بیڈ کے نیچے دیکھا۔

سقر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اس کی طرف دیکھتے معصومیت سے پوچھا گیا۔

سقر نے قمقہ لگا کے اسے دیکھا۔

لٹل گرل میں نے کب کہا کہ وہاں پیپر ز ہے۔ سقر نے اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹتے اس کی عقل پے ماتم کیا۔

Classic Urdu Material

تم نے خود ہی کہا تھا کہ دیکھ لو۔ معصومیت ہی معصومیت تھی۔

میں نے دیکھنے کا کہا تھا یہ تو نہیں کہ پیپر یہی ہے۔ سقر نے اپنی صفائی پیش کی۔

ایوی تم نے پیپر ز کا بھی کہا۔ وہ رونے والی شکل بنائے سارا الزام اس پے ڈال گئی۔

اس کے جھوٹ پے سقر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ جو بس رونے کے قریب تھی۔

میں نے کب کہاں تھا۔ اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

تم نے ہی کہاں تھا۔ وہ بضد ہوئی۔ اور ساتھ ہی موٹے موٹے آنسو اس کی گرے

آنکھوں سے گرے۔

وہ فوراً سے صوفے سے اٹھا۔

اچھا اچھا میں نے ہی کہا تھا۔ سقر نے گہرا سانس بھرتے ہوئے اس کے آنسو اپنی پوروں

پے چنے۔

یار تم بس رویا بنا کر و تم روتی ہونا تو مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ اسے روتے دیکھ سقر نے جھنجھلا

کے کہا۔

Classic Urdu Material

تمہیں کیوں تکلیف ہوتی ہے۔ مریم نے ڈپٹے سے چہرہ صاف کرتے حیرانگی سے پوچھا۔

کیا بتانا ضروری ہے۔ اسکے چہرے پر جھکتا وہ مدھم لہجے میں بولا تھا۔

اسے خود پے جھکتا دیکھ اس کی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔ وہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔ سقر نے

سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

مجھے تم عام رہنے دو

یو نہی بے نام رہنے دو

ضرورت ہی نہیں کوئی

مجھے ماہتاب کہنے کی

سُہانا خواب کہنے کی

کہ تھل میں آب کہنے کی

مجھے مغرور کر دیں گی

خودی سے چور کر دیں گی

Classic Urdu Material

تُجھ سے دُور کر دیں گی

تُمہاری شاعری۔ غزلیں

مجھے مجبور کر دیں گی

بگاڑومت میری عادت

نِگاہوں کو حیا کہہ کر

لبوں کو بے وفا کہہ کر

ہنسی کو اک ادا کہہ کر

اداؤں کو قضا کہہ کر

مجھے بدنام کرنے کی

ضرورت ہی نہیں کوئی

یو نہی گُناہم رہنے دو

مجھے تم عام رہنے دو...

کہتے وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

وہ بھی سر جھٹکتا کمرے سے نکل گیا۔

سنہری دوپہر چمک رہی تھی۔

آسمان پے بادل جھڑمٹ بنائے تیر رہے تھے جیسے کسی بھی وقت برس پڑے گے۔

تبھی وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی فرنٹ سیٹ پے بیٹھی۔

سفر کہا جانا ہے۔ تم نے مجھے اتنی جلدی کیوں بلایا پتا کتنی سردی ہے۔ وہ خفا خفا سی بولی۔

وہ اس وقت زنک سکرٹ کے ساتھ بلیک کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ بلیک ڈوپٹے سے نقاب کیے

گرے آنکھوں میں خفگی نظر آرہی تھی۔

اسی جگہ لے کے جا رہا ہو جہاں جانے کے لیے تم کل سے بے چین تھی۔ سفر نے اس کا

سیٹ بیلٹ باندھتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

آہ کہاں ہے وہ جگہ تم پہلے کبھی گئے ہو کیا۔ اس نے تجسس سے سقر کو دیکھا۔

ہاں۔ سقر نے اثبات میں سر ہلاتے گاڑی ریورس کی۔

اچھا بتائوں نا کہاں ہے وہ جگہ۔ اس نے بے صبری سے پوچھا۔

پتا چل جائے گا تھوڑی دیر صبر کر لو۔ بچوں کی طرح بی ہیو کیوں کرتی ہو۔ سقر نے اس کی ناک باتے ہوئے کہا۔

مجھے تو بہت بے صبری سے انتظار ہے جلدی جلدی پیپر ز ملے اور میری جان چھوٹے پھر میں پاکستان چلی جائوں گی اپنوں کے پاس۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں گراتے حسرت سے بولی تھی۔

ایک منٹ تم سے کس نے کہا کہ تم پاکستان چلی جائوں گی۔ سقر نے بریک لگاتے ہوئے چہرہ اس کی طرف موڑا۔

کیوں مجھے کون سا کسی کی پر میشن کی ضرورت ہے۔ میں بس اسی کام کے لیے آئی تھی۔
اب یہ ہو جائے گا تو میرے یہاں رہنے کا کیا فائدہ۔ ویسے بھی میرا یہاں کون ہے جس کے

Classic Urdu Material

پاس میں رہو۔ وہاں میری فیملی ہے۔ وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔ خوشی اس کی گرے آنکھوں سے چھلک رہی تھی۔

یہ تمہاری بھول ہے کہ تم یہاں سے واپس چلی جاؤں گی۔ تم میرے ساتھ رہو گی۔ اب تمہاری فیملی صرف میں ہو۔ اسے کندھوں سے تھامے وہ بے لچک لہجے میں بولا تھا۔ آنکھوں سے جیسے چنگاریاں نکل رہی تھی۔

تم مجھے یہاں نہیں روک سکتے۔ خوف کو دباتے وہ مضبوط لہجے میں بولی۔ میں کیا کر سکتا ہو یہ تم اچھی طرح جانتی ہو۔ اس لیے یہاں سے جانے کا خیال اپنے دل سے نکال دو۔ معنی خیز نظروں سے دیکھتا وہ استہزایہ ہنسا تھا۔ اس کی بات پے خود میں سمٹی تھی۔

چھوڑو مجھے۔ اسے ہاتھ اپنے کندھوں سے ہٹاتی وہ منمنائی تھی۔ سقر نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا اور گاڑی سٹارٹ فل سپیڈ پے چھوڑ دی۔

مریم نے گھبرا کے اسے دیکھا جو بمشکل اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا۔ کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔ گاڑی مصرف روڈ پے دوڑ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

گاڑی کے رکنے پے وہ ڈش بورڈ سے ٹکرانے سے بمشکل بچی۔ جبکہ وہ گاڑی کا دروازہ کھول باہر نکل چکا تھا۔

مریم نے سراٹھا کہ باہر دیکھا جہاں ارد گرد سبزہ ہی سبزہ تھا۔ سامنے ایک بڑی سی عمارت نظر آرہی تھی۔ جو اوپر سے گول گنبد کی شکل تھی۔ بے شک وہ بہت بڑی اور بے حد خوبصورت تھی۔

سفر کے دروازہ کھولنے پے اس نے چہرہ اٹھا کہ اسے دیکھا جو سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ ہمت کرتی باہر نکلی۔

وہ اس سے پوچھنا چاہتی تھی یہ کونسی جگہ ہے لیکن اس کے غصے کے پیش نظر وہ خاموش رہی۔

اب وہ اس کا ہاتھ تھامے آگے آگے چل رہا تھا۔ اور وہ اس کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ ارد گرد لوگ سیڑھیاں چڑھتے اور اترتے نظر آرہے تھے۔ جس کی وجہ سے کسی پبلک پلیس کا گمان ہوتا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ خاموشی سے ارد گرد کا جائزہ لیتی اندر داخل ہوئی اور اندر کا منظر دیکھ کے اس کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔

وہ ایک وسیع عریض لا بھیری تھی۔ اندر چاروں جانب گول گول شلف بنے تھے۔ ایک کے اوپر دوسری منزل اسی طرح کئی منزلیں بھئی تھی۔ لا بھیری کو دیکھ کے اس کی کتابوں کا شمار کرنا مشکل تھا۔ بے شک وہ کتابوں کا خزانہ تھا۔

سقر ہم لا بھیری کیوں آئے ہے۔ حیرت سے نکلتے اس نے سقر کی طرف دیکھتے استفسار کیا

کیوں کے وہ کتاب یہاں پہنچے ہی ملے گی ہمیں۔ سقر نے مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑتے

ہوئے کہا اور ایک طرف زینے چڑھنے لگا جو لا بھیری کے اندر ہی بنائے گئے تھے۔ جن

سے ایک سے دوسری شلف تک جایا جاسکتا تھا۔

لو بلا یہاں کیسے ملے گی اتنی ڈیر ساری کتابوں میں۔ مریم نے جیسے اس کی عقل پہ ماتم کیا

Classic Urdu Material

اور ویسے بھی بابا والی کتاب یہاں کیسے ہی سکتی ہے۔ اور تمہیں کیسے پتا جو کتاب بابا والی ہے وہ یہی پر ہے۔ اس نے جھنجلاتے ہوئے اسے دیکھا۔

یار وہ ویڈیو یہی پے بنی ہے۔ اور بک بھی یہی پے ہے۔ سقر نے اس کی نالج میں اضافہ کرتے ہوئے کہا۔

تمہیں کیسے پتا کہ یہی ویڈیو بنی ہے۔ تم نے بنائی تھی کیا۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔ آواز سے خفگی صاف جھلک رہی تھی۔

پتا نہیں۔ مصروف انداز میں کہتا وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

پہلے مجھے بتائوں پھر ڈھونڈنا۔ اپنا دوسرا ہاتھ اس کے بازوؤں پر رکھتی وہ ضدی لہجے میں بولی۔

سقر نے گھور کے اسے دیکھا۔

مریم اب اگر تم ایک لفظ بھی بولی تو میں نے تمہیں یہاں سے نیچے پھینک دینا ہے۔ دھیمے مگر سخت لہجے میں وارننگ دیتا وہ دوبارہ سامنے کی طرف متوجہ ہوا۔

Classic Urdu Material

اس نے ایک نظر ستر کو دیکھا اور پھر ایک نظر رینگ سے نیچے جھانکا وہ کافی اونچائی پر تھے۔ اگر وہ اسے پھینک دیتا تو اس کا کچھ بھی نہیں بچتا تھا۔

پھر خاموشی سے اس کے ساتھ چلنے لگی جواب پھر زینے چڑھتا تھا۔

اور کتنا اوپر جانا ہے کیا اللہ کے پاس جانے کا ارادہ ہے۔ کافی دیر خاموش رہنے کے بعد پھر سے اس کی زبان میں کھلی ہوئی۔ وہ لوگ اب قدرے سنسان گوشے میں تھے۔ ارد گرد ٹیبل رکھے تھے۔ اور ایک دو جگہ علیحدہ پلرز کے ساتھ چھوٹے چھوٹے شیلف بنے تھے۔

اس کی بات کا جواب دیے بنا وہ شیلف کے سامنے کھڑا اپنی مطلوبہ کتاب ڈھونڈ رہا تھا۔

اس کی طرف سے جواب ناپاکہ اس نے بیزاریت سے ادھر ادھر دیکھا۔ اور تبھی اس کی نظر اس واحد شیلف پر پڑی جس پر صرف ایک ہی کتاب رکھی تھی۔

کے سنہری حروف Miracles کتاب کی جلد سرخ چمڑے کی بنی ہوئی تھی۔ جس پر جگمگا رہے تھے۔

اپنی گہری نگاہوں سے اس نے کتاب کا جائزہ لیا۔ ساری حسیات جیسے بیدار ہو گئی تھی۔ بیزاری کی جگہ تجسس نے لی تھی۔

Classic Urdu Material

سقر وہ دیکھو وہ رہی۔ کتاب کی طرف اشارہ کرتی وہ جوش سے بولی۔

کہاں۔ سقر نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔ اور پھر اس کی ہاتھ کی سمت کی طرف۔

وہ دونوں قریب سے کھڑے اس کتاب کا جائزہ لے رہے تھے۔

سقر ایک مٹر کو یہ دیکھو یہ کچھ ہے۔ اسے کتاب کی جانب ہاتھ بڑھاتا دیکھ وہ جلدی سے بولی۔

کیا۔ سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔ جو شیلف کی سطح پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔

رکو۔ یہ کہتے اس نے ایک حجاب پن اپنے ڈوپٹے سے نکالی اور اس سے شیلف کی سطح پر جما

پینٹ اکھاڑنا شروع کیا۔ نیچے ایک باریک سی لائن نظر آرہی تھی۔

حجاب پن کو اس کے اندر گھساتے اس نے اپنی طرف کھینچا۔ اور وہ تھوڑا سا باہر کو سرکا۔

دونوں نے حیران نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ اور پھر سقر نے اس پورے کو باہر

کھینچا۔ وہ ایک چھوٹا سا دوانچ کی لمبائی اور بیس انچ کی چوڑائی والا دراز تھا۔ جس کے اندر

ایک ڈائری رکھی ہوئی تھی۔ اس نے جلدی سے ڈائری اٹھائی۔ اس کے علاوہ اور کچھ بھی

نہیں تھا۔

Classic Urdu Material

میری پیاری بیٹی مریم کے نام اس کی پانچویں سالگرہ ہے۔ ڈائری کے پہلے صفحے پر سنہری حروف جگمگا رہے تھے۔

وہ جو ڈائری کو پڑھنے لگی تھی سقر کی آواز پر چونکی۔

ہمیں یہاں سے نکلنے ہے چلو۔ ڈائری کو جیکٹ کی اندرونی جیب میں رکھتا وہ اس کا ہاتھ پکڑے نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

سقر مجھے ڈائری دو۔ اس کے پیچھے چلتی وہ نم آواز میں بولی تھی۔

گھر جا کے لے لینا بھی ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ سقر نے تحمل سے اسے دیکھتے جواب دیا۔

نہیں مجھے ابھی پڑھنی ہے مجھے ابھی۔ اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ کھینچتی وہ ضدی لہجے میں بولی۔

تم مجھے تنگ کر رہی ہو اب۔ اپنے غصے کو دباتے وہ دھیمے لہجے میں بولا تھا۔

مجھے ڈائری دے دو میں تنگ نہیں کرو گی۔ سقر نے غصے سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

اب اگر تم ایک لفظ بھی بولی تو میں نے تمہیں اسٹاک ہوم کے سمندر میں پھینک دینا ہے۔ راہداری عبور کرتے وہ سخت لہجے میں اسے وارننگ دے رہا تھا۔

تم مجھے سمندر میں پھینکوں گے۔ مریم نے صدمے سے اسے دیکھا۔ بالکل اگر تم تنگ کرو گی تو میں ایسے ہی کرو گا۔ اثبات میں سر ہلاتے وہ مسکراہٹ دبائے بولا۔

جاؤں مجھے نہیں تمہارے ساتھ جانا۔ وہ رکتی ہوئی اکھڑ لہجے میں بولی۔ اب کیا ہوا۔ سقر نے جھنجلا کے اسے دیکھا۔ جو آنکھوں میں خفگی لیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

تم مجھے سمندر میں پھینکوں گے۔ میرے ماں باپ نہیں ہے نا یہاں تم اسی لیے مجھے سمندر میں پھینک رہے۔ میں نے نہیں تمہارے ساتھ جانا۔ اس کی طرف کھیتی وہ خود پر رحم کھاتی ہوئی بولی۔ گرے آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوؤں نقاب میں جذب ہوئے۔

سقر نے بوکھلا کے اسے دیکھا۔ وہ بات کو کہاں سے کہاں لے گئی تھی۔

Classic Urdu Material

یار میں تو صرف مزاق کر رہا تھا۔ میں بلا کیسے پھینک سکتا ہوں تمہیں۔ اس کی طرف دیکھتا وہ مصالحتی انداز میں بولا۔

تم نے ابھی کہا تھا تم مجھے پھینک دو گے۔ اپنے خالی ہاتھ سے آنکھیں رگڑتی وہ اپنی بات پے بسد تھی۔

اچھا میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ سقر نے ہار مانتے ہوئے سر کو خم دیا۔
تم جھوٹ بول رہے ہو تم سچ میں مجھے پھینک دو گے۔ آنکھوں سے آنسوؤں ایک بار پھر روا ہوئے تھے۔

او کے آئی ایم سوری میں معافی مانگتا ہوں اب نہیں کہتا۔ اس کے آنسوؤں صاف کرتا وہ نرمی سے بولا تھا۔

مجھے نہیں تم پے یقین میں نہیں جاؤں گی۔ ضدی لہجے میں کہتی وہ اسے کسی بچے کی طرح لگی تھی۔ جو اپنی ضد منوانے کے لیے ناراض ہو۔

Classic Urdu Material

اگر اب تم ناچلی تو میں نے تمہیں اٹھا کے لے جانا ہے۔ اینڈ سیلومی یہ پاکستان نہیں ہے۔
یہ سویڈن ہے یہاں یہ سب بہت عام ہے۔ مسکراہٹ دبائے وہ اس کی طرف جھکتا ہوا بولا
۔ اور ایک بازو اس کی کمر کے گرد ڈالا۔

میں چلو گی۔ تم ایسا کچھ نا کرنا۔ وہ فوراً بوکھلا کے بولی۔ اور اس کے آگے قدم بڑھائے۔ سقر
نے ایک جاندار قہقہہ لگایا۔

پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

وہ دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔ سوچ بورڈ پے ہاتھ مار کے لائٹس آن کی۔ پورا کمرہ روشنی
میں نہا گیا۔ اس نے گردن گما کے بیڈ کی جانب دیکھا جہاں وہ کمفرٹر سر تک اوڑھے لیٹی
ہوئی تھی۔ ایک گہری سانس خارج کرتا وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ فریش ہو کے نکلا اور سیدھا کچن میں گیا۔

Classic Urdu Material

فریزر سے دودھ نکال کے اس نے کافی بنائی۔ پھر کیک اور پیسٹریز کو پلیٹ میں سجایا۔ کافی کو مگ میں انڈھیلا کے ٹرے میں کیک اور مگ رکھ کے اوپر آگیا۔ وہ ابھی تک منہ سرپیٹے پڑی ہوئی تھی۔ ٹرے کو ٹیبل پر رکھتا وہ اس کی طرف بڑھا۔

مریم اٹھو۔ اس کے پاس کھڑا وہ نرمی سے بولا۔ لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ تھوڑی دیر تک جب اس میں کوئی جنبش نہ ہوئی تو اس نے آگے بڑھ کے اس کے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا۔ اس نے فوراً گروٹ لے کے چہرہ دوسری جانب کر لیا یہ ناراضگی کا اظہار تھا۔ سقر نے ایک گہرہ سانس خارج کیا۔ بیشک وہ ایک مشکل ٹاسک ثابت ہونے والی تھی۔ اسے خود سے ہمدردی محسوس ہوئی تھی۔

اب ناراض کیوں ہو۔ اس کے سنہری بالوں میں ہاتھ چلاتے وہ نرمی سے بولا۔
دوسری جانب سے ہنوز خاموشی برقرار تھی۔
www.classicurdumaterial.com
support.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

یار بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے۔ سقر نے جھنجلا کے اسے دیکھا۔ یک دم اسے احساس ہوا تھا جیسے وہ رو رہی ہو۔ اس نے فوراً پکڑ کے اسے سیدھا کیا۔ چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔

Classic Urdu Material

یار تم رو کیوں رہی ہو کیا ہوا ہے۔ وہ سہی معنوں میں پریشان ہوا تھا۔ لیکن وہ کوئی بھی جو ب دیے بنا چہرہ جھکا گئی۔ اور لمبے لمبے سانس لیتی آنسوؤں کو اندر دھکیل رہی تھی۔

بتائوں کیا ہوا ہے۔ اس کے چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھا متا وہ فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

مجھے ماما بابا کے پاس جانا ہے۔ مجھے نہیں رہنا یہاں تم بہت برے ہو۔ بولتے ہوئے وہ ایک بار پھر رودی تھی۔ اس کی بات پے سقر کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑا تھا۔ وہ اس سے دور جانے کی بات کر رہی تھی۔ وہ اسے کیسے بتاتا کہ اب وہ اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتا تھا ایک عرصے کے بعد وہ اسے میسر آئی تھی اور وہ پھر سے دور جانے کی بات کر رہی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شش رونا نہیں۔ اسے اپنے ساتھ لگائے وہ اس کے سنہری بالوں میں ہاتھ چلا رہا تھا۔ جو باقاعدہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

اب بتائوں کیوں رو رہی ہو۔ اس کے چپ ہونے پے وہ فکر مندی سے استفسار کر رہا تھا۔
تم نے کہا تم مجھے سمندر میں پھینک دو گے تم مجھ سے تنگ آ گئے ہو۔ وہ ناک رگڑتی
معصومیت سے بولی۔

Classic Urdu Material

تم مجھے لاوارث سمجھتے ہو صرف اپنی چلاتے ہو مجھے دھمکیاں لگاتے ہو بہت برے ہو تم مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔ چہرہ جھکائے وہ خود ترسی کی انتہا پے تھی۔ جبکہ سقر اس کے اطامات پے ہونق زدہ سا سے دیکھ رہا تھا جو مظلومیت کے مانوٹ ایورسٹ پے چڑھی ہوئی تھی۔

میں نے کب تمہیں دھمکی لگائی۔ وہ حیرت زدہ سا سے دیکھتا سے پوچھ رہا تھا۔
تم ہر بات پے دھمکی لگاتے ہو تم نے صبح بھی دھمکی لگائی تھی تم مجھے سمندر میں پھینکوں گے۔ آہ اس کی بات یاد کرتے وہ پھر سے رو دی اسے رہ رہ کے خود سے ہمدردی محسوس ہو رہی تھی۔

اچھا آئی ایم سوری میں آئندہ کبھی بھی زندگی میں تمہیں کوئی دھمکی نہیں لگاؤ گا تم یہ رونا بند کرو۔ اس کے آنسو صاف کرتا وہ متانت سے بولا تھا۔
www.classicurdumaterial.com
support.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/classicurdumaterial/>

لیکن وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

یہ دیکھو میں کان پکڑتا ہے پلیز اب تو چپ کر جائوں۔ اپنے کان پکڑتے وہ شرارت سے بولا تھا۔

Classic Urdu Material

ایک شرط پے۔ مریم نے انگلی اٹھا کہ اسے ایکھا۔

کیا۔ سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

اگر تم دس بار اٹھک بیٹھک کرو تو۔ وہ معصومیت سے آنکھیں پٹیٹاتی ہوئی بولی ہونٹوں پے
شریر مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔

نو۔ سقر نے اسے آنکھیں دکھائی۔

جاؤں پھر مجھ سے نابات کرنا۔ اس سے دور ہوتی وہ پھر سے بگڑی تھی اور کمفرٹر کھینچتی
لیٹنے لگی۔

سقر نے جھنجلا کے اسے دیکھا جو دن بدن ضدی ہوتی جا رہی تھی

او کے ٹھیک ہے میں تمہاری بات مان لیتا ہو۔ سقر نے ہاتھ کھڑے کیے اس کی عدالت

میں خود کو سیرینڈر کیا۔

چلو پھر اترو اور کرو۔ وہ فوراً اسے اٹھ کے بیٹھی اور اسے پیچھے کود ہکیلا۔ غالباً وہ کافی ایکسائٹڈ

لگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

سقر کو سہی معنوں میں خود پے ترس آیا تھا۔

اب ٹھیک ہے خوش ہو۔ سقر نے دس دفعہ اٹھک بیٹھک کرتے ہوئے اس سے پوچھا جو مسلسل مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔

نہیں ابھی دس پورے نہیں ہوئے دو دفعہ اور کرو۔ مریم نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

اب تم جھوٹ بول رہی ہو۔ سقر نے اسے گھور کے دیکھا جواب مزید پھیل رہی تھی۔

جائوں پھر میں نہیں بولتی تم سے۔ نروٹھے لہجے میں کہتے وہ دوبارہ بیڈ پے دراز ہوئی۔

مریم یہ چیٹنگ ہے میں نے تمہاری بات مانی ہے اب تم بھی میری باتوں مانو چلو اٹھو

شاباش۔ اس کے پاس آتا وہ لجاجت سے بولا تھا۔

پہلی میری بات مانو پھر میں اٹھو گی۔ اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

یعنی کے تم چاہتی ہو کہ میں خود تمہیں اٹھا کے لے کے جائوں۔ سقر نے آبرو اچکا کے اسے

دیکھا۔

Classic Urdu Material

تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔ مریم نے جیسے اسے یاد دلایا۔
اوکے فائن نہیں دیتا دھمکی۔ اب تم اٹھو۔ سقر نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا۔
وہ فاتحانہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔
بہت ضدی ہوتی جا رہی ہو تم۔ اس کی سرخ ناک کھینچتا ہوا بولا۔
میں نے کب ضد کی وہ منہ پھلاتے ہوئی خفگی سے بولی۔
بالکل ضد تو میں کرتا ہوں۔ اثبات میں سر ہلاتا وہ تاسف سے بولا۔

وہ دونوں لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھی موبائل میں مصروف نظر آرہی تھی۔
جب اچانک دونوں پر موسلا دھار پانی کی بوچھاڑ گریوہ دونوں اس اچانک افتاد پر بوکھلا
کے کھڑی ہوئی۔ اتنی سردی میں ٹھنڈے پانی سے وہ پوری طرح بھگنے پے کپکپا اٹھیں۔
ماتھے پر بل ڈالے سبین نے نظریں اٹھا کہ اوپر دیکھا۔ جہاں فواد گرل سے نیچے جھانکتا
دل جلانے والی مسکراہٹ سے اسے دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تم بد تمیز انسان یہ کیا حرکت تھی۔ اسے خونخوار نظروں سے دیکھتی وہ غرائی تھی۔ وہی حرکت جو کل رات تم دونوں نے کی تھی۔ ویسے اس کے آگے یہ کم تھی تھوڑا اور ہونا چاہیے۔ سینے پے بازوں لپیٹے وہ ٹھنڈے لہجے میں بولا اور پھر کچھ سوچتا ہوا پیچھے کو ہٹا ان دونوں کے کچھ بھی کہنے سے پہلے اس نے ایک اور بالٹی ان دونوں پے الٹ دی۔ سبین نے دانت پیستے ہوئے اسے دیکھا۔

تم میرے ہاتھ لگو تمہیں چھوڑو گی نہیں میں۔ سبین نے اپنے ہاتھوں سے گردن مڑوڑنے کا اشارہ کرتا ہوئے کہا جیسے واقع اس کی گردن اس کے شکنجے میں ہو۔ جبکہ فاطمہ اپنے دفاع کے لیے وہاں سے جا چکی تھی۔

شوق سے کرنا لیکن اس سے پہلے تم خود تو بیچ جائوں مجھ سے۔ یہ کہتے ہی فواد نے ایک اور بالٹی اس پے الٹ دی۔

فواد کے بچے۔ سبین نے گھورتے ہوئے اسے دیکھا جیسے ابھی زندہ نگل جائے گی۔

وہ تو تم سے شادی کے بعد ہی ہو گے۔ فواد نے شرمانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔

تم سے شادی کرتی ہے میری جوتی۔ وہ تیرے لہجے میں پھنکاری تھی۔

Classic Urdu Material

بالکل کیوں کہ تم تو سردی سے ہی مر جاؤں گی۔ یہ کہتے ہی اس نے ایک اور بالٹی اس پے الٹ دی۔

اس نے خطرناک تیوروں سے اسے دیکھا اور اوپر کو بھاگی۔

بائے بائے ڈارلنگ اب رات کو ملاقات ہوگی۔ اس کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ ایک فلائنگ کس اس کی طرف اچھالتا بھاگ گیا جبکہ وہ پیر پھٹکی رہ گئی۔

کمرے میں نیم اندھیرہ پھیلا ہوا تھا۔

جب کوئی گاس ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا اور ایک طرف رکھے صوفے پر براجمان ہو گیا۔

کمرے میں پھیلی روشنی میں اس کے نقوش واضح نظر آرہے تھے۔ اس کے چہرے پر

پھیلے تناؤ اور کشیدگی سے وہ کافی ڈسٹرب نظر آرہا تھا۔

آؤ احرار کیسے آنا ہوا آج بڑے دنوں بعد آئے ہو۔ دروازے کے سامنے والی شیشے کی دیوار

کے سامنے کھڑے شخص نے سگار کا کش لگاتے ہوئے کہا۔ اور دھواں ہوا کے سپرد کیا

۔ چہرہ دوسری جانب ہونے کی وجہ سے اس کے نقوش دھندلا رہے تھے۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

ہنہ میں آج کل بہت مصروف ہو۔ کمرے میں ایک طائرانا نظر دوڑاتے وہ ہنکار بھرتے ہوئے بولا۔

پورے کمرہ خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ کمرے کے دوپورشن بنائے گئے تھے ایک میں صوفے رکھے گئے تھے۔ اور درمیان میں رکھے ٹیبل پے ایک خوبصورت کرسٹل کی مورتی بنی ہوئی تھی جس میں ایک شخص ایک عورت کا گلابارہا تھا۔ مرد کی آنکھوں میں شیطانی چمک تھی جبکہ عورت کی آنکھوں میں تکلیف اور شدید کرب نظر آ رہا تھا بیشک وہ ایک بہترین شاہکار تھا۔

دوسرے پورشن میں ایک بار بنایا گیا تھا جہاں قیمتی ترین برینڈز کی شراب رکھی ہوئی تھی ایسی کون سی مصروفیات پال لی ہے ہمیں بھی ملو اؤ۔ اس شخص نے معنی خیز لہجے میں کہا اور بار کی طرف چلا گیا۔

فلحال تو ایسی کوئی مصروفیت نہیں ہے بس ایک مصیبت گلے کی ہڈی بنی ہوئی اسے ختم کرنا ہے۔ وہ حقار کھینچتا نفرت سے بولا تھا۔

Classic Urdu Material

آہ ایسی کونسی مصیبت ہے جو گلے کی ہڈی بن گئی ہے۔ اس شخص نے تعجب سے اسے دیکھا اور شراب سے بھرے گلاس میں آئس کیو بڑا لے۔

ہنہ ہے ایک۔ وہ گالی بکتے ہوئے غصے سے بولا۔

ریلیکس ہمیں بتائوں ہم کس دن کام آئے گے۔ اس شخص نے ایک گلاس اسے تھماتے اسے کول ڈائون کیا۔

میں اب اسے ختم کرنا چاہتا ہوں وہ اب میرے کسی کام کی نہیں ہے اور تم یہ کام فوراً کرواؤ گے۔ احراز نے شراب اندر اندر ہیلے ہوئے سنجیدگی سے کہا

کون ہے ہمیں بھی تو دکھاؤ۔ اس شخص نے مورتی پے ہاتھ پھیرتے ہوئے غور سے اسے دیکھا۔

یہ ہے اس پے اس کا ایڈریس بھی لکھا ہے مجھے یہ کل ہر حال میں ختم چاہیے۔ اس نے ایک پیکیٹ ٹیبل پے رکھتے ہوئے کہا اور گلاس دوبارہ ہونٹوں سے لگایا۔

یہ لڑکی یہ تو اس کی منظور نظر ہے تمہاری اس سے کیا دشمنی۔ اس شخص نے حیرانگی سے اسے دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

Classic Urdu Material

ہنہ منظور نظر رکھیل ہے اس کی۔ گالی بکتا وہ حقارت سے بولا ایک ایک لفظ نفرت میں
ڈھو باہوا تھا۔

ویسے ہے تو بہت خوبصورت کیا حوش رہا حسن ہے ہمیں بھی مستفید ہونے دو۔ تصویر
دیکھتے ہی اس کی رال ٹپکی تھی۔

ہنہ پہلے ہی ہو چکا ہے سب اس کے ساتھ تمہیں کرنے کی ضرورت نہیں۔ قہقہہ لگاتا وہ
سفا کی سے بولا تھا

اس نے شخص نے معنی خیزی سے اس کی جانب دیکھا۔

ٹھیک ہے میں چلتا ہو کل تک میرا کام ہو جانا چاہیے۔ وہ گلاس ٹیبل پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کے جاتے ہی ایک ملازم مودب سا اندر داخل ہوا۔

مجھے ہر حال میں یہ اپنی خواب گاہ میں چاہیے۔ پیکٹ اس شخص کی طرف اچھالتا وہ سخت
لہجے میں بولا تھا۔

اوکے سر۔ وہ سر کو خم دیتا وہاں سے چلا گیا۔

Classic Urdu Material

جبکہ وہ اس کے ہوش رہا سراپے کو سوچتا پھر سے بار کی جانب بڑھ گیا۔

رات کے ہاندھیرے ہسر طرف پھیل چکے تھے

جزیروں کا شہر مصنوعی روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ مریم کے بنگلے پے جائوں تو پورا بنگلا روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا اندر کمرے میں جائوں تو وہ صوفے پے بیٹھی ڈائری پڑھنے میں مگن نظر آرہی تھی۔ ناک رونے سے سرخ ہوئی تھی۔ آنکھوں کے نیچے پوٹے سو جھے ہوئے تھے۔ ٹانگوں پے کمفر ٹڑالے وہ ارد گرد سے بالکل بے نیاز لگ رہی تھی۔ ڈائری کا آخری صفحہ پلٹتے اس نے آنکھیں زور سے بند کی تھی۔

تبھی وہ کافی کے مگ ہاتھ میں تھا مے اندر داخل ہوا۔

لٹل گرل یہ لو گرما گرم کافی۔ مگ ٹیبیل پے رکھتے وہ ہشاش لہجے میں بولا۔ ماحول میں چھائی اداسی کچھ کم ہوئی تھی۔

سفر بابا مجھ سے بہت محبت کرتے ہے۔ وہ ڈائری کی سطح پے ہاتھ پھیرتی وہ نم آواز میں بولی تھی۔

Classic Urdu Material

سارے ہی ماں باپ اپنے بچوں سے ایسے ہی محبت کرتے ہے۔ وہ ایک ٹھنڈی آہ بھرتا ہوا
بولا اور مگ ہونٹوں سے لگایا۔

اچھا تمہیں کچھ ملا اس ڈائری سے۔ کچھ سوچتے ہوئے وہ دوبارہ سے اس کی طرف متوجہ ہوا
تھا۔

نہیں صرف ایک نشان ہے گول سا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں باقی میرے بچپن کی باتیں
لکھی ہے۔ آنکھوں کے نم کناروں کو صاف کر تیوہ پریشانی سے بولی تھی۔

کیسا نشان۔ سقر نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔

یہ دیکھو۔ اس نے ایک صفحہ کھول کے اسے پکڑا یا جس پے ایک گول سا نشان بنا ہوا تھا اس
کے گرد کچھ نمبر تحریر کئے گئے تھے۔

اس نے پریشانی پے بل ڈالے اس نشان کو غور سے دیکھا کافی دیر زہن پے زور ڈالنے کے
باوجود اسے یاد نہیں پڑتا تھا کہ اس نے یہ کہی دیکھا ہو۔

کیا تمہیں کوئی اندازہ ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ سقر غور سے اس کے چہرے کو دیکھتے
ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

امم نہیں لیکن میں اس کے پیچھے چھپے راز تک باآسانی پہنچ سکتی ہو اس کے لیے کچھ وقت لگے گا۔ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اس نشان کو دیکھتی ہوئی بولی۔

تمہیں کیسے پتا کہ تم پہنچ جاؤں گی۔ سقر نے اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔

کیوں کہ ویڈیو بھی میں نے ڈھونڈی پھر اس کاراز بھی میں نے ڈھونڈا اور آج ڈائری بھی میں نے ہی ڈھونڈی ہے تو اس کاراز بھی میں ہی ڈھونڈو گی۔ وہ تقاخر سے مسکراتی ہوئی بولی۔

اور یہ نابولوں کے اس ویڈیو کا کلیو میں نے دیا تھا تمہیں اگر میں نابتاتا تو تم کبھی بھی نایہ

ڈائری ڈھونڈ سکتی۔ اور آج لائبریری بھی میں ہی لے کے گیا تھا۔ وہ بھی اپنا احسان جتنا نہیں بولا تھا۔

ہنہ تو کوئی احسان نہیں کیا مجھ پے یونیورسٹی بھی تو تمہیں ہی ملنی ہے میں نے تو پاکستان چلے جانا تم نے ہی عیش کرنی ہے۔ وہ بھی آنکھیں سکیرتی اس کا احسان اسے لوٹا گئی۔

یہ تم ہر بات پے پاکستان کو کیوں بیچ میں لے آتی ہو کتنی دفعہ کہوں کے تم اب کہی نہیں جاؤں گی۔ ماتھے پے بل ڈالے وہ سخت لہجے میں بولا تھا۔

Classic Urdu Material

کیوں نہیں جائوں گی تم مجھے نہیں روک سکتے۔ وہ بھی ماتھے پے بل ڈالے تیز لہجے میں بولی تھی۔

میری اجازت کے بغیر اگر ایک قدم بھی نے اس گھر سے باہر نکالا تو میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا۔ اس کی گرے آنکھوں میں جھانکتا وہ سرد لہجے میں بولا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں سے جیسے چنگاریاں نکل رہی ہو۔

اس کی سرد لہجے پے اسے اپنی رڑھ کی ہڈی میں سنسنی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔
تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔ اس کا گریبان پکڑتی وہ مضبوط لہجے میں بولی تھی۔ ضبط کے باوجود اس کی زبان لڑکھرائی۔ تنفس ایک دم سے تیز ہوا تھا۔ گرے آنکھوں میں جھلن سی محسوس ہوئی تھی اسے۔

اگر تم میری مرضی کے خلاف کرو گی تو میں ایسا ہی کروں گا۔ اپنے گریبان پے درے اس کے نازک ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں سے جھکڑتے اس نے اس کی پشت پے اس کے ہاتھ باندھتے وہ سرد لہجے میں پھنکارا تھا وہ اندر تک کانپ گئی۔

Classic Urdu Material

تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔ اپنے ہاتھوں کو آس کی گرفت میں چھڑوانے کی
کوشش کرتے وہ بے یقینی سے بولی تھی۔ گرے آنکھوں میں گلتی نمی اس کے عکس کو
دھندلا کر رہی تھی۔

ہنہ میں کیا کر سکتا ہوا اسکا بھی تمہیں اندازہ نہیں ہے اسی لیے اتنی زبان چلتی ہے تمہاری۔
اسے جھٹکے سے صوفے پے گراتا وہ تمسخر سے مسکرایا۔

گرے آنکھیں خوف سے پھیلی تھی اسے خود پے جھکتا دیکھ اسے اپنی دھڑکن رکتی ہوئی
محسوس ہوئی۔ اس نے زور سے آنکھیں بند کی ایک آنسوؤں ٹوٹ کے سنہری بالوں میں
جذب ہوا تھا۔

Shall I forget the face of a bright sunshine?

Whose beauty is comparable to an angel so
divine;

Shall I overlook your smiles that are so sweet?

Just a glimpse of you knocks me off my feet.

Classic Urdu Material

Shall I pass a day without seeing you?

O r miss a chance to prove my feelings are true;

Shall I think twice to win your heart?

Living without you will tear me apart.

Shall I not recall the way your hair dances in the
summer air?

And how your laughter warms my cold winter;

Your gentle breath swifts right through the
autumn's call,

Classic Urdu Material

Shall I confess this love or wait until the next
fall?

Shall I hold your heart or will forever yearn for
it?

I long for the day when our lips would meet;

Shall I live another day without saying how
much I love you?

Or shall I die as a friend veiling these feelings
for you?

لیکن اگلے ہی اس کے کانکے قریب جھکتا وہ نرمی سے کوئی سحر پھونک رہا تھا۔
وہ دھم سادھے اسے سن رہی تھی۔ دل دی دھڑکن تیز ہوئی تھی لیکن اس دفعہ خوف نہیں
تھا۔

Classic Urdu Material

اسے اپنا لمس بخشا وہ پیچھے ہوا جبکہ وہ ہنوز آنکھیں بند کیے ہوئی تھی۔ گالوں پر لالی بکھری تھی بند پلکیں لرز رہی تھی۔ وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔

ہر طرف اندھیرہ ہی اندھیرہ تھا۔

چھت سے لٹکتے واحد بلب کی روشنی اس اندھیرے کو چیرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ بلب کی زرد روشنی میں کمرہ ہیبت ناک لگ رہا تھا۔

تبھی کوئی اسے گھسیٹا ہوا اندر لے کے آیا۔ اس شخص نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑا ہوا تھا جب کے اس کا وجود زمین کے گھسیٹ رہا تھا۔

تبھی اس شخص نے اسے کمرے کے درمیان میں لا کے چھوڑا۔ وہ زور سے زمین سے ٹکرائی پتھریلی زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے سر میں شدید درد کی ٹسیں اٹھی تھی۔

اس کا ٹوٹا بکھرا وجود اس پر بتی قیامت چینیچینی کے بیان کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

سنہری بال بکھرے ہوئے تھے جن پے جگہ جگہ خون لگا تھا پیشانی پے گہرہ زخم آیا تھا جس سے ابھی بھی خون رستا اس کے بالوں میں جذب ہو رہا تھا سر کی تکلیف سے زیادہ اس کی روح تکلیف میں تھی۔

چہرہ تھڑوں سے سرخ ہوا تھا جگہ جگہ نیل پڑے تھے ایک ہونٹ پھٹا ہوا تھا جس پے خون جم چکا تھا۔ اس سے کبھی برا حال اس کے جسم کا تھا پھٹے آستین اور اس جھانکتی زخمی بازوں جس پے درندگی کے نشان تھے۔

گرے آنکھیں بالکل بے جان تھی۔ ان میں کوئی بھی زندگی کی رمت نظر نہیں آرہی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کے وجود میں کوئی جنبش ناہوئی سینے میں موجود دل جیسے دھڑکنابول گیا ہو۔

اس کے سامے دوزانو بیٹھتے اس شخص نے اس کے سر دلبوں کو انگلی سے چھوا۔

اس کی جامد پتلیوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔ کوئی ہے جو اس کا منتظر ہے۔ آنکھوں میں بے چینی تیرنے لگی۔

Classic Urdu Material

اُس ٹائم ٹوگڈ بائے۔ اس کے ہونٹوں کو مسلتے وہ سقفا کیت سے بولا تھا۔ اور گن لوڈ کرتے
اس کی پیشانی کا نشانہ لیا۔

سینے میں موجود دل زور سے دھڑکا تھا۔

کمرے میں چھائی خاموشی کو گولی کی آواز نے توڑا تھا۔

سقر۔ ایک نام سسکی کی صورت اس کے لبوں سے ادا ہوا تھا۔ ایک آخری سسکی اور پھر گہرا
سکوت چھا گیا۔

ہو سپٹل کے سرد کوریڈور میں وہ دیوار سے ٹیک لگائے خاموش کھڑا تھا۔

نظریں آپریشن تھیٹر کی سرخ بتی پے جمی ہوئی تھی۔ بکھرے بال، اتر اہوا چہرہ، آنکھوں
کے کنارے نم تھے، سرخ آنکھیں اس کے ضبط کی چغلی کھا رہی تھی۔

پورے کوریڈور میں موت کا سا سناٹا تھا سرد ہوائیں کوریڈور میں سرسراتی ہوئی گزر رہی
تھی۔ ہڈیوں کو جمادینے والی سردی کی پرواہ کیے بغیر وہ یک ٹک سامنے دیکھ رہا اندر اس کی
متاع جان زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی تھی ہر گزرتا لمحہ اس کی بے چینی اور

Classic Urdu Material

پریشانی کو بڑھا رہا تھا جیسے جیسے وقت بیت رہا تھا اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا ایک کے بعد دوسرہ لمحہ بیت رہا تھا۔

تبھی سرخ بتی بجھی وہ فوراً سے سیدھا ہوا ایک ڈاکٹر کمرے سے نمودار ہوتا ہوا نظر آیا وہ فوراً سے اس کی جانب لپکا

ڈاکٹر میری وائف کیسی ہے۔ اس نے بے تابی سے پوچھا تھا۔

مبارک ہو آپ کے بیٹی ہوئی ہے۔ اینڈیور وائف از فائن۔ ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ مسکراہٹ چہرے پے سجاتے اسے زندگی کی نوید سنائی تھی۔

میں مل سکتا ہوں اپنی وائف سے۔ وہ فرط جذبات سے چورلجے میں بولا۔ چہرہ چمک اٹھا تھا آنکھوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ ہونٹوں پر ایک تشکر آمیز مسکراہٹ پھیلی تھی۔ دل اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز تھا۔

ابھی انہیں روم میں شفٹ کر دے گے پھر مل سکتے ہیں آپ۔ پیشہ ورانہ انداز میں کہتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

Classic Urdu Material

اس آنسوؤں سے لبریز آنکھیں اٹھا کے اوپر دیکھا۔ یا اللہ تیرا شکر۔ اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔
تبھی نرس کمبل میں ایک نازک سے وجود کو لپیٹے اس کے پاس آئی۔ وہ فوراً آگے بڑھا۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ کہتے ہی اس نے اس ننھی سی گھٹنی کو اپنے ہاتھوں میں پکڑا تھا۔
دل میں ایک گداز سا جذبہ پیدا ہوا تھا جو اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔ اس کے ننھے
سے چہرے کو چومتے ایک تشکر ڈھرا آنسوؤں اس کی آنکھ سے نکل کے اس کے چہرے پر
گرا تھا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو چومتے اس نے کسی قیمتی متاع کی طرح اسے
سینے سے لگا لیا۔

یہ بالکل تمہارے جیسی ہے۔ اب وہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھا اسے بتا رہا تھا۔
نہیں اس کی آنکھیں میرے جیسی نہیں ہے اور بال بھی۔ اس نے منہ بسورتے ہوئے کہا
اور اس کے سر پر پہنی ٹوپی ہٹا کے اسے دیکھی۔
www.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

لیکن یہ بہت پیاری ہے۔ وہ اس کے گول مٹول گالوں پر پیار کرتا محبت سے بولا۔ بچی نے
براسا منہ بنایا اور اگلے ہی لمحے گلا پھاڑ کے رونے لگ گئی۔ دونوں نے مسکرا کے ایک
دوسرے کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

اسماعیل رولادیا نامیری بیٹی کو۔ وہ خفگی سے اسے گھورتی ہوئی بولی۔
میں نے کیا کیا اب میں اپنی بیٹی سے پیار بھی نہیں کر سکتا۔ وہ بھی خفگی سے اسے دیکھتا ہوا
بولا۔ جب کے لفظ میری بیٹی پے وہ اندر تک سرشار ہو گیا تھا۔
تبھی کوئی آندھی طوفان کی طرح اندر داخل ہوا تھا۔
چھوٹے پایا کہاں ہے میری ڈول۔ وہ سنہری آنکھوں والا گول مٹول سا لڑکا تھا۔ سرخ
وسفید رنگت، سویدش نقوش کا حامل پانچ سال کا لگتا تھا۔
شش ڈول سورہی ہے۔ اسماعیل نے ہونٹوں پے انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کی توجہ
مشل کے سینے سے لگی سورہی تھی۔
اس نے فوراً اپنے ہونٹوں پے انگلی رکھی۔
اس کے پیچھے ہی ایک انیتس تیس سال کا مرد اور ایک سوڈش نقوش والی عورت بھی داخل
ہوئی اس کے نقوش بالکل اس لڑکے کے جیسے تھے۔ ان کے ساتھ ایک اور پانچ سال کا
لڑکا بھی تھا۔ جس کی آنکھیں براؤن تھیں۔

Classic Urdu Material

چھوٹی ماما یہ بالکل میرے جیسی ہے۔ سنہری آنکھوں والے لڑکے نے بچی کو گود میں لیتے ہوئے کہا اور باری باری اس کے روئی سے گالوں پر پیار کیا۔ وہ تھوڑا سا کسمسائی۔ اس کی بات پر سب نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

بالکل یہ آپ کی ڈول ہے یہ آپ کے جیسی ہی ہوگی۔ اسماعیل نے محبت سے اپنی بیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

بھئی یہ تمہاری نہیں ہماری بھی بیٹی ہے۔ ابراہیم نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ خوشی ان کے چہرے سے چھلک رہی تھی۔

چھوٹے پاپا اس کا نام کیا رکھا ہے آپ نے۔ سنہری آنکھوں والے لڑکے نے اسماعیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

امم ابھی تکتو نہیں رکھا۔ انہوں نے سوچتے ہوئے کہا۔

بس آج سے میری ڈول کا نام مریم ہے۔ مریم مطلب پاکیزگی۔ اور یہ ہے بھی تو پاکیزہ سی ہی ہے۔ سنہری آنکھوں والے لڑکے نے پھر سے اس کی گالوں کو چومتے ہوئے کہا۔
سب نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

دودن بعد مشل کوڈ سچارج کر دیا گیا گھر میں جیسے بہار آگئی تھی
ہر کوئی اس ننھی سی پری کو اٹھائے پھرتا۔ لیکن جب ستر گھر آتا تو وہ کسی کو بھی ہاتھ نہیں
لگانے دیتا۔

یہ میری ڈول ہے اور اس سے صرف میں کھیلوں گا کوئی اسے ہاتھ بھی نہیں لگائے گا۔ وہ ہر
ایک کو یہی کہتا پھرتا۔

فاروق صاحب کے محل میں ہر کوئی خوش نظر آ رہا تھا اس ننھی پری کی آمد پے اگر کوئی
ناخوش تھا تو وہ تھا ہیری اسماعیل کی پہلی اولاد جو ان کی پہلی بیوی سے تھا۔

فاروق صاحب کی چار اولادیں تھیں۔ سب سے بڑا ابراہیم جس کی شادی ایک سویڈش لڑکی
سے ہوئی تھی جس کا نام ثانیہ تھا ان کا صرف ایک ہی بیٹا تھا ستر۔ اس کے بعد ان کا دوسرا

بیٹا اسماعیل تھا جس کی پہلی شادی ایک سویڈش لڑکی سے ہوئی جس میں سے ان کی اولاد
ہیری تھا اس کے بعد ان کی شادی ایک پاکستانی لڑکی سے ہوئی جس میں سے اب ان کی

بیٹ مریم ہے۔ تیسرا بیٹا عمر تھا جس کی شادی حناء سے ہوئی تھی ان کا بھی ایک بیٹا تھا فواد جو

Classic Urdu Material

دو سال کا تھا۔ جبکہ سب سے چھوٹے بیٹے کا نام معاز تھا جن کی شادی زار سے ہوئی تھی۔
اور ان کی ایک ہی دو سالہ بیٹی سبین تھی۔

وہ سب لائونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ سبین بے بی کاٹ میں لیٹی مریم کے ساتھ کھیل رہی تھی جو اپنی گرے آنکھوں سے گھور رہی تھی۔

میلی دول نے چبھی کھانی۔ سبین نے تو تلی زبان میں اس سے کہا جواب ہاتھ پاؤں مار رہی تھی۔ اور اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے منہ چاکلیٹ لگائی۔ اور ننھی سی مریم صاحبہ مزے سے اسے چاٹنے میں مصروف تھی۔

تبھی سقر اندر آیا اور فوراً چاکلیٹ پکڑ کے دور پھینکی۔
تم میری ڈول کو ہاتھ کیوں لگا رہی تھی۔ سقر نے غصے سے سبین کو گھورتے ہوئے کہا۔ جبکہ مریم صاحبہ چاکلیٹ کے چھن جانے پر گلہ پھاڑ کے رو رہی تھی۔

سب نے حیرت سے ان کی طرف دیکھا سبین اپنی نیلی آنکھوں میں غصہ لیے سقر کو گھور رہی تھی۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا ہے بیٹا کیوں بہن سے جھگڑ رہے ہو۔ ثانیہ نے اپنے لاڈلے ثبوت کو دیکھتے ہوئے پوچھا جواب مریم کو اپنے ساتھ لگائے چپ کروارہا تھا اور حیرت انگیز طور پر وہ چپ بھی ہو گئی تھی۔ شاید اسے بھی اس کی عادت ہو گئی تھی۔

مامیہ میری ڈول کو چاکلیٹ کھلا رہی تھی۔ وہ چھوٹی سی ہے۔ چھوٹی ماما نے منع کیا تھا کہ اسے چاکلیٹ نہیں کھلانی۔ سقر نے معصومیت سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

بیٹا وہ بھی تو ابھی چھوٹی ہے اسے نہیں سمجھ ابھی ان باتوں کی۔ انہوں نے نرمی سے اپنے سر پھرے بیٹے کو سمجھایا جو اپنی ڈول کے لیے کچھ زیادہ ہی پوزیسو تھا۔

تو اسے چاہیے کہ یہ میری ڈول کو ہاتھ نا لگائے۔ اب کی بار وہ ضدی لہجے میں بولا تھا۔

یہ میلی ڈول ہے۔ سبین نے پنچوں پر اچھلتے ہوئے مریم کو دیکھتے ہوئے سقر کو غصے سے

گھورا۔ اس کی اس حرکت پر سب نے مسکرا کے دیکھا۔ جبکہ ہیری نے غصے سے مریم کو

دیکھا جس کی وجہ سے اب سقر اس کے ساتھ کھیلنے کی بجائے ہر وقت مریم کے ساتھ لگا

رہتا تھا۔ اسے مریم سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔

یہ میری ڈول ہے تم اپنی سے کھیلو۔ سقر نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

سبین نے اپنی نیلی آنکھوں سے فواد کو گھورا اور اس کے گٹھنے پے زور سے دندی کاٹی۔
یہ میلی ڈول ہے۔ وہ غصے سے بولی اور چیخ چیخ کے رونے لگ گئی۔ اس سب میں اگر کوئی بے
نیاز تھا تو وہ فواد تھا۔

وہ سبین کے پیچھے پیچھے پھرتا تھا اسے یہ نیلی آنکھوں والی گڑیا پسند تھا۔ لیکن نیلی آنکھوں
والی گڑیا اپنی مغروریت میں ہمیشہ اسے نظر انداز کرتی تھی۔

بھائی وہ ایلوینو آج فون پھر آفس آیا تھا۔ مجھے اسکے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہے

۔ اسماعیل پریشانی سے ابراہیم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ دونوں اس وقت اسٹڈی روم میں بیٹھے تھے۔

تم فکر نہ کرو وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی کل سے یونیورسٹی کا پہلا سیشن شروع ہو رہا ہے
وہ چاہے بھی تو اب اس یونیورسٹی کو روک نہیں سکتا۔ ابراہیم نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

مجھے اپنی نہیں بچوں کی ٹینشن ہے وہ فیملی کو کوئی نقصان نا پہنچا دے۔ میں نہیں چاہتا ہماری وجہ سے ہماری فیملی کو کوئی نقصان پہنچے۔ اس نے پریشانی کو مسلتے ہوئے اپنی اصل پریشانی بیان کی۔

تم بالکل بے فکر رہو میں نے گھر کی اور بچوں کی سکیورٹی بڑھا دی ہے۔ انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا حق اور باطل کی جنگ میں جیت ہمیشہ حق کی ہوتی ہے۔ وہ اس یونیورسٹی کو غلط کام کے لیے استعمال کرنا چاہتا تھا۔ اسی لیے اسے نہیں ملی ہم حق پے تھے اللہ نے ہمارا ساتھ دیا۔ اللہ پے بھروسہ رکھو جب تک اس کی رضا نہیں ہو گیوہ ایلوینو ہمارا بال بھی بھاگا نہں کر سکتا۔ ابراہیم نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے تسلی دی۔ پریشان تو وہ خود بھی تھے لیکن اپنے بھائی کی پریشانی کم کرنے کے لیے اسے تسلی دی۔

تبھی معاز اندر داخل ہوا۔

کیا ہوا آپ لوگ اتنے ٹینس (پریشان) کیوں لگ رہے ہیں۔ اس نے ان دونوں کے پر سوچ چہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

کچھ نہیں تم بتائوں میں نے جو تمہیں کام کہا تھا وہ ہو گیا۔ ابراہیم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بھائی میں کوشش کر رہا ہوں لیکن فلحال کوئی بھی ثبوت ہاتھ نہیں لگ رہا وہ بہت چالاکی سے ہر کام کرتا ہے۔ اس کے اتنے ماسک ہے کوئی بھی اس کا اصلی چہرہ نہیں جانتا۔ وہ گناہ کر کے ہر ثبوت مٹا دیتا ہے۔ اس پے ہاتھ ڈالنا بہت مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ وہ ماسٹر مائیڈ ہے۔ اور کوئی بھی اس کے خلاف کام کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہر کوئی اس سے ڈرتا ہے۔ میں کوشش کر رہا ہوں شاید کوئی ثبوت مل جائے۔ معاذ نے کمینیاں ٹیبل پے لگاتے ہوئے ساری بات ان کے گوش گزار کر دی۔ تینوں کے چہروں پے گہری سوچ کی پرچھائی نظر آرہی تھی۔

وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھی ہاتھوں پے لوشن لگا رہی تھی۔ جبکہ نظریں آئینے میں نظر آتے اسماعیل کے عکس پے مرکوز تھی۔ جو کسی گہری سوچ میں نظر آ رہا تھا۔ جب کافی دیر تک وہ ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا رہا تو اس نے اسے پکارا۔

Classic Urdu Material

اسماعیل کیا ہوا کوئی پریشانی ہے کیا۔ مثل نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا لہجے میں فکر نمایا تھی۔

لیکن وہ ہنوز دیوار کو دیکھ رہا تھا۔

وہ چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور اس کے کندھے کو ہلایا وہ چونک کے اس کی طرف متوجہ ہوا۔

کیا ہوا۔ اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یہی تو میں پوچھ رہی ہو کیا ہوا ہے۔ کوئی پریشانی ہے کیا۔ مثل نے اس کے پاس بیٹھتے

ہوئے پوچھا۔

نہیں کوئی بھی پریشانی نہیں ہے۔ اس نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور پھیکا سا مسکرایا۔ جو بھی تھا وہ اپنی فیملی کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

Classic Urdu Material

پھر اتنے پریشان کیوں نظر آرہے ہیں۔ میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہو آپ بیٹھے بیٹھے کہی کھو جاتے ہیں۔ کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرے۔ اس نے نرمی سے کے ہاتھ پے اپنا مخملی ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

نہیں میری جان کوئی پریشانی نہیں ہے۔ بس یونیورسٹی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اور کوئی بات نہیں ہے۔ اس کے نازک ہاتھ پے اپنا دوسرا ہاتھ رکھتے اس نے پیار بھری تسلی دی تھی۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں نا۔ مثل نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔

بالکل سچ بھلا آپ سے بھی جھوٹ بول سکتا ہو۔ اس نے اس کی ناک دباتے ہوئے کہا۔

جی بالکل نہیں بول سکتے۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

ہماری پرنسز کدھر ہے۔ انہوں نے مریم کے بارے میں استفسار کیا۔

وہ آپ کے لاڈلے بٹیجھے کے پاس ہے۔ وہ اس کی جان چھوڑے تو ہماری باری آئے

۔ مثل نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

آہاں چلے ہم تو ہے نا آپ کے پاس آپ تو ہمیں بھی لفٹ نہیں کرواتی۔ اس نے مثل کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

اوہو آپ بھی نادو بچوں کے باپ بن گئے لیکن یہ حرکتیں نہیں گئی۔ اس نے بلش کرتے ہوئے کہا۔

آپ بھی تو بچوں کی ماں بن گئی لیکن ابھی تک میری قربت پے پہلے دن کی طرح بلش کرتی ہے۔ اس نے اس کے گرد بازوؤں حائل کرتے ہوئے کہا۔

اچھا چھوڑے میں مریم کو دیکھو وہ نارہی ہو۔ اس نے خود کو چھڑواتے ہوئے عذر پیش کیا۔

مسز اب آپ بہانہ بنا رہی ہے ہم سے دور جانے کا۔ اسماعیل نے بازوؤں کا گیر اتنگ کرتے ہوئے کہا۔ ہونٹوں پے شریر مسکراہٹ رہی تھی۔

اچھا چھوڑے نا تنگ نا کرے۔ مثل نے معصومیت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

میں کب تنگ کر رہا ہوں آپ تنگ کر رہی ہے۔ مجھ سے دور جا کے۔ اس نے اپنی ناک اس کی ناک کے ساتھ رگڑتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

مجھے مریم کے رونے کی آواز آرہی ہے مجھے جانے دے اس کے پاس۔ اس نے نظریں جھکاتے ہوئے ایک اور عزز پیش کیا۔

لیکن مجھے تو بالکل بھی نہیں آرہی۔ اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا۔

تبھی دھڑام سے دروازہ کھول کے کوئی اندر آیا

وہ دونوں ہڑبڑا کے پیچھے ہوئے۔

چھوٹی ماما اس کی بھوک لگی ہے۔ یہ رورہی ہے۔ سقر نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

جو گلہ پھاڑ پھاڑ کے رورہی تھی۔ اسے چپ کرانے کی خاطر اسے جھولے دے رہا تھا۔

لائوئیں اسے فیڈ کراتی ہو۔ مثل نے شرمندگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور مریم کو پکڑتی

کمرے سے چلی گئی۔

لٹل چیمپ ادھر آؤ تم دروازہ ناک کر کے نہیں آ سکتے تھے۔ اسماعیل نے اسے گھورتے

ہوئے کہا۔ اور اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

تو آپ کو دروازہ لاک کرنا چاہیے تھا نا۔ سقر نے ڈھٹائی سے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کے

کہا۔ اور بیڈ پے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

Classic Urdu Material

تم آج کل کچھ زیادہ ہی نہیں فری ہوتے جارہے۔ لگتا ہے تمہاری مرمت کرنی پڑے گی۔
اور کیا میری بیٹی کو ہر وقت اپنے پاس رکھ کے بیٹھے رہتے ہو۔ ہمارا بھی کچھ حق بنتا ہے۔
اسماعیل نے اس کے کان کھینچتے ہوئے کہا۔

چھوٹے پاپا آپ نے خود ہی کہا تھا کہ وہ صرف میری ہے۔ اب وہ صرف میری ہے۔ اس
نے مضبوط لہجے میں جواب دیا تھا۔

ہاں تو اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ تم اس کو ہر وقت اپنے پاس ہی رکھو۔ اس نے دوبارہ
اس کا کان کھینچا۔

میں چھوٹی ماما کو بتاتا ہوں کہ آپ کل صبح پارک میں اس بلونڈ بالوں والی لڑکی کے ساتھ ہنس
ہنس کے باتیں کر رہے تھے۔ سقر نے انہیں دیکھتے اونچی آواز میں کہا۔

اوائے چپ کر کیوں میری بیوی سے پٹوانا چاہتے ہو۔ اسماعیل نے اس کے منہ پر ہاتھ
رکھتے ہوئے کہا مبادا مثل سن ہی نالے۔

کیوں چھوٹے پاپا آپ چھوٹی ماما سے ڈرتے ہیں۔ سقر نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے
ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

ہر شریف آدمی بیوی سے ڈرتا ہی ہے۔ انہوں نے سقر کو گھورتے ہوئے کہا۔ اور دونوں کا قہقہہ کمرے میں گونجا تھا۔

سقر۔ وہ ایک زوردار چیخ کے ساتھ اٹھی تھی۔
سقر وہ ہزیانی انداز میں چیختی ہوئی بولی اور اپنے برابر بیڈ پے ہاتھ مارا وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔
اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔ چہرہ خوف سے زرد پڑ رہا تھا۔ دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز تھی مانوں ابھی اچھل کے باہر آجائے گا۔ پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔ وہ بری طرح کانپ رہی تھی۔

سقر کہاں ہو تم۔ وہ دوبارہ چیختی ہوئی بولی۔ لیکن پورے کمرے میں اسے کے علاوہ کوئی زنی نفس موجود نہ تھا۔ خود کو تنہا پا کے اسے مزید خوف محسوس ہوا۔ کمرے میں لیمپ کی مدھم زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی جس کی وجہ کمرہ ہیبت ناک لگ رہا تھا یا صرف اس کو محسوس ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material

کمرے میں ادھر ادھر اسے متلاشی نگاہوں سے دیکھتے وہ مسلسل ہچکیاں بھر رہی تھی۔ دل کسی سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

تبھی بادلوں کے گرجنے کی آواز آئی شاید وہ بھی اس کے دکھ میں شامل ہو رہے تھے۔ وہ اندر تک کانپ گئی اور چیختے ہوئے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔

سفر کہاں ہو تم۔ وہ روتی ہوئی بولی تھی۔ پورے کمرے میں صرف اس کی رونے کی آواز گونج رہی تھی۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے لیمپ کی روشنی بڑھانے کی کوشش کی لیکن ہاتھوں میں جاننا ہونے کے برابر تھی۔ پورا وجود ہلکے پتے کی مانند لگ رہا تھا۔

تبھی اس کا ہاتھ موبائل سے ٹکرایا۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل کو اٹھایا۔ لیکن اس کا وزن اسے من بھر کا لگ رہا تھا۔

بمشکل ہمت جمع کرتے ہوئے وہ موبائل اٹھانے میں کامیاب ہوئی۔

اب کانپتی انگلیوں سے اس پر سفر کا نمبر ڈائل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ آنسو ابل ابل کے آنکھوں سے بہہ رہے جس کے باعث اس کی بصارت دھندلا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

کانپتی انگلیاں وہ رکھتی کہاں تھی اور پڑتی کہاں تھی۔ کمرے میں گو نجی سسکیوں میں اسے ایک اور آواز سنائی دی تھی۔ تبھی اس کی کال سقر سے کنیکٹ ہوئی۔ آواز سنتے ہی وہ خود میں سٹی اور کمفرٹر کو کھینچ کے مزید اپنے اوپر کیا۔

اور خوف سے اس نے کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں سے آوازیں آرہی تھی۔ اس کے خوف میں مزید اضافہ ہوا تھا۔ اسے اپنا خواب سچ ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ سانس جیسے سینے میں اٹک گیا تھا۔ ہاتھ پاؤں سن ہو رہے تھے۔ تبھی موبائل سے سقر کی آواز ابھری۔

وہ لائبریری میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔ جب اس کا موبائل رنگ کیا اس نے چونک کے سر اٹھایا رات کے دو بج رہے تھے۔ اس کی پیشانی پر بل پڑے اس وقت کون ہو سکتا ہے۔ اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے سوچا۔

لیکن موبائل پر جگمگاتے نمبر کو دیکھ اس کی ساری حسیات جاگی تھی۔ ایک لمحے کی دیر کیے بنا اس نے کال پک کی۔

ہیلو مریم کیا ہوا تم۔ لیکن اس کے اگلے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔ موبائل میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھی۔ وہ ایک جست میں دروازے تک پہنچا تھا۔

Classic Urdu Material

دوسری جانب وہ اس کی آواز سنتے ہی شدتوں سے رودی تھی۔

مریم کیا ہوا کیوں رورہی ہو۔ وہ دود و سیڑھیاں ایک ساتھ پھلانگتاں ہو اپریشانی سے بولا تھا۔

اور بھاگتا ہوا پورچ میں گیا۔

جب کے وہ خوفزدہ نظروں سے کھڑکی کو دیکھتی پھوٹ پھوٹ کے رورہی تھی۔ جہاں سے مسلسل ٹھک ٹھک کی آواز آرہی تھی۔ جیسے کوئی اسے کھولنے کی کوشش کر رہا ہو۔

شش مریم رونابند کروبتائوں کیا ہوا ہے۔ وہ گاڑی سٹارٹ کرتا ہوا نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ جبکہ وہ مسلسل روئے جارہی تھی۔

تبھی بادل ایک بار پھر گرے اور موٹی موٹی بوندے خشک زمین پے گرتی اسے سیراب کرنے لگی۔

بادلوں کے گرجنے پے وہ مزید خود میں سمٹتی ہوئی چیخی تھی۔

س۔ سق۔ سقرک۔ کوئی ہ۔ یہاں۔ وہ کو مزید خود پے کھینچتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

اس کی بات پے سٹیرنگ پے اس کی گرفت مضبوط ہوئی تھی۔

مریم رونابند کرو۔ میری بات دیہان سے سنو۔ وہ گاڑی کی سپیڈ مزید تیز کرتا ہوا بولا
۔ کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔

سفر۔ وہ اسے پکارتی شدتوں سے رودی۔ جب کے کھڑکی سے آواز ابھی تک آرہی تھی۔
جیسے کوئی اس کے لاک کو توڑنے کی کوشش کر رہا ہو۔

مریم پلیز چپ کرو۔ اور مجھے بتائوں کیا ہوا ہے۔ وہ اسپیڈ مزید بڑھاتا ہوا بولا۔ جبکہ دل کسی
انہونی کے ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

سفر۔۔ وہ مجھے مار۔ کھڑکی۔ توڑ۔ دے گا۔ وہ ہچکیاں بھرتی ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولی
تھی۔

اس کی بات وہ ٹھٹھکا تھا۔

مریم کون ہے کھڑکی پے۔ وہ بمشکل ضبط کرتا ہوا بولا۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا سب کچھ تباہ کر
دے۔ بارش کی وجہ سے اسے گاڑی چلانے میں مشکل ہو رہی تھی لیکن وہ پرواہ کی بنا فل
سپیڈ پے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر وہ کھڑکی توڑ۔ وہ خوف سے کانپتی دوئی بولی۔ کھڑکی سے آتی آوازیں ہتھوڑے کی مانند اس کے اعصاب پے برس رہی تھیں۔ اسے آہستہ آہستہ اپنا وجود اس کال کو ٹھہری میں بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

مریم کمرے سے نکلے۔ وہ پوری شدت سے دھاڑا تھا۔ ساری کہانی اس کی سمجھ آگئی تھی۔ سقر۔ اس کی دھاڑ پے وہ مزید خوفزدہ ہوئی تھی۔

مریم پلیز اٹھو کمرے سے نکلو اور نیچے چلو۔ اب کی بار وہ تحمل سے اور پیار سے بولا تھا۔ سقر مجھ۔ نہیں۔ وہ پھر سے ٹوٹے لفظوں میں بولی۔ نظریں مسلسل کھڑکی پے ٹکی تھیں۔ جو کسی بھی لمحے کھل سکتی تھی۔

مریم میری جان پلیز ہمت سے کام لو۔ اٹھو یہاں سے اور نیچے چلو۔ وہ نرمی سے سمجھاتا ہوا بولا۔

شاید اس کی نرمی کا اثر تھا وہ ہمت کرتی ہوئی بیڈ سے اٹھی۔ لیکن اگلے ہی لمحے لڑکھڑا گئی۔ ٹانگیں وزن اٹھانے سے انکاری ہو رہی تھیں۔

گرنے سے سائیڈ ٹیبل پے پڑی چیزی زمین بوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔ وہ چیزوں کے گرنے کی آواز پر غر مند دی سے بولا۔ ایک لمحے کو دل کسی انہونی کے خیال سے کانپا تھا۔

جبکہ وہ بیٹھی آنسوؤں بہاتی نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

مریم پلیز چپ کرو اور اٹھو نیچے چلو۔ میں بس آ رہا ہوں۔ پلیز میری جان تھوڑی سی ہمت کرو۔ میں بس پہنچ رہا ہوں تمہارے پاس۔ وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا اپنے ہونے کا احساس دلا رہا۔ جبکہ لہجے میں بے قراری اور محبت ہی محبت جھلک رہی تھی۔

وہ سائیڈ ٹیبل کا سہارا لیتی ہوئی بمشکل کھڑی ہوئی۔ اور لڑکھڑاتے قدموں سے دیوار کا

سہارا لیتی دروازے تک پہنچی۔ موبائل مضبوطی سے کان کے ساتھ سے لگایا جیسے اس کی کل متاع ہو۔

مریم ہمت کر و تم کر سکتی ہو۔ وہ اسپید بڑھاتے مضبوط لہجے میں بولتا اس کی ہمت بڑھا رہا تھا۔ جبکہ ہر گزرتا لمحہ اس کے دل کو کسی گہری کھائی میں ڈبو رہا تھا۔

اس کے لفظوں کو تاثیر تھی جو اس نے خود میں طاقت محسوس کی اور کانپتے ہاتھوں سے درازے کو کھولا۔ دروازے کھولنا اسے کسی پہاڑ کو سرکانے کے مترادف لگا تھا۔

Classic Urdu Material

اب دروازے کو باہر سے بند کرو۔ وہ گاڑی کو اگلی سڑک پر ڈالتا ہوا بولا۔
وہ جو دروازے سے ٹیک لگائے ہانپ رہی تھی اس کی آواز پر بمشکل خود کو گھسیٹتی باہر
نکلے۔ اور کانپتے ہاتھوں سے اسے باہر لاک کیا۔ اتنے میں ہی وہ بری طرح ہانپ گئی
تھی۔ جسم سے ساری طاقت جیسے نچڑکے رہ گئی تھی۔

اب نیچے چلو اور کچن میں جانوں۔ وہ جو کوئی بھی ہے۔ کچن میں سب سے آخر پر آئے گا۔
تب تک میں بھی پہنچ جانوں گا۔ گاڑی کی اسپید بڑھاتا وہ اسے ہدایت دے رہا تھا۔

اس کی بات پر وہ دیوار کے ساتھ چلتی سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔ سانس بری طرح پھول چکا
تھا۔ ٹانگیں بالکل جواب دے چکی تھی۔ گہرے گہرے سانس کھینچتی وہ رینگنے کے ساتھ
سرٹکا گئی۔

مریم ہمت کرو بس تھوڑی دیر اور پھر میں آجانوں گا۔ وئے ملتی لہجے میں بولا تھا۔ نظروں
کے سامنے اس کا معصوم چہرہ گھوم رہا تھا۔

وہ گرتی پڑتی سیڑھیاں اترتی کچن میں گئی۔ آنسو ابل ابل بہہ رہے تھے۔ دوسری جانب
وہ اسے کچھ کہہ رہا تھا لیکن اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ وہ گرتی ہوئی زمین پر بیٹھ گئی

Classic Urdu Material

اور گھٹنوں پے سر گرا دیا۔ تبھی اسے دروازے کے توڑنے کی آواز آئی۔ وہ جو کوئی بھی تھا کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔ اور اب دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ساتھ ساتھ مختلف آوازیں بھی آرہی تھی۔ وہ لوگ شاید ایک سے زیادہ تھے۔ وہ خوف سے مزید سمٹی تھی۔

یا اللہ۔ اس نے کرب سے اپنے رب کو پکارا تھا دل لمحہ بالمحہ کسی گہری کھائی میں گرتا محسوس ہو رہا تھا۔

سفر۔ اللہ کو پکارنے کے بعد اس نے اس شخص کو پکارا تھا۔

مریم بس میں پہنچنے والا بس دو منٹ۔ اس کی پکار پے وہ بے تابی سے بولا تھا۔
تبھی اسے سیڑھیاں اترتے قدموں کی آواز سنائی دی۔ بے اختیار وہ پیچھے کو کھسکی حلق سے رونے کی وجہ سے عجیب آوازیں نکل رہی تھی۔ ہونٹوں پے ہتھیلی رکھتے اس نے اپنی آواز کا گلہ گھوٹنے کی کوشش کی تھی۔ جس میں وہ بری طرح ناکام ہو رہی تھی۔

ارے وہ دیکھو وہ رہی لڑکی۔ تبھی اس کی سماعت سے کسی کی آواز ٹکرائی تھی۔ اسے اپنی روح فنا ہوتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم ہمت کرو میں بس پہنچنے لگا ہوں۔ دوسری جانب شاید وہ بھی آواز سن چکا تھا۔ اسی لیے ضبط کرتا ہوا بولا تھا۔

اسی لمحے تین لڑکے کچن میں داخل ہوئے اور پیچھے کو سر کی تھی۔ گرے آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھی۔ آنسوؤں تو اتر سے رخساروں پر بہہ رہے تھے۔ سنہری بال بکھرے پڑے تھے۔ جو کچھ اگے گرے تھے اور کچھ پیچھے۔

میرے۔ پاس نا۔ آنا۔ وہ سر نفی میں ہلاتی خوف سے بولی۔

وہ قہقہہ لگاتے اس کی جانب بڑھے تھے۔ اس نے پیچھے کھسکنے کی کوشش کی لیکن شیف کی وجہ سے وہ ناکام ہو گئی۔

ایک لڑکے نے اسے پکڑنے کی کوشش کی۔ اس نے بے اختیار اس کے چہرے پر تھوکا تھا۔ جانے کہا سے آئی تھی اتنی ہمت۔ اس حرکت پر وہ شخص تیش میں آیا اور اسے بالوں سے جھکڑتے ہوئے کھڑا کیا۔

آہ۔ ایک چیخ اس کے حلق سے برآمد ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم۔ سقرپوری قوت سے چلایا لیکن دوسری طرف سے موبائل گرنے کی وجہ سے کال بند ہو چکی تھی۔

تو نے مجھ پے تھو کا اب دیکھ تیرا کیا حال ہوتا ہے۔ اس شخص نے اس کے بالوں کو بری طرح جھکڑ کے جھٹکادیتے ہوئے۔ وہ اندر تک لرز گئی۔

اس شخص ایک زوردار تھپڑ اس کے نازک چہرے پے مارا وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے کو گری پیشانی سلیب کے ساتھ ٹکرائی اور خون کی پتلی لکیر ماتھے سے پھسلتی چہرے کو تر کرتی اس کی سفید قمیض پے گری۔ ہونٹ پھٹنے سے وہاں سے بھی خون نکلنا شروع ہو گیا تھا۔

تبھی دھاڑ کی آواز کے ساتھ بیرونی دروازہ کھلا اور وہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اندر کا منظر دیکھ کے اس کا خون کھول اٹھا تھا۔ اور وہ قہر کی طرح ان تینوں پے ٹوٹا تھا۔ اور انہیں گھسیٹتا ہوا لائونج میں لے کے آیا جب کے وہ تینوں نیم مردہ سے فرش پے پڑے تھے۔ خون میں لت پت۔ ان کو ٹھو کریں رسید کرتا وہ موبائل پے کوئی نمبر ڈائل کرنے لگ گیا۔ لے کے جائوں ان کو آ کے۔ وہ دھاڑا تھا۔ اور موبائل صوفے پے پھینکتا کچن کی طرف بڑھا

Classic Urdu Material

وہ سلیب کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی بری طرح کانپتی رو رہی خون چہرے سے پھسلتا اس کے کپڑوں کو رنگ رہا تھا۔ وہ بے قراری سے اس کی طرف لپکا۔ اور اسے اپنی مضبوط باہوں میں بھر لیا۔

اس کا ساتھ پاتے ہی وہ اس کے سینے سے لگی سسکا اٹھی تھی۔

بس کچھ نہیں ہوا میں ہونا تمہارے پاس۔ اس ی کمر کو سہلاتا وہ اسے تسلی دے رہا تھا۔ وہ بنا کوئی جواب دیے بس روئی جا رہی تھی۔

مریم بس کرو کچھ نہیں ہوا دیکھو میں آگیا ہو۔ اس کے بالوں پے بوسا دیتا وہ محبت سے بولا تھا۔ اور اسے کندھوں سے پکڑ کے اپنے سامنے کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مضبوطی سے اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے آنسوں بہا رہی تھی۔

بس میری جان اور نہیں رونا۔ اس کے گرد مضبوطی سے بازو لپیٹتے ہوئے وہ بولا تھا۔

رات کی سیاہی کی جگہ دن کے اجالے نے لے لی تھی۔

Classic Urdu Material

بارش کے بعد اب برف باری ہو رہی تھی۔ برف کی سفید چادر نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا۔ سفید روئی کے گال آسمان پر ٹھل رہے تھے۔

وہ کمرے میں اس کے پاس بیٹھا مسلسل اسے تسلی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیکن وہ کسی طور بھی سنبھل نہیں رہی تھی۔ طوفان آ کے گزر گیا تھا۔ اور اب اس کی پھیلائی تباہی سمیٹنے کا وقت تھا۔

اس نے تاسف سے اس کے سوجھے ہوئے ہونٹ اور پیشانی کو دیکھا جہاں اس نے تھوڑی دیر پہلے بینڈج کی تھی۔ آنکھیں رو رو کے سوجھ چکی تھی۔

مریم لیٹ جانوں میں یہی ہو کہی نہیں جا رہا۔ پلیز اس طرح تمہاری طبیعت خراب ہو جائے گی۔ سقر نے اسے کندھوں سے تھام کے لیٹانے کی کوشش کی۔ جس کی آنکھوں میں خوف اور بے بسی تیر رہی تھی۔

نہیں وہ مجھے لے جائے گا۔ وہ نفی میں سر ہلاتی تکلیف سے بولی تھی۔ اور آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہی تھی۔ سقر کو اس کی دماغی حالت پر شبعہ ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

اچھا یہ کھالو پھر بیشک ناسونا۔ سقر نے ہتھیلی پر رکھی ٹیبلٹس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

نہیں وہ مجھے لے جائے گا۔ اب کی بار آنسوؤں پھسل کے اس کے گالوں پر بہے تھے۔
میں ہونا کوئی نہیں لے کے جائے گا۔ سقر نے اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا۔
نہیں وہ مجھے لے جائے گے۔ وہدھم آواز میں بڑبڑا رہی تھی۔ سقر نے تاسف سے اسے دیکھا اور ٹیبلٹس اسے ہونٹوں سے لگائی وہ خاموشی سے نگل گئی۔ اس نے اس کے ہونٹوں سے گلاس لگایا دو تین گھونٹ پینے کے بعد اس نے گلاس پیچھے کر دیا۔

اب وہ پھر سے وہی بڑبڑا رہی تھی۔ سقر نے نرمی سے اس کا سر اپنے کندھے پر ٹکایا۔
آہستہ آہستہ اس کی آواز سرگوشی میں بدل گئی۔ اور وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔ وہ نرمی سے اس کے سنہری بالوں میں انگلیاں چلاتا اسے سکون پہنچا رہا تھا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ سو گئی ہے اس نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لٹایا۔ اچھی طرح اس پر کمفرٹر پھیلاتے اس نے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں صاف کیے تھے۔ اس کے ہونٹ آہستہ آہستہ

Classic Urdu Material

ابھی بھی ہل رہے تھے۔ جیسے وہ کچھ بول رہی ہو۔ اس کی پیشانی چومتے وہ ڈریسنگ روم میں بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک باکس ہاتھ میں پکڑے پھر سے اس کے پاس بیٹھا۔ باکس کو کھول کے اس نے ایک چپ برآمد کی اور اس پے ایک سلوشن لگایا۔

سلوشن لگانے کے بعد اس نے وہ چپ اس کی گردن کے ساتھ چپکادی۔

یہ ایک خاص قسم کی چپ تھی جو اگلے کچھ گھنٹوں میں اس کی سکن کے اندر ڈیفیوز ہو جانی تھی۔ اس سے وہ اس کی لوکیشن اور ہارٹ بیٹ چیک کر سکتا تھا۔ کافی دیر اس کے پاس بیٹھا

وہ اسے دیکھتا رہا۔ پھر موبائل کی رنگ کی آواز پے وہ چونکا تھا اور اس پے کمفرٹر درست

کرتا نیچے کی طرف بڑھ گیا۔

ہاں بتاؤ کیا انفارمیشن ہے۔ موبائل کان سے لگائے وہ سرد لہجے میں بولا تھوڑی دیر پہلے

والی نرمی مقصود تھی۔

ٹھیک ہے اس پے پوری نظر رکھو اور پتہ کرواؤ وہ کس سے ملتا ہے کہا جاتا ہے ہر چیز

۔ دوسری جانب سے جواب سن کے وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

ماضی۔

دن یوں نہیں پر لگائے گزر رہے تھے۔

سقر کی مریم کے ساتھ محبت میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی جان بستی تھی اس میں۔ سبین کے اور سقر کے درمیان ایک سرد جنگ چل رہی تھی۔ صبح کا وقت تھا اور سقر گھر نہیں تھا اسی لیے سبین اس وقت اپنی ڈول کے ساتھ بیٹھی کھیل رہی تھی۔ مریم اب بیٹھنے لگ گئی تھی۔

ڈول یہ دیکھو میرے پاس کیک ہے آؤ میں تمہیں کھلاتی ہوں۔ سبین نے اپنے ننھے ہاتھوں میں کیک تھامے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ جو گاڑی کو منہ میں ڈال رہی تھی۔ سبین کی بات پے وہ قلقاریاں مارتی ہاتھ پاؤں چلانے لگی۔ اور ہمک ہمک کے اس کی طرف جانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سبین نے فوراً کیک اس کے منہ کو لگایا وہ خاموشی سے اسے چاٹنے لگ گئی۔ کھانے پینے کے معاملے میں وہ ایسی ہی تھی۔ ہر چیز کو فوراً منہ میں ڈال لیتی۔

Classic Urdu Material

اس نے جیسے ہی کیک اس کے منہ سے الگ کیا وہ برے برے منہ بناتی گلہ پھاڑ پھاڑ کر کے رونے لگ گئی۔ سبین نے فوراً اسے اپنی طرف کھینچا اور گود میں بٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے ننھے ہاتھ چلاتی کیک کی طرف ہمک رہی تھی۔

تبھی سقر اندر داخل ہوا اور فوراً اسے اس کی طرف لپکا اور روتی ہوئی مریم کو سبین سے پکڑا۔

تم کیا کر رہی تھی اس کے ساتھ۔ وہ سبین کو غصے سے گھورتا ہوا بولا۔ اور مریم کو کندھے سے لگا کے خاموش کروایا۔ ج اپنی گرے آنکھوں میں آنسوؤں لیے کیک کو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ ایک ہاتھ منہ میں ڈالا ہوا تھا۔

یہ میری ڈوال ہے۔ سبین نے سقر کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔
تم اسے پھر کیک کھلا رہی تھی نا۔ سقر نے آبرو اچکاتے ہوئے کہا۔

ہاں اور وہ کھا بھی رہی تھی۔ سبین نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

بد تمیز یہ چھوٹی ہے ابھی تمہیں میں نے منع بھی کیا تھا کہ نہیں کھلانی۔ سقر نے اسے دوبارہ غصے سے دیکھا اور اونچی آواز میں بولا۔ ساتھ ہی روتی ہوئی مریم کو تھپک بھی رہا تھا۔ جو اس کی گرفت سے اچھلتی رو رہی تھی۔

اس کے غصے سے بولنے پے سبین نے برا سامنہ بنایا اور اونچی اونچی رونے لگ گئی۔ ساتھ ساتھ چیزیں بھی ادھر ادھر پھینک رہی تھی۔ وہ اسے نظر انداز کرتا وہاں سے چلا گیا۔ وہ لوگ اس وقت پارک میں کھیل رہے تھے۔ جبکہ مریم کو پر ام میں لیٹا یا ہوا تھا۔ سنہری دھوپ ہر طرف بکھری ہوئی تھی۔

تبھی ایک بال ان کی طرف آئی اس سے پہلے کہ وہ مریم کے لگتی کسی کے مضبوط ہاتھوں نے اس بال کو کچ کیا تھا۔
سورج کی طرف پشت ہونے کی وجہ سے اس کا چہرہ تاریک نظر آ رہا تھا۔

لٹل بوائے تمہارہ دیہان کدھر ہے۔ ابھی یہ بال اس کے لگ جاتی تو۔ اس نے سقر کو سرزنش کرتے ہوئے کہا

Classic Urdu Material

میراد یہاں اسی طرف تھا۔ اگر آپ نانچ میں آتے تو یہ بال میرے دائیں ہاتھ میں ہوتی اور ان لوگوں کی گردنیں بائیں ہاتھ میں۔ سقر نے غصے سے ان بچوں کو گھورتے ہوئے سرد لہجے میں جواب دیا۔

سقر کی بات پے اس شخص نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائی۔ جیسے کہہ رہا ہوا وہ ریلی۔ تو تم کیا کر سکتے ہو اس بچی کے لیے۔ اس شخص نے پر ام میں لیٹی مریم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو منہ میں ہاتھ ڈالے انہیں چوسنے میں مصروف تھی۔ اس شخص کے دیکھنے پے اس نے برا سامنہ بنایا جیسے ابھی رو دے گی۔ وہ فوراً پیچھے کو ہوا۔

سب کچھ۔ سرد لہجے میں جواب دیتا وہ اس کی طرف جھکا تھا۔ اور اس کے منہ سے ہاتھ نکالے اب وہ معصومیت سے اپنی گرے آنکھوں سے اسے گھور رہی تھی۔ اور اپنے ہاتھ نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اگر میں اسے مار دو تو تم کیا کرو گے۔ اس شخص نے جیسے اسے جانچا۔

میں تمہارے مارنے سے پہلے تمہیں اس دنیا سے رخصت کر دوں گا۔ سپاٹ نظروں سے دیکھتے اس کا لہجے میں چٹانوں کی سختی تھی۔ ایک لمحے میں آپ سے تم تک آیا تھا۔

Classic Urdu Material

اس کی حاضر جوابی پے اس شخص کے چہرے پے ایک پراسرار مسکراہٹ پھیلی۔
لٹس سی لٹل بوائے تم اسے بچا پاتے ہو کہ نہیں۔ تم لوگوں کی وجہ سے یہ تباہ ہوگی ایک
دن۔ اسکی طرف جھکتا وہ پراسرار لہجے میں بولا۔ سقر نے پتلیاں سکیر کے اسے دیکھا۔ جو
اب مریم کی طرف جھکتا اس کے چہرے کو چھو رہا تھا وہ ایک دم سے گلا پھاڑ پھاڑ کے رونے
لگ گئی۔

آسمان پر سیاہ بادل اکٹھا ہونا شروع ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے اندھیرہ پھیلنے لگ گیا۔ ہر
طرف لوگ ہڑبڑاتے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ وہ بھی پر ام کو دکھیلتا ہوا چلنے لگ گیا
۔ جب وہ پیچھے مڑ کے اس پراسرار شخص کو دیکھنا نہیں بولا تھا۔ جو ہونٹوں پے مٹھی رکھے
اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

لیکن سقر کو اس کی آنکھوں میں ایک وارنگ نظر آئی تھی، ایک چیلنج تھا۔ سقر سر جھٹکتا
وہاں سے چلا گیا۔

وہ بھی ٹانگ پے ٹانگ جماتا بیچ پے بیٹھ گیا اور موبائل نکال کے اس پے ایک نمبر ڈائل کیا
۔ چہرے پے مسکراہٹ سجائے وہ کال کے پک ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھالیپ ٹاپ پے کوئی کام کر رہا تھا۔ جب اس کا موبائل رنگ کیا۔ اس نے بنا دیکھے موبائل کان سے لگایا۔

ہیلو اسماعیل سپیکنگ۔ وہ مصروف سا بولا۔

آہ اسماعیل تمہاری بیٹی تو بہت خوبصورت ہے۔ اس نے خباثت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

تم نے میری بیٹی کہاں دیکھی۔ وہ فوراً سے سیدھا ہوا۔

اور میرا اندازہ ہے کہ بڑی ہو کے وہ ایک اسٹاک ہوم کی حسین ترین دوشیزہ ہوگی۔ اور ایسے حسن کو خراج پیش کرنا میں اپنا فرض سمجھوگا۔ وہ بے باکی سے بولتا اس کا صبر آزما رہا تھا۔

آسمان پے منڈلاتے سیاہ بادل زور سے گرجے تھے۔ اور اگلے ہی لمحے موٹی موٹی بوندیں پیاسی زمین پے گرتی اسے سیراب کر رہی تھی۔ کچھ ننھے پتوں کے لیے موٹی بوندیں قہر بنے نازل ہوئی تھی۔

میری بیٹی سے دور رہو ورنہ میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔ وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا تھا۔

Classic Urdu Material

تم مجھ تک پہنچ تو جاؤ پہلے پھر جان سے بھی مار دینا۔ البتہ میری نظراب تمہاری بیٹی پے ہی رہی گی بچا سکو تو اسے بچا لینا۔ وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

تمہاری دشمنی میرے ساتھ ہے تم میری بیٹی کو کیوں بیچ میں لا رہے ہو۔ وہ بے بسی سے بولے تھے۔ ان کی آنکھوں میں ایک کرب تھا۔

میں نے تو تم لوگوں سے کہا تھا میری بات مان لو مگر افسوس تمہیں اپنی بیٹی سے زیادہ دوسروں کی بیٹیوں کی پرواہ ہے۔ اب تمہیں اتنی حسین بیٹی کی پرواہ نہیں ہے لیکن مجھے تو ہے۔ وہ کیا ہے ناکہ حسن میری کمزوری ہے۔ وہی تمہاری بیٹی ہے۔ اب انتظار کرنا بہت جلد گیم میرے ہاتھ میں ہوگی۔ تمسخر سے مسکراتے ہوئے اس نے کال ڈراپ کر دی۔

جبکہ وہ نڈھال سا کرسی پے گر گیا۔ آنکھوں کے سامنے اس ننھی پری کا معصوم چہرہ لہرا رہا تھا۔ اس نے کرب سے آنکھیں میچ لی۔

تبھی کسی نے دروازہ کھولا۔ اسماعیل وہ جو فائل میں نے تمہیں۔ وہ جو عجلت میں بول رہا اسے ہاتھوں میں سر گرائے دیکھ اپنی بات بیچ میں چھوڑ کے اس کی طرف لپکا۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔ ابراہیم نے فکر مندی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

بھائی وہ میری بیٹی کو مار دے گا۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے اس کی طرف دیکھتا ایک کرب سے بولا تھا۔

کون مار دے گا کس کی بات کر رہے ہو۔ اس نے تعجب سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

بھائی وہ ایلوینو اس کی کال آئی تھی۔ وہ میری بیٹی۔ اس سے آگے اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔ ایک باپ کے لیے یہ جان کنی کا عالم تھا کہ وہ اپنی بیٹی کے لیے اتنی گھٹیا گفتگو کرے۔ اور بیٹی بھی وہ جو ابھی صرف پانچ ماہ کی تھی۔ اپنی بے بسی پر ان کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔ کون کہتا ہے کہ مرد نہیں روتا۔ مرد روتا ہے جب بات اس کی اولاد کی ہو۔ جب تکلیف حد سے سوا ہو جائے۔ برداشت کی آخری حدوں کو چھو تا مرد رو پڑتا ہے۔ اور وہ بھی رو دیا تھا۔ اپنی بیٹی کی خاطر۔ اس کی روح تڑپ اٹھی تھی۔

مجھے پوری بات بتاؤ کیا کہہ رہا تھا وہ۔ وہ سنجیدہ لہجے میں بولے تھے۔

Classic Urdu Material

اس نے ساری بات ان کو بتائی۔ اس کی بات سن کے ابراہیم نے زور سے مٹھیاں بھینچی تھی۔ کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی تھی۔

تم فکرنا کرو میں سب سنبھال لوگا۔ مریم میری بھی بیٹی ہے۔ وہ جتنی تمہیں عزیز ہے مجھے بھی ہے۔ جب تک میں زندہ ہوا سے کوئی نقصان نہیں پہنچنے دوگا۔ وہ ٹھوس لہجے میں بولے تھے۔

وہ بیڈ پے بیٹھا مریم کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

میری بیٹی نے چاکلیٹ کھانی ہے۔ وہ چاکلیٹ اس کے سامنے لہراتے ہوئے بولا۔ جبکہ وہ ننھی پری قلقاریاں مارتی اچھل اچھل کے چاکلیٹ پکڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

آہ میری بیٹی۔ وہ اس کے پھولے پھولے گالوں پر پیار کرتے ہوئے محبت سے بولے۔ جس پر کھلکھلا دی۔

خیر ہے آج بیٹی پے کچھ زیادہ ہی پیار نہیں آ رہا آپ کو۔ مثل نے اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کے پوچھا۔

Classic Urdu Material

کیوں پہلے نہیں کرتا تھا میں پیار۔ وہ اسے اوپر اچھالتے ہوئے بولے۔ جو لپٹائی نظروں سے چاکلیٹ کو دیکھ رہی تھی۔ وہ پھر سے کھلکھلا دی۔

نہیں آج جب سے آئے ہے اسی کے ساتھ لگے ہوئے ہے۔ وہ وضاحت دیتی ہوئی بولی۔
یار یہ بہت بھوکی ہے۔ وہ چاکلیٹ اسے پکڑاتے ہوئے بولے۔ جو ہونٹ باہر نکالے رونے کی تیاری کر رہی تھی۔

آخر بیٹی کس کی ہے۔ آپ پے ہی گئی ہے۔ کھانے کے معاملے جیسے آپ نہیں کچھ چھوڑتے یہ بھی نہیں چھوڑتی۔ وہ کندھے اچکاتی بے نیازی سے بولی۔

تو تم لوگ بھی میری بیٹی پے ظلم کرتے ہو اسے کچھ بھی نہیں کھانے دیتے۔ وہ اس کے گالوں پے پیار کرتے ہوئے بولے۔ جس نے منہ اور ہاتھ چاکلیٹ سے بھر لیے تھے۔

یہ کوئی چیز چھوڑتی ہی کب ہے۔ ہر چیز تو اٹھا کے منہ میں ڈال لیتی ہے۔ چاہے وہ جوتا ہی کیوں نا ہو۔ اور اس سے پکڑ لو تو گلا پھاڑ کے رونا شروع کر دیتی ہے۔ وہ تاسف سے سر جھٹکتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

دیکھو تو میری پر نسز کتنی پیاری لگ رہی ہے چاکلیٹ کھاتے ہوئے۔ وہ اس کے چاکلیٹ سے لت پت مہ کو محبت سے چھوتے ہوئے بولے۔ آنکھوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔

ہاں آپ کے صاحب زادے نے دیکھ لیا نا تو اس نے آپ کو بھی نہیں پکڑنے دینا آئندہ اس کو۔ آگے ہی وہ سین کے پیچھے پڑا رہتا ہے کہ وہ اسے رنگ برنگی چیزیں کھلاتی ہے۔ اس نے سقر کے خیالات کا اظہار کیا۔

سقر سے یاد آیا وہ نہیں نظر آ رہا کہاں ہے۔

اس کا کل پیپر ہے اسی کی تیاری میں مصروف ہے۔ وہ نیل تراشتی ہوئی بولی۔

میری بیٹی بھی سکول جایا کرے گی نا۔ وہ اس کے منہ سے چاکلیٹ نکالتے ہوئے بولے۔

اور بیٹی نے برا سامنہ کے انھیں دیکھا گلے ہی لمحے اس کا لائوڈ سپیکر کمرے میں گونجا

۔ گرے آنکھوں سے موٹے موٹے آنسوؤں کی صورت نکلتے تھے۔

مشل نے استفہامیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے کہہ رہی ہو اس نے سکول جانا ہے۔

یار تم تو سچ میں بہت بھوکی ہو۔ وہ چاکلیٹ اس کے منہ کو لگاتے تاسف سے بولے۔

حال۔

وہ کمرے میں بیٹھا سامنے لگی سکرین پے میچ دیکھنے میں مصروف تھا۔ جب اس کا موبائل رینگ کیا۔

موبائل پے جگمگاتے نمبر کو دیکھ کے اس کے ہونٹوں پے ایک جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔ اس نے کال پک کر کے موبائل کان سے لگایا۔

ہاں بتائوں کام ہو گیا میرا۔ وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگاتا ہوا بولا۔ اور ریموٹ سے آواز بند کی

اس نے میرے بندے مار دیے ہے۔ اور اب وہ مجھ پے نظر رکھے ہوئے۔ وہ شخص پریشانی سے اپنی پیشانی مسلتا ہوا بولا۔ ماتھے پر پسینے کی ہلکی ہلکی بوندیں نمایا تھی جنہیں وہ ٹشو سے صاف کر گیا۔

مقابل کی بات سن کے وہ فوراً سیدھا ہوا۔ ہونٹوں پے پھیلی مسکراہٹ ایک لمحے میں سمٹی تھی۔

Classic Urdu Material

تم نے کن نغمے لوگوں کو بھیجا تھا جو وہ کام نہیں کر سکے۔ احراز غصے سے اس شخص پے دھاڑہ تھا۔ کنپٹی کی رگیں تنی ہوئی۔ سفید چہرہ غصے سے لال ہو گیا تھا۔

میں نے اپنے سب سے طاقتور بندے بھیجے تھے مجھے کیا پتہ تھا وہ انہیں بھی مار دے گا۔ وہ پیشانی مسلتا دھرا دھرا ٹہل رہا تھا۔

میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ اس کی غیر موجودگی میں یہ کام ہونا چاہیے۔ وہ تاسف سے سر جھٹکتا ہوا بولا۔

اس کی غیر موجودگی میں ہی کیا تھا لیکن وہ پتہ نہیں کہا سے آگیا۔

ٹھیک ہے تم کچھ دیر کے لیے انڈر گرائونڈ ہو جاؤں۔ میں تمہیں ایک ایڈریس بھیج رہا ہوں اس پے ملو مجھے ابھی۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

کال بند کر کے اس نے ایک دوسرا نمبر ڈائل کیا۔ ہونٹوں پے ایک مکروہ مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی۔ جبکہ آنکھوں میں شیطانی چمک تھی۔

Classic Urdu Material

ہاں سنو ایک ایڈریس اور تصویر بھیج رہا ہو۔ اس شخص کو اگلے آدھے گھنٹے کے اندر ختم کر کے اس کی لاش غائب کر دو۔ وہ مقابل کی طرف سے کال رسیو کرتے ہی فوراً بولا۔ اور پھر اسے تصویر اور ایڈریس سینڈ کر کے اس نے پر سکون ہو کے بیڈ کرائون سے ٹیک لگالی۔ کب تک بچاؤ گے اسے دیکھنا ایک دن خود ہی ختم کر دو گے اسے۔ وہ شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے بولا۔ اور پھر کچھ سوچ کے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا۔

آسمان پر پھیلی سفید چادر کی جگہ سیاہ چادر نے لے لی۔
جزیروں کا شہر مصنوعی روشنیوں میں جگمگا رہا تھا۔ جنوری کی ٹھٹھرتی سروی سے بچنے کے لیے لوگ اپنے گھروں میں لٹافوں میں جھپے بیٹھے تھے۔ کچھ منچلے کافی کے ڈسپوزیبل کپ ہاتھوں میں تھامے ٹہل رہے تھے۔ تو کچھ گلوگ پی کے خود کو سردی سے محفوظ کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material

گلوگ ایک خاص قسم کی شراب ہے جو زیادہ تر سویڈن اور اس جیسی کنٹری میں پی جاتی ہے۔ یہ ریڈوائن، شوگر سینامون، ادراک، گلاڈاموم، اور بیج، اور سپرٹ کو ملا کے بنائی جاتی ہے۔ یہ جسم کو گرمائش فراہم کرتی ہے۔

مریم کے بنگلے پے جائوں تو ہر طرف خاموشی نے ڈھیرے جمائے ہوئے تھے۔

پورا بنگلہ اداسی میں ڈوبا ہوا تھا۔ مصنوعی روشنیاں پھیلے ہوئے اندھیرے کو چیرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اوپر کمرے میں جائوں تو وہ گلاس ونڈو کے سامنے کھڑا کسی سے موبائل پر بات کر رہا تھا۔
شہدرنگ آنکھیں کسی بھی تاثر سے پاک تھی۔

پورے کمرے میں دودھیا روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

ہاں کیا خبر ہے۔ وہ ونڈو سے باہر دیکھتا سپاٹ لہجے میں بولا۔

سراسے کسی نے مار دیا ہے۔ ہم اس کا پیچھا کر رہے تھے۔ سپیکر سے مقابل کی گھبرائی ہوئی آواز ابھری۔

وہ شخص پکڑا گیا جس نے مارا تھا۔ وہ لہجے میں سختی سموتے ہوئے بولا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

نہیں سراس نے چھپ کے فائر کیا تھا۔ وہ فوراً وہاں سے غائب ہو گیا۔

بھاڑ میں جانوں تم سب ایک آدمی کو نہیں پکڑ سکے۔ مجھے ہر حال میں وہ چاہیے جو مرضی کرو۔ وہ مقابل پر غصے سے دھاڑا۔ اور کھٹاک سے کال کٹ کر دی۔

شٹ۔ اس نے زور سے دیوار پے مکمارا۔ شہد رنگ آنکھوں میں چنگاریاں جل رہی تھی۔
تبھی مریم کے کراہنے کی آواز پے وہ پیچھے کو مڑا۔ چہرے پے ہاتھ پھیرتے اس نے خود کو کمپوز کیا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اس تک پہنچا۔

وہ صبح سے ہی بیہوشی کے عالم میں پڑی تھی۔ تیز بخار میں اس کا جسم پھنک رہا تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے ڈاکٹر کو بھی بلایا تھا۔ لیکن وہ ابھی تک ویسے ہی بے سود تھی۔ البتہ بیہوشی میں بھی تھوڑی تھوڑی دیر بعد بڑبڑانے لگ جاتی تھی۔

اب بھی وہ سر کو ادھر ادھر پٹکتی بڑبڑا رہی تھی۔ لیکن حلق سے آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جبکہ چہرے پے خوف و وحشت کے سایے منڈلا رہے تھے۔ اس نے تاسف سے اسے دیکھا اور اس کے قریب بیٹھ کے اس کا ایک ہاتھ تھام لیا۔

Classic Urdu Material

وہ ایک دم سے اٹھی اور خوف زدہ نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔

سقر وہ۔ کھڑکی طرف اشارہ کرتی وہ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن صرف ہونٹ ہل رہے تھے۔ مسلسل رونے سے اس کا گلا بیٹھ چکا تھا۔

مریم کوئی نہیں ہے وہاں میں ہونا یہاں۔ اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامتے وہ نرمی سے بولا تھا۔ جو مسلسل نفی میں سر ہلاتی کچھ بولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

بس اب نہیں رونادیکھو کیا حال کر لیا ہے اپنا رو رو کے۔ اس کے آنسو صاف کرتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ وہ بھی خوف زدہ ہرنی کی مانند اس کے ساتھ چمٹ گئی۔

رلیکس میں ہونا کوئی نہیں ہے یہاں۔ اس کے گرد حصار باندھتا وہ اس کے بالوں کو سہلا رہا تھا۔ جو اس کے سینے میں منہ چھپائے سسک رہی تھی۔

کتنی ہی دیر وہ اسی پوزیشن میں بیٹھی اپنے آنسو سے اس کی شرٹ کو بھگو تی رہی۔ آہستہ آہستہ اس کی سسکیاں دم توڑنے لگی۔ جب وہ پوری طرح سے خاموش ہو گئی تو سقر نے اسے خود سے علیحدہ کیا۔ لیکن وہ ہنوز اس کی شرٹ کو مٹھیوں میں جھکڑے ہوئے

Classic Urdu Material

تھی۔ جیسے اسے ڈر ہو کہ اگر وہ اسے چھوڑے گی تو وہ چلا جائے گا یا اسے کوئی لے جائے گا

-

میں یہی ہو کہی نہیں جائوں گا۔ اس کے نم گالوں کو صاف کرتا وہ نرمی سے بولا۔

سفر وہ۔ وہ بمشکل حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکال پائی۔

شش کوئی نہیں آئے گا۔ کوئی نہیں تمہیں لے کے جاتا۔ بے فکر رہو۔ میں کچھ نہیں ہونے دو گا تمہیں۔ اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھتا وہ اس کی بات کاٹتا ہوا بولا۔ سفر نے اس کے چہرے پر اطمینان بکھرتا ہوا دیکھا۔

مجھ پر یقین ہے نا۔ اس کے زخمی ہونٹ پر اپنی انگلی پھیرتا وہ پوچھ رہا تھا۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ بس پھر مجھ پر یقین رکھو۔ اب کوئی بھی تمہیں چھو بھی نہیں

سکتا۔ اس کی خوف زدہ آنکھوں میں اپنی سنہری آنکھیں گاڑتا ہوا بولا۔ اس نے آنکھیں

موندتے ہوئے اس کے کندھے پر سر ٹکا دیا۔ دل میں ہلکا سا سکون بکھرا تھا کوئی ہے اس کا

جو اس کی حفاظت کرے گا۔ خوف ختم تو نہیں ہوا تھا لیکن کم ضرور ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

چلواٹھواٹھ کے منہ ہاتھ پھر تم نے میڈیسن بھی کھانی ہے۔ اس کے سنہری بالوں میں انگلیاں چلاتاے سقر نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ لیکن وہ ایسے بن گئی جیسے سو رہی ہے۔

اسے اپنے اندر سکون سا اترتا محسوس ہو رہا تھا۔ اس کا لمس اسے تحفظ کا احساس دل رہا تھا۔ بالوں میں تیرتی گرم انگلیاں اسے کسی اور ہی دنیا میں لے گئی تھی۔ وہ خود کو ہوائوں میں تیرتا تیلیوں کے سنگ رقص کرتا محسوس کر رہی تھی۔ وہ لمس اسے اپنی آزادی کا پروانہ محسوس ہوا تھا۔

لٹل گرل مجھے پتہ ہے تم سو نہیں رہی۔ وہ تیرتی انگلیوں کو متحرک کرتے ہوئے بولا۔

وہ جو کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی اس کی آواز پے ہوش کی دنیا میں لوٹی۔

چلواٹھو منہ ہاتھ دھو پھر ڈنر کرتے ہے۔ وہ اسے خود سے علیحدہ کرتا ہوا بولا۔ اس نے محظ

اثبات میں سر ہلایا۔

اس کا چہرہ تھپتھپاتا وہ کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اسے بھی سہارہ دے کے کھڑا کیا۔

Classic Urdu Material

خود چل لوگی یا میں لے کے جائوں۔ اس کے چہرے پے پھیلی تکلیف کو دیکھتا وہ فکر مندی سے بولا تھا۔

مریم نے نفی میں سر ہلایا۔ اس کی بات سمجھتا وہ اسے سہارہ دیتا چلنے لگا۔
اپے کپڑے بھی چینج کر لینا یہ کافی گندے ہو گئے ہے۔ میں کچن میں ہو۔ اس کے خون آلودہ کپڑوں کو دیکھتا ہوا بولا۔

نہیں جانا مجھے ڈر لگے گا۔ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامتے وہ بھاری آواز میں بولی تھی۔ بولنے سے اسے گلے میں تکلیف محسوس ہوئی۔

اچھا چلو ٹھیک ہے۔ میں یہی ہو تم بے فکر رہو۔ اس کے ہاتھ پے اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ مسکرا کے بولا۔ جبکہ وہ مسکرا بھی ناسکی۔

تھوڑی دیر بعد وہ فریش سی باہر نکلی۔ وہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ پھر اسے دوبارہ سہارہ دیتا بیڈ تک لے کے آیا۔ دو ہی دنوں میں وہ علیل ہو گئی تھی۔

اب میں جائوں نیچے۔ اسے بیڈ پے بیٹھاتے ہوئے وہ اجازت لے رہا تھا۔

Classic Urdu Material

نہیں۔ مریم نے معصومیت سے نفی میں سر ہلایا۔ سقر نے کچھ سوچتے ہوئے اسے دیکھا جس کے چہرے پر پھر سے بے چینی پھیل گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں شال اور جیکٹ پکڑے اس کے پاس آیا اور پھر بنا کچھ کہے اسے جیکٹ پہنا کہ اس کے گرد شال اچھی طرح لپیٹی۔

چلو اب میرے ساتھ کچن میں آؤ۔ اپنا چوڑی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی جسے اس نے بنا کچھ کہے تھام لیا۔

اب وہ کچن میں کھڑا سارے کیمین کھول کھول کے اپنی مطلوبہ چیزیں نکال رہا تھا۔ جبکہ وہ خاموشی سے چمیرے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

تم سوپ پی لو گی۔ چکن کاپیکٹ فریزر سے نکالتے وہ مصروف سا بولا تھا۔

مریم نے نفی میں سر ہلایا آواز تو ویسے ہی نہیں نکل رہی تھی۔ سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

اس نے دوبارہ پہلے گردن کو چھوا پھر ہاتھ سے نفی کا اشارہ کیا۔ (مطلب کے میرا گلہ خراب ہے نہیں کھایا جائے گا)

Classic Urdu Material

مطلب تم کھا لو گی۔ سقر نے مسکراہٹ دبائی۔ اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔ اس طرح اشارے کرتی وہ اسے کیوٹ لگ رہی تھی۔

مریم نے دوبارہ نفی میں سر ہلایا۔ لیکن وہ اسے نظر انداز کرتا چکن کو دھور ہاتھ۔ اس نے کسی چیز کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائی۔ جس سے وہ اسے متوجہ کر سکے۔ آخر کار اسے ایک چچ مل ہی گیا جو ٹیبل پے پڑا تھا۔ اس نے چچ کو ٹیبل پے بجایا۔

کیا ہوا۔ سقر نے ٹیپ بند کرتے ہوئے اسے دیکھا۔ اور چکن کو ایک ایک ساس پین میں ڈال کے چولہے پے رکھا۔

مریم نے پھر سے پہلے اپنے گلے پے ہاتھ رکھا پھر اپنے ہونٹوں پے پھر نفی میں ہاتھ کو ہلایا

اوہ تم کافی مانگ رہی ہو چلو میں ابھی بناتا ہوں۔ وہ مسکراہٹ دبا کے جان بوجھ کے غلط بولا۔

مریم نے رو ہانسی ہو کے نفی میں سر ہلایا۔

اچھا پھر پانی پینا ہے۔ سقر نے گاجر کو کٹ بورڈ پے چوپ کرتے ہوئے آبروا اٹھائے۔

مریم نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material

پھر چائے پینی ہے۔ سقر نے ایک اور تکا لگایا۔ اور چوپ کی ہوئی گاجر کو ایک بائول میں ڈال کے اگلی گاجر کو کٹنگ بورڈ پر رکھا۔

اس نے پھر نفی میں سر ہلایا اور جھنجلا کے اسے دیکھا۔ جو اس کی بات سمجھ ہی نہیں رہا تھا۔ جو س پینا ہے۔ سقر نے چوپ کی ہوئی سبزیاں ایک ساس پین میں ڈال کے انہیں بوائٹل کرنے کے لیے رکھا۔ اس نے پھر نفی میں سر ہلایا۔ پھر۔ اس نے آبر و اچکائے۔

اس نے پہلے اس کی طرف اشارہ کیا پھر اپنے سر پر ہاتھ رکھا۔ (صاف مطلب تھا تمہارہ سر)

کیا لگا ہے میرے سر پر۔ سقر نے معصومیت کی انتہاء ہی کر دی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے غصے سے دانت کچکچائے اور منہ بسور کے ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔ مطلب صاف تھا وہ ناراض ہے۔

اچھا بتاؤ کیا کہہ رہی تھی۔ اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے دوبارہ اسے چھیڑا۔ لیکن وہ اسے نظر انداز کیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

میری مانوبلی ناراض ہے کیا۔ وہ اس کے پاس آتا اس کی ناک دباتا ہوا بولا۔ اس نے خفگی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔ یعنی وہ سخت خفا تھی۔

اچھا چلو بتائوں پھر کیا کھانا ہے۔ اگر سوپ نہیں پینا۔ اس کا چہرہ اپنی طرف موڑتا وہ نرمی سے بولا۔ مریم نے خفگی سے اسے گھورا۔

سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ (مطلب کچھ نہیں کھانا)

اوہ مطلب سوپ پینا ہے۔ تو میں بنا تو رہا ہوں پھر ناراض کیوں ہو رہی ہو۔ ہونٹوں پر ریختی

مسکراہٹ کو دباتا وہ مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔ مریم کا دل کیا کہ سر دیوار میں مارے اپنا

نہیں اس کا۔

I Love your laugh and your smile.

While your voice is all I ask for.

It can make me so happy to hear.

You're simply everything I adore.

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

There's nothing I would change.

You're just perfect for me too.

I do not see any falws.

There's nothing left...

...FOR ME TO DO...

جب کافی دیر تک اس نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ اس کی طرف جھکتا ہوا بولا۔

اس نے جھینپ کے اسے دیکھا۔ اور اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتی وہ چہرہ ہاتھوں میں چھپا گئی۔

باہر رات قطرہ قطرہ بھیگ رہی تھی۔ ایک طوفان آگہ گزر گیا تھا ایک آنا باقی تھا۔

حال۔۔

دودھیادوپہر بھیگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

صبح سے ہی وقفے وقفے سے برف باری جاری تھی۔ فروری کا اوائل تھا۔ اس لیے سردی کی شدت میں اضافہ کچھ زیادہ ہی ہو گیا تھا۔

وہ بھی بیڈپے لحاف میں چھپی بیٹھی تھی۔ ہاتھ میں ایک کتاب پکڑے وہ پوری طرح اس میں مگن نظر آرہی تھی۔ تن ہوئی آبرو کے ساتھ پیشانی پے بل نمایا تھے۔ پڑھ کہ اس نے ناک سکیرٹی جیسے کچھ ناگوار گزرا ہو۔

اس کے ساتھ بیٹھا ستر غور سے اس کے چہرے کے بدلتے تاثرات کو دیکھتا محفوظ ہو رہا تھا۔ سامنے کھلے لیپ ٹاپ کی روشنی اس کے چہرے کو روشن کر رہی تھی۔ شہد رنگ آنکھیں سونے کی مانند چمک رہی تھی۔ ہونٹوں پے ایک جاندار مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔

اب اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلی تھی۔ ہونٹوں پے مسکراہٹ بکھری تھی۔ جنہیں وہ دانتوں تلے دبا گئی۔ جیسے اپنے تاثرات کو چھپا رہی ہو۔ اپنی ہتھیلی کو سامنے پھیلانے اس نے آنکھیں سکیرٹ کے اسے دیکھا۔ چہرے پے بکھری مسکراہٹ ایک دم سے سمٹی تھی۔ گرے آنکھوں میں جیسے ڈیروں ویرانی اتر آئی۔

Classic Urdu Material

سقر نے آنکھیں سکیر کے اس کے افسردہ چہرے کو دیکھا۔ وہ جیسے بے چین ہوا تھا۔
کافی دیر وہ غائب دماغی سے اپنی ہتھیلی کو گھورتی رہی۔ جیسے کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی ہو۔

کون سی بک پڑھ رہی ہو تم۔ اسے اپنی ہتھیلی میں مگن دیکھ وہ کچھ سوچتا ہوا بولا۔
اور پھر خود ہی جھک کے اس کی بک کا ٹائٹل پیج دیکھا۔ جہاں "پامسٹری" کے بڑے بڑے
حروف جگمگا رہے تھے۔

اس نے تاسف سے سر کو دائیں بائیں ہلایا۔ وہ سمجھ سکتا تھا وہ کیوں افسردہ ہے۔
تم یہ بک پڑھ رہی ہو۔ تمہیں کوئی ڈنگ کی بک نہیں ملی تھی۔ سقر نے کتاب سے ہاتھ
کھینچتے ہوئے کہا۔

کیوں اس میں کیا برائی ہے۔ وہ بھاری آواز میں بولی۔ غالباً اس کی آواز اب تک ٹھیک نہیں
ہوئی تھی۔

اور آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا۔ شاید اسے اس کی بات پسند نہیں آئی تھی۔

Classic Urdu Material

تم ان سب پے بلیو کرتی ہو۔ سقر نے آبر و اچکائے۔

بالکل یہ سب سچ ہوتا ہے۔ وہ پر اعتمادی سے بولی۔

اور تم سے یہ کس نے کہا۔ وہ طنزیہ بولا۔

میری ایک دوست نے بتایا تھا۔ اسے ہاتھ دیکھنا آتا تھا۔ وہ چہرے پے مسکان سجاتی ہوئی

بولی۔ لفظوں سے اس کے لیے محبت چھلک رہی تھی۔

سقر کے چہرے پے ناگواری پھیلی۔ گویا اسے اس کی دوست کا اتنے پیار سے ذکر کرنا پسندنا

آیا ہو۔

نہایت ہی کوئی فضول دوست تھی تمہاری۔ وہ اپنی ناگواری ظاہر کرتا ہوا بولا۔

مریم نے گھور کے اسے دیکھا۔

وہ میری بیسٹ فرینڈ تھی آئی سمجھ۔ وہ خفگی سے بولی۔ بھلا اسے کہاں برداشت تھا کہ کوئی

اس کی دوست کو کچھ کہے۔

Classic Urdu Material

اچھا چلو لاؤ میں تمہارہ ہاتھ دیکھتی ہو۔ وہ اس کی طرف دیکھتی پر جوش سی بولی۔ اور پھر خود ہی اس کا مضبوط ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کے اپنی گود میں رکھا۔ اس کے ہاتھوں کی لکیروں پے انگلیاں پھیرتی وہ پر سوچ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ جھکنے سے کچھ سنہری لٹیں اس کے چہرے کے گرد دیوار بنائے جھول رہی تھی۔

وہ دلچسپی سے اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ ساری حسیات جیسے اکھٹا ہو کہ اس ایک ہاتھ میں آگئی تھی۔ جہاں اس کی نرم گداز انگلیاں تیر رہی تھی۔

کیا لکھا ہے میرے ہاتھوں میں۔ وہ دلچسپی سے بولا۔ اور اس کے چہرے بے جھولتی لٹوں کو اس کے کان کے پیچھے اڑیسا۔

تمہاری لکیروں کے مطابق تمہارے پاس بہت ساری دولت ہے۔ لیکن پھر بھی تمہارے

پاس اتنے پیسے نہیں کہ تم اپنا ایک عدد گھر خرید لو۔ میرے گھر میں رہتے ہو وہ بھی بنا رینٹ

کے۔ اس کی سنہری آنکھوں میں جھانکتی وہ طنزیہ بولی۔

اور اس کے علاوہ۔ وہ محفوظ ہوتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material

اور یہ کے تمہاری بہت ساری گرل فرینڈز ہے۔ وہ حیرت سے اپنی گرے آنکھیں پھیلاتی ہوئی بولی۔

مجھے پہلے ہی پتہ تھا۔ تم انگریز ہوتے ہی ایسے ہو۔ وہ ناک سکیرٹی ناگواری سے بولی۔
سفر نے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔ "اور اس کے علاوہ کیا لکھا ہے۔" وہ مدھم مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

تمہیں زرا بھی شرمندگی نہیں ہے۔ کہ تمہاری اتنی گرل فرینڈز ہے۔ وہ تاسف سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔

بالکل بھی نہیں۔ ابھی تو تم نے کہا کہ ہم انگریز لوگ ہوتے ہی ایسے ہے۔ وہ شانے اچکاتا ڈھٹائی سے بولا۔

تم واقع ایک برے انگریز ہو۔ وہ برہمی سے اسے دیکھتی بولی۔

اچھا اور کیا لکھا ہے۔ اب کے وہ تجسس سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔ اسے اس کھیل میں دلچسپی محسوس ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تمہاری دو شادیاں ہوگی۔ پہلی چھوٹی عمر میں۔ دوسری پچیس سال کی عمر میں۔ وہ اس کے ہاتھ پے انگلی پھیرتی ہوئی سپاٹ لہجے میں بولی۔

یعنی تم اگلے سال ایک اور شادی کر رہے ہو۔ وہ آنکھیں چھوٹی کیے اس کی طرف جھکتی ہوئی بولی۔

مجھے کیا پتہ۔ یہ تمہاری پیش گوئی ہے۔ ویسے کس سے ہوگی میری شادی اب۔ وہ مسکراتا ہوا اس کی آنکھوں میں جھانکتا بولا۔

وہ پھر سے اس کے ہاتھ پے جھکی۔ اور اسے مختلف اینگل سے دیکھنے لگی۔ اس وقت وہ بالکل ایک ماہر پامسٹ لگ رہی تھی۔ چہرے پے سوچ کی پرچھایاں تھی۔

تمہاری شادی ایک سویڈیز لڑکی سے ہوگا۔ اور اس کا نام ویوی ہوگا۔ وہ فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پے سجاتی ہوئی بولی۔

سفر کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ اس نامیے۔

ویسے اتنی گرل فرینڈز بنا کے بھی تمہیں سکون نہیں ملا جو تم ایک اور شادی کرو گے۔ وہ تاسف سے سر جھٹکتی ہوئی بولی۔ جیسے اسے کافی افسوس ہوا ہوا ان لڑکیوں پے۔

Classic Urdu Material

ہاں تو جب بیوی حقوق پورے نہیں کرے گی تو دوسری شادی ہی کرو گا۔ وہ اس کی طرف جھکتا معنی خیز لہجے میں بولا۔ جب کہ سنہری آنکھیں اس کے چہرے پر کچھ کھونج رہی تھیں۔

مریم نے سٹپٹا کے اسے دیکھا۔ اس کی بات پر وہ سرخ ہوئی۔ اس کی نظروں سے گھبراتی وہ وہاں سے اٹھنے لگی تھی۔ جب سقر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے اپنی طرف کھینچا۔ وہ پھر سے بیڈ پر گر گئی۔

بھاگ کہاں رہی ہو۔ میری بات کا جواب دو۔ وہ اس کی اٹھتی گرتی لرزتی پلکوں کو دلچسپی سے دیکھتا ہوا بولا۔

میں کیا جواب دو۔ وہ اس کی گرفت سے اپنی بازو کھینچتی ہوئی بولی۔ گرنے سے سنہری بال بکھر گئے تھے۔ کچھ لٹیں چہرے پر پھیلی ہوئی تھی۔

نہیں اگر تم حقوق پورے کر دو تو میں نہیں کرتا دوسری شادی۔ وہ مسکراہٹ دباتا ہوا بولا۔ اور چہرے پر پھیلے بالوں کو دوسرے ہاتھ سے سمیٹا۔ وہ فوراً ڈر کے پیچھے کو ہوئی۔ اس کے ہاتھ پر رکھا ایک لمحے میں لرز اٹھا۔

Classic Urdu Material

میری طرف سے تم جتنی مرضی کرو۔ مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ وہ اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھتی سپاٹ لہجے میں بولی۔

اوہ ریلی تمہیں کوئی پرواہ نہیں۔ وہ اس کی گرے آنکھوں کو اپنی سنہری آنکھوں میں جھکڑتا ہوا سرد لہجے میں بولا۔

کوئی پرواہ نہیں۔ وہ بھی سنجیدگی سے بولی۔

اگر تمہیں کوئی پرواہ نہیں تو پھر تو مجھے تمہیں سمندر میں پھینک دینا چاہیے۔ کیونکہ مجھے ایسی لڑکیاں زرا پسند نہیں جنہیں میری پرواہ نہ ہو۔ وہ اس کی طرف جھکتا مصنوعی سنجیدگی سے بولا۔

ایوی تم پھینک دو گے مجھے سمندر میں۔ میں تمہیں لاک اپ میں بند کروادوا نکل سے کہہ کے۔ وہ بھی اس کی طرف جھکتی معصومیت سے بولی۔

اچھا۔ سقر نے اثبات میں سر ہلایا۔ اور ایک جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے دونوں بازو اس کی پشت پر لگائے۔

Classic Urdu Material

ہاں اب بتاؤ اب کیا کرو گی۔ اس کی خوف سے پھیلی آنکھوں میں دیکھتا پوچھ رہا تھا۔ جو اس کی گرفت میں بن پانی کی مچھلی کی طرح مچل رہی تھی۔

چھوڑ مجھے۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے ماتحتی ہوئی۔

اور اگر میں ناچھوڑ دو تو۔ اس کی حالت سے حظ اٹھاتا وہ سنجیدگی سے بولا۔

تو میں ناراض ہو جاؤں گی۔ معصومیت سے دھمکی لگائی گئی۔

مجھے منانے کے بہت سارے طریقے آتے ہیں۔ تم ناراض تو ہو کہ دکھائو۔ دوسری دھمکی ہو میں اڑاتے وہ معنی خیزی سے بولا۔

پلیز۔ وہ روہانسی ہوئی۔ گرے آنکھوں سے موتی پھسل کے گالوں پہ پے ہے۔ اس نے آنکھی زور سے مچی۔

میری آنکھوں میں جلن ہو رہی ہے پلیز چھوڑو۔ وہ اپنی آنکھیں کھولتی ہوئی تکلیف سے بولی۔ جواب سرخ ہوئی پڑی تھی۔ سانس بری طرح پھول چکا تھا۔ وہ گہرے گہرے سانس کھینچنے لگی۔

اس کی حالت دیکھ سقر نے فوراً اسے آزاد کیا۔

Classic Urdu Material

آریو او کے۔ وہ اسے دیکھتا فکر مندی سے بولا۔ جواب آنکھوں کو زور زور سے مسلتی نفی میں سر ہلارہی تھی۔

ادھر دکھاؤ مجھے کیا ہوا ہے۔ اس کے ہاتھ پکڑتا ہوا بولا اور اس کی آنکھ کھولتا ہوا بولا۔ جس میں سے مسلسل پانی نکل رہا تھا۔ شاید کوئی چیز چلی گئی تھی۔

آنکھ بند نہ کرنا اس کے اندر بال ہے میں نکالنے لگا ہوں۔ اس کی طرف دیکھتا وہ نرمی سے بولا اور اپنی انگلی سے اس کی آنکھ میں سے بال نکالنے لگا۔ ایک ہاتھ سے اس کے سر کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔ جبکہ وہ مسلسل نفی میں سر ہلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سفر مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ وہ اس کی شرٹ مٹھیوں میں بھینچتی ہوئی بولی۔ تکلیف اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

سفر نے تعجب سے اسے دیکھا بھلا ایک چھوٹے سے زرے سے اتنی تکلیف کیسے۔

کیا زیادہ تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کی آنکھ سے نکلتا پانی صاف کرتے ہوئے بولا۔ بال وہ نکال چکا تھا۔

بہت زیادہ۔ ایسا محسوس ہو رہا جیسے آنکھیں جل رہی ہو۔ وہ آنکھیں بند کرتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

آئی تھنک زیادہ رونے کی وجہ سے ہے ایسا۔ وہ کچھ سوچتا ہوا بولا۔

شاید۔ اب وہ آنکھوں کو زور زور سے دبار ہی تھی۔

ماضی۔

بھا بھی آپ نے مریم کو کہی دیکھا ہے۔ مثل نے ثانیہ سے پوچھا جو صوفے پر بیٹھی تھی۔

نہیں ابھی تھوڑی دیر پہلے تم ہی تو لے کے گئی تھی اسے۔ ثانیہ نے موبائل سے نظریں ہٹاتے ہوئے اسے دیکھا۔

بھا بھی میں نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔ اور اب میں نے دیکھا وہ کہی نہیں ہے۔ میں نے سارے رومز بھی چیک کر لیے ہے کہی نہیں ہے۔ وہ پریشانی سے پریشانی مسلتی ہوئی بولی۔

کیا مطلب کہی بھی نہیں ہے۔ مثل تم نے ٹھیک سے چیک کرنا تھا۔ وہ کھڑی ہوتی پریشانی سے بولی۔

Classic Urdu Material

بھا بھی میں نے ہر جگہ چیک کیا ہے۔ وہ روہانسی ہوئی۔

اچھا تم ٹینشن نالو یہی کہی ہوگی۔ میں ملازموں سے کہتی ہو۔ وہ اسے تسلی دیتی ہوئی بولی۔ اور اسے صوفے پر بیٹھایا۔

ایک کے بعد دوسرا گھنٹہ گزر گیا لیکن اس کا کوئی پتا نہیں چلا۔

ہاں کچھ پتا چلا مریم کا۔ ثانیہ نے ملازم کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سب لوگ اسے ڈھونڈ رہے تھے۔

میم ہر جگہ چیک کر لیا وہ کہی بھی نہیں ہے۔ ملازم مودب سا سر جھکائے بولا۔

کیا مطلب کہی نہیں ہے تم لوگ ٹھیک سے چیک کرو یہی کہی ہوگی کہاں جاسکتی ہے۔ وہ غصے سے ملازم چلائی تھی۔

میں اسماعیل کو کال کرتی ہو۔ مثل جو کافی دیر سے رو رہی تھی کچھ سوچتی ہوئی بولی۔

اور موبائل پر نمبر ڈائل کیا۔ دوسری طرف بیل جا رہی تھی۔

اسماعیل ہماری بیٹی۔ کال رسیو ہوتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگ گئی۔

Classic Urdu Material

کیا ہوا مثل ہماری بیٹی کو۔ وہ فوراً کھڑے ہوتے ہوئے بولے۔ اس کے پریشانی سے کھڑے ہونے پے ابراہیم نے اسے اشارے سے وجہ پوچھی۔

پتا نہیں وہ کہا چلی گئی میں نے ہر جگہ دیکھ لیا لیکن وہ کہی نہیں ہے۔ پلیز آپ گھر آجائے۔ وہ روتی ہوئی بمشکل بولی۔

جبکہ اسماعیل کی تو روح فنا ہو گئی۔ اس کے کانوں میں ایلوینو کے جملے گونج رہے تھے۔ میں آ رہا ہوں پلیز تم چپ کرو۔ وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بولے۔ اور کال ڈراپ کی۔

کیا ہوا اسماعیل مریم کو۔ ابراہیم نے اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا جس کی آنکھیں ضبط سے سرخ پڑ رہی تھی۔

بھائی مریم گم ہو گئی ہے وہ نہیں مل رہی۔ وہ کیزا اٹھاتا ہوا بولا۔ اور بھاگتا ہوا باہر نکل گیا۔

کیا ہوا چھوٹی ماما آپ رو کیوں رہی ہے۔ سقر نے ان کے کندھے پے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔ جو ہاتھوں میں سر گرایے رو رہی تھی۔

وہ ابھی ابھی سکول سے آیا تھا جب اسے محل میں عجیب سی ہلچل محسوس ہوئی۔

Classic Urdu Material

سقر وہ مریم۔ مثل نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے بس اتنا ہی کہا اور پھر سے رونے لگ گئی۔

چھوٹی ماما کیا ہوا مریم کو۔ سقر نے پیشانی پے بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔ ان کی بات پے اس کی پوری دنیا ہل کے رہ گئی تھی۔

سقر مریم گم ہو گئی ہے پتا نہیں کہاں چلی گئی۔ پچھلے تین گھنٹوں سے اسے تلاش کر رہے ہے لیکن کہی نہیں مل رہی۔ اب کی بار ثنائیہ بولی۔

واٹ ماما کہاں چلی گئی وہ۔ آپ سب کہاں تھے۔ وہ غصے سے چلایا۔

تبھی اسماعیل، معاز، اور ابراہیم بھی اندر داخل ہوئے۔

مثل کیا ہوا مریم کہاں چلی گئی۔ انہوں نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے پوچھا۔

پتا نہیں کہاں چلی گئی۔ پلیر میری بچی کو ڈھونڈ کے لائے میں مر جائوں گی اس کے بغیر۔ وہ

ان کندھے سے لگی آنسوؤں بہاتی ہوئی بولی۔ دل درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ جانے وہ ننھی پری

کہاں ہو گی کس حال میں گی۔

سر ہم نے ہر جگہ چیک کر لیا ہے۔ کوئی باہر بھی نہیں گیا۔ ایک ملازم ہانپتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

تم لوگ اتنے لاپرواہ کیوں ہو۔ تم لوگ کو خاص تاکید کی گئی تھی۔ پھر کون لے گیا اسے
- کسی کے بھی بولنے سے پہلے سقر دھاڑہ تھا۔ ملازم ڈر کے دو قدم پیچھے ہوا۔

مشمل مجھے ساری بات بتائوں کیا ہوا تھا۔ اسماعیل نے اس کے کندھوں سے تھامتے ہوئے
پوچھا۔ اور اس کے آنسو صاف کیے۔

وہ یہاں بیٹھی کھیل رہی تھی اس دھاگے سے۔ پھر اسے بھوک لگی تو میں اسے روم میں
لے گئی۔ تھوڑی دیر بعد میں وہ سو گئی تو میں بھی اپنے کام لگ گئی۔ جب میں دوبارہ روم
میں گئی تو وہ کہی بھی نہیں تھی۔ میں نے ہر جگہ تلاش کیا لیکن وہ کہی بھی نہیں ملی۔ اسماعیل
میری بیٹی کو ڈھونڈ کے لادوپلیز میں مر جائوں گی اس کے بغیر۔ وہ پھر سے رونے لگ گئی۔

مشمل ہمت کرو۔ جانے وہ کس دل سے بولے تھے۔ اپنا دل درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ پتا نہیں
وہ کس حال میں ہوگی۔ کہی وہ ایلوینو کے ہاتھ۔ اس سے آگے ان سے سوچا نہیں گیا۔

تبھی ایک ملازم دھاگے میں پھنس کر منہ کے بل گرا۔

یار اس کو تو ہٹائو۔ وہ جھنجلا کے بولے۔

ملازم فوراً دھاگہ پکڑتا اسے لپیٹنے لگا۔

Classic Urdu Material

سب لوگ پریشان کھڑے تھے۔ کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ سب سے برا حال مثل کا تھا۔

ملازم بھاگتا ہوا آپس آیا۔ سر وہ ادھر ڈول۔ وہ سٹور روم کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔
کیا ہے ادھر۔ سب فوراً ادھر کو لپکے۔ وہ اسٹور روم تھا۔

اندر کا منظر دیکھ کے سب کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔

کیوں کہ آگے مریم صاحبہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں چاکلیٹ پکڑے کھلکھلاتی ہوئی اسے کھانے میں مصروف تھی۔ منہ ہاتھ چاکلیٹ میں لت پت تھے۔

اور اب سب کی طرف دیکھتی قلقلاریاں مار رہی تھی۔ اور خرگوش کی طرح رینگتی ہوئی مثل کی ٹانگوں کے ساتھ چمٹ گئی۔

میری بیٹی۔ مثل نے فوراً اسے اپنے سینے سے لگایا۔ وہ کھلکھلا دی۔ غالباً وہ اپنے کارنامے سے کافی خوش تھی۔

گندی بچی ماما کو ڈرا دیا۔ مثل اس کے پھولے پھولے گال چومتی ہوئی بولی۔ جو چاکلیٹ سے لت پت تھے۔ وہ پھر سے کھلکھلانے لگی۔

Classic Urdu Material

سب کے چہروں کھل اٹھے تھے۔

بھوکی ڈول تمہیں کوئی اور جگہ نہیں ملی تھی چاکلیٹ کھانے کو جو یہاں چھپ کے بیٹھ گئی۔ اسماعیل نے اسے پکڑتے ہوئے اس کے گالوں پر بوسہ دیا۔ جس پر وہ "بڑہ بڑہ" کی آواز نکالنے لگی۔

سب کھلکھلا کے ہنس دیے۔ وہ کیا ملی پورے محل میں زندگی لوٹ آئی تھی۔ آئندہ خبردار جو کسی نے میری بیٹی کو کسی چیز کے کھانے سے روکا۔ اسماعیل نے اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے کہاں جو نیند میں جھول رہی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
حال۔

جزیروں کے شہر پر رات پھیلی ہوئی تھی۔

چودھویں کا چاند اپنی پوری تاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا۔ اپنی چاندنی بکھیرتا وہ بادلوں کے ساتھ اٹھکلیاں کرتا نظر آتا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ دونوں ڈانگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ڈنر کرتے نظر آرہے تھے۔

سفر سیکنڈ سمسٹر کب سے سٹارٹ ہوگا۔ وہ چاولوں میں جمجگماتی ہوئی بولی۔

بس کچھ دنوں میں سٹارٹ ہو جانا ہے۔ کیوں کیا ہوا۔ وہ تعجب سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

میں بور ہوتی ہوں۔ گھر میں اکیلی اور مجھے ڈر بھی لگتا ہے۔ میری وجہ سے تم بھی کہی نہیں

جا پاتے۔ وہ ادا سی سے اسے دیکھتی ہوئی بولی۔ جو رغبت سے چاول کھا رہا تھا۔

ٹھیک ہے کل سے تم بھی میرے ساتھ جاگنگ پے جانا۔ ویسے بھی میں سوچ رہا تھا تمہیں

سیلف ڈیفنس کے لیے کچھ ٹریننگ دو۔ اور میری تم فکرنا کرو۔ وہ نرمی سے اس کی اداس

گرے آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔

پھر بھی میری وجہ سے تمہارے سارے کام رکے ہوئے ہے۔ وہ ادا سی سے نم آنکھوں کو

جھپکتی ہوئی بولی۔

تم سے کس نے کہاں میرے کام رکے ہوئے ہے۔ میں اپنے سارے کام ساتھ ساتھ کر رہا

ہو۔ اور ویسے بھی تم سے زیادہ امپورٹنٹ کچھ بھی نہیں ہے۔ اب خاموشی سے کھانا

Classic Urdu Material

کھائو۔ کوئی فضول سوچ اپنے دماغ میں نالائو۔ اس کی جھکی پلکوں کو دیکھتا وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔ وہ پلیٹ کو بددلی سے دھکیلتی ہوئی بولی۔ آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئی تھیں۔

بھوک کیوں نہیں ہے۔ کچھ اور کھانا ہے کیا۔ اب کے فکر مندی سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔
بس میرا دل نہیں کر رہا۔ گہرے گہرے سانس لیتے وہ آنسوؤں کو اندر دھکیل رہی تھی۔
دل پے منوں بوجھ اتر آیا تھا۔

کیا ہوا طبیعت خراب ہے۔ اپنی نشست سے اٹھتا وہ اس کے برابر والی کرسی پر بیٹھا۔
نہیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں تم پے بوجھ بن گئی ہونا" میز کی سطح پر انگلی پھیرتی
وہ خود کلامی کر رہی تھی۔

تم سے کس نے کہا کہ تم مجھ پے بوجھ ہو۔ وہ متحیر سا اس کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔

مجھے لگتا ہے۔ وہ چہرہ جھکایے دھیرے سے بولی۔

Classic Urdu Material

تمہیں کیوں لگتا ہے۔ کیا میں تمہارہ خیال نہیں رکھتا۔ کیا میں نے تم سے کبھی کچھ کہا ایسا۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتا ہوا بولا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

پھر تمہیں ایسا کیوں لگا۔ تم یہاں بستی ہو۔ میں جسم ہو تو تم روح ہو۔ میرے وجود کا حصہ ہو بھلا اپنا وجود بھی کبھی بوجھ بنا ہے۔ اس کا ہاتھ اپنے دل والی جگہ پے رکھتے ہوئے بولا۔

وہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ اس کے قابل نہیں۔ وہ ایک داغدار لڑکی ہے۔ لیکن حلق میں پھنسے آنسوؤں کے گولے نے اسے کچھ بھی کہنے نہ دیا۔ وہ سر جھکا گئی۔

اپنے دماغ سے ہر نفی سوچ کو نکال دو۔ تم میری ہو بس یہ یاد رکھو۔ مجھے تم سے محبت ہے بس یہی سوچوں اور کوئی خیال ناپالو۔ آئی سمجھ میری بات۔ اس کا چہرہ تھپتھپاتا ہوا بولا۔ وہ محظوظات میں سر ہلا گئی۔

گڈ گرل اب چلو کھانا کھاؤ۔ پلیٹ اپنی طرف کھینچتا وہ محبت سے بولا تھا۔ اور اپنے ہاتھوں سے اسے کھانا کھلانے لگا۔ وہ بنا کوئی مزاحمت کیے چپ چاپ کھا رہی تھی۔ جب کے دماغ میں کسی کی باتیں گونج رہی تھی۔ جنہیں وہ چاہ کے بھی جھٹلا نہیں پارہی تھی۔

Classic Urdu Material

چلو اب تم ریٹ کرو میں واک کر کے آتا ہو۔ نیپکن سے اس کا منہ صاف کرتا وہ بالکل اسے ایک چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہا تھا۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھ گئی۔

وہ بھی اپنا موبائل اٹھاتا اٹھ گیا لیکن جانے سے پہلے وہ مریم کا موبائل اٹھانا نہیں بولا تھا۔ بیرونی دروازہ لاک کرتا وہ باہر نکل گیا۔ گارڈ نے اسے دیکھ کے فوراً گیٹ کھولا۔ وہ موبائل پے انگلیاں چلاتا باہر نکل آیا۔ چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔ پہلے اس نے میسج ہسٹری کھولی سین کے اور اس کے میسیجز کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

موبائل پے جھکا وہ برف سے ڈھکی سڑک پے چل رہا تھا۔ چاند کی روشنی اس پے پڑتی اسے روشن کر رہی تھی۔

اس نے کال ہسٹری کھولی تو وہاں ایک ان نون نمبر سے کال رسیو کی گئی تھی۔ اس کی صبیح پیشانی پے بل پڑے تھے۔

اس نے ریکارڈنگ پلے کی تو اسے مریم کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

اتنی جلدی بھول گئی مجھے۔ دوسری طرف سے کسی کی بھاری مروانہ آواز گونجی تھی۔

Classic Urdu Material

کون بات کر رہا ہے۔ سقر نے محسوس کیا مریم کا تنفس تیز تھا جیسے وہ خوف زدہ ہوئی ہو۔

ہنہ اتنی بھولی نابنو۔ تم جس کے دم سے اتنی مضبوط بن رہی ہونا۔ جس دن اسے تمہاری حقیقت پتا چلی وہ تم پے تھو کے گا بھی نہیں۔ تم ایک داغدار لڑکی ہو۔ تمہیں کوئی بھی قبول نہیں کر سکتا۔ اپنی اوقات مت بولو تمہیں میرے پاس واپس آنا ہے۔ اس لیے اڑنے کی کوشش نہ کرو۔ ورنہ تمہارے پر کاٹنا مجھے اچھی طرح آتا ہے۔ لگتا ہے سب کچھ بھول گئی ہو۔ وہ خباثت سے بولا تھا۔ دوسری طرف اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔

اور کال ڈراپ ہو گئی۔ سقر نے زور سے مٹھیاں بھینچی۔ شہد رنگ آنکھوں سے سے چنگاریاں نکل رہی تھیں۔

کچھ سوچ کہ اس نے اپنے موبائل پر ایک نمبر ڈائل کیا۔

میں ایک نمبر سینڈ کرتا ہوں اس کی ساری انفارمیشن نکالوں۔ سپاٹ لہجے میں کہتے اس نے کال ڈراپ کر دی۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ بیڈ پے بیٹھی دیوار کو گھور رہی تھی۔ گرے آنکھوں میں ہزار وسوسے تھے۔ اس کی دن بدن گرتی صحت کی وجہ اب اس کی سمجھ میں آئی تھی۔ اسے اس

Classic Urdu Material

معصوم سی شہزادی تے ڈھیروں ترس آیا تھا۔ جو بلا وجہ بڑوں کی جنگ میں اپنا سب کچھ ہار بیٹھی تھی۔ اور اب بھی اس کی ننھی سی جان عذاب جھیل رہی تھی۔

کچھ سوچتا ہوا وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور پھر ہاتھ میں سکیچ بک اور کچھ اور چیزیں پکڑے اس کے برابر بیٹھا۔ مریم نے چونک کے اسے دیکھا۔

تم بور ہوتی ہونا چلو میں تمہیں سکیچنگ سکھاتا ہوں۔ وہ مسکراتے ہوئے نرمی سے بولا۔
میں سیکھ کے کیا کرو گی۔ وہ افسردگی سے بولی تھی۔

تم میرا سکیچ بنانا۔ وہ اسے کے گال کھینچتا ہوا بولا۔ وہ خاموش رہی۔

سقر نے پینسل نکال کے اس کے ہاتھ میں پکڑائی۔ "دیکھو سب سے پہلے تم سکیل کے بغیر سیدھی لکیریں کھینچی سیکھو" وہ سکیچ بک پے ہاتھ سے سیدھی لکیر کھینچتا ہوا بولا۔ اور بک اس کی طرف بڑھائی۔

مریم نے اس کی لکیر کے ساتھ ایک اور لکیر کھینچی لیکن وہ ٹیڑھی تھی۔

مجھ سے نہیں ہو گا۔ وہ پینسل بک پے رکھتی ہوئی مایوسی سے بولی۔ دل کی حالت الگ عجیب ہو رہی تھی۔ مسلسل سوچنے سے دماغ کی رگیں پھٹنے کے قریب تھی۔

Classic Urdu Material

برى بات كو شش كرنے سے هى هو گانا۔ اكر شروع ميں هى مايوس هو جائوں گى تو پھر كيسے آگے بڑھوں گى۔ وه تاسف سے سر جهٹكتا هو ابولا۔ اور بينسل پھر سے اس كے هاتھ ميں پكڑائى۔

يہ ديكھو بينسل كو اپنى دو انگليوں اور انگوٹھے كے درميان ركھو۔ وه بينسل اسے كے هاتھ ميں سيٹ كر رها تھا۔

اور اب اس طرح لكير كھينچو۔ اس كا هاتھ پكڑ كے لكير كھينچتا هو ابولا۔ ايك سيد هى لكير كھينچى گئى۔ "چلو اب ايسے هى ٹرائے كر و" اس كا هاتھ چھوڑتا هو ابولا۔ وه سر هلاتى اس كى هدايت پے عمل كرنے لگى۔ كافى دفعه ٹرائے كرنے كے بعد آخر كار وه كامياب هو هى گئى۔

آهاديكھا كوشش كرنے سے هو هى گيانا۔ اب اسى طرح ان كے باكس بناؤں۔ اس كے چهرے پے پھيلى مسكان كو ديكھتا وه مسكرا كے بولا۔ كچھ دير كے ليے هى سهى وه سب كچھ بھول چكى تھى۔ بادلوں سے اٹھكياں كر تاچاند بھى اس معصوم شهنزادى كو ديكھ مسكرا گيا۔

رات كے اندھيروں كى جگه دن كے اجالوں نے لے لے۔

Classic Urdu Material

وہ بلیکٹ اتارتا ہوا اٹھا۔ نظریں وال کلاک پے پڑی جہاں صبح کے سات بج رہے تھے۔ اس نے ایک نظر ساتھ لیٹی مریم پے ڈالی جو منہ بلیکٹ میں چھپائے رہی تھی۔

وہ سر جھٹکتا فریش ہونے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ ٹریک سوٹ پہنے باہر نکلا۔

مریم اٹھو صبح ہو گئی۔ وہ اس کے چہرے سے بلیکٹ ہٹاتے ہوئے بولا۔ سنہری بال چہرے پے بکھرے ہوئے تھے۔

سفر میری آنکھیں نہیں کھل رہی بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ وہ اس کا ہاتھ اپنی آنکھوں پے رکھتی ہوئی پڑمردہ آواز میں بولی۔

سفر نے اس کی آنکھوں سے بال ہٹائے۔ اور اس کی آنکھیں دیکھ اسے جھٹکا لگا تھا۔

مریم یہ کیسے ہوا۔ وہ اس کی آنکھوں کو اپنی پوروں سے چھوتا ہوا بولا۔ جہاں پس جمی ہوئی تھی۔

سائیڈ ٹیبل میں ایک ڈار پس پڑے ہو گے پلیزان سے صاف کر دو میری آنکھیں۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ سفر نے سہارہ دے کے اسے بیٹھایا۔

اور پھر سائیڈ ٹیبل سے کاٹن اور ڈرا پس نکال کے احتیاط سے اس کی آنکھیں صاف کی۔

Classic Urdu Material

اب کھولو آنکھیں۔ وہ مکمل طور سے صاف کرتے ہوئے بولا۔ اور کاٹن کے پیس اٹھا کے
ڈسٹ بین میں پھینکے۔

کب سے ہے یہ پر اہلم۔ ہاتھ دھو کے وہ اس کے پاس ہی بیٹھتا ہوا بولا۔ جو ٹشو سے آنکھوں
کو صاف کر رہی تھی۔

پچھلے کچھ مہینوں سے ہے۔ وہ ٹشو دوبارہ آنکھوں پر رکھتی مطمئن سی بولی۔
ڈاکٹر کو چیک کروایا۔ وہ اس کے ہاتھ سے ٹشو پکڑتا ہوا بولا۔

کروایا تھا بس معمولی سا انفیکشن ہے جلد ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ اپنی سرخ آنکھیں بند کرتی
ہوئی بولی۔ سقر نے آگے بڑھ کے ٹشو سے اس کی دوسری آنکھ پر لگی نمی صاف کی۔

تمہیں کیئر کرنی چاہیے تھی۔ ہم آج ہی ڈاکٹر کے پاس جائے گے۔ وہ حتمی لہجے میں بولا۔

سقر یہ اتنا سیریس نہیں ہے۔ بس کبھی کبھار ہو جاتا ہے۔ وہ لا پرواہی سے بولی۔ سقر نے
اسے گھور کے دیکھا۔

میں نے تم سے مشورہ نہیں مانگا۔ وہ سپاٹ میں لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

اور اسے بیڈ پے دوبارہ لیٹایا۔

میں جاگنگ پے جارہا ہوں تب تک ریٹ کرو۔ وہ اس پے بلینکٹ درست کرتا ہوا بولا۔
اور پھر اس کا چہرہ تھپتھاتا کرے سے چلے گیا۔

اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے اٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ فریش سی لیپ
ٹاپ اور ڈائری لیے صوفے پے بیٹھی تھی۔ چہرے پے سوچ کی پرچھایاں تھیں۔
وہ غور سے ڈائری پے بنا گول نشان دیکھ رہی تھی۔ جس کے اندر مارخور بنا ہوا تھا۔ اور
ارد گرد نمبر لکھے تھے۔ اس نے نمبرز کو ایک پیج پے لکھا۔ جو کچھ اس ترتیب میں

تھے۔ 7,14,9,16,15,11,25,14

یہ کیا ہو سکتا ہے۔ وہ سینسل منہ میں دبائے سوچ رہی تھی۔ نظریں مسلسل ان نمبرز پے
گڑھی تھیں۔

7g۔ مطلب۔

14n۔ مطلب۔

9i۔ مطلب۔

Classic Urdu Material

16p۔۔ مطلب۔

15o۔۔ مطلب۔

11k۔۔ مطلب۔

25y۔۔ مطلب۔

14n۔۔ مطلب۔

اس نے اس ورڈ کو سرچ کیا۔ Gnipokyn

کیبورڈ پے تیزی سے انگلیاں چلاتی وہ لیپ ٹاپ کی سکرین کو گھور رہی تھی۔ جہاں زیرو

رزلٹ شو ہو رہا تھا۔

اب ہونٹوں کو چباتی سامنے لکھے لفظ کے توڑ جوڑ کرتی دوبارہ سرچ کر رہی تھی۔ لیکن

ساری کوشش بے کار گئی۔

Classic Urdu Material

جبکہ آنکھوں سے پانی نکل کے گالوں پر بہہ رہا تھا۔ اس نے ٹشو نکال کے آنکھوں کو صاف کیا۔

پلیز تھوڑے دنوں تک تم ٹھیک ہو جاؤ جب تک میرا کام نہیں جاتا۔ میری پیاری آنکھوں پھر میں پکاؤاکٹر کو چیک کرواٹریمنٹ کروائوگی۔

آنکھوں پر ٹشور کھے وہ دعایاں انداز میں معصومیت سے بولی۔ دروازہ کھول کے سقر اندر داخل ہوا اس نے جلدی سے کھولے ہوئے بیجیز بند کیے۔

تم پھراٹھ گئی میں نے تم سے کہاں بھی تھا کہ ریٹ کرو۔ وہ پیشانی پر بل ڈالتا ہوا بولا۔

میرا دل نہیں لگ رہا تھا۔ بس اس لیے کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

کیا ڈھونڈ رہی تھی۔ وہ بھی اس کے برابر بیٹھتا ہوا بولا۔

تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈ رہی تھی کوئی خوبصورت سی۔ وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولی۔

اچھا پھر ملی۔ وہ دلچسپی سے اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material

امم نہیں ابھی تک تو کوئی نہیں ملی۔ سویڈیز لڑکیاں اتنی خوبصورت نہیں ہے۔ وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

اچھا تو لازمی تو نہیں سویڈیز ہی ڈھونڈو کوئی اور ڈھونڈ لو۔ وہ صوفے کی پشت بازو پھیلاتا ہوا بولا۔

نہیں نا تمہارے ہاتھ میں لکھا ہے کہ لڑکی سویڈیز ہے۔ وہ سمجھانے والے انداز میں بولی۔ اور تیزی سے کچھ ٹائپ کیا۔

ویسے تمہیں کیسی لڑکیاں پسند ہے۔ تم ایک انگریز ہو وہ بھی برے والے اس حساب سے میں سمجھ سکتی ہو تمہیں کیسی لڑکیاں پسند ہو سکتی۔ وہ اثبات میں سر ہلاتے خود ہی اپنے سوال کا جواب دے گئی۔ سقر نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

بالکل مجھے تو اس لڑکی سے شادی کرنی ہے۔ سکرین پے کھلی ایک تصویر پے ہاتھ رکھتا شرارتی لہجے میں بولا۔

مریم نے سٹیٹا کے اسے دیکھا۔

اور فوراً اس کی سنہری آنکھوں پے اپنا مرمریں ہاتھ رکھا۔

Classic Urdu Material

چھی چھی وہ کتنی بولڈ ہے۔ خبردار جو تم نے اس طرح کی لڑکی سے شادی کی۔ وہ اپنی گرے آنکھوں کو پھیلاتی ہوئی تاسف سے بولی۔ سقر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی۔ جبکہ وہ اب ایک ہاتھ سے سکرین بند کر رہی تھی۔ دوسرہ ہاتھ ہنوز اس کی آنکھوں پر رکھا تھا۔ جسے سقر نے بھی ہٹانے کی کوشش نہیں کی۔

اسے میں تمہاری پوزیسیو نیس سمجھو یا محبت۔ وہ اس کی کمر کے گرد بازوؤں حائل کرتا ہوا بولا۔

لفظ محبت پر اس کے دل کو دھچکا لگا تھا۔ "بھلا وہ اس قابل تھی جو اس سے محبت کرتی" اس نے افسردگی سے سوچا۔

کچھ بھی نہیں۔ وہ مضبوط لہجے میں بولی۔
پھر مجھے روک کیوں رہی ہو۔ اس کے لمس کو اندر اتارتا ہوا بولا۔

ایک مسلمان کا فرض بنتا ہے کہ وہ دوسرے مسلمان کو برے کام سے روکے۔ تم نے بھی تو مجھے روکا تھا اس دن باہر جانے سے۔ اور پھر مجھے پروٹیکٹ بھی کیا اس دن۔ اب میرا بھی

Classic Urdu Material

فرض بنتا ہے۔ اس کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے وہ معصومیت سے بولی۔ اور اس کی ٹی شرٹ کے پیٹرن پے انگلیاں چلانے لگی۔

وہ اس کی دلیل پے لاجواب ہوا تھا۔

لیکن مجھے تو یہ محبت لگ رہی ہے۔ وہ اس کی آنکھوں میں جانکتا شرارت سے بولا۔

تم اپنے سے مفروضے گڑھ رہے ہو۔ وہ منہ بسورتی بولی۔ جیسے اسے یہ بات پسند نا آئی ہو۔

یہ مفروضہ نہیں ہے مجھے تو تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر آرہی ہے۔ وہ اس

تنگ کرنے کو بولا۔

اچھا کہاں نظر آرہی ہے۔ وہ اپنی آنکھیں پھیلاتی ہوئی بولی۔ ہونٹوں پے مسکراہٹ رینگ

رہی تھی۔ جنہیں وہ دانتوں تلے دبا گئی۔

انہوں ایسے ناکیا کروں۔ وہ اس کے ہونٹوں کو آزاد کرتا ہوا بولا۔

کیوں۔ اس نے آبرو اچکائے۔

یہ صرف میرا حق ہے۔ اس کی طرف جھکتا وہ گمبھیر لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

بد تمیز۔ مریم نے خفگی بھری گھوری سے نوازہ۔ جبکہ گال اس کی بات پے سرخ ہوئے
تھے۔

Your lips so soft and red,
The thought of kissing you is stuck in my head.

Your beauty so bright and warm,
Shining through the darkest storm.

Your eyes sparkle like stars in the night sky.
When I stare into them I feel like I am soaring
high.

My love for you is pure and true.

I never stop thinking of you.

Classic Urdu Material

The sound of your voice saying, “I love you,”
makes my heart pound,

Because I know my one and only I’ve truly
found.

I promise to love you for every moment of
forever,

And when everything else crumbles, I will
never.

I am your armor to protect you from harm,

Like you are to me, a lucky charm.

For you are my heart, my soul.

Baby, you are my whole world.

Classic Urdu Material

اس کے ہونٹوں پے اپنی انگلی پھیرتا وہ خمار آلودہ لہجے میں بولا تھا۔ جبکہ وہ نظریں جھکائے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔ لمبے لمبے سانس لیتی اپنے تنفس کو نارمل رکھنے کی کوشش میں وہ بے حال ہو رہی تھی۔

اس کا دل مسلسل اسے گستاخی پے اکسار ہاتا تھا۔ لیکن اس معصوم لڑکی کے چہرے پے پھلے رنگوں کو دیکھ وہ اپنے جذبات پے قابو پا گیا۔

وہ لائونج میں بیٹھالیپ ٹاپ پے کوئی کام کر رہا تھا جب اس کا موبائل رینگ کیا۔

ہاں بولو کیا انفارمیشن ہے۔ موبائل کان سے لگائے وہ صوفے کی پشت سے ٹیک لگا گیا۔

سر وہ نمبر کسی جون نامی شخص کا ہے جس کی دو ماہ پہلے ڈیبتھ ہو گئی ہے۔ اور یہ نمبر پچھلے دو ماہ

سے بند تھا۔ پرسوں ہی آن ہوا ہے اور صرف ایک کال کی گئی ہے اس کے بعد پھر سے نمبر

بند ہے۔ وہ شخص گھبراتا ہوا بولا۔

اس نمبر کی لوکیشن پتہ کروانی تھی۔ وہ پیشانی پے بل ڈالے سرد لہجے میں بولا۔

سر پتا کروانی تھی۔ میں ابھی سینڈ کرتا ہوں۔ وہ شخص جلدی سے بولا۔

Classic Urdu Material

سقرنے کچھ بھی کہے بنا کال کاٹ دی۔ سپاٹ چہرہ لیے وہ لیپ ٹاپ پے جھک گیا۔
وہ کب سے بیٹھی اس پزل کو سولو کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن کچھ بھی نہیں پتا چل
رہا تھا۔

اس نے جھنجلا کے ان ورڈز کو دوبارہ گھورا۔ سب سے زیادہ شامت اس کے معصوم
ہونٹوں کی آئی تھی جنہیں وہ مسلسل چبار ہی تھی۔ اور غصہ آتا تو سارہ غصہ ان پے نکالتی۔
کچھ سوچ کے وہ لیپ ٹاپ اور ڈائری اٹھا کے اٹھی۔ ڈوپٹہ حجاب کی طرح لپیٹی وہ نیچے آئی
۔ وہ لائونج میں ہی اسے بیٹھا نظر آیا۔ مریم کی طرف اس کی پشت تھی۔

اب تذبذب کا شکار کھڑی سوچ رہی تھی کہ اس کے پاس جائے کے نہیں۔ وہ واپس
مرنے کا سوچ ہی رہی تھی جب اس کی آواز پے وہ دوبارہ رک گئی۔

کیا کام ہے آجائوں۔ وہ لیپ ٹاپ پے انگلیاں چلاتا مصروف سا بولا۔
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ دل میں وہ شرمندگی محسوس کر
رہی تھی کہ وہ ایک چھوٹا سا پزل نہیں سولو کر پائی۔

بولو کیا بولنا ہے۔ وہ ہنوز مصروف سالیپ ٹاپ پے انگلیاں چلا رہا تھا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"ہنہ اتنی بھی کیا مصروفیت بندہ تھوڑی دیر اپنا کام چھوڑ دے۔" اسے مصروف دیکھ وہ خفگی سے سوچنے لگی۔

اب بولو۔ وہ لیپ ٹاپ کی سکرین فولڈ کرتا ہوا بولا۔ اور اسے اٹھا کے سامنے ٹیبل پے رکھا۔ اب وہ سوالیاں نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مریم نے لیپ ٹاپ اور ڈائری دھپ سے اس کی گود میں رکھا۔
اسے سولو کرو۔ یہ تمہاری بھی ذمہ داری ہے میری اکیلی کی نہیں ہے۔ اپنی شرمندگی چھپانے کو وہ الٹا اس پے چڑھ دوڑی۔

سقر نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جواب خفگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔
تم نے خود ہی کہاں تھا مجھے کے میں ہاتھ بھی نا لگاؤ اسے۔ اس کی بات کو سمجھتا وہ بھرپور معصومیت سے بولا۔

ہاں میں نے کب کہاں تھا تم سے۔ وہ حیرت سے منہ پے ہاتھ رکھتی صاف منکر گئی۔

سقر نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو "ریلی"

مطلب چلو اگر میں نے کہہ بھی دیا تو تمہیں میری بات نہیں سننی چاہیے تھی۔ اس کی طرف دیکھتی وہ سنبھل کے بولی۔ لہجے میں دنیا جہان کی شیرنی گل گئی تھی۔

سوچ لو آئندہ میں نے تمہاری بات نامانی تو مجھ سے ناشکوہ کرنا بعد میں۔ اس کی گرے آنکھوں میں دیکھتا وہ زو معنی لہجے میں بولا تھا۔ شہد رنگ آنکھوں میں شرارت جگمگا رہی تھی۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ اسے خفگی سے گھورتی وہ فوراً وہاں سے بھاگی۔ سقر کا جاندار قہقہہ لاؤنج میں گونجا۔ جبکہ وہ لان میں جھولے پے بیٹھتی اپنے گال رر گرتی مسلسل اسے مختلف القابات سے نواز رہی تھی۔

اپنی جھنجلاہٹ کو مٹانے کے لیے وہ ادھر ادھر اڑتی تتلیاں دیکھنے لگ گئی۔ جو اپنی شہزادی کو دیکھ کے کھل اٹھی تھی۔ املتاس کے درخت نے بھی اس پے پھول نچھاور کیے۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ سقر کو بھول کے اس خوبصورت منظر میں کھو گئی تھی۔

وہ بھی مسکراتا ہوا گلاس وال سے ٹیک لگا کے کھڑا ہوگا۔ اس کا رخ مریم کی طرف تھا۔ سرخ ویلویت کی فراک جس پے سلور کڑھائی کی تھی اس کے ساتھ سلور پاجامہ اور

Classic Urdu Material

حجاب لیے ہوئے تھی۔ سرخ و سفید لباس میں وہ اسے کوئی آسمان سے اتری حور لگ رہی تھی۔ جسے صرف اس کے لیے اتارا گیا تھا۔ اس کے چہرے پے بکھر انور اسے اندر تک سرشار کر گیا تھا۔ بیشک وہ اس کے لیے بہترین ہمسفر تھی۔ بس کچھ محنت اور کرنی تھی۔ اور تھوڑا سا صبر پھر وہ خود اس کے پاس چل کے آئے گی۔ سوچتے ہوئے سقر کے ہونٹوں کو ایک خوبصورت مسکان نے چھوا تھا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔

اسے دیکھ مریم نے منہ بسورا جیسے اس کی آمد ناگوار گزری ہو۔ لیکن وہ ڈھیٹ بنا مسکراتا رہا۔ ٹرائوزر کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ درخت سے ٹیک لگا کہ کھڑا ہو گیا۔ اسے نظر انداز کرتی وہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔

جبکہ وہ ہنوز اپنی سنہری آنکھیں اسے ملائم چہرے پے گھاڑے اسے زچ کرنے قصد کیے ہوئے تھا۔

کیا ہے۔ مریم نے جھنجلا کے اسے دیکھا۔ اس کی پر تپش نظریں اسے پزل کر رہی تھی۔ وہ عجیب ہی خفت خجالت کا شکار ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material

کیا۔ وہ انجان بنا۔ اور پر شوخ نظروں سے اسے دیکھا۔

تم مجھے گھور رہے ہو۔ ماتھے پے بل ڈالے وہ سخت خفت کا شکار ہو رہی تھی۔ اس کی زو معنی باتیں اسے عجیب شرمندگی کے کنویں میں دھکیل رہی تھی۔ "اگر یہی سب چلتا رہا تو وہ دن دور نہیں تھا جب اسے بھی اس سے محبت ہو جاتی۔ وہ جتنا اس کا خیال رکھتا تھا۔ اسے تحفظ فراہم کرتا تھا۔ اسے سمجھتا تھا۔ یہ سب کسی کو بھی اس سے محبت میں مبتلا کر سکتا تھا۔ وہ ساحر تھا جو اسے اپنے سحر میں جھکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اور وہ خود کو بے بس محسوس کر رہی تھی۔ اسے خوف تھا کہ وہ واقعی اس کی محبت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ اگر جو ایسا ہو جاتا تو۔ اس تو کے آگے وہ کچھ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ اگر وہ اس کی سچائی جان جاتا تو کیا وہ اسے قبول کرتا" دل نے سختی سے نفی کی تھی۔ "کبھی بھی نہیں کسی میں اتنا حوصلہ نہیں ہوتا"

میں کب گھور رہا ہو۔ وہ صاف مکر گیا۔

تم ابھی بھی مجھے گھور رہے ہو۔ وہ غصے سے چلائی۔ دماغ میں ابھرتی سوچوں کو سختی سے جھٹکا۔ جانے آج کل یہ سوچیں کیوں اسے گھیرے ہوئی تھیں۔

Classic Urdu Material

اسے گھورنا نہیں کہتے محترمہ۔ وہ پر سکون سا بولا۔

اچھا پھر کیا کہتے ہیں۔ یہ گھورنا ہی ہے۔ ماتھے میں پڑے بلوں میں مزید اضافہ ہوا تھا۔

اسے پیار کہتے ہیں لٹل گرل۔ اس کی طرف جھکتا وہ شوخ لہجے میں بولا۔ اور اپنی شہادت کی انگلی اس کے ماتھے پر پڑے بلوں پر پھیری۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔ کیا تمہیں محبت، عزت، احترام، جنون، نظر نہیں آرہا۔ اپنی سنہری آنکھیں اس کی گرے آنکھوں میں گھڑاتا ہوا وہ اسے مسحور کر رہا تھا۔ وہ دم بخود سی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی۔ جہاں دنیا جہان کی محبت سمٹی ہوئی تھی۔ کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں محبت، عزت، احترام، جنون سب کچھ ہی تو تھا جو ایک لڑکی کی خواہش ہوتی ہے۔

پیشانی پرے ریختی اس کی شہادت کیا انگلی اسے تقویت پہنچا رہی تھی۔ اس کے اندر اٹھتے طوفان کو وہ بارہا تھا۔ ایک سکون کی لہر اس کے اندر سرایت کر گئی تھی۔ اس کی رگ رگ میں سکون پھیل رہا تھا۔

ماتھے پر پڑے بل آہستہ آہستہ غائب ہو گئے۔

Classic Urdu Material

تم مجھے ہنٹاؤ کر رہے ہونا۔ وہ جیسے کسی گہری نیند سے جاگی تھی۔ "ہاں یقیناً تم مجھے ہنٹاؤ کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ ضرور تم نے کہی سے سیکھا ہو گا۔ دیکھو میں کوئی عام لڑکی نہیں ہو جو اتنی آسانی سے تمہارے قابو میں آ جائے" اثبات میں سر ہلاتی وہ خود ہی اپنی بات کا جواب دینے لگی۔ اور آخر میں تیکھے لہجے میں اسے باور کرایا۔

اور جو میں تمہیں ہنٹاؤ کر دو تو۔ سقر نے چیلنج کرتے آبرو اچکائے۔ جبکہ اس کی مضبوط انگلیاں اس کی نرم گداز دودھیا چہرے پر رقص کر رہی تھی۔

ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ پر اعتمادی سے بولی۔ گلابی ہونٹوں کو ہلکی سی مسکان نے چھوا تھا۔

اور سقر کا بے اختیار دل چاہا کہ اس مسکان کو اپنے ہونٹوں سے چن لے۔ لیکن دل کی ہر خواہش پوری کب ہوتی ہے۔

اور اگر میں کر دو تو۔ وہ بضد ہوا۔ سنہری آنکھیں اس کی صبح چہرے پر گھڑی اپنی پیاس بجھا رہی تھی۔

تو۔ اس نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا۔ گویا چیلنج قبول کیا ہو۔

Classic Urdu Material

اگر میں جیتا تو تم مجھے کس کرو گی۔ اور اگر تم جیتی تو میں تمہیں کس کروں گا۔ اس کی طرف جھکتا وہ شرارت سے بولا۔ اس کی شرط پے وہ سرخ ہوئی۔

بالکل بھی نہیں میں ایسی کوئی واحیات شرط نہیں مانو گی۔ خفت مٹاتے وہ بگڑ کے بولی۔ اور لبوں کو آپس میں پیوست کیا۔ اس کی حرکت پے وہ محفوظ ہوا۔

لیکن میں تو مان چکا ہو یہ شرط اب ایسا ہی ہو گا۔ اسے سرخ پڑتا دیکھ وہ مزید پھیلا۔

لیکن میں نے نہیں مانی۔ وہ خفا ہوئی۔ چہرے کا رخ دوسری جانب پھیرا۔

اچھا پھر تم بتائو۔ جیتنے والے کا کیا انعام ہو گا۔ اس کا چہرہ اپنی جانب کرتا وہ مسکرایا۔

اگر میں جیتی تو تم مجھے تتلیاں پکڑ کے دو گے۔ وہ خوشی سے چہکی۔ اور پر جوش ہو کہ ہاتھوں کو آپس میں مسلا۔

لو اس میں کیا مشکل ہے میں اپنی ڈول کو ابھی پکڑ دیتا ہو تتلیاں۔ اس کی گال پے پیاری

بھری چٹکی کاٹتے وہ پیچھے کو ہوا۔ اور لان میں رقص کرتی تتلیوں کو دیکھنے لگا۔ اس کی

سنہری آنکھیں ادھر ادھر رقص کرتی رنگ برنگی تتلیوں کا جائزہ لے رہی تھی۔ جبکہ وہ

پر جوش سی ہاتھوں پے چہرہ ٹکائے اسے دیکھ رہی تھی۔ جو سب سے حسین ترین تتلی کی

تلاش میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔ وہ تتلی جو اس کی معصوم پری کے شیان شان ہوتی
- اور آخر کار اس کی تلاش تمام ہوئی۔ اسے اس کی مخصوص تتلی مل ہی گئی۔ وہ فوراً آگے
بڑھا اور اس کی تتلی کے پروں کو قید کیا۔ اور اس کی طرف مڑا جو حیرت اور جوش سے اپنی
گرے آنکھیں پھیلائے تتلی کو دیکھ رہی۔

واؤ یہ کتنی خوبصورت ہے۔ وہ خوبصورت رنگوں سے مزین تتلی کو دیکھتی جوش سے اچھلی
- اور ہتھیلیوں کو ہونٹوں پر رکھا۔ اس کی معصومیت پر وہ کھل کے مسکرایا۔

اس کے اور اپنے درمیان کا فاصلہ ختم کرتا وہ اب اس کے ہاتھ پر تتلی کو رکھ رہا تھا۔ جب
وہ دوبارہ اچھلی۔

نہیں مجھے ڈر لگتا ہے اس سے۔ اپنا ہاتھ کھینچتے وہ تیزی سے بولی۔ سقر نے پہلے تو حیرانگی سے
اسے دیکھا پھر اس کا فلک شگاف قہقہہ لان میں گونجا۔

وہ خفیف سی پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھنے لگی۔ جو ہنستا تھا تو کسی شہزادے سے کم نہیں لگتا
تھا۔

تم ایک نازک سی تتلی سے ڈرتی ہو۔ اپنی ہنسی دباتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material

ہاں تو مجھے ڈر لگتا ہے اس کے نازک سے پر میری انگلیوں میں ٹوٹنا جائے اور اس کے خون سے میری انگلیاں نارنگ جائے۔ وہ خفیف سی وضاحت دے رہی تھی۔

اونہوں ایسا کچھ بھی نہیں ہو گا دیکھنا۔ اس کی پیچھے کھڑا ہوتا وہ ساحرانہ لہجے میں اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔ اور پھر اس کا مخملی ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے اس کے ہاتھ کو ہوا میں بلند کیا۔ ایک تتلی اڑتی ہوئی اس کی ہتھیلی پر بیٹھی۔ وہ دھم سادھے یک ٹک اس کے ہاتھ میں تھا مے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔

کچھ ہوا۔ سقر نے اس کے کان میں سرگوشی کی اور تھوڑی اس کے کندھے پر ٹکائی۔ اس نے میکا کی انداز میں سرنفی میں ہلایا۔ ساری حسیات جیسے اس کے ہاتھ میں رکھے میں اکھٹی ہو گئی تھی۔ سب کچھ جیسے کہی پیچے چلا گیا تھا اگر کچھ محسوس ہو رہا تھا تو اپنے کندھے پر رکھا اس کا چہرہ، اپنی گال سے مس ہوتا اس کا گال، اس کے ہاتھ پر رکھا اپنا ہاتھ۔

شام کے ملنگے سایے گہرے ہو رہے تھے۔ لان کے اندر مصنوعی روشنیاں روشن ہو رہی تھی۔ پورا لان رنگ برنگی روشنیوں میں نہا گیا تھا۔

Classic Urdu Material

کیا تم تتلیوں کے سنگ رقص کرنا پسند کروں گی۔ اس کے گال سے اپنے گال رگڑتے وہ
مدھم سرگوشی کر رہا تھا۔

اس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ چہرہ موڑنے سے دونوں کے چہرے مزید قریب ہوئے
تھے۔ سنہری آنکھیں کانچ سی آنکھوں والی معصوم پری کو کسی اور ہی دنیا میں لے کے جا
رہی تھی۔

اور وہ معصوم پری اپنے دل و دماغ میں ابھرتے خیالات کو پس پشت پے ڈالے اس کی
پیروی میں چل رہی تھی۔ سارے خوف، وحشت، وسوسوں کو دباتی وہ اس کے لمس کو
محسوس کر رہی تھی۔ جیسے آخری دفعہ محسوس کر رہی ہو۔ وہ دھیرے سے پیچھے کو ہوا اور
اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ اس کی کانچ سی متخیر آنکھوں کو اپنی شہد رنگ جمکتی آنکھوں میں
پوری طرح جکڑ چکا تھا۔

When the rain is blowing in your face

And the whole world is on your case

I could offer you a warm embrace

Classic Urdu Material

To make you feel my love

ایک ہاتھ اس کی کمر کے گرد ڈالے اور اور دوسرہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں ہاتھ میں تھامے۔ وہ
دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اپنی خوبصورت آواز میں گنگنا رہا تھا۔ ایک ایک لفظ وہ اپنے
اندر اترتا محسوس کر رہی تھی۔ اس کے قدم خود بخود اس کے قدموں کے ساتھ رقص
کرتے محسوس کر رہی تھی۔

When the evening shadows and the stars appear

And there is no one there to dry your tears

Oh, I hold you for a million years

To make you feel my love

آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ چاند بھی بادلوں کی اوٹ سے نکلتا ان دونوں کے
ساتھ رقصاں تھی۔ لان کی جگمگاتی روشنیوں میں دونوں پوری طرح نہائے ہوئے

Classic Urdu Material

تھے۔ وہ خود کو ہوا میں معلق محسوس کر رہی تھی۔ ہر فکر سے آزاد، ہر خوف سے آزاد،
ساری وحشتیں بلائے۔

I know you haven't made your mind up yet
But I will never do you wrong
I've known it from the moment
That we met No doubt in my mind where you
belong
I'd go hungry; I'd go black and blue
And I'd go crawling down the avenue
No, there's nothing that I wouldn't do To make
you feel my love

Classic Urdu Material

اس کی کمر سے ہاتھ ہٹائے اس ہاتھ کو اپنی پشت پر رکھے وہ اسے گول گول گھوم رہا
تھا۔ دونوں کے چہروں پر ایک الوہی چمک ابھری تھی۔ آنکھوں میں ستارے ٹمٹما رہے
تھے۔ چاند اپنی چاندی پوری طرح ان پر نہجھاور کر رہا تھا۔ تتلیاں بھی اس کے ساتھ گول
گول گھوم رہی تھی۔ اگر کچھ ساکت تھا تو وہ سنہری آنکھوں میں جھکڑی گرے آنکھیں
تھیں۔ جنہیں وہ پوری طرح قید کر چکا تھا۔

The storms are raging on the rolling sea

And on the highway of regret

The winds of change are blowing

Wild and free You ain't seen nothing like me

yet

I could make you happy, make your dreams

come true

There's nothing that I wouldn't do

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

Go to the ends of this Earth for you

To make you feel my love,

Oh yes To make you feel my love

گانے ختم کرتے اس نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے قریب کیا تھا۔ اس کے ساتھ لگتی وہ طمانیت سے آنکھیں موند گئی۔

تم ایک داغدار لڑکی ہو۔ آنکھیں بند کرتے ہی پہلی زہریلی سوچ نے اسے ڈھسا تھا۔

آنکھوں میں جھکڑا سحر ایک چھناکے کے ساتھ ٹوٹا تھا۔ سب کچھ ایک دم سے رک گیا۔ رقص کرتی تتلیاں ساکت ہو گئی تھیں۔ چاند بھی شرمندہ سا بادلوں کی اوٹ میں منہ چھپا گیا تھا۔

تم اس کے قابل نہیں ہو۔ دوسری زہریلی سوچ کے آتے ہی وہ اس کا مضبوط حصار توڑتی ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔ اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی اٹے قدم اٹھانے لگی۔

Classic Urdu Material

جبکہ وہ ششدرہ سا اسے دیکھ رہا تھا۔ اچانک اسے کیا ہوا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا وہ فوراً بھاگتی ہوئی وہاں سے غائب ہو گئی۔ وہ بھی اس کے پیچھے لپکا لیکن تب تک وہ خود کو کمرے میں قید کر چکی تھی۔ دروازے کے ساتھ پشت ٹکائے وہ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کر رہی تھی۔ دماغ میں جیسے آندھیاں چل رہی تھی۔ ایک کے بعد ایک آواز اس کے دماغ پر ہتھوڑے کی طرح برس رہی تھی۔ ہتھیلیوں سے پسینہ پھوٹ رہا تھا۔ بری طرح پھولے سانس کے ساتھ وہ مسلسل نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

مریم کیا ہوا۔ وہ دروازہ کھٹکھٹاتا فکر مندی سے پوچھ رہا تھا۔

نفی میں سر ہلاتی، ہاتھ کا مکا بنائے وہ پیشانی پر ضربیں لگا رہی تھی۔ لب کی نازک پرندے کے پروں کی طرح پھڑپھڑا رہے تھے۔

مریم میں دروازہ توڑنے لگا ہوا۔ اس کی طرف سے جب کوئی جواب نہ آیا تو وہ سختی سے گویا ہوا۔

سفر جانوں یہاں سے۔ خود پے قابو پاتی وہ بمشکل بولی۔ آواز بری طرح کانپ رہی تھی۔ ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ جماتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلا گھونٹا تھا۔

Classic Urdu Material

تم جب تک دروازہ نہیں کھولو گی میں یہاں سے نہیں جائوں گا۔ دروازے کے اس پار بھی وہ اس کی سسکیاں سن سکتا تھا۔

میں تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑوں گا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ "کچھ بھی"۔ ایک ایک لفظ پے زور دیتے وہ محبت اور مان سے بولا۔

آنکھوں سے آنسوؤں بہاتی وہ مسلسل نفی میں سر کو جھٹک رہی تھی۔ سسکیوں کو دبانے کی کوشش وہ ہونٹوں کو زخمی کر چکی تھی۔ اس کا ایک ایک لفظ وہ خود میں اترتا محسوس کر رہی تھی۔ لیکن ان آوازوں میں جیسے یہ آواز دب رہی تھی۔

تم مجھ سے بیشک محبت نا کرو لیکن میں تم سے مرتے دم تک محبت کرتا رہوں گا۔ محبت پاش

لہجے میں وہ اس کے کانوں میں رس گول رہا تھا۔ اس کی آنکھیں بھاری ہونے لگی سنہری

بالوں میں کسی کی رقص کرتی انگلیاں محسوس ہو رہی تھی۔ لبوں پے آتی سسکیاں ایک

ایک کر کے دم توڑنے لگی۔ آہستہ آہستہ اس کا سانس بھاری ہونے کی آواز آنے

لگی۔ دروازے سے ٹیک لگائے وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

دوسری جانب جب اسے اس کی بھاری سانس کی آواز سنائی دی تو وہ دروازے سے ہٹتا
کھڑکی کے راستے کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے ہی اس کی نظر اس کے نازک وجود سے
ٹکرائی۔ وہ بے تابی سے اس کی طرف بڑھا۔ اور اس کے نازک وجود کو اپنی مضبوط پناہوں
میں بھر لیا۔ پلکوں کی بھاڑ پے چمکتے ننھے قطرے اس نہایت محبت سے اپنے ہونٹوں سے
چن لیے۔

اس پے کفر ٹراڑتے، یاسیت سے وہ اس کے زخمی ہونٹوں کو دیکھ رہا۔ اس کا حجاب کھول
کے ایک سائیڈ پے رکھتے وہ ہونٹوں پے جما خون صاف کر رہا تھا۔ وہ ہلکا سا کسمسائی شاید
اسے تکلیف ہوئی تھی۔ چہرے پے اضطراب بکھرا تھا۔ وہ فوراً سے کہنی تکیے پے ٹکاتا بیڈ
پے نیم دراز ہوا اور اس کے سنہری بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔ آہستہ آہستہ اس کا چہرہ
پر سکون ہو گیا۔ سقر کے ہونٹوں پے گہرہ تبسم بکھر گیا۔

* _____

اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی۔ کافی دیر غائب دماغی سے چھت کو گھورتی رہی۔

Classic Urdu Material

ہو اس بحال ہوئے تو سب سے پہلا احساس بالوں میں تیرتی انگلیوں کا تھا۔ اس نے نظریں گھما کے اپنے دائیں جانب دیکھا۔ وہ کہنی تکیے پے ٹکائے اسی طرح نیم دراز سویا ہوا تھا۔ نیند میں بھی وہ اس کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔ وہ حیران ہوئی تھی۔

کتنی دیر وہ خاموشی سے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی۔ سویا ہوا وہ اسے بہت معصوم لگ رہا تھا۔ بے اختیار اس کا دل چاہا وہ اس پیارے شخص کے چہرے کو چھوئے۔ لیکن اگلے ہی پل اس نے اپنے خیال کو سختی سے جھٹکا تھا۔ اس کی گرم سانسیں اس کے چہرے اور گردن کو چھو رہی تھیں۔ آنکھیں بند کیے لمبے سانس لیتی وہ اس کی سانسوں کو اپنے اندر اتار رہی تھی۔ ہونٹوں کو ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا۔ ہونٹوں کو پھیلاتی وہ اور گہرے سانس لینے لگی۔ تبھی ہونٹوں سے اٹھتی تکلیف پے وہ کراہی تھی۔

کیا ہوا تم ٹھیک ہو۔ وہ فوراً سے ہڑبڑا کے اٹھا اور فکر مندی سے اسے دیکھنے لگا۔ ہاں۔۔ میں ٹھیک ہو۔ اس کی آواز پے وہ جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹی۔ اور بوکھلا کے اسے دیکھا۔ "یہ میں کیا کر رہی تھی۔ اگر وہ دیکھ لیتا تو۔" یک دم اسے ڈھیروں شرمندگی نے گھیرا تھا۔

Classic Urdu Material

کچھ چاہیے ہے پھر۔

نہیں۔ پلکیں جھکائے وہ خفیف سی بولی۔ اور دل میں خود کو ملامت کر رہی تھی۔

طبیعت کیسی ہے اب۔ وہ غور سے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

بالکل ٹھیک۔ وہ بالکل مطمئن سی بولی۔ اور یہی اطمینان اسے تھوڑی دیر میں بھاری پڑ گیا۔

چلو پھر ٹھیک ہے۔ آج سے تم میرے ساتھ جاگنگ پے جائو گی۔ وہ مطمئن سا اس کے

بالوں سے اپنی انگلیاں نکالتا پیچھے کو ہوا۔

میں۔ مریم نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔ اور حیرت سے اپنی گرے آنکھوں کو

پھیلا یا۔

بالکل تم۔ یہاں تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ سقر نے اسی کے انداز میں انگلی سے اس

کی جانب اشارہ کر کے طنز کیا۔

وہ شرمندہ ہوئی۔ لیکن پھر جھٹ سے بولی۔ "میں نہیں جائوں گی باہر بہت سردی ہے"

اور بلینکٹ کے اندر مزید گھسی۔

Classic Urdu Material

کوئی سردی نہیں ہے جلدی اٹھو۔ اسے گھورتا ہوا وہ واش روم کی طرف بڑھ گیا۔
تم صرف سوتے ہوئے ہی اچھے لگتے ہو۔ اس کی پشت کو گھورتی وہ منہ میں بڑبڑائی۔ "میں
تو نہیں جا رہی اتنی سردی میں مرنا نہیں میں نے" خود کلامی کرتی وہ بلینکٹ میں منہ گھسا
گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹریک سوٹ میں ملبوٹ فریش سا باہر نکلا۔ اسے بلینکٹ میں منہ چھپائے
دیکھ اس کی صبح پیشانی پے بل پڑے۔

تم ابھی تک اٹھی کیوں نہیں۔ اس کے اوپر سے بلینکٹ کھینچتے سقر نے اسے گھورا۔

میں نے نہیں جانا۔ مریم نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

اگر تم اب نا اٹھی تو میں نے خود اٹھا کہ تمہیں باتھ ٹب میں پھینک دینا ہے۔ پھر ناشکلیت

کرنا مجھ سے۔ سقر نے سنجیدگی سے وارننگ دی۔

پلیز نا بہت سردی ہے۔ وہ منتوں پے اتر آئی۔

سقر نے بنا کچھ کہے اس کی جانب قدم بڑھائے۔ اسے اپنی جانب بڑھتا دیکھ وہ فوراً بیڈ سے

اتری۔

Classic Urdu Material

اچھانا جا رہی ہو۔ اسے مسکراتا دیکھ وہ خفگی سے بولی۔

میں نے نہیں پہننا یہ ٹریک سوٹ۔ تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے اس کے سر پہ کھڑی تھی۔

کیوں اسے کیا ہے۔ سقر نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا جو سخت خفا لگ رہی تھی۔

مجھے شرم آتی ہے۔ اس کی شرٹ بہت چھوٹی ہے۔ پلکیں جھکائے وہ خفیف سی بولی۔

ٹھیک تو ہے اسے کیا ہے۔ اور ویسے بھی تمہیں کونسا کسی نے دیکھنا ہے۔ اس کے بہانوں

پے وہ چڑا تھا۔

تم نے تو دیکھنا ہے نا۔ منہ بسورتے ایک اور عذر پیش کیا گیا۔

تم اٹھ رہی ہو کہ نہیں۔ اب کے زچ ہو کہ بولا۔ البتہ لہجے میں وارنگ تھی۔

سقر۔ وہ ملتتی ہوئی۔ سقر نے آبرو اچکا کے جیسے کہہ رہا ہو میں اٹھو۔

جا رہی ہو۔ برے برے منہ بناتی وہ واش روم میں گھس گئی۔

تھوڑی دیر بعد وہ بلیک ٹریک سوٹ میں ملبوٹ خفا خفا سی باہر نکلی۔ اور صوفے پہ بیٹھتے

جو گرز شوز پہنے۔ وہ جان بوجھ کے سستی سے کام لے رہی تھی۔ سنہری بال جھکنے سے

Classic Urdu Material

شانوں سے پھسلتے فرش پے بکھرے ہوئے تھے۔ سقر نے ایک ٹھنڈی آہ بھرتے اس سست لڑکی کو دیکھا جو جان بوجھ کے لیٹ کر رہی تھی۔

اور کتنی دیر لگے گی محترمہ۔ اس کے برابر بیٹھتے سقر نے طنز کیا۔

اگر تمہیں دیر ہو رہی ہے تو تم چلے جاؤں۔ وہ اسے گھورتی بگڑ کے بولی۔ سقر نے تاسف سے اسے دیکھا اور خود جھکتا ہوا اس کے شوز کے تسمے باندھنے لگا۔ وہ بھی ڈھیٹ بن کے سیدھی ہو گئی۔ گردن اکڑائے وہ کینہ تو ز نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جواب دوسرے شوز کے تسمے باندھ رہا تھا۔

میرے بال بھی بنائوں۔ اس کے فارغ ہوتے ہی اس نے دوسرا حکم دیا۔ جیسے وہ کوئی ملکہ ہو اور وہ اس کی کنیز۔

یہ تم خود بھی کر سکتی ہو۔ سقر نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

پھر اگر میں نے لیٹ کیا تو مجھے ناکہنا۔ خفگی سے کہتی وہ اٹھ گئی۔ جب سقر نے اس کا بازو کھینچتے اسے دوبارہ بیٹھایا۔ وہ مسکراتی ہوئی بیٹھ گئی۔

سنو کوئی اچھا سا ہیر سٹائل بنانا۔ وہ مسکراہٹ دباتی ہوئی شوخ لہجے میں بولی۔

Classic Urdu Material

تم کسی پارٹی میں نہیں جا رہی۔ جاگنگ پے جا رہی ہو۔ وہ اس کی پشت کو گھورتا ہوا بولا۔
لیکن جاتو رہی ہونا۔ سر کو گھماتی ہوئی بولی۔ جس کی وجہ سے سارے بال ستر کے ہد تھ
سے چھوٹے پھر سے بکھر گئے۔

اب اگر تم نے سر ہلایا تو دیکھ لینا۔ ستر نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے وارنگ دی۔ وہ
ہونٹ کا کوندا انتوں تلے دباتی آگے کو رخ کر گئی۔ جبکہ وہ اس کے بالوں میں برش چلاتا
اب انہیں پونی میں قید کر رہا تھا۔

وہ سر شار سی آنکھیں بند کئے سب کچھ محسوس کر رہی تھی۔ ہونٹوں پے مچلتی مسکراہٹ
بمشکل قابو کئے ہوئی تھی۔ جانے کیوں اسے یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اس رات جو
خوف اس کے دل میں بیٹھا تھا وہ اب ختم ہو رہا تھا۔ وہ اب اپنا اپنا محسوس ہونے لگا تھا۔ اس
کا ساتھ وہ خود کو محفوظ محسوس کرنے لگی تھی۔

اس کے بال باندھ کے وہ مطمئن سا ہاتھ دھونے چلا گیا۔ واپس آیا تو وہ ابھی تک اسی
پوزیشن میں بیٹھی تھی۔ ہونٹ کا کنارہ دبائے، چہرے پے الو ہی چمک لیے وہ اسے مہوت

Classic Urdu Material

کر رہی تھی۔ وہ مسمرائز سا اسے دیکھ رہا تھا جب اس کی مسکراہٹ سمٹی اور اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولی۔

وہ بھی جیسے ہوش کی دنیا میں لوٹا۔ جبکہ وہ حیران سی اسے دیکھ رہی تھی۔ سقر نے خاموشی سے اس کا نرم و نازک ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں پکڑ کے جیسے اسے اپنے ساتھ ہونے کی یقین دہانی کروائی تھی۔ وہ خاموشی سے سر جھکائے اس کے پیچھے چلنے لگی۔ کچن میں اسے کرسی پر بیٹھا کہ وہ اب فریزر سے جوس نکال کہ گلاسوں میں مانڈھیل رہا تھا۔ وہ خاموشی سے اس کے ہاتھوں کو حرکت کرتا دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے یہ ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا وہ پھر سے مسحور ہوئی۔ البتہ چہرے کے تاثرات چھپا گئی تھی۔

یہ لوفٹاٹ سے اس جوس کو ختم کرو۔ سقر نے جوس کا گلاس اس کے سامنے رکھا۔ اور ایک اپنے لبوں کو لگا لیا۔

اونہوں مجھے جوس نہیں کافی پینی ہے۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی اور جوس کا گلاس پرے دھکیلا۔

Classic Urdu Material

یعنی تم چاہتی ہو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں جو س پلائوں۔ کمنیاں میز پرے ٹکائے وہ آگے کو جھکتا ہوا بولا۔ شہد رنگ آنکھیں چمکی تھی۔ وہ اتنا بھی انجان نہیں تھا اسے سب محسوس ہو رہا تھا وہ جان بوجھ کے یہ سب کرتی تھی۔ تاکہ وہ اس کے کام کرے۔ اس کا پر سکون ہونا، مستحور ہونا، سب کچھ بھول کے صرف اسے محسوس کرنا اور پھر خود سے ہی خوفزدہ ہونا وہ سب کچھ سمجھ رہا تھا۔ صبح جب وہ اس کے ایک ایک نقش کو دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں اتار رہی تھی وہ اسے دیکھ رہا تھا۔ لیکن صرف اسے دکھانے کے لیے وہ سویا بن گیا۔

میں نے ایسا کب کہا۔ وہ خفیف سی پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھنے لگی۔ اور ہتھیلی سے گالوں کو رگڑتے اپنی خفت کو مٹانے کی کوشش کی۔

لیکن مجھے تو یہی لگا۔ وہ بے نیازی سے کندھے اچکاتا اس ننگ کر رہا تھا۔

لیکن میں نے ایسا نہیں کہا۔ وہ اپنی بات پر زور دیتی معصومیت سے بولی۔ سقر کو اس کی معصومیت پر ڈھیروں پیار آیا۔

Classic Urdu Material

اچھا چلو جلدی فنش کرو پھر۔ وہ گلاس اس کے لبوں سے لگاتا ہوا بولا۔ وہ گھونٹ گھونٹ اپنے اندر اتارنے لگی۔

اب چلے۔ خالی گلاس ٹیبل پر رکھتے اس نے جیسے مریم سے اجازت لی۔ مریم نے اثبات میں سر ہلا کہ پلکیں جھکائی۔ وہ مسکراتا ہوا اس کا ہاتھ تھامتے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ گاڑی بل کھاتی سڑکوں پر ڈرفٹ کر رہی تھی۔ اور ایک عمارت کے سامنے جا کے رکی۔ ہارن پر ایک ملازم نے جلدی سے گیٹ کھولا۔

ہم تو جاگنگ پر نہیں جا رہے تھے۔ وہ گردن ٹیڑھی کرتی اسے دیکھنے لگی۔

جاگنگ ہی کرنے آئے ہے۔ وہ بریک لگاتا ہوا بولا۔

مریم نے حیرانگی سے سامنے دیکھا جہاں ایک وسیع پارک تھا جو کئی ایکڑز پر پھیلا ہوا تھا۔ ارد گرد اونچی دیواریں تھیں جو سرسبز بیلوں سے ڈھکی ہوئی تھیں۔

تم یہی بیٹھو میں آتا ہوں۔ وہ سیٹ بیلٹ کھولتا باہر نکل گیا۔

ایک ملازم مودب سا اس کے سامنے کھڑا تھا۔ وہ اسے کچھ ہدایت دے رہا تھا۔ اس کے جاتے ہی وہ گاڑی کی طرف بڑھا۔ اور اس کی طرف کا دروازہ کھولا۔

Classic Urdu Material

آجائو۔ اس کی طرف جھکتے ہوئے سقر نے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا۔

تم اس شخص کو کیا کہہ رہے تھے۔ مریم نے باہر نکلتے جھٹ سے سوال کیا۔

کس سے۔ وہ صاف انجان بنا۔

وہی شخص جو ابھی تمہارے سامے کھڑا تھا۔ وہ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملائی چل رہی تھی۔

یہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔ سقر نے مسکراہٹ دباتے ہوئے گردن ٹیڑھی کر کے اسے دیکھا۔

تم واقعے میں ایک برے انگریز ہو۔ میں نے کہی سنا تھا کہ انگریز جھوٹ نہیں بولتے۔ لیکن تم جھوٹ بولتے ہو۔ اس حساب سے تم برے ہوئے۔ وہ سر اثبات میں ہلاتی اسے گھورتی ہوئی بولی۔ گردن ہلانے سے پونی میں قید سنہری بال ادھر ادھر لہرائے تھے۔

اچھا چلو چھوڑو اسے۔ اب میری بات سنو۔ وہ رخ اس کی طرف موڑتا ہوا بولا۔

سنائو۔ وہ مدھم سا مسکرائی۔

Classic Urdu Material

سب سے پہلے تمہارے دوڑنے کی سپیڈ تیز ہونی چاہیے۔ تاکہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو تم اپنا دفاع کر سکو۔ سمجھ رہی ہوں نامیری بات۔ سقر نے اسے کندھوں سے تھامتے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ اس کی بات پے مریم کے چہرے پے ایک سایہ لہرایا تھا۔ وہ چہرہ جھکا گئی۔ اور اثبات میں سر ہلایا۔

دیکھو میں ہر وقت تو تمہارے ساتھ نہیں رہتا۔ تمہیں خود کو پروٹیکٹ کرنا آنا چاہیے۔ وہ اس کا زرد چہرہ سہلاتے ہوئے بولا۔

مجھے مارشل آرٹ آتا ہے۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔ جانے کیوں اسے سقر کی بات پسند نہیں آئی تھی۔ کیا وہ اسے چھوڑنے والا تھا جو اپنے بغیر رہنے کے طریقے سکھا رہا تھا۔ "کہی اسے سب کچھ پتا تو نہیں چل گیا" اس سوچ کے آتے ہی اس کا دل جیسے کسی گہری کھائی میں گرا تھا۔ لیکن وہ بہت صفائی سے اپنے چہرے کے تاثرات چھپا گئی۔

اس کے علاوہ بھی بہت کچھ سیکھنا ہے تم نے۔ سقر نے نرمی سے اس کا گال سہلایا۔ اس نے محظ اثبات میں سر ہلایا اور مصنوعی مسکراہٹ چہرے پے سجائی۔

Classic Urdu Material

گڈ گرل۔ اب میں اس گرائونڈ کا ایک چکر لگاؤ گا تم نے اس سٹاپ وایچ میں ٹائم نوٹ کرنا ہے۔ وہ سٹاپ وایچ اسے پکڑتا ہوا بولا۔ مریم نے خاموشی سے سٹاپ وایچ پکڑ لی۔

اور پھر اس نے ایک منٹ میں ایک رائونڈ کمپلیٹ کیا۔ وہ حیرت اور بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جواب ٹاول سے پسینہ صاف کر رہا تھا۔

چلو اب تم لگاؤ ایک رائونڈ۔ اور کوشش کرنا میرے سے کم ٹائم میں کمپلیٹ کرو۔ اس کے ہاتھ سے سٹاپ وایچ پکڑتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

یہ کافی کم ٹائم ہے۔ وہ آنکھیں پھیلاتی ہوئی بولی۔

تم کوشش تو کر سکتی ہو۔ وہ پر امید نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

اوکے آئی ول ٹرائے۔ وہ کندھے اچکاتی ہوئی بولی۔

اور پھر اس نے شروع تو کر دیا لیکن گرائونڈ تو ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ لیکن وہ

ہمت نہیں ہاری اور آخر کار اللہ اللہ کر کے ایک رائونڈ ختم کر ہی لیا۔ بھاگنے سے اس کا

سانس بری طرح پھول رہا تھا۔ گھٹنوں پر ہاتھ رکھے وہ لمبے لمبے سانس کھینچتی اپنا تنفس

بحال کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تم نے دس پانچ منٹ میں کمپلیٹ کیا۔ وہ سٹاپ واچ دیکھتا تاسف سے بولا۔

شکر کروں کمپلیٹ کر لیا۔ وہ پھولے سانس کے ساتھ بولی۔ چہرہ پسینے سے بھیگا ہوا تھا۔ کچھ سنہری لٹیں چہرے کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔

سقر نے ٹاول اس کی طرف بڑھایا۔

اب ایک اور لگائو۔ اور اس دفعہ کوشش کرنا پہلے سے فاسٹ بھاگو۔ وہ جو ٹاول سے اپنی گردن اور چہرہ صاف کر رہی تھی۔ فوراً سے اچھلی۔

میں نے نہیں بھاگنا اب۔ وہ خفگی سے اسے گھورتی ہوئی بولی۔

تم واقعی ایک سست لڑکی ہو۔ سقر نے تاسف سے سر جھٹکا۔ مقصد اسے چڑانا تھا۔

میں سست نہیں ہو۔ وہ واقعی چڑ گئی۔

اچھا پھر ثبوت دو۔ سقر نے آبرو اچکائے۔

کیسا ثبوت

Classic Urdu Material

اس گرائونڈ کے تب تک چکر لگاؤ۔ جب تک تم دومنٹ میں کمپیٹ نہیں کر لیتی۔ سقر نے چیلنج دیا۔

اوکے ڈن۔ وہ گردن اکڑاتے ہوئے بولی۔ اور بھاگنے لگی۔ سقر نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

ماضی۔

وہ اپنے بابا کے ساتھ روم میں پریکٹس کر رہا تھا۔ جب وہ خرگوش کی طرح ریٹکتی ہوئی اندر آئی۔ اور سقر کو دیکھتی اپنے بازوؤں پھیلائے قلقاریاں مارنے لگ گئی۔

اس عرصے میں جہاں سقر کی پوزیسیونیس اس کے لیے بڑھی تھی۔ وہ بھی اس کی عادی ہو گئی تھی۔ اور اس دیکھتے ہی اس کی گود میں جانے کو مچتی تھی۔

"اٹل چیمپ تم نے ہماری بیٹی کو چھین لیا ہے۔" اسماعیل اکثر اسے دیکھ کے شکوہ کرتے تھے۔ جسے وہ ہمیشہ ہوا میں اڑا جاتا۔ اب یوں ہوتا تھا کہ وہ ننھی سا رہ دن سبین کے ساتھ کھیلتے گزارتی اور سقر کے آتے ہی اس کے پیچھے لپک جاتی۔

Classic Urdu Material

ڈول آپ یہاں کیا کر رہی ہو۔ سقر نے اسے اٹھاتے ہوئے اس کا گال پے بوسہ دیا۔ جس کے جواب میں اس نے بھی اس کے گال پے بوسہ دیا۔ یہ عادت اسے سبین نے سکھائی تھی۔

تم بہت تیز ہوتی جا رہی ہو۔ وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

مریم نے منہ بسورتے ہونٹ باہر نکالے جیسے ابھی رو دے گی۔

نہیں میری ڈول تو بہت پیاری ہے۔ وہ فوراً مسکراتے ہوئے بولا۔

چلو آؤ باہر چلتے ہے۔ اس کے منہ کے بگڑے زاویے دیکھتا وہ مسکرایا۔

اسے لیے وہ لان میں آگیا۔ ہلکی ہلکی دھوپ بہت بھلی لگ رہی تھی۔

سبین بھی فواد کے ساتھ وہی کھیل رہی تھی۔ مریم کو دیکھ کے وہ بھاگتے ہوئے اس کی

طرف آئی۔

ڈول کو مجھے پکڑ دو۔ وہ اپنے چھوٹے چھوٹے بازو پھیلاتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

تم سے کتنی دفعہ کہا ہے۔ کہ اس کے پاس نا آیا کرو تم بات کیوں نہیں مانتی۔ سقر نے سبین کو غصے سے گھورا۔

یہ میری ڈول ہے۔ جواباً وہ بھی غصے سے چینچی۔ ان دونوں سے بے نیاز مریم اپنے ننھے ننھے ہاتھ منہ میں ڈالے چوس رہی تھی۔

تمہاری ڈول تمہارے کمرے میں ہے تم اس کے ساتھ کھیلا کرو۔ اسے نظر انداز کرتا وہ جھیل کی طرف بڑھ گیا۔

سبین نے غصے سے اس کی پشت کو گھورا اور اونچی اونچی چینچیں لگی۔

تبھی ہیری بھی وہاں آیا۔

کیا ہوا گڑیا کیوں رو رہی ہو۔ ہیری نے اس کے آنسو صاف کیے۔

سقر نے مجھے مارا۔ میں نے ڈول کے ساتھ کھیلنا ہے۔ وہ روتی منہ بسورتی ہوئی بولی۔

اچھا چلو آؤ میں تمہیں چاکلیٹس لے کے دیتا ہوں۔ ہیری نے اسے بہلایا۔

Classic Urdu Material

نہیں مجھے چاکلیٹس نہیں لینی۔ مجھے ڈول چاہیے۔ وہ ضدی انداز میں پائوں زمین پرے مارتی ہوئی بولی۔

میں تمہیں اس سے بھی اچھی ڈول لے کے دوں گا۔ ہیری نے اسے لالچ دیا۔
نہیں مجھے یہی چاہیے۔ وہ بضد ہوئی۔

ہیری نے تاسف سے اسے دیکھا۔

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزرتا جاتا ہے کسی کے لیے نہیں رکتا۔ ان کی زندگیاں بھی آگے بڑھ گئی۔

مریم اب چار سال کی ہو گئی تھی۔ اس عرصے میں وہ سبین اور سقر کے بہت زیادہ قریب ہو گئی تھی۔ وہ دونوں اس پر جان نچھاور کرتے تھے۔ تو وہ بھی ان دونوں کے پیچھے پیچھے پھرتی تھی۔

Classic Urdu Material

اس دوران ایک اور تبدیلی یہ آئی تھی کہ مریم کا نکاح سقرے ساتھ کر دیا گیا تھا۔ یہ ہی وقت اور حالات کا تقاضہ تھا۔ سقر اپنی عمر سے زیادہ زہیں اور ہوشیار تھا۔ اتنی چھوٹی عمر میں بھی وہ کئی لوگوں کا مقابلہ کر سکتا تھا۔

ایلیو نیو کی طرف سے انہیں وقتاً فوقتاً دھمکیاں ملتی رہتی تھی۔ لیکن وہ لوگ پرواہ کیے بغیر اس کے خلاف ثبوت ڈھونڈنے کی کوشش کر رہے تھے۔ جس سے اس کا سمگلنگ کا کاروبار بند کر سکے۔ اور آخر کار ان کی محنت کام آہی گئی۔ ان کے ہاتھ کچھ ثبوت لگے تھے۔ جس سے اسے بے نقاب کیا جاسکتا تھا۔

وہ تینوں اس وقت سر جوڑے اسی موزوں پے بات کر رہے تھے۔

بھائی اب و میں بچوں کی سکیورٹی مزید بڑھانی ہوگی۔ وہ سب سے پہلے بچوں پے اٹیک کرے گا۔ معاز نے کچھ سوچتے ہوئے مشورہ دیا۔

ہاں میں بھی یہی سوچ رہا تھا۔ سبین تو ویسے بھی ضد کر رہی ہے کہ مریم کے ساتھ ہی ایڈمیشن لے گی اور فواد بھی۔ تو مجھے لگتا ہے ہمیں ملحال بچوں کو خوش کرنے کے لیے یہ

Classic Urdu Material

بات مان لیتے ہے۔ وہ گھر میں زیادہ سیف رہے گے۔ ابراہیم نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

چلے یہ مسئلہ تو حل ہو اب ایلوینو سے ملنا ہے ہمیں اور تب ہی اسے اریسٹ کروا سکتے ہے۔ معاز نے تجویز پیش کی۔

ہاں اسماعیل تم اسے کال کر کے ملنے بلاؤں۔ اور کہوں ہم اسے یونیورسٹی دینے کو تیار ہے۔ ابراہیم نے اسماعیل کو ہدایت دی

ٹھیک ہے بھائی میں کرتا ہوں۔ وہ تابعداری سے بولا۔

چلو ٹھیک ہے مجھے ثانیہ کو اس کے پیرنٹس سے ملوانے جانا ہے میں چلتا ہوں۔ وہ

کھڑے ہوتے ہوئے بولے اور کمرے سے باہر چلے گئے کبھی نالوٹنے کے لیے۔

ہاں ثانیہ تم تیار ہو۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔

جی میں تیار ہو بس آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔ وہ ڈوپٹہ کرتی مسکرا کے بولی۔

Classic Urdu Material

بیگم اگر آپ اتنا تیار ہوگی تو پھر جانے کا دل کس کا کرے گا۔ وہ بیڈپے نیم دراز ہوتے ہوئے شرارت سے مسکرائے۔

ایک تو آپ دونوں باپ بیٹے میں پتا نہیں کس کی روح گھس گئی ہے۔ وہ بھی بس مریم کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے اور آپ کا رومانس سے دل نہیں بھرتا۔ بالکل آپ پے گیا ہے۔ پتہ نہیں میری معصوم سی بچی کا کیا بنے گا۔ وہ بہت پوزیسو ہوتا جا رہا ہے اس کے لیے۔ اس دن اس لڑکے کو کتنی بری طرح مارا تھا اس نے۔ وہ جھرجھری لیتی ہوئی خفگی سے بولی۔

ہوا کچھ یوں تھا اس دن سب بچے پارک میں کھیل رہے تھے۔ مریم نے ایک بچے کے ہاتھ میں پکڑے ٹیڈی بیر کو دیکھ کے اس سے ٹیڈی بیر مانگا۔

وہ ٹیڈی بیر کھینچتی ہوئی بولی۔ Give me

یہ میرا ہے۔ اس بچے نے ٹیڈی بیر مضبوطی سے پکڑتے ہوئے کہا۔ وہ نو سال کا بھوری آنکھوں والا گول مٹول بچا تھا۔

یہ میرا ہے۔ مریم نے غصے سے دوبارہ کھینچا۔

Classic Urdu Material

یہ میرا ہے۔ اس بچے نے مریم کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا۔ وہ توازن برقرار نہیں رکھ سکی اور گر گئی۔ اور اونچی اونچی رونے لگ گئی۔

کیا ہوا ڈول تم کیوں رو رہی ہو۔ سقر نے اسے اٹھاتے ہوئے پیار سے اس کے آنسو صاف کیے۔

سقر اس نے مجھے مارا۔ وہ ہچکیوں سے روتی ہوئی بولی۔ اور اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ سقر نے خونخوار نظروں سے اس لڑکوں کو گھورا اور مریم کو سائیڈ پے کرتے اس لڑکے کی طرف بڑھا۔

تم نے میری ڈول کو مارا۔ سقر نے اس لڑکے کو سینے پے ہاتھ مارتے سرد لہجے میں کہا۔ سنہری آنکھوں میں چنگاریاں جل رہی تھیں۔

ہاں مارا کیا کر لو گے۔ وہ لڑکا بھی اکھڑ لہجے میں بولا۔ لیکن سقر کے پڑنے والے تیج نے اس دور اچھال دیا۔ وہ ایک ماہر کراٹے چیمپین تھا۔ یہ لڑکا تو اس کے آگے کچھ بھی نہیں تھا۔ اس نے اس سے بڑے بڑے لڑکوں کو کچھاڑا تھا۔

Classic Urdu Material

اس لڑکے کے ہونٹوں سے خون رس رہا تھا۔ سقر نے اسی پے بس نہیں کیا بلکہ ایک کے کئی مکے اس کے منہ اور پیٹ میں مارے۔ پارک کے انتظامیہ نے بمشکل اس لڑکے کو سقر کے شکنجے سے آزاد کروایا۔ ورنہ وہ شاید اسے مار دیتا۔

آج کے بعد اس کی طرف آنکھ بھی اٹھائی تو زندہ زمین میں گھاڑ دوگا۔ اپنی شرٹ جھاڑتا ہوا غرایا۔ جبکہ وہ لڑکا خون میں لت پت بیہوش ہو چکا تھا۔ وہ سر جھٹکتا روتی ہوئی مریم کی طرف بڑھا۔

شش رونا نہیں۔ سقر نے پیار سے اس کے آنسو صاف کیے۔ اور اسے گود میں اٹھائے باہر کی طرف بڑھ گیا۔

ہاں تو اچھا کیا اس بچے کو ٹیڈی بئیر ہماری بیٹی کو دے دینا چاہیے تھا۔ ابراہیم نے بے نیازی سے تبصرہ کیا۔

اچھا چلے اٹھے۔ آپ اور آپ کا بیٹا کبھی نہیں سدھر سکتا۔ ثانیہ نے تاسف سے سر جھٹکا۔ اور اسے بازوؤں سے کھینچا۔

Classic Urdu Material

چلے جی آپ ہمیں خوش ناہنے دینا۔ وہ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے دروازے کی طرف برہ گئے۔ وہ بھی اس کے پیچھے چل دی۔

ماما میں ڈول کو ساتھ لے کے جائوں گا۔ ورنہ نہیں جائوں گا۔ سقر نے غصے سے صوفے بیٹھتے حتمی فیصلہ کیا۔

تو لے جائوں نا اپنی ڈول کو ساتھ۔ ثانیہ نے اپنے ضدی بیٹے کو دیکھتے ٹھنڈی آہ بھری۔
چھوٹے پاپا سے لے کے باہر گئے ہے ابھی تک نہیں آئے۔ وہ سخت جھنجھلا یا ہوا تھا۔
تو بیٹا ہم نے تھوڑی دیر میں واپس آ جانا ہے۔ اب آپ چلو ہمارے ساتھ۔ ثانیہ نے محبت سے اسے سمجھایا۔

نوماما آپ لوگ جائے میں نہیں جائوں گا۔ سقر نے گویا بات ہی ختم کر دی
اگر آپ نہیں جائوں گے تو میں بھی نہیں جائوں گی۔ حالانکہ میرا اپنی ماما سے ملنے کا بہت
دل کر رہا ہے۔ وہ امو شغل ہوئی۔

ماما یہ بلیک میلنگ ہے۔ سقر نے انہیں گھورا۔

Classic Urdu Material

ماما کا بیٹا جو بلیک میلنگ کر رہا وہ۔ وہ خفا ہوئی۔

اچھا میں چلتا ہوں آپ کے ساتھ۔ وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔ حالانکہ اس کا جانے کو زرا دل نہیں کر رہا تھا۔ وہ مریم کو دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن ماں کا دل بھی نہیں دکھانا چاہتا تھا۔

ڈیس لائٹ مائی گڈ بوائے۔ وہ فوراً چمکی۔ اور اسے گالوں پر بوسہ دیا۔ سقر نے ایک آخری دفعہ آس سے گیٹ کی طرف دیکھا شاید وہ آجائے لیکن اس کی نظریں ناکام لوٹی۔ دل میں عجیب سی بے چینی پھیلی تھی۔ اور ان کی گاڑی محل سے باہر نکل گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ کبھی نالوٹنے کے لیے۔

وہ مریم کے ساتھ آئس کریم پارلر میں بیٹھا اسے آئس کریم کھلا رہا تھا۔ جب اس کا موبائل رینگ گیا۔

اس نے مسکرا کے آئس کریم سے انصاف کرتی مریم کو دیکھا جس کے ہاتھ اور منہ آئس کریم سے لت پت تھے۔

ہیلو اسماعیل سپیکنگ۔ وہ کھلکھلاتی مریم کی طرف دیکھتا مصروف سا بولا۔

Classic Urdu Material

سنا ہے تمہارہ بھتیجا تمہاری بیٹی کو پڑھائی کر رہا ہے۔ لیکن سوچوں اگر تمہارہ بھتیجا ہی نا رہے اور نا ہی اس کے ماں باپ تو کون پڑھائی کرے گا تمہاری بیٹی کو۔ چچ پچ۔ پھر کون بچائے گا تمہاری بیٹی کو میری ہونے سے۔ وہ خباثت سے مسکراتا اپنے زہن کی گندگی اگھل رہا تھا۔

تم ایسا کچھ نہیں کروں گے۔ میں یونیورسٹی تمہیں دینے کو تیار ہو۔ وہ گھبراتا ہوا بولا۔
سوری اب بہت دیر کر دی تم نے۔ یونیورسٹی بھی میری اور تمہاری بیٹی بھی۔ وہ قہقہہ لگاتا ہوا بولا۔

ہیلو۔ ہیلو۔ وہ بولتا رہا لیکن دوسری جانب سے کال کٹ چکی تھی۔
کچھ سوچ کے اس نے ابراہیم کانبر ملا لیا لیکن وہ بند جا رہا تھا۔ اس ن مشل کانبر ملا لیا۔ تھوڑی دیر بعد کال رسیو کر لی گئی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

مشل بھائی اور سقر کہاں ہے۔ وہ پریشانی سے بولا۔
وہ لوگ تو کافی دیر کے نکلے ہوئے گھر سے۔ اب تک تو وہ بھابھی کی امی کے گھر بھی پہنچ گئے ہو گے۔ کیوں کیا ہوا۔ وہ مگن سی بولتی اس کے سر پے دھماکے کر گئی تھی۔

Classic Urdu Material

نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ وہ خود کلامی کرتا معاز کا نمبر ملانے لگا۔

معاز ابراہیم بھائی کہاں ہے۔ وہ بے چینی سے بولا۔ لیکن دوسری جانب سے اسے جو خبر سنائی گئی اسے لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔

بابا اور آئس کریم کھانی ہے۔ مریم نے اپنے ننھے ہاتھوں سے اسماعیل کے چہرے کو چھوتے ہوئے کہا۔

انہوں نے خالی نظروں سے اس کی طرف دیکھا جسکی زندگی تباہ ہو چکی تھی۔

ہر چیز جیسے رک سی گئی تھی۔ انہیں اپنا دماغ موقوف ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ اپنے بھائی کے ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ اور اب وہ اس دنیا میں ہی نہیں رہے تھے۔

وہ ستر سے چھپا کہ مریم کو لے کے آئے تھے لیکن کیا جانتے تھے وہ دونوں ہمیشہ کے لیے جدا ہو جائے گے۔

بابا مجھے آئس کریم کھانی ہے۔ ان کے جواب نادینے پے وہ روتے ہوئے بولی۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

اس کے پکارنے پے وہ جیسے ہوش میں آئے تھے۔ چونک کے اس کی طرف دیکھا اور پھر بے اختیار اسے لگالیا۔ آنکھوں سے ایک موتی ٹوٹ کے اس کے سنہری بالوں میں جذب ہوا تھا۔

بیٹاب گھر چلتے ہے۔ اس کے آنسو صاف کرتے انہوں نے اس کے گال پے بوسہ دیا۔ بل پے کرتے وہ جلدی سے باہر نکل گئے۔

کچھ دیر پہلے خوشیوں سے جگمگاتے محل میں اس وقت قیامت ٹوٹ پڑی تھی۔

تین لاشیں سفید کفن میں لپیٹ لائونج میں رکھی تھی۔ چیخوں پکار کی صدائیں بلند ہوئی تھیں۔ جب وہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا۔ ایک امید تھی دل میں کے شاید یہ سب جھوٹ ہو۔ شاید کوئی معجزہ ہو جائے۔ لیکن سامنے کفن میں لپٹے وجودوں کو دیکھ کے وہ اپنے قدموں پے لڑکھڑائے تھے۔

انہیں لگا تھا کہ وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گے۔ ان کی ساری زندگی کی محنت جمع پونجی رائیگاں نظر آرہی تھی۔ ان کا جان سے عزیز بھائی اور بھتیجا اس دنیا میں نہیں رہا

Classic Urdu Material

تھا۔ وہ تھکے ہوئے قدم اٹھاتے اندر آئے۔ ان کے ساتھ لگی مریم خوفزدہ نظروں سے سب کو دیکھ رہی تھی۔ جہاں اس کی دادی، ماما، سب گھر والے رو رہے تھے۔ وہ روتی ہوئی اپنی ماں کے پاس بھاگی۔

ماما کیا ہوا آپ کیوں رو رہی ہے۔ مثل کے آنسو اپنے ننھے ہاتھوں سے صاف کرتے اس نے گھبرا کے پوچھا۔

میری بیٹی۔ مثل نے روتے ہوئے اسے زور سے سینے میں بھینچا۔ وہ کیا کہتی اس معصوم کو کہ اس کی دنیا بننے سے پہلے اجر گئی ہے۔ وہ چار سال کی بیوہ بن گئی تھی۔ اس کا سائبان اس سے چھن گیا تھا۔ وہ جسے اس کی حفاظت پے معمور کیا تھا وہ اپنی ہی حفاظت ناکر سکا اور اسے تپتے سحر میں تنہا چھوڑ گیا تھا۔

ماما کیا ہوا۔ وہ اب بری طرح سہمی ہوئی مثل کے ساتھ چپکی تھی۔
مثل اسے اندر لے جانوں۔ اسماعیل نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ملتچی لہجے میں کہا۔
آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔ صرف چند منٹوں میں وہ کتنے لاغر نظر آ رہے تھے۔

Classic Urdu Material

اسماعیل، سقر۔ مثل نے ہچکی بھری۔ اور مریم کو زور سے خود میں بھینچا۔ آنسوؤں ٹوٹ کے اس کی گود میں دھسکی مریم کے سنہری بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔

مثل پلینز اسے اندر لے جائوں۔ وہ ٹوٹے لہجے میں بولے۔ وہ نہیں چاہتے تھے ان کی معصوم بیٹی بے کوئی برا اثر پڑے۔

وہ سر ہلاتی مریم کو گود میں پکڑے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ وہ تھکے قدم اٹھاتا اپنے باپ کی طرف بڑھ گیا جولاغر سے اپنے جوان بیٹے کی میت کے پاس بیٹھے تھے۔ اس وقت وہ صدیوں کے بیمار نظر آرہے تھے۔ ان کندھے جھک گئے تھے۔ اس نے دکھ سے اپنی ماں کو دیکھا جو نڈھال سی رو رہی تھی۔

بابا حوصلہ کرے۔ اس نے اپنے باپ کو گلے لگاتے تسلی دینے کی کوشش کی۔ جبکہ دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا۔ وہ بہت ضبط سے اپنے آنسوؤں روکے ہوئے تھا۔ دل چیخ چیخ کے رونے کو کر رہا تھا۔ اتنا روئے اتنا روئے کے اس کا بھائی پھر سے زندہ ہو جائے۔ لیکن بھلا مردہ بھی کبھی زندہ ہوئے ہیں۔

Classic Urdu Material

اسماعیل، میرے ابراہیم کو لے آؤ۔ میں مر جائوں گا اس کے بغیر۔ اسے واپس لے آؤں
اسے کہوں میں نہیں رہ سکتا اس کے بغیر۔ وہ میرا بیٹا ہی نہیں میرا بھائی بھی ہے۔ اسے
کہوں اٹھو مجھے اس سے مشورے کرنے ہے۔ دیکھو اس کی ماں کیسے رو رہی ہے۔ اس پر
ترس کھالے۔ اسے کہوں نا۔ وہ زار و قطار روتے ہوئے بولے۔ اسماعیل کی ہمت جواب
دے رہی تھی۔ آنکھیں دھندلا رہی تھی۔ جیسے ابھی چھلک پڑے گی۔ لیکن انہیں حوصلہ
کرنا تھا۔ اپنے گھر والوں کو سنبھالنا تھا۔

بابا میں ہوں نا آپ کے پاس پلیز ایسے ناروئے۔ یہی اللہ کی رضا تھی۔ ان کی اتنی ہی زندگی
تھی۔ اللہ کی امانت تھی اس نے لے لی۔ صبر کرے اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا
ہے۔ وہ محبت ان کی پیشانی چومتے انہیں حوصلہ دے رہا تھا۔

کیسے کروں صبر میں۔ تم بتاؤں مجھے۔ یہ عمر تھی اس کے جانے کی جو وہ چلا گیا۔ ساتھ
میرے پوتے کو بھی لے گیا۔ ایک بار بھی خیال نہیں آیا میرا۔ چلو میرا سہی اس معصوم
بچی کا ہی سوچ لیتا جس کے ساتھ اپنے بیٹے کی شادی کی تھی۔ وہ کیسے رہے گی اب۔ یہ میری
عمر تھی جانے کی اور وہ چلا گیا۔ زرہ ترس نہیں آیا اسے ہم پر۔ وہ اسے جھٹکتے چنچے۔

Classic Urdu Material

اسماعیل نے زور سے آنکھیں بند کی۔ آنسوؤں باہر نکلنے کو مچل رہے تھے۔ لیکن اگر وہی ہمت ہار جاتا تو گھر والوں کو کیسے سنبھالتا۔

بابا بھی اللہ کی رضا تھی۔ اور ہمیں اللہ کی رضا میں راضی رہنا ہے۔

"ہر نفس کو موت کا زائقہ چھلنا ہے" (القرآن)

"اور صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (القرآن)

کچھ پتا چلا معاذ یہ سب کیسے ہوا۔ اسماعیل نے سرخ آنکھوں سے معاذ کی طرف دیکھا۔

گاڑی کے بریک فیل تھے۔ اور پیٹرول بھی لیک کر رہا تھا۔ گاڑی ایک درخت سے

ٹکرائے سے تباہ ہوئی۔ وہ سر جھکائے زمین کو گھورتا اپنے آنسوؤں پر بند باندھ رہا تھا۔

بھائی بہت جلدی بھائی نے جانے میں ہم کیسے رہے گے ان کے بغیر۔ وہ ایک دم اسماعیل

کے گلے لگتے پھوٹ پھوٹ کے رو دیے۔

حوصلہ رکھو معاذ یہ ہی اللہ کی رضا تھی۔ وہ اتنی ہی عمر لکھوا کے لائے تھے۔ اللہ کے ہر فیصلے

میں مصلحت چھپی ہوتی ہے۔ اللہ جانتا ہے ہم نہیں جانتے۔

Classic Urdu Material

"اور ہو سکتا ہے ایک چیز تمہیں ناگوار گزرے اور وہی تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور ہو سکتا ہے ایک چیز تمہیں پسند ہو لیکن وہ تمہارے لیے بہتر نا ہو۔ اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔"

اس کی مصلحت کو سمجھنے کی کوشش کروں۔ وہ کبھی بھی اپنے بندوں کے ساتھ کچھ غلط نہیں کرتا۔ اس کے ہر کام میں ہمارے لیے بھلائی چھپی ہوتی ہے اس بھلائی کو تلاش کروں۔ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے وہ نرمی سے سمجھا رہا تھا۔ جانتا تھا اتنی جلائی صبر کہا آنا تھا۔

دل کا غبار کچھ کم ہوا تو وہ اس سے علیحدہ ہوا۔ "لیکن بھائی میں اس ایلونیو کو نہیں چھوڑوں گا اب" آنسوؤں پونچھتا وہ غم غصے سے بولا۔

فلحال یہ ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔ بعد میں سوچے گے۔ اس کے چہرہ تھپتھپاتے وہ نرمی سے بولے۔۔۔

لاشیں بری طرح جل گئی تھی اس لیے انہیں جلد ہی دفن کر دیا گیا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی قبرستان سے واپس آئے تھے۔ فاروق صاحب نڈھال سے سیدھے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے۔ وہ بھی تھکے تھکے قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی جانب طرف بڑھ رہا تھا جب اس کی سماعت سے کسی سسکیوں کی آواز ٹکرائی اس نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ ہیری کے کمرے سے آوازیں آرہی تھی۔ وہ دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔

پورے کمرے میں زرد روشنی پھیلی تھی۔ وہ بیڈ کے ساتھ کارنر میں زمین پر بیٹھا تھا۔ گھٹنوں میں منہ چھپائے اس کا وجود لرز رہا تھا۔

ہیری۔ وہ فوراً اس کی جانب لپکا۔ اپنے باپ کی آواز پر اس نے فوراً سے سر اٹھایا۔ مسلسل رونے سے اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوا تھا۔

بابا۔ اسماعیل کے گلے لگتا وہ بری طرح رو دیا۔ اپنے بیٹے کی حالت پر وہ تڑپ اٹھے تھے۔ وہ ہیری کی سقر سے اپنچمنٹ بہت اچھے سے جانتے تھے۔ ایک وہی تو اس کا دوست تھا۔

بابا سقر چلا گیا۔ وہ مجھے چھوڑ کے چلا گیا۔ وہ ہچکیوں سے روتا ہوا بولا۔ اسماعیل نے اسے چپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی وہ چاہتے تھے اس کا غبار نکل جائے۔

Classic Urdu Material

بابا وہ ہمیشہ میرے ساتھ ایسا کیوں کرتا ہے۔ وہ کیوں مجھے چھوڑ دیتا ہے۔ وہ کیوں میرے بارے میں نہیں سوچتا۔ وہ کیوں نہیں سمجھتا میں اس سے کتنی محبت کرتا ہوں۔ وہ میرا جگر ہے۔ وہ ایسے کیسے جاسکتا ہے۔ پہلے وہ مریم کی وجہ سے مجھے نظر انداز کرتا تھا۔ اور اب وہ اسی کی وجہ سے اس دنیا سے چلا گیا۔ اس کی آخری بات پے اسماعیل کے گرد دھماکے ہوئے تھے۔

تمہیں کیسے۔ حیرت سے کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہے تھے۔

مجھے سب پتا ہے۔ میں نے سب سن لیا تھا اس دن۔ وہ بے دردی سے آنکھیں رگڑتا ہوا

بولا۔ "میں مریم کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ اس کی وجہ سے مجھ سے میرا دوست، میرا

بھائی مجھ سے چھن گیا۔" اس کی آنکھوں میں نفرت تھی شدید نفرت۔ جو کسی کو بھی تباہ

کر سکتی تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہیری مریم کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ وہ بہت معصوم ہے۔ یہ سب

ہماری غفلت کی وجہ سے ہوا ہے۔ انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ بنا کوئی

Classic Urdu Material

جواب دیے ان کے سینے میں منہ چھپا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکا تھا۔

اسے بیڈ پے لٹا کے اسماعیل نے محبت سے اس کی پیشانی کو چوما۔ وہ انہیں مریم جتنا ہی عزیز تھا۔ کمرے کی لائٹ بند کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ صبح کا سورج طلوع ہو گیا تھا۔ لیکن محل میں ہر طرف سناٹے چھائے تھے۔ طوفان کے بعد کی خاموشی سب اپنے کمروں میں دھبے آنسوں بہا رہے تھے۔ صرف چند گھنٹوں میں ان کا آشیانہ تباہ ہو گیا تھا۔ وہ تھکے ہوئے قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں بڑھاسب کو سنبھالتے وہ تھک چکا تھا۔

سامنے ہی بیڈ پے بیٹھی مشل مریم کو تھپک رہی تھی۔ دونوں کے چہروں پے آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان تھے۔ وہ کچھ بھی کہے بنا اس کی گود میں منہ چھپائے لیٹ گئے کب سے روکے ہوئے آنسوؤں کو بہنے دیا تھا۔ وہ نرمی سے ان کے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔ وہ لمبا چوڑا مرد اس وقت بچوں کی طرح ہچکیوں سے رو رہا تھا۔ سب کو حوصلہ دینے والا اب بری طرح رو دیا تھا۔ اسے یوں روتے دیکھ مشل خود بھی رو دی تھی۔ وہ اس کا محبوب شوہر تھا۔ اسے یوں ٹوٹا بکھرا دیکھ ان کا دل تڑپ اٹھا تھا۔

Classic Urdu Material

اسما عیل پلیر حوصلہ کرے۔ اس کے سر پہ اپنے ہونٹ رکھتی وہ تڑپ کے بولی تھی۔
کافی دیر تک وہ دونوں خاموشی سے آنسو بہاتے رہے۔ خاموشی میں دونوں کی سسکیاں
گونج رہی تھیں۔ اب کی بار مثل نے اسے نہیں روکا تھا۔ دل کا غبار کچھ کم ہوا تو نیند کی
دیوی ان پر مہربان ہو گئی۔

وقت کا کام ہے گزرنا اچھا ہو یا برا گزر رہی جاتا ہے۔ یہ کسی کے لیے نہیں رکتا ان لوگوں
کے لیے بھی نہیں رکا تھا۔ لیکن محل میں زندگی جیسے رک سی گئی تھیں۔ ہر وقت وحشت
اور سنائے چھائے رہتے تھے۔ ہر کوئی بھیگی آنکھیں لیے ایک دوسرے سے نظریں چراتا
پھر رہا تھا۔ فاروق صاحب بس اپنے کمرے کے ہو کے رہ گئے تھے۔ آج اس واقع کو پانچ
دن ہو گئے تھے۔ افسوس کرنے والوں کا نارکنے والا سلسلہ بندھا ہوا تھا۔

سب سے بری حالت اگر کسی کی تھی تو وہ مریم تھی۔ جو پچھلے تین دن سے بخار میں پھنک
رہی تھی۔ جس کی ایک ہی ضد تھی کہ ستر کے پاس جانا ہے۔ وہ سب اسے بھلانے کی
کوشش کر رہے تھے۔ لیکن وہ کسی کی بھی نہیں سن رہی تھی۔ وہ سنبھلتی بھی کیسے سترنے

Classic Urdu Material

اسے اپنی عادت ہی اتنی ڈالی تھی۔ وہ جو ایک پل اس سے دور نہیں رہتا تھا۔ اب اتنے دن ہو گئے تھے اس کے پاس نہیں آیا تھا۔ تو اس کا تڑپنا بنتا تھا۔

اسماعیل وہ مریم کو سانس نہیں آرہا۔ وہ سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب مثل ہانپتی کانپتی اندر داخل ہوئی۔ اس کی بات سنتے ہی سب سپرنگ کی طرح اچھلے تھے۔ وہ بھاگتا ہوا کمرے میں گیا۔ جہاں وہ معصوم ننھی پری ہوش و خرد سے بھگنا پڑی ہوئی تھی۔ چار دنوں میں وکتنی نڈھال اور کمزور ہو گئی تھی۔ اس مرجھائی کلی کے نحیف وجود کو اپنے بازوؤں میں بھرے وہ باہر کی طرف لپکے۔

معاذ گاڑی نکالوں۔ سیڑھیاں اترتے وہ چینے تھے۔ معاذ فوراً سے باہر کو لپکا۔ اس کے پیچھے ہی سب بھی باہر کی جانب بڑھے۔

اسماعیل میں بھی جائوں گی آپ کے ساتھ۔ مثل نے روتے ہوئے گاڑی کی جانب قدم بڑھائے۔ اسماعیل نے اثبات میں سر ہلایا۔

وہ دونوں گاڑی میں بیٹھے ان کے بیٹھتے ہی معاذ نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔

Classic Urdu Material

معاذ گاڑی تیز چلائوں۔ وہ مسلسل کے ہاتھ سہلارہے تھے۔ اس کی ہارٹ بیٹ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ ان کی بات پے معاذ نے سپیڈ مزید بڑھائی اور آدھے گھنٹے کا راستہ دس منٹ میں ختم کیا تھا۔

مریم کو آئی سی یو میں شفٹ کر دیا تھا۔ وہ لوگ باہر کھڑے بے چینی سے سرخ بتی کو دیکھ رہے تھے۔ مثل روتی ہوئی مسلسل مختلف سورتیں پڑھ رہی تھی۔

حوصلہ رکھو اسے کچھ نہیں ہوگا۔ اسماعیل روتی مثل کے سر پے ہاتھ رکھتے تسلی دی۔

اسماعیل پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی میری بیٹی کو جو اس کی زندگی تباہ ہو رہی ہے۔ نفی میں سر ہلاتے وہ چہرہ ہاتھوں میں گرا گئی۔

اس کی بات پے اسماعیل نے ضبط سے آنکھیں بند کی تھی۔ وہ اس کے گنہگار کو جانتے تھے

لیکن چاہ کے بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ وہ بے بس تھے اور یہ بے بسی انہیں کتنی مہنگی

بڑنے والی تھی یہ آنے والے وقت میں انہیں پتہ چلنے والا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا۔ وہ فوراً اس کی طرف لپکا۔

ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے۔ بے چینی اور فکر ان کے لہجے میں واضح تھی۔

Classic Urdu Material

دیکھیے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ باقی آپ لوگ دعا کرے۔ انہیں کوئی گہرہ صدمہ پہنچا ہے۔ ہم ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں انہیں تسلی دی۔

وہ بار بار سقر کا نام لے رہی ہے۔ آپ انہیں بلا لے۔ ڈاکٹر نے کچھ سوچتے ہوئے انہیں دیکھا۔

وہ اب اس دنیا میں نہیں ہے۔ اسماعیل نے سر جھکاتے دکھ سے کہا۔
اوہ آئی ایم سوری۔ ڈاکٹر نے کندھے پر ہاتھ رکھتے تسلی دی۔ اور واپس اندر چلا گیا۔ وہ سر جھکائے مثل کے پاس بیٹھ گیا۔ جواب شدت سے رو رہی تھی۔ ہاتھوں کو دعا کے انداز میں پھیلائے اس کے لب مسلسل ہل رہے تھے۔ اسماعیل کو بے اختیار اس پر ترس آیا تھا۔
ان کی وجہ سے ان کی بیٹی اور بیوی کو کتنی تکلیف سہنی پڑ رہی تھی۔

حال۔

Classic Urdu Material

گھر آتے ہی وہ سیدھی کمرے میں گئی اور گرنے کے سے انداز میں بیڈ پے لیٹی۔ مسلسل دو گھنٹے پر یکٹس کی وجہ سے اس کی ٹانگیں ٹوٹنے والی ہوئی تھیں۔ سقر نے تاسف سے اسے دیکھا وہ کچھ زیادہ ہی سست تھی۔

یہ آخری دفعہ تھا۔ میں نے نہیں جانا آج کے بعد تمہارے ساتھ۔ اس کے ہاتھ روم سے نکلتے ہی وہ منہ بسور کے بولی۔

تمہیں میسرز سکھنے کی بھی ضرورت ہے۔ اسے جو توں سمیت بیڈ پے نیم دراز دیکھتے وہ تاسف سے بولا۔

ہاں تو اتنا تھکائوں گے تو یہی حال ہو گا بندے کا۔ وہ ڈھٹائی سے بولی۔

تمہارہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

خیر میں ناشتے بنانے لگا ہوں۔ تم تھوڑی دیر میں نیچے ٹیبل پے پہنچو۔ اگر نا آئی تو پھر مجھ سے نا کہنا۔ گھڑی پے نظر دوڑاتے اس نے تیز نظروں سے وارنگ دی۔

Classic Urdu Material

اس کی بات مریم کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔ جن کی پرواہ کیے بغیر وہ دروازہ دھکیلتا باہر نکل گیا۔ جبکہ وہ کاہلی سے کروٹ لیتی منہ کے بل لیٹ گئی۔ لیکن پھر اس کی وارننگ یاد کرتی وہ جھٹ سے بیڈ سے اٹھی اور کپڑے نکالتی چینیج کرنے چلی گئی۔

وہ ٹیبل پے ناشتہ سیٹ کر رہا تھا۔ جب وہ نیچے اتری۔ سکن فراک کے اوپر ریڈ کوٹ پہنے، ڈوپٹا شانوں پے پھیلا یا ہوا تھا۔ سنہری بال ہلکی نمی لیے پشت پے بکھرے تھے۔ کرسی دھکیلتی وہ اپنی مخصوص نشست پے بیٹھ گئی۔

سفر نے بریڈ پے جیم لگا کے اس کی پلیٹ میں رکھا۔ اور پھر بوائے ایک کاہلف پیس اس کی پلیٹ میں رکھا اور پھر ہالف اپنی پلیٹ میں۔

وہ خاموشی بریڈ دانتوں سے کترنے لگی۔
مجھے ایک دو ضروری کام ہے۔ اس لیے میں شام تک واپس آؤں گا۔ بریڈ کا ٹکڑہ منہ میں رکھتا وہ اسے بتا رہا تھا۔

اچھا ہے میں بھی دو گھڑی سکون سے گزاروں گی۔ وہ دھیرے سے منہ میں بڑبڑائی۔

Classic Urdu Material

تم یہ گل افشانی اونچی آواز میں بھی کر سکتی ہو۔ قسم سے مجھے زرہ بھی برہ نہیں لگے گا۔ وہ
جوس گلاس میں انڈھیلتا پر سکون سا بولا۔

اگر تمہیں برا لگ بھی جائے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ کندھے اچکاتے وہ بے نیاز سی بریڈ
سے انصاف کر رہی تھی۔

وہ تو مجھے پتہ ہے تمہیں زرہ بھی پرواہ نہیں۔ وہ جیسے افسوس سے بولا تھا۔ اور جوس کا گلاس
اس کے آگے رکھا۔

مجھے کافی پینی ہے۔ جوس نہیں۔ پیشانی پر بے بل ڈالے وہ ناگواری سے بولی۔

تھوڑی دیر بعد کافی پینا یہ فریش جوس ہے۔ اس کی ناگواری کو نظر انداز کرتا وہ سکون سے
بولا۔

کوئی زبردستی ہے۔ آنکھیں سکیرٹے وہ طنزیہ بولی۔

بالکل۔ سقر نے کندھے اچکاتے گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔ وہ گھونٹ گھونٹ جوس
اپنے معدے میں انڈھیلنے لگی۔

Classic Urdu Material

بیڈ پے بیٹھی وہ ریلیکس سی اس کو تیار ہوتا دیکھ رہی تھی۔ جواب اپنے بال سیٹ کر رہا تھا۔

تبھی اس کا موبائل رنگ کیا۔ اس نے مصروف سے انداز میں موبائل کان لگایا۔

ہاں کینٹ بتائوں کیا انفارمیشن ہے۔ بالوں میں ہاتھ چلاتے اس نے آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھا۔ جس پے وہ ناک چڑھاتی منہ پھیر گئی۔

ہوں۔۔۔۔۔ ٹھیک۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ کہہ کے اس نے کال بند کر دی۔ اور شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔ جب دوبارہ اس کا موبائل رنگ کیا۔ اس نے ایک مصروف سی نظر موبائل کی سکرین پے ڈالی اور پھر پرفیوم کی بوتل اٹھا کے خود پے سپرے کی۔ موبائل ہنوز رنگ کر رہا تھا۔

اٹھا بھی لو اب اسے۔ یا میرے کان کے پردے پھاڑنے ہے۔ وہ ناگواری سے پیشانی پے بل سجائے اسے گھور رہی تھی۔

اگر اگنور نہیں کروں گا تو انہیں قدر کا احساس کیسے ہوگا۔ شانے اچکاتے وہ مغروریت سے بولا۔ مریم نے آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

مطلب میں بھی تمہیں اگور کیا کرو تا کہ میری قدر بڑھے۔ وہ اثبات میں سر ہلاتی سمجھ کے بولا۔ نظریں اس کے کھلے کف پے ٹکی تھی۔ جو ٹائی باندھ رہا تھا۔

پہلے کم قدر ہے تمہاری۔ وہ اسے گھور کے رہ گیا۔ اور کف لنکس اور موبائل اٹھاتا اس کی طرف بڑھا۔

بیڈ پے بیٹھتے اس نے کف لنکس اس کی ہتھیلی پے رکھے۔ ایک بازو اس کے سامنے کرتے وہ دوسرے ہاتھ میں پکڑے موبائل پے کال پک کرتا کان سے لگا گیا۔

مریم نے اسے گھور کے دیکھا جو پیشانی پے بل سجائے مقابل کی بات سن رہا تھا۔

مسٹر سمتھ کو بتا دینا میں سیکرٹری سے بات کرنا پسند نہیں کرتا۔ اگر انہیں بات کرنی ہے تو وہ

خود مجھ سے ملنے آئے ہم پھر ہی ڈیل کرے گے۔ موبائل دوسرے ہاتھ میں شفٹ

کرتے اس نے مغرور لہجے میں جواب دیا اور کھٹاکے سے کال بند کر دی۔

جبکہ وہ کف لنکس بند کرتی منہ کھولے حیرانی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جواب موبائل پے

دوسرے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

ہاں کینٹ اگلے ایک ہفتے میری کسی بھی نیو کمپنی سے کوئی میٹنگ نہیں ہوگی۔ اگر کوئی ملنے آئے تو اسے ویٹ کروا کے واپس بھیج دینا۔ کروفر سے کہتے اس نے کال کٹ اور آبر واپکا کے اسے دیکھا جس کا منہ ابھی ابھی کھلا تھا۔

تم کتنے بد تمیز ہو۔ کیسے اس کی انسلٹ کر دی۔ وہ اپنی حیرت چھپائے بغیر بولی۔

اٹس بزنس مائی لیڈی۔ وہ بے نیازی سے بولا۔

بائے داوے تھینکس فار دس۔ کف لنکس کی طرف اشارہ کرتے کہا۔ اس نے جھینپ کے چہرہ جھکا لیا۔

اپنا خیال رکھنا میں جلدی آجائوں گا۔ میرے آنے تک ہوم ورک کر کے رکھنا۔ اور اگر

کوئی پرابلم ہو مجھے فوراً سے کال کرنا۔ اور ہاں سستی بالکل نادکھانا۔ فکر سے کہتے آخر میں

تنبیہ کی۔ جس کا اثر لیے بغیر وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگاتی نیم دراز ہو گئی۔

وہ گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کا موبائل رینگ کیا۔ اس نے مسکرا کے کال پک کی۔

کیسے ہو جگر۔ وہ پر جوش سا بولا تھا۔ شاید مقابل کوئی خاص تھا۔

Classic Urdu Material

میں ٹھیک تم سنائوں۔ کہاں غائب ہوتے ہو آج کل۔ سپیکر سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

آج کل مصروفیت بہت زیادہ ہے۔ وہ مسکرا کے بولا۔ آنکھوں کے سامنے اس کا معصوم چہرہ جگمگایا تھا۔ شہر رنگ آنکھوں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں کیا تم فارغ ہو۔ دوسری جانب وہ سنجیدگی سے بولا۔ اس کی سنجیدگی بے سقر ٹھٹھکا تھا۔

خیریت کوئی ضروری بات ہے۔ سقر نے اچھنبے سے پوچھا۔

ہاں کیا تمہارے پاس ٹائم ہے۔ دوسری جانب سنجیدگی ہنوز برقرار تھی۔

ابھی تو میری ایک میٹنگ ہے۔ لنچ میں تم گھر آ جانا وہاں تفصیلی بات کرے گے۔ گاڑی ایک نیلے شیشوں والی آسمان کو چھوتی عمارت کے سامنے جا کے رکی۔

باوردی کھڑے ملازم نے جلدی سے آگے بڑھ کے دروازہ کھولا۔ وہ موبائل کان سے لگائے کروفر سے باہر نکلا۔ ایک اور سوٹڈ بوٹڈ شخص فوراً اسے اس کی جانب لپکا اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔

Classic Urdu Material

ہاں ٹھیک ہے۔ دوپہر میں ملتے ہے پھر۔ اس کے کال کاٹتے ہی وہ شخص فوراً سے بولا۔ سر میٹنگ کے لیے آئے لوگ آدھے گھنٹے سے آپ کا ویٹ کر رہے ہے۔

ایک بات بتاؤ مجھے۔ وہ فوراً سے مڑا۔ اس کے مڑنے وہ شخص گھبرا کے چار قدم پیچھے ہوا۔ کیا سر۔ وہ تھوک نکلتا ہوا بولا۔

اس میٹنگ کی زیادہ ضرورت کسے ہے ہمیں یا نہیں۔ آنکھیں سکیرے وہ اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسکے اندر تک جھانک رہا ہو۔

انہیں۔ اپنے ماتھے سے پسینہ پونچھتے اس نے جواب دیا۔

گڈ پھر مزید آدھا گھنٹہ ویٹ کروائوں انہیں۔ اس کی ٹائی کیناٹ ٹائٹ کرتے سقر نے اس کے کندھے کو جھاڑا۔

جی سر۔ وہ فوراً سے اثبات میں سر ہلانے لگا۔ جبکہ سقر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔ اور پھر وہی ہوا ان لوگوں کو آدھے گھنٹہ انتظار کروانے کے بعد وہ میٹنگ روم

میں گیا تھا۔ میٹنگ سے فارغ ہوتے اسے ایک بج گیا تھا۔ وہ فوراً سے گھر کے لیے نکل

گیا۔ گھر پہنچتے پہنچتے اسے ڈیڑھ بج گیا تھا۔ گاڑی سے نکلتے وہ سیدھا سٹڈی روم میں بڑھ گیا

Classic Urdu Material

۔ وہ جانتا تھا وہ وہی اسکا انتظار کر رہا ہوگا۔ اور واقعی دروازہ کھولنے پے وہ اسے گلاس وال کے پاس کھڑا نظر آیا۔ سقر کی جانب اس کی پشت تھی۔ آہٹ پے وہ فوراً پیچھے کو مڑا۔
۔ برائون آنکھیں سنجیدگی سے سقر کو دیکھ رہی تھی۔

کیا حال ہے۔ سقر نے اس کے ساتھ مصافحہ کرتے مسکرا کے پوچھا۔

میں ٹھیک اور تم۔ دوسری جانب وہ مسکرا بھی ناسکا۔ اس کے روکھے انداز پے سقر کی مسکراہٹ سمٹی۔

آئی تھنک کچھ سیریس ڈسکس کرنے آئے ہو تم۔ ہیں نا حراز۔ اس کی سنجیدگی کو نوٹ کرتا وہ بھی سنجیدگی سے بولا۔ اور سربراہی کر سی پے بیٹھ گیا۔ اس کی تقلید میں دحراز نے بھی کر سی پے نشست سنبھالی۔

بالکل بہت ضروری بات کرنی ہے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنساتے آگے کو جھکا۔ اور سنجیدگی سے اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔ اس کے انداز پے سقر کا چہرہ بے تاثر ہوا تھا۔

بولو کیا بات کرنی ہے۔ وہ بھی سپاٹ انداز میں بولا۔ اور کر سی کی پشت سے ٹیک لگائی۔

Classic Urdu Material

تم آج کل کس کے ساتھ رہتے ہو۔ وہ بھی بنا کسی تاثر کے بولا تھا۔

مطلب۔ سقر نے آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا۔

مطلب کو چھوڑوں میری بات کا جواب دو۔ احراز نے اپنی بات پے زور دیا۔

میں تمہیں جواب دہ نہیں ہو۔ کہنیاں میز پے ٹکاتے اس نے انگلیاں آپس میں پھنسنائی۔ اور اس کی طرف جھکتا ٹھنڈے لہجے میں بولا۔ لیکن آنکھوں میں آگ کی تپش تھی۔

لیکن میں جاننا چاہتا ہوں تم اس لڑکی کے ساتھ کیوں رہ رہے ہو۔ وہ غصے سے بولا۔

وہ لڑکی کوئی غیر نہیں ہے۔ جواباً وہ اس سے بھی تیز آواز میں بولا تھا۔

ہنہ وہ لڑکی ایک فراڈ ہے۔ ایک گیم کا حصہ جو تمہیں ڈسٹریکٹ کرنے کے لیے بھیجی گئی

ہے۔ میری بہن آج سے نو مہینے پہلے مرچکی تھی اس حادثے میں۔ میں نے تمہیں ثبوت

بھی دکھائے تھے۔ تم کیسے میری بہن کی جگہ کسی اور کو دے سکتے ہو۔ وہ غم و غصے سے چلایا

تھا۔ آخر میں لہجے جیسے بھیگ گیا تھا۔

وہ مریم ہی ہے۔ میں اسے پہچانتا ہوں۔ وہ ایک ایک لفظ پے زور دیتا ہوا بولا۔

Classic Urdu Material

سارے ثبوت دیکھنے کے باوجود۔ وہ اس کی ہمشکل ہے بس اور کچھ نہیں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو اس کے کندھے پر وہ جلے کا نشان دیکھنا جو تم سے کوئلہ لگنے کی وجہ سے جلا تھا۔ وہ تیزی سے سوچتا ہوا بولا۔

میں نے دیکھا تھا وہ نشان ہے اس کے۔ سقر نے اطمینان سے جواب دیا۔
لیکن کیا وہ واقعی تمہارہ جلا یا ہے یا پھر خود کا۔ طنزیہ کہتے وہ کرسی دھکیلتا اٹھ گیا۔ اس کا کام ہو گیا تھا۔ مطمئن سا لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا۔ پیچھے سقر کی پرسوںچ نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا جب تک وہ او جھل نہیں ہو گیا۔

وہ بچلے آدھے گھنٹے سے کھڑا بچنگ بیگ پر بیٹھ مار رہا تھا۔ چہرہ اور گردن پسینے سے تر تھا۔
شہد رنگ آنکھوں میں جیسے آگ کے شعلے بھڑک رہے تھے۔ "وہ لڑکی ایک فراڈ ہے۔ وہ صرف تمہیں ڈسٹرک کرنے کے لیے بھیجی گئی ہے۔ میری بہن نو مہینے پہلے مر گئی تھی" ارد گرد احراز کی آواز بازگشت کر رہی تھی۔ اس کی محویت کو موبائل کی چنگاڑتی ہوئی آواز نے توڑا تھا۔

Classic Urdu Material

اس نے موبائل دیکھا تو وہاں مریم کالنگ جگمگا رہا تھا۔ وہ حیران ہوا تھا اس کے کال کرنے پر۔

وہ کال پک کرنے لگا لیکن پھر کچھ سوچ کے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ کال بند ہو چکی تھی۔ خلاف توقع اس نے دوسری کال نہیں کی تھی۔ ستر کی پیشانی پر بل پڑے۔ ٹاول سے پسینا صاف کرتا وہ روم سے نکل گیا۔ جو موبائل پر میسج ٹون رنگ کی۔ اس نے سرسری سامیج کھول کے دیکھا جہاں مریم کا میسج جگمگا رہا تھا۔

"اوہ تو تم مجھے اگنور کر رہے تاکہ تمہاری قدر بڑھے۔" ساتھ غصے والا ایمو جی تھا۔ بنا کوئی رپلائی کیے اس موبائل کی سکرین بند کر دی۔

تھوڑی دیر بعد پھر سے میسج ٹون رنگ کی۔

ستر مجھے کافی پینی ہے۔ اب کی بار ساتھ معصوم سی شکل والا ایمو جی تھا۔ وہ زیر لب

مسکرایا۔ لیکن رپلائی اب بھی نہیں کیا۔ اور کمرے میں داخل ہوا۔ "ست لڑکی خود نہیں

کافی بنا سکتی" سوچتے ہوئے اس نے سر جھٹکا۔ وارڈروب سے پڑے نکالتے وہ چینج کرنے

چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد نکلا تو اس کا ایک اور میسج جگمگا رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"تم آج گھر تو آؤ میں نے تمہاری ٹانگیں توڑ دینی ہے۔ خبردار جو تم میرے گھر آئے۔"
غصے والے بے شمار ایبوجی کے ساتھ گونسے اور جوتے بھی تھے۔ سر جھٹکتے اس نے موبائل
سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔ لیمپ بند کرتے وہ بیڈ کرائون سے ٹیک لگاتا نیم دراز ہو گیا۔ مختلف
سوچیں سوچتے وہ نیند کی وادیوں میں اتر چکا تھا۔

وہ تینوں روم میں بیٹھے کیرم بورڈ کھیل رہے تھے۔ ہیٹر سے کمرہ گرم ہو رہا تھا۔
فواد اگر تم نے چیٹنگ کی تو دیکھ لینا۔ سبین نے فواد کو تیز نظروں سے گھورہ۔

ہاں میں کب چیٹنگ کرتا ہوں۔ فواد نے معصومیت سے دونوں کو دیکھا۔
بالکل فرشتے چیٹنگ کرتے ہے نا۔ سبین نے فوراً طنز کیا۔ اور ناگواری سے تیوری چڑھائی۔
اچھا وہ دیکھو وہ کیا ہے۔ فواد نے کھڑکی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ دونوں نے فوراً مڑ
کے کھڑکی کی طرف دیکھا۔ فواد نے فوراً گونٹن اٹھا کے اپنی جیب میں رکھا۔

یہاں تو کچھ نہیں ہے۔

Classic Urdu Material

ہاں وہ پہلے ایک پرندہ تھا لیکن اب اڑ گیا۔ وہ سر کھجاتا سنجیدگی سے بولا۔ جبکہ فاطمہ اپنی تیز نظروں سے کیرم بورڈ پے پڑے کو سنز کو دیکھ رہی تھی۔

سبین آپنی یہاں ایک کوئن نہیں ہے۔ فاطمہ نے سراٹھا کے فواد کو گہری نظروں سے دیکھا۔ جو نظریں ادھر ادھر گھمار رہا تھا۔

فواد کوئن کدھر ہے۔ سبین کی پیشانی پے بل پڑے۔ فواد نے گڑبڑہ کے اسے دیکھا۔

کونسا کوئن۔ وہ تھوک نلگتے بولا۔ البتہ چہرے کے تاثرات کو بھرپور چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

وہی جو تم نے یہاں سے اٹھایا ہے۔ وہ ٹیبل پے ہاتھ مارتی غرائی۔

اچھا اچھا رکھ رہا ہو غصہ کیوں کر رہی ہو۔ کوئن جیب سے نکالتا وہ کھسیا کے بولا۔

تم خرکتیں ہی ایسی کرتے ہو۔ جن پے غصہ تو بہت کم۔ تمہارہ گلہ دبائے کو دل کرتا ہے۔ غصے سے بولتے اس نے کوئن چھینا تھا۔

Classic Urdu Material

تھوڑی دیر بعد جب فواد نے خود کو ہارتے دیکھا تو جان بوجھ کے کیرم بورڈ کو نیچے گرا دیا۔

یہ کیا تم نے۔ سبین نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ وہ بھپور معصومیت سے بولا۔

بالکل تم نے تو کچھ نہیں کیا تمہارے فرشتوں نے کیا ہے۔ وہ آستین چڑھاتی ہوئی بولی۔

قسم سے یہ فاطمہ نے کیا ہے میں نے نہیں کیا۔ وہ مظلومیت سے اپنے فرار کا راستہ
ڈھونڈتے ہوئے بولا۔ آخر کار اسے کھڑکی نظر آئی جہاں سے آسانی سے نکل سکتا تھا،

ہا میں نے کب کیا جھوٹے۔ فاطمہ نے پیشانی پر بل سجاتے فواد کو گھورا۔

تم نے ہی کیا ہے۔ وہ فاطمہ کو گھور کے بولا۔ اور کھڑکی کی طرف دوڑ لگائی لیکن براہو

قسمت کا فاطمہ نے اپنی ٹانگ آگے کی اور وہ منہ کے بل گرا،

چلو فاطمہ اپنا کیمرا سنبھالو اور ویڈیو بنا کہ شام کو انسٹا گرام پر اپلوڈ کرنا جس کا کیپشن یہ ہو

گا کہ فواد کو دن دھاڑے اس کے کمرے میں گھس کے تمام ملازمین کی موجودگی میں ایک

لڑکی نے بری طرح پیٹا۔ ڈرامائی انداز میں کہتے اس نے اپنی بائیں آنکھ دبائی۔

Classic Urdu Material

پچ کتنے افسوس کی بات ہے۔ بھائی آپ کو ایک لڑکی نے مارا۔ فاطمہ نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

تم مجھے، یعنی کہ فواد، مطلب اپنے ہونے والے مجازی خدا کو ماروں گی۔ وہ اس کی جانب قدم بڑھاتا، انگلی سے اپنی جانب اشارہ کرتا بولا۔

بالکل میں ایسا ہی کروں گی۔ سبین نے اثبات میں سر ہلاتے بالوں کی لٹ کو انگلی پے لپیٹا۔ یہ تم اچھا نہیں کر رہی تمہیں گناہ ملے گا۔ اب کی بار وہ معصومیت سے بولا۔

اور جو تم کرتے ہو اس سے گناہ نہیں ملے گا۔ سبین نے تھوڑی دیر پہلے کی حرکت یاد دلائی۔

کیا کیا میں نے۔ فواد نے سے پکڑ گمایا جس سے اس کا رخ اب دروازے کی جانب تھا
تم نے چیٹنگ کی تھی۔ سبین نے اسے دوبارہ گھورا۔

وہ تو میں اب بھی کروں گا۔ یہ کہتے وہ چھپاک سے باہر نکلا اور باہر سے دروازہ لاک کر دیا۔

فواد دروازہ کھولو۔ دروازے پے ہاتھ مارتی وہ غرائی۔

خود کھول لو مجھے اور بھی ضروری کام ہے۔ سیٹی پے دھن بجاتا وہ آرام سے کھسک گیا۔

مریم کے بنگلے پے جائوں تو اپنے کمرے میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم نظر آرہی تھی۔ کھڑکیوں سے آتی روشنی کمرے کو روشن کر رہی تھی۔

وہ آڑی تر چھی بیڈ پے لیٹی سامنے لگی دیوار کو گھور رہی تھی۔ سنہری بال تکیے پے بکھرے ہوئے تھے۔

اچھا اگر میں اپنی پرنسز کو کوئی پہیلی سلجھانے کا کہوں تو وہ سچا لے گی۔ اسکے کانوں میں اپنے بابا کی آواز گونجی تھی۔

یہ تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پتہ مجھے اتنی ساری آتی بھی ہے۔ اس نے خود کو کہتے سنا۔

نہیں وہ والی نہیں ایک ایسی پہیلی جس میں تم نے کسی چیز کو تلاش کرنا ہو۔ جیسے کوئی نمبرز ہو اور ان کے ذریعے کسی جگہ کا پتہ۔ اب کہ ان کی آواز میں سنجیدگی تھی۔ وہ کیسے۔ وہ الجھی۔

چلو میں تمہیں کچھ رولز بتاتا ہوں۔ اگر میں کوئی پزل دوں تو اسے کیسے سولو کرنا۔

Classic Urdu Material

وہ جیسے کسی نیند سے جاگی۔ بیڈ سے اٹھ کے اس نے وہ ڈائری نکالی۔

"پہلا رول: ان نمبرز کو اپنے موبائل سے ڈائل کرنا وہ کسی کا نمبر بھی ہو سکتا ہے"

اس نے جلدی سے اپنے موبائل پر وہ ہند سے ڈائل کیے اور موبائل کان سے لگایا۔

آپ کا ملایا ہوا نمبر درست نہیں ہے۔ موبائل سے ابھرتی آواز پر اس کے چہرے پر ناگواری پھیلی۔

"دوسرا رول: ان نمبرز کو ریورس کر کے ڈائل کرنا۔"

اس نے اب کے سارے نمبرز ریورس کر کے ڈائل کی۔ اور دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل کان سے لگایا۔

آپ کا ملایا نمبر درست نہیں۔ پھر وہی محسوس آواز ابھری۔ کم از کم مریم کو تو منحوس ہی لگی تھی۔

Classic Urdu Material

"تیسرہ رول: ان نمبرز کو دو حصوں میں تقسیم کرنا اور پھر دونوں حصوں کو الٹا جوڑ کے انہیں ڈائل کرنا۔"

اس نے اب نمبرز کو دو حصوں میں تقسیم کیا اور پھر الٹا جوڑ کے دوبارہ ڈائل کیا۔ ہونٹوں کو کچلتی وہ اب دوسری جانب بیل جانے کا انتظار کر رہی تھی۔ جب پھر وہی جواب موصول ہوا۔ بجھے دل کے ساتھ اس نے موبائل نیچے رکھا۔

"چوتھا رول: ان نمبرز کے لیٹرز لکھ کے انہیں دیکھنا وہ کیا بنتا ہے۔ لیکن اگر وہ کچھ نابینے تو انہیں الٹا لکھنا وہ ضرور تمہیں تمہاری جگی کا پتا دے گا۔"

کے جگمگاتے حروف کو دیکھا۔ (gnipokyn اس نے چونک کے ڈائری پے لکھے)

ان کو سیدھا کرو تو۔ وہ چونکی اس نے پہلے کیوں نہیں سوچا۔ سیدھا کرنے پے وہ بنتا تھا۔ نیکوپنگ یہ جنوب مشرقی سویڈن کے انتظامی لین کا دار الحکومت nykoping ہے۔

اس کا چہرہ خوشی سے جگمگا اٹھا۔ اسے اپنی منزل مل چکی تھی۔

Classic Urdu Material

اس نے خوشی سے چہکتے سقر کا نمبر ڈائل کیا۔ ہونٹوں پر ریگتی مسکراہٹ کو دانتوں تلے دبائے وہ اس کے کال پک کرنے کا انتظار کر رہی تھی۔

بیل جا رہی تھی لیکن وہ کال رسیو کرنے کا انتظار کر رہی تھی۔ ایک کے بعد دوسری بیل اس کا دل جیسے ڈوبنے لگا۔ اس کا ہاتھ بے دم ہو کے نیچے گرا۔ شاید وہ مصروف ہو۔ اسنے خود کو وضاحت دی۔

یا شاید پھر وہ اپنی قدر بڑھانے کے لیے کر رہا ہو۔ اس سوچ کے آتے ہی اس کی پیشانی پر لکیریں ابھری۔ اور اس نے غصے سے میسج ٹائپ کیا۔

لیکن اب کی بار میسج کا بھی جواب نہیں آیا۔

سقر مجھے کافی پینی ہے۔ اس نے معصوم سے میسج کے ساتھ میسج سینڈ کیا۔ جانے کیوں اسے یقین تھا وہ ضرور جواب دے گا۔ کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب پھر کوئی جواب نہیں آیا تو اس نے غصے سے اسے میسج کیا کہ وہ گھر نہ آئے ورنہ وہ اس کی ٹانگیں توڑ دے گی۔

ہر طرف جیسے اداسی پھیلی تھی۔ کافی دیر انتظار کے بعد وہ ہمت ہار گئی۔

Classic Urdu Material

تو تم بھی مجھ سے تھک گئے ہو۔ جب مجھے تمہاری ضرورت تھی تب میرے پاس تھے آج مجھے ضرورت ہے تو تم نے منہ پھیر لیا۔ اور کیوں نا پھیرتے میری حقیقت جاننے کے بعد تم یہی کر سکتے تھے۔ بلا مجھ جیسی لڑکی کو کون قبول کرے گا۔ اس نے تکلیف سے سوچا تھا۔ آنکھ سے آنسوؤں نکل کے اس کے گورے گال پے بہہ گیا۔

اسے سقر سے کوئی محبت نہیں تھی۔ بلکہ وہ تو خود اس سے دور رہنا پسند کرتی تھی۔ تاکہ اسے اس سے محبت نا ہو جائے۔ اس نے کبھی اس کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ بس جب تک وہ یہاں تھی تب تک اس نے اس کے ساتھ رہنا تھا کیوں کہ یہ اس کے بابا کی خواہش تھی ان کا حکم تھا۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا جانے کیوں وہ خوش فہم ہونے لگی تھی۔ اتنی دیر بعد کسی کئیر کرنے پے وہ مسحور ہونے لگی تھی۔ لیکن اب اس کی اس حرکت پے اس کے دل کو جیسے ٹھیس پہنچی تھی۔ پورے وجود میں جیسے تکلیف سی بھر گئی تھی۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی۔ لیکن اس کی چھٹی حس اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ اسے جان بوجھ کے اگنور کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تکلیف یہ نہیں ہوتی کہ آپ کسی سے محبت کرے اور آپ کی محبت کے بدلے وہ آپ کو دھتکار دے۔ آپ کی محبت کی توہین کرے۔ تکلیف تب ہوتی ہے جب کوئی آپ کی زندگی میں آئے۔ آپ کو اپنی محبت کا یقین دلائے۔ آپ کو اپنی عادت ڈالے اور پھر جب آپ اس کے عادی ہو جائے تو وہ آپ کو نظر انداز کرے تب ہوتی ہے تکلیف۔ اور شدید تکلیف ہوتی ہے۔

اسے بھی ہو رہی تھی تکلیف اور شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ اس نے دھندلائی نظروں سے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھا۔ اور پھر جیسے خود ہی ہنس دی ایک ازیت بھری ہنسی۔

آنکھیں زور سے بند کرتے اس نے آنسوؤں کو اپنے اندر اتار اٹھا۔ دل میں ایک گرہ لگ گئی تھی۔ چہرہ ہاتھوں سے رگڑتی وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔ چال میں پختگی تھی۔

بریف کیس نکال کے اس نے اس میں سے پیرز نکالے تھے۔ اس کے بابا کا ایک گھر نیکو پنگ میں تھا۔ اور یقیناً وہ پیپر ز وہاں ہی تھے۔

پیپر ز بیڈ پے رکھتے وہ اپنے کپڑے نکالتی باتھ روم کی طرف بڑھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ تیار سی گاڑی میں بیٹھی ہارن بجارہی تھی۔ جب گارڈ اس کی طرف آیا۔

Classic Urdu Material

سوری میم سر نے منع کیا ہے ان کی اجازت کے بغیر میں آپ کو کہی بھی نا جانے دو۔ اس نے مودب انداز میں سر جھکائے سقر کا پیغام اسے پہنچایا۔

اس کی بات پے مریم نے آنکھیں سکیریں۔ اندر تک کرواہٹ گل گئی تھی۔

تم گیٹ کھول رہے ہو کے نہیں۔ سٹیرنگ پے ہاتھ جمائے وہ دھاڑی تھی۔

سوری میم لیکن سر کی اجازت کے بغیر نہیں۔ وہ سر جھکائے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

مریم نے غصے سے اسے دیکھا۔ اور پھر انکیشن میں چابی گماتے گاڑی بند کی۔ دروازہ کھولتی باہر نکلی۔ گارڈ فور آپچھے کو ہوا۔

تم گیٹ کھولو گے نہیں۔ اپنے ہاتھ کو بند کرتی وہ سکون سے بولی۔

سوری میم سر۔ ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے جب مریم کا ہاتھ گھوما اور وہ شخص

لڑکھڑاکے پیچھے کو گرا۔

اس کی ناک سے خون کا فوارہ پھوٹا تھا۔

Classic Urdu Material

تمہاری اتنی ہمت تم مجھے روکوں گے مریم اسماعیل کو۔ اسے کالر سے پکڑے وہ غصے سے چنگاڑی۔

گیومی یور موبائل۔ ایک ہاتھ آگے کرتے اس نے سکون سے کہا۔
گارڈ نے کانپتے ہاتھوں سے موبائل اسے پکڑا یا۔ موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔

میرے جانے کے بعد یقیناً تم اپنے اس دو ٹکے کے سر کو کال کر کے بتائوں گے ہیں
نا۔ آنکھیں سکیرے وہ سکون سے بولی۔

گارڈ نے نفی میں سر ہلایا۔

گڈ تم اسے بتا بھی نہیں سکوں گے۔ تمسخر سے مسکراتے اس نے موبائل نیچے پھینکا اور
اپنے جوتوں اسے ضربیں لگائیں جب وہ بالکل نکارہ ہو گیا تو ہاتھ جھاڑتی وہ گاڑی کی طرف
بڑھی۔

گارڈ نے فوراً گیٹ کھولا اور وہ گاڑی بگھاتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

Classic Urdu Material

پچھے گاڑنے تاسف سے ٹوٹے ہوئے موبائل کو دیکھا اور ہاتھ کی پشت سے خون صاف کرتا گیٹ بند کرنے لگ گیا۔

گاڑی برق رفتاری سے اونچے نیچے راستوں سے گزر رہی تھی۔ وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے ڈرائیو کر رہی تھی۔ میپ کے ذریعے وہ راستے کا تعین کر رہی تھی۔ سٹیرنگ پے دھرے سفید ہاتھوں کی رگیں ابھری ہوئی تھی۔ گرے آنکھیں غصے سے لال تھی۔

نیکوپنگ شہر نیکوپ دریا کے منہ میں بالٹک سمندر کے ساتھ واقع ہے۔ یہ شہر 1250 سے پہلے بلندیوں کے قریب ایک بازار کے طور پر پیدا ہوا۔ جہاں نیکوپنگ کیسل بارہ سو ساٹھ میں شہر کے طور پر تعمیر کیا گیا۔ اس وقت کے ساتھ یہ سویڈن کے پرنسپل گھاٹوں میں سے ایک بن گیا۔ خاص طور پر گسٹا آئیس اور چارلس نو کے وقت کے بعد یہ ڈیوک کے طور پر رہتا تھا۔

شہر کی صنعت فلو کی طرف سے آئرن ورک اور پیٹیل، آٹا اور ٹیکسٹائل ملز، فرنیچر فیکٹریوں کی وجہ سے مشہور ہوا۔ اس کی تاریخی عمارت میں بارہویں صدی سینٹ نیکولائی چرچ، نیکوپنگ کیسل کے بحال شدہ کھنگالیں شامل ہے۔ جواب سوڈر مینا لینڈ میوزیم پر

Classic Urdu Material

مشتعل ہے۔ نیکو پنگ ملارین وادی کے وسیع علاقے کا حصہ ہے۔ تقریباً سو کلو میٹر اندرونی اسٹاک ہوم سے دور واقع ہے۔ یہ ایک سمندر کی آب و ہوا کی حدود کو برقرار رکھتا ہے جس کی وجہ سے گرم موسم گرم، اور سرما میں برفانی آبشار برستی ہے۔

گاڑی اب شہر کی حدود میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی جب ایک ناکہ بندی کی وجہ سے اسے گاڑی روکنی پڑی۔

گیومی پور کارڈ۔ ایک آفیسر نے اس کی طرف کھڑکی میں جھکتے ہوئے کہا۔ اس نے خاموشی سے اپنا آئی ڈی کارڈ آفیسر کو پکڑا یا۔ تبھی وہاں کھڑے ایک آفیسر نے ایک دوسرے آفیسر کو آنکھ سے اشارہ کیا وہ آفیسر فوراً سر ہلاتا اس کی گاڑی کی ڈیگی چیک کرنے لگا اور ایک بیگ اسکی ڈیگی میں رکھا۔

آل کلئیر سر۔ ڈیگی بند کرتا وہ اونچی آواز میں بولا۔

آفیسر کے پیچھے ہٹتے ہی اس نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

اس شخص نے موبائل پے نمبر ڈائل کرتے موبائل کان سے لگایا۔

سر آپ کا کام ہو گیا ہے۔ کال ریسیو کرتے وہ مطمئن سا بولا۔

Classic Urdu Material

گڈ جاب۔ پیسے تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہو گئے ہیں۔ سپیکر سے ایک بھاری مردانہ آواز ابھری۔

آفیسر نے سر ہلاتے موبائل جیب میں ڈال لیا۔

مزید آہے گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد وہ مطلوبہ ٹائون میں پہنچ چکی تھی۔ اب مسئلہ گھر ڈھونڈنے کا تھا۔ اس نے گاڑی ایک سائیڈ پے روکتے گردن گھما کے باہر دیکھا۔ یہ ایک پوش علاقہ تھا۔ سڑک کے دونوں اطراف اونچی اونچی کوٹھیاں بنی تھیں۔ سڑک پے اکادکا لوگ ہی نظر آرہے تھے۔ ارد گرد قطار میں سبزہ زار بنا تھا جو پورے علاقے کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہا تھا۔ زیادہ تر کوٹھیاں بیلوں سے ڈھکی تھیں۔ ہر کوٹھی کے باہر اس کا ہائوس نمبر جگمگا رہا تھا۔ اس نے ایک پرسکون سانس خارج کیا۔ اس کی ایک اور مشکل آسان ہو گئی تھی۔ اس نے انکیشن میں چابی گھماتے گاڑی سٹارٹ کی مزید پانچ منٹ وہ اپنی مطلوبہ جگہ کے سامنے کھڑی تھی۔ گاڑی لاک کرتی وہ باہر نکلی۔

نظریں اٹھا کے اس نے سامنے کھڑی سرخ پتھروں والی عمارت کو دیکھا۔ اسے دیکھ کے لگ رہا تھا کہ وہ ایک عرصہ سے بند ہے۔ ایک گہرہ سانس خارج کرتی وہ اندر بڑھ گئی۔ بیگ

Classic Urdu Material

سے چابیوں کا گچھا نکالتے اس نے گیٹ کھولا۔ تھوڑی محنت کے بعد بلا خروہ کامیاب ہو گئی تھی۔

شام کے دھندلے سائے ہر طرف پھیلنا شروع ہو چکے تھے۔ سقر کا بنگلہ بھی مصنوعی روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔

کسی احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی۔ اس نے نظریں گما کے ارد گرد دیکھا۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ سقر نے ہاتھ بڑھا کے لیمپ جلایا۔ پورا کمرہ روشنی سے نہا گیا۔ سائیڈ ٹیبل سے موبائل اٹھاتے اس نے وال کلاک کی جانب دیکھا جہاں شام کے تین بجے ہوئے تھے۔ وال کلاک سے نظریں ہٹاتے اس نے موبائل کی سکرین کی طرف دیکھا جہاں مریم کا میسج جگمگا رہا تھا۔ اس نے میسج کھولا۔

"آج کے بعد تم یا تمہارہ گارڈ میرے گھر کے آس پاس بھی نظر آئے تو میں نے اس سے بھی برا حال کرنا ہے۔" میسج پڑھ کے اس کی آنکھوں کی پتلیاں سکڑی تھیں۔ اس کا مطلب

Classic Urdu Material

وہ گھر سے باہر تھی۔ "شٹ" اس نے غصے سے بیڈپے تیج مارا۔ اور میسج کا ٹائم دیکھا جو ایک بجے کے قریب آیا تھا۔ سقر نے جلدی سے اس کی لوکیشن چیک کی۔ اور لوکیشن دیکھ وہ سپرنگ کی طرح اچھلا تھا۔ وہ شہر سے باہر تھی۔ سقر نے جلدی سے اس کا نمبر ڈائل کیا اور اسے دوسرا حیرت کا جھٹکا لگا مریم نے اس کا نمبر بلاک کیا ہوا تھا۔

"تو کیا وہ اس سے ناراض ہو کے گئی ہے۔" موبائل کو کان سے ہٹاتے اس نے حیرت سے سوچا۔ اسے اب شرمندگی ہو رہی تھی۔ اس نے کیوں اس کی کال رسیو نہیں کی اس کی جان کو خطرہ اور سب جانتے ہوئے اس نے کیسے اسے اکیلا چھوڑ دیا۔

اس سوچ کے آتے ہی سقر نے اس کی ہارٹ بیٹ چیک کی وہ معمول سے زیادہ تیز تھی۔ اس کی پیشانی پے بل پڑے۔ وارڈروب سے اپنا کوٹ اور جیکٹ نکالتا وہ فوراً باہر کو لپکا۔

میں جارہا ہوں۔ لیکن جیسے میں کال کروں تم فوراً ٹیم تیار کر کے پہنچ جانا۔ لائونج میں کھڑے کینٹ کو ہدایت دیتا وہ تیزی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔ اسے دیکھتے گاڑی نے فوراً گیٹ کھولا۔ وہ طوفان کی طرح گاڑی اڑتا وہاں سے چلا گیا۔ گاڑی اونچے اونچے راستوں پے دھول اڑاتی چل رہی تھی۔ وہ مسلسل اس کی لوکیشن چیک کر رہا تھا جو ایک ہی جگہ کی آرہی تھی۔ دو

Classic Urdu Material

گھنٹے کا راستہ وہ آدھے گھنٹے میں تہہ کرتا ہوا پہنچا۔ اب وہ الرٹ سا سرخ پتھروں والی کوٹھی کے سامنے کھڑا تھا۔ جسے دیکھ کے اندازہ ہو رہا تھا وہ کافی عرصے سے بند ہے۔

گن لوڈ کرتا وہ محتاط سا اندر بڑھ رہا تھا۔ گیٹ سے اندر آتے ہی سرخ پتھروں کی بل کھاتی روش بنی تھی جس کے دونوں جانب وسیع لان تھا جو ویران پڑا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ اندرونی دروازے کی جانب بڑھا۔ آہستہ سے دروازہ دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا۔ تبھی کسی نے اسے حملہ کیا اس نے ایک جھٹکے سے حملہ آور کو اپنے شکنجے میں لیا اور اس پر وار کرنے لگا جب جانی پہچانی آواز پر اس کا ہاتھ ہوا میں معلق ہوا۔

چھوڑ مجھے۔ وہ خود کو آزاد کرتی چیختی تھی۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ اس کا رخ اپنی طرف کرتے سقر نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

چھوڑوں مجھے۔ مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔ اسے خود سے دوردھکیلتی وہ غرائی تھی۔

سقر نے حیرت سے اسے دیکھا۔ وہ واقعی اس سے ناراض ہو کے آئی تھی۔

Classic Urdu Material

میں پورا حق رکھتا ہوں تم سے پوچھنے کا۔ شوہر ہو تمہارا۔ اس کی ناراضگی کے پیش نظر وہ دھیمی مگر سنجیدہ آواز میں بولا۔

میں ایسے کسی حق و نہیں مانتی۔ وہ پتھر اے لہجے میں بولی تھی۔

ویسے تم گھر سے باہر کیسے نکلی۔ اسے آزاد کرتا اب وہ استفسار کر رہا تھا۔ مریم نے ایک نظر اسے دیکھا اور اگلے ہی لمحے اس کا ہاتھ گھوما تھا اور ستر کے چہرے پے پڑا۔ لیکن وہ مضبوطی سے اس کے سامنے کھڑا رہا۔

یہ حال کیا تھا تمہارے گارڈ کا۔ لیکن اگر آج کے بعد تم مجھے نظر آئے تو اس سے برا حال کروں گی۔ انگلی اٹھا کے وارننگ دی گئی۔

تو میرا اندازہ ٹھیک تھا تم ناراض ہو کے آئی ہو۔ ستر نے اس کی جانب قدم بڑھاتے اپنے خدشے کی تصدیق کی۔

ہنہ میں کیوں ہونے لگی تم سے ناراض۔ اسے گھورتی وہ تنفر سے بولی تھی۔ لیکن لہجے میں دکھ واضح تھا۔ جسے ستر نے شدت سے محسوس کیا۔ اسے ڈھیروں ندامت نے آن گھیرا انجانے میں ہی سہی وہ اس معصوم شہزادی کا دل دکھا گیا تھا۔

Classic Urdu Material

اچھا آئی ایم سوری۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ مدھم سا بولا۔ وہ سقرا براہیم جو کبھی کسی کے سامنے نہیں جھکا تھا۔ جس کے آگے ایک دنیا جھکتی تھی۔ وہ اس معصوم شہزادی کے سامنے جھک گیا تھا۔

وہ فوراً سے پیچھے کو ہوئی۔ "سقرا براہیم مجھے تم سے کسی سوری کی ضرورت نہیں ہے تم جاؤں یہاں سے۔" اس کی آنکھوں میں اپنی گرے آنکھیں گاڑتی وہ ایک ایک لفظ پے زور دیتی مضبوطی سے بولی۔

لیکن مجھے تو کرنی ہے نا۔ آئی ایم سوری میری جان میں نے تمہاری کال رسیو نہیں کی۔ اس خود سے قریب کرتے وہ دھیرے سے بولا۔

چھوڑو مجھے۔ میں کوئی کھلونا نہیں ہو کہ جس کا جب دل کیا مجھ سے کھیل لیا کسی نے نفرت سے توڑ دیا تو کسی نے محبت سے کھیل رچا کے توڑ دیا۔ جب تمہارے دل کیا تم نے پیار محبت

کی باتیں کر لی۔ جب دل کیا ڈانٹ لیا۔ جب دل کیا خیال رکھ لیا، تنیلی کا چھالہ بنا لیا۔ اور جب دل کیا مجھے انور کر دیا۔ مجھے تمہاری محبت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ مجھے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اس سے دور ہوتی وہ چیختی تھی۔ ناچاہتے ہوئے آواز میں نمی

Classic Urdu Material

گل گئی تھی۔ آنکھوں میں کرچیاں سی چب رہی تھی۔ اپنے آنسوؤں چھپانے کو وہ رخ بدل گئی۔

سقر نے تاسف سے اسے دیکھا۔ وہ اس سے شدید بدگمان ہو چکی تھی۔

آئی ایم سوری میں نے تمہارہ دل دکھایا ایک آخری دفعہ معاف کر دو۔ اس کے گرد بازوؤں لپیٹتے وہ گھمبیر لہجے میں بولا۔ اور اس کے کندھے پر اپنی ٹھوڑی ٹکائی۔

مریم نے نفی میں سر ہلایا۔ ہونٹوں سے ایک سسکی نکلی تھی۔ گرے آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔

میں جانتا ہوں میں نے غلط کیا ہے۔ تم مجھے سزا دے دو۔ مار لو لیکن یوں خود کو تکلیف نا دو میں

تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔ اس کے گال سے اپنی گال مس کرتا وہ محبت سے چور

لہجے میں بولا۔ مریم کی آنکھوں سے گرتے آنسوؤں اس کی تھوڑی کو بگھوتے سقر کے ہاتھ

پر گر رہے تھے۔ لمبے لمبے سانس لیتے وہ اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی

تھی۔ لیکن اس کا لمس اور نرمی اسے پھر سے پگلا رہے تھے۔ اور وہ پگھل رہی تھی۔ کیا تھا وہ

شخص۔۔۔ محبت۔۔۔ انعام۔۔۔ معجزہ۔۔۔ اس کا دل کیا وہ اسے سب کچھ بتا دے لیکن

Classic Urdu Material

اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے سختی سے آنکھیں بند کی۔

پلیز معاف کر دو اپنے شوہر کو ایک آخری غلطی سمجھ کے۔ وہ مظلومیت سے بولا۔ مریم نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

آئی ایم سوری نا۔ گرفت مضبوط کرتے وہ لاڈ سے بولا۔ وہ کافی حد تک کمپوز ہو چکی تھی۔ اس نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

پلیز نا۔ اس نے جیسے منت کی۔ لیکن وہ بھی پتھر بن گئی۔

I know it seems pointless to tell you again

But I couldn't say it enough if I tried

I am so terribly sorry that I hurt you the way

that I did

I know you're angry and hurt, and that came to

you because of my actions

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

I never wanted to see you in pain

It is a mistake I will always regret

And I never want that to happen again

I promise that I am honest and true

When I say to you that I won't hurt you again

I love you, and miss you.

جذبات سے چور لہجے میں بولتے سقر نے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔ اور اس کے آنسوؤں

صاف کیے۔ اس کے چہرے سے اس کی تکلیف کا اندازہ کیا جاسکتا تھا۔ وہ مزید شرمندہ

ہوا۔

پلیزاب چپ کر جائوں۔

سقر۔ اس کے سینے سے لگتی وہ پھر سے رو دی۔ "تم بہت برے ہو۔" ہچکیوں کے درمیان

وہ بولی۔

Classic Urdu Material

میں جانتا ہو میں بہت برا ہو۔ اب پلیز معاف کر دو۔ اس کی پیٹھ سہلاتا وہ متانت سے بولا۔

مجھے لگا تم مجھے چھوڑ دو گے۔ سسکیاں بھرتے اس نے اپنے بدترین خدشے کا اظہار کیا تھا۔

میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا میریم۔ یہ بات اپنے دل سے نکال دو۔ تم صرف میری ہو

۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بس یہ یاد رکھو۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے وہ مضبوطی سے

بولا۔ سنہری آنکھوں میں صرف اس کا عکس تھا۔ آنکھوں میں جیسے روشنی پھوٹ رہی

تھی۔ مریم نے اس کی آنکھوں میں سچائی دیکھی تھی۔ بے انتہا محبت تھی۔

لیکن کیا سب جاننے کے بعد بھی محبت ہوگی۔ اس نے سختی سے گرے آنکھوں کو بند کیا

۔ وہ خود کو کسی بھی خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ لیکن یہ بھی سچ تھا وہ اس کے

حصار سے بھی نہیں نکلنا چاہتی تھی۔ ایک تحفظ محسوس کرتی تھی وہ۔

مجھ سے نظریں ناچرایاں کر وٹل گرل۔ اس کی بند پلکوں کو چومتا وہ مدھم لہجے میں

بولا۔ اس کا چہرہ سرخ ہوا۔ آنکھیں کھولتی وہ جھجک کے پیچھے ہوئی۔

Classic Urdu Material

اونہوں مجھ سے دور ناہوا کروں۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ منحور لہجے میں بولا اور اسے مزید قریب کیا۔ وہ چہرہ جھکا گئی۔ چہرے پے اس کی گرم سانسوں کی تپش اسے سکون بخش رہی تھی۔ دوپہر والی تکلیف جیسے کہی دور جاسوئی تھی۔

تم میرے لیے بہت معتبر ہو۔ میں ہمیشہ تمہیں اپنے قریب دیکھنا چاہتا ہوں۔ نرمی سے بولتے اس کے سر دلبوں کو سہلا رہا تھا۔ اس کی پلکیں بوجھل ہوئی۔ اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھتا وہ اس کے چہرے پے جھکا۔ تبھی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور پھر ہر طرف گہرا سکوت چھا گیا۔ فضا میں بارود کی بو چاروں سو پھیلی ہوئی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com ماضی۔

وہ برائون آنکھوں والا بچہ ادا سی سے پارک میں بیٹھا دھرا دھرا دیکھ رہا تھا۔ ہمیشہ چمکنے والی آنکھیں آج ادا سی تھیں۔ بہار کا موسم تھا۔ پورا باغ رنگ برنگے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھولوں پے منڈلاتی تتلیاں ان کا رس چوس رہی تھی۔

ایک طرف بچے کھیل رہے تھے۔ ہنستے کھلکھلاتے بچے جن کے چہروں سے زندگی چھلک رہی تھی۔ اس نے حسرت سے ان کھلکھلاتے ہوئے چہروں کو دیکھا۔ "کیا کوہہ کبھی دوبارہ زندگی میں ان بچوں کی طرح کھیل سکے گا۔ کیا کبھی وہ مسکرا سکے گا۔" اس نے یاسیت سے سوچا۔ دماغ نے فوراً نفی میں جواب دیا۔

یہ انسانی فطرت ہے وہ جب بھی کسی غم میں مبتلا ہوتا ہے تو سب سے پہلے یہی سوچتا ہے کہ وہ کبھی بھی دوبارہ زندگی میں خوش نہیں رہ سکے گا۔ لیکن پھر وقت گزرتا ہے۔ ہمارے زخم بھرنے شروع ہوتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ وہ مند مل ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اور پھر ہم مسکراتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔ وہ جو ایک دعویٰ ہوتا ہے کہ ہم کبھی خوش نہیں ہو پائے گے دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں اتنا مصروف ہو جاتے ہیں کہ پیچھے دیکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ "اس وقت سنگی بیٹچ پے بیٹھے احراز اسماعیل نے بھی یہی سوچا تھا کہ وہ اب کبھی بھی زندگی میں مسکرا نہیں سکے گا۔ اسے اپنی زندگی بے معنی سی لگی تھی۔ ایک شخص خاموشی سے اس کے پاس آ کے بیٹھا۔ لیکن احراز نے گردن گما کے اسے نہیں دیکھا۔ وہ ابھی بھی حسرت سے اپنے سامنے بے فکری سے کھیلتے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

کیا تمہارہ کوئی اپنا کھو گیا ہے۔ اس شخص نے اس کی نظروں کے تعقب میں دیکھتے ہوئے مدھم لہجے میں پوچھا۔

ہاں بہت اپنا۔ احراز نے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورتے جواب دیا۔
کسی نے چھین لیا۔ یا وہ خود چلا گیا۔ احراز پے ایک اچٹنی نظر ڈالتے اس شخص نے اگلا سوال کیا۔

کسی نے چھین لیا ہے۔ وہ افسردگی سے گردن جھکاتا ہوا بولا۔ اور ناخنوں کو خرچنے لگا۔

تو تم بدہ نہیں لو گے کیا۔ یا پھر بزدلوں کی طرح منہ چھپا کہ بیٹھے رہوں گے۔ اس کی بات پے احراز نے چونک کے اسے دیکھا۔ "بدلہ"۔ وہ زیر لب بڑبڑایا۔

ہاں بدلہ۔ جب کوئی آپ سے آپ کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے تو آپ کو بھی چاہیے آپ اس سے اس کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے۔ اس شخص نے چمکتی آنکھوں سے احراز کو دیکھا۔ جس کی تحیر سمٹ آیا تھا۔ "لیکن ہم دونوں کا قیمتی رشتہ تو وہی تھا۔" احراز کو اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی۔

Classic Urdu Material

تم جانتے ہو انسان کی سب سے قیمتی چیز کیا ہوتی ہے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "کیا
"۔ احراز نے سوالیاں نظروں سے اس اجنبی شخص کو دیکھا۔

"عزت۔" وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ احراز فوراً سے بدکا جیسے کسی بچھوں نے
اسے ڈنگ مارا ہو۔

وہ میری بہن ہے۔ وہ ماتھے پے بل ڈالتے ہوئے بولا۔

"اور اس دن اس سنگی بیٹھنے پر بیٹھے احراز اسماعیل نے پہلی دفعہ مریم اسماعیل کو اپنی بہن
تسلیم کیا تھا۔ اسے شدت سے اپنے اور اس کے درمیان موجود پاکیزہ رشتے کا احساس ہوا
تھا۔ احراز اسماعیل کو اس اجنبی شخص پے ایک دم ڈھیروں غصہ آیا تھا۔ "اس نے سختی سے
مٹھیوں کو بھینچا۔

لیکن سوتیلی۔ وہ شخص تنفر سے بولا۔ احراز نے حیرانگی سے اس اجنبی شخص کو دیکھا۔

آپ کو کیسے۔ حیرت سے وہ بمشکل چند لفظ ہی بول سکا تھا۔ "میں تمہارے دوست ہو۔ تمہارے
غمگسار۔ مجھ پر یقین رکھو۔" احراز کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھتے وہ اپنائیت سے بولا۔ اور اپنی
چمکتیا نکھیں اس کی متحیر آنکھوں میں ڈالی۔

Classic Urdu Material

نہیں وہ میری بہن ہے۔ نفی میں سر ہلاتے احراز نے اپنا ہاتھ کھینچا۔ اور بھاگتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔ اسے اس اجنبی شخص سے خوف محسوس ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اسے اپنے اندر جھکڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

اس شخص نے اطمینان سے احراز کو دور جاتے دیکھا۔ "بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے۔ لیکن آنا تمہیں میرے پاس ہی ہے۔" وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اسماعیل تمہاری بربادی شروع۔ مدھم آواز میں کہتے اس نے قہقہہ لگایا۔ اور پھر اس کے قہقہے بلند ہونے لگے۔ پرندوں کے مرغول اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ پارک اب خالی ہو چکا تھا۔ وہ اجنبی شخص قہقہے لگاتا بلکل پاگل لگ رہا تھا۔

وہ پوری محویت سے اپنے سامنے لیٹی مریم کو سوپ پلا رہی تھی۔ اس کے ساتھ بیٹھی سبین ساتھ ساتھ نیپکن سے اس کا چہرہ صاف کر رہی تھی۔ وہ پوری توجہ کے ساتھ اپنا کام کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

ماما بس۔ مریم نے ہاتھ سے چچ کو دھکیلتے نحیف آواز میں کہا۔

بیٹا تھوڑا سا سوپ اور پی لو۔ پھر آپ کو میڈیسن بھی کھانی ہے۔ وہ محبت سے اس کے بال سہلاتی ہوئی بولی۔ وہ کتنی مر جھاگئی تھی۔ بیٹی کی اس حالت پر مثل کا دل خون کے آنسوؤں روتا تھا۔

ماما اور نہیں کھایا جاتا۔ وہ آنکھیں بند کرتی بے بسی سے بولی۔
اچھا پھر کچھ لادو میں اپنی پرسنز کو۔

نہیں ماما میرا دل نہیں کر رہا۔ وہ منہ بسورتی بددلی سے بولی
ڈول میں آپ کو چاکلیٹ لاکے دو۔ سبین نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے اسے چاکلیٹ کھانے پر اکسایا۔

ہاں۔ مریم نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے تم دونوں بیٹھو میں چاکلیٹس بھیجتی ہو۔ مثل سبین کو اس کے پاس بیٹھنے کی تلقین کرتی باہر نکل گئی۔

Classic Urdu Material

ڈول چاکلیٹ کھائے گی اب۔ ہیں ناڈول۔ پھر ہم دونوں ڈھیر ساری باتیں کرے گے۔ پھر میں اپنے ٹوائز بھی دوگی آپ کو کھیلنے کے لیے۔ اس کے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں سے چھوتی سبین اسے بہلا رہی تھی۔ ایک عرصہ بعد وہ اسے میسر آئی تھی۔ اس وقت سبین کو خود پے ریشک محسوس ہوا۔ اس کی ڈول اس کے پاس سقر نام کا کاٹا جوان کی زندگی میں تھا وہ نکل چکا تھا۔ وہ مطمئن سی اس سے باتیں کرنے لگ گئی۔

وہاں سے گزر رہا تھا جب اس نے مریم کی نجیف سی آواز سنی تھی۔ "کیا سقر بھی آئے گا ہمیں چاکلیٹ کھانے سے منع کرنے۔" وہ ایک آس لیے سبین سے پوچھ رہی تھی۔

احراز نے اس کے چہرے پر حسرت کے رنگ پھیلنے دیکھے تھے۔ سبین نے بے اختیار نظریں چرائی تھی۔

ہم کل شاپنگ پے جائے گے پھر ڈھیر ساری چیزیں لے کے آئے گے۔ وہ بات بدلتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

کیا سقر بھی جائے گا ہمارے ساتھ شاپنگ پے۔ وہ معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کی عجیب خواہش پے احراز کے دل پے جیسے کسی نے ہاتھ ڈالا تھا۔ وہ اکیلا نہیں تھا وہ لڑکی بھی سقر کے لیے اتنی ہی دیوانی تھی۔

بے اختیار سقر کا دل چاہا کہ وہ اسے اپنے سینے سے لگالے۔ اور اسے کہے سقر نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو ہونا تمہارا بھائی۔ "بھائی۔" وہ جیسے اپنے ہی الفاظ پے چونکا تھا۔

"جب کوئی آپ سے آپ کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے تو آپ کو بھی چاہیے آپ اس سے اس کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے۔" اس کے کانوں میں اس اجنبی شخص کی آواز گونجی تھی۔ اور جیسے اس کے بڑھتے قدم کسی نے زنجیر کیے تھے۔

نفی میں سر ہلاتا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ جو ایک نرم گوشہ اس کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ اب پھر سردی مہری کی نظر ہو گیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ ایک دن مریم اسماعیل سے بدلہ لے کے رہے گا چاہے اسے مارنا ہی کیوں نا پڑے۔ کمبل لپیٹتے اس نے یہ آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور خفگی سے منہ موڑتا ہوا لیٹ گیا۔ وہ خود سے بھی ناراض نظر آ رہا تھا۔

حال۔

رات اپنے پر محل کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔

وہ کاریڈور سے گزر رہی تھی جب اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔ سبین نے چونک کے آواز کی سمت میں دیکھا۔ وہ آواز اس کے دادا کے کمرے سے آرہی تھی۔ اس کے پورے وجود میں بے چینی پھیلی۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ کمرے کی جانب بڑھی۔ دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔ دروازے کی جھری سے سبین نے اپنے دادا کا نحیف وجود روتا ہوا دیکھا۔ اس نے فوراً دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ ہینڈل پے جمایا لیکن دوسری جانب سے ادا کیے گئے الفاظ سن کہ اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا تھا۔

معاذ مجھے مزید ناٹرپاؤں۔ میں اپنی بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے اسماعیل کی آخری نشانی ہے۔ مجھے لے چلوں اس کے پاس۔ سبین نے فاروق صاحب کو بلکتے ہوئے کہتے سنا۔ جھری میں سے اسے اپنا باپ نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اب ان کے بازوؤں نظر آرہے تھے۔ جو وہ فاروق صاحب کے گرد پھیلائے انہیں تسلیاں دے رہے تھے۔

Classic Urdu Material

بابا اس کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ وہ آپ لوگوں سے مل سکے۔ اسے کچھ وقت چاہیے۔ معاذ نے انہیں دلیل دی۔

سبین نے الجھ کے انہیں دیکھا۔ وہ کس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کون بیمار ہے۔ مجھے کچھ نہیں سننا معاذ تم مجھے بس اس کے پاس لے چلوں۔ اس میں میرے اسماعیل کی خوشبو ہے۔ مجھے محسوس کرنا ہے۔ وہ اب اس کی منت کر رہے تھے۔

تم کیوں نہیں لے کے جاتے مجھے اس کے پاس۔ معاذ کو خاموش دیکھ کے وہ دوبارہ گڑ گڑائے۔ معاذ نے بے ساختہ نظریں چرائی تھی۔ احساس ندامت نے انہیں اپنے شکنجے میں جکڑا تھا۔

کیا بتاتے انہیں کہ ان کے اسماعیل کی آخری نشانی کے ساتھ کیا قیامت ٹوٹی ہے۔ وہ جانتے

تھے اگر وہ ان سب رشتوں کو اس سے متعارف کرواتے تو وہ ان سے سو سوال کرے گی

۔ کہ کہاں تھے یہ سارے رشتے جب اس کی دنیا تباہ ہوئی تھی۔ تب کوئی کیوں نہیں آیا

اسے بچانے۔

Classic Urdu Material

بابا میں بہت جلد ملو انوں گا آپ کو۔ بس تھوڑا سا انتظار کر لے۔ معاذ نے ان کے سامنے
التجا کی تھی۔

باہر کھڑی سبین کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔ "بابا کس کی بات کر رہے ہیں۔" اس
کے دماغ میں مسلسل یہی بات گردش کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی اگر ڈائریکٹ پتہ کرتی تو
اسے کچھ بھی نہیں پتہ چلنا تھا۔ اب اسے یہ سب اپنے طریقے سے معلوم کرنا تھا۔ کچھ
سوچتی وہ وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ معاذ مسلسل انہیں تسلیاں دے رہا تھا۔ پتہ نہیں وہ
مطمئن ہوئے تھے کہ نہیں لیکن چپ ضرور ہو گئے تھے۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جو سہمی سی اس کے سینے میں منہ چھپائے لرز رہی
تھی۔ باہر اب ایمبولینس اور پولیس کے سائرن کی آوازیں فضا میں گونج رہی تھی۔ گھر کا
اگلا حصہ آگ کی لپیٹ میں تھا۔ سپیکر میں گونجتی آفیسر کی آواز پے وہ جیسے ہوش میں آیا

Classic Urdu Material

تھا۔ آفیسر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا کہہ رہے تھے۔ آگ تیزی سے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔

اسے جلدی سے یہاں سے نکلنا تھا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ پورے گھر میں لکڑی کا کام تھا جو آگ کے پھیلنے میں مدد کر رہا تھا۔

مریم یہاں کوئی پچھلا دروازہ ہے کیا۔ اسے خود سے علیحدہ کرتے وہ تیزی سے بولا تھا۔ اسے مریم کی آنکھوں میں بے تحاشہ خوف نظر آیا تھا۔

اس کا بازو پکڑتا وہ تیزی سے ایک جانب کو بھاگا۔ اب دھواں پھیلنا شروع ہو چکا تھا۔ وہ

ابھی چند قدم ہی چلا تھا۔ جب لکڑی کا ایک آگ لگا چھت سے نیچے گرا وہ بروقت پیچھے ہوا

۔ جب کہ مریم کے حلق سے چیخ نکلی تھی۔ آگ دیکھ کے وہ اب باقاعدہ رونا شروع ہو چکی

تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ نہیں ہوا میں ہونا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوگا۔ اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیتے

سقر نے جیسے یقین دہانی کروائی تھی۔ مریم عجیب بے بسی کے عالم میں اسے دیکھا

تھا۔ جواب متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتا فرار کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ لیکن آگ بہت

Classic Urdu Material

تیزی سے پھیل رہی تھی۔ اور فرار کے سارے راستے بند ہو رہے تھے۔ کچھ سوچ کہ اس نے ایک کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے جلے ہوئے دروازے کو ٹانگ مارتے ہوئے گرایا۔ لیکن اسے اندر کوئی بھی بھاگنے کا راستہ نظر نہیں آیا۔ اگر وہ اندر جاتے تو مزید پھس جاتے۔

سفر میرا سانس رک رہا ہے۔ وہ منہ پے ہاتھ رکھتی بمشکل بول رہی تھی۔ دھویں سے اسے سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔

لبے لبے سانس لو۔ میں کچھ کرتا ہوں۔ وہ اب تیزی سے ایک کے بعد دوسرا کمرہ کھول رہا تھا۔ جب کہ وہ اس کے گھسیٹتی جا رہی تھی۔ سفر کو اس سب کی عادت تھی اس لیے وہ آسانی سے سانس لے رہا تھا لیکن مریم کو عادت نہیں تھی۔ اسے لگ رہا تھا اگر وہ مزید یہاں رکے تو دم گھٹنے سے ہی مر جائے گی۔

بس تھوڑی سی صبر کر لو ہم بہت جلد باہر نکل جائے گے۔ اس کے تکلیف زدہ چہرے کو دیکھتے وہ متانت سے بولا۔

اور آخری دروازے کو ٹھوکر مارتے ہوئے گرایا۔ آگ کمرے کے اندر بھی پھیلی تھی لیکن وہاں موجود کھڑکی سے وہ باہر نکل سکتے تھے۔ یہ ایک ر سکی کام تھا۔ لیکن مریم کے لیے اس نے یہ رسک لینے کا فیصلہ کیا تھا۔

ہم اس کھڑکی سے باہر نکل جائے گے تم احتیاط سے چلنا میرے ساتھ اس کے کندھوں کے گرد اپنی گرفت مضبوط کرتے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ جبکہ وہ دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی آواز مریم کو گڈ مڈ ہوتی سنائی دے رہی تھی۔ عصاب کام کرنا بند ہو چکے تھے۔ وہ آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرہ چھا رہا تھا جسے جھٹکنے میں وہ ناکام ہو رہی تھی۔ وہ اس سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں بند ہو گئی۔

اس کو پھسلتا دیکھ سقر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ جس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ مریم آنکھیں کھولو بس تھوڑی دیر میں ہم نکل جائے گے۔ اب وہ اس کا چہرہ تپتھپا رہا تھا لیکن وہ آنکھیں بند کیے ریت کی مانند اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم آنکھیں کھولو۔ اسے سنبھالتے اس نے ایک دفعہ پھر اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔

اسے بازوؤں میں اٹھاتے سقر نے کمرے کی جانب دیکھا جہاں ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ ابھی اس نے اندر قدم رکھا ہی تھا جب پیچھے کوئی چیز ٹوٹ کے گری لیکن وہ برق رفتاری سے آگے بڑھا اور اس بوسیدہ کھڑکی کو اپنے پیر سے زوردار ٹھوکرماری جس سے وہ ٹوٹ کے باہر گر گئی۔ وہ آگے بڑھ رہا تھا جب چھت سے لکڑیاں ٹوٹ کے گرنے لگی اس نے چونک کے اوپر دیکھا وہ پوری چھت لکڑی کی بنی تھی اور اب گرنے والی تھی۔ آگ کے بھڑکتے شعلے چھت کی طرف لپکتے اسے اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔

وہ فوراً سے آگے بڑھا لیکن آس سے پہلے کے وہ باہر نکلتا چھت سے گرتی لکڑیاں اس کے کندھے پے گرنے لگی۔ وہ فوراً سے کھڑکی پھلانگتا ہوا باہر نکلا۔ لیکن تب تک مریم کا ہاتھ جل چکا تھا۔ وہ بری طرح کراہی تھی۔ سقر نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔ پوری سڑک اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی سٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں ان دونوں کے نقوش مٹے مٹے نظر آرہے تھے۔ اسے قریب پڑے سنگی بینچ پے لٹاتے اس نے پانی کی

Classic Urdu Material

تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی شاید قسمت آج اس پے مہربان تھی تبھی اسے ایک پانی کی آدھی بھری بوتل روڈ کے دوسری طرف رکھے بیچ پے پڑی ہوئی نظر آئی۔ وہ ایک منٹ کی دیر کئے بغیر سڑک کر اس کرتا بیچ تک پہنچا۔

اور اب اسکے چہرے پے چھینٹے مارتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی پھر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی۔

اب وہ خالی الذہنی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ حواس بحال ہوئے تو اس نے کراہ کے اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھایا۔ چہرے پے شدید تکلیف کے اثرات ابھرے تھے۔

سقر نے چونک کے مریم کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ لیکن اس کے ہاتھ پے نظر پڑتے ہی وہ تڑپ اٹھا تھا۔ مریم کا برا طرح جلاتھا۔ ہتھیلی کی پشت کے اوپر ابھی بھی چھوٹے چھوٹے انگاریں کبے ہوئے تھے۔ جیب سے رومال نکالتے اس نے برق رفتاری سے اس کا ہاتھ صاف کیا۔ اس کے چھونے پے تڑپ کے پیچھے ہوئی اور اپنا ہاتھ کھینچا لیکن سقر نے مضبوطی سے پکڑ کے اس کی کوشش کو ناکام بنایا۔ جب

Classic Urdu Material

کہ دوسرا ہاتھ مضبوطی سے ہونٹوں پر جمائے وہ بے ساختہ نکلنے والی چیخوں کا گلہ گونٹ رہی تھی۔

وہ اب گیلی مٹی اس کے ہاتھ پر لیپ کر رہا تھا۔ جبکہ وہ آنسوؤں بہاتی اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سفر چھوڑ دو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

بس تھوڑی سی تکلیف اہر برداشت کر لو۔ گیلی مٹی سے یہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ اس

کے دوسرے ہاتھ کو ہٹاؤ نہ نرمی سے بولا تھا۔ جانتا تھا تکلیف زیادہ ہے۔

سفر مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے پلیز کچھ کروں اس کا۔ وہ بے بسی سے تڑپ کے بولی

تھی۔ ہاتھ سے اٹھتی ٹیس اب بازوؤں میں محسوس ہو رہی تھی۔

میں کچھ کرتا ہوں تم چپ کروں پلیز۔ اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ اسے تسلی دینے میں ناکام ہو

رہا تھا۔ لیکن وہ بڑھتی تکلیف کے ساتھ مزید زیادہ رونے لگ گئی تھی۔

Classic Urdu Material

سقر مجھ سے نہیں ہو رہا برداشت۔ وہ جلے ہوئے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دبانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

اس طرح زیادہ تکلیف ہو گی۔ وہ اس کا ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔ اور جیب سے اپنا موبائل نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا اور سخت مایوسی ہوئی تھی وہ اپنا موبائل گاڑی میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ اور اسے یقین تھا اس کی گاڑی بھی جھلس چکی ہو گی۔ اس نے تاسف سے مریم کو دیکھا جو آنکھیں زور سے بند کیے درد کو شدت کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ مزید شرمندہ ہوا تھا۔

اسے ساتھ لپٹائے وہ مسلسل اسے تسلیاں دے رہا تھا۔ جواب ہولے ہولے لرز رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ سردی کی شدت بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ اور وہ دونوں مزید وہاں بیٹھتے تو فریز ہو جاتے۔ اس نے کسی ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن اس کی نظر ناکام لوٹی۔

وہ ایک پوش علاقہ تھا۔ یہاں لفٹ ملنا کافی مشکل تھا۔ شاید آگے جا کے کوئی لفٹ مل جائے۔ یہ سوچتے اس نے وہاں سے اٹھنے کا فیصلہ کیا۔

Classic Urdu Material

ہمیں یہاں سے جانا ہو گا تم چل سکتی ہونا۔ اسے دیکھتے وہ فکر مندی سے پوچھا۔ ایک لمحے کو مریم کا دل چاہا وہ اسے کہہ دے کہ نہیں چل سکتی لیکن پھر کچھ سوچ کے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انہیں کافی دیر ہو گئی تھی چلتے چلتے لیکن ابھی تک کوئی کنوینس نہیں نظر آئی تھی۔ سردی اور تکلیف سے وہ بھی اب بری طرح کانپ رہی تھی۔ ہڈیوں میں گھستی سردی سے اس کے اعصاب جھنجھلا رہے تھے۔ اس کے برعکس وہ کافی ریلیکس تھا شاید اسے عادت تھی اس سردی کی۔

بس مجھ سے اور نہیں چلا جائے گا۔ مریم نے رکتے ہوئے کہا۔ اب اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

تھوڑی سی ہمت اور کر لو ہم تھوڑی دیر میں ٹائون تک پہنچ جائے گے۔ سقر نے اسے بہلانے کی کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material

یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں بہت بری ہو اللہ مجھ سے ناراض ہے اسی لیے وہ مجھے سزا دے رہا ہے۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں گرائے بری طرح رو دی۔ جانے کیوں وہ خود کو قصور وار سمجھ رہی تھی۔

یہ سزا نہیں ہے یہ آزمائش ہے۔ اللہ تم سے ناراض نہیں ہے۔ وہ اپنے مومن بندوں کو ہی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ وہ متقی اور پرہیزگار بنے۔ یہ بھی ہمارا ایک قسم کا ٹیسٹ ہوتا ہے۔ جیسے کلاس میں ہم سے چھوٹے چھوٹے ٹیسٹ لیے جاتے ہیں نفاٹل اگزام کی تیاری کے لیے۔ ویسے ہی اللہ بھی ہمیں چھوٹی چھوٹی آزمائش میں مبتلا کر کے ہمارے ٹیسٹ لیتا ہے۔ تاکہ ہم آخرت کی تیاری کر سکے۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے رسان سے سمجھا رہا تھا۔ اسٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں بھی وہ اس کے چہرے پر پھیلی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

تو پھر میری آزمائش اتنی بڑی کیوں ہے۔ چھوٹی کیوں نہیں ہے۔ یہ ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لیتی۔ میں اب تک چکی ہو مجھ سے اب اور برداشت نہں ہوتا۔ ہچکیوں سے روتی وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تمہیں پتا ہے۔ اللہ جس سے جتنی زیادہ محبت کرتا ہے اسے اتنا زیادہ آزماتا ہے۔ اس کے گرے آنکھوں میں دیکھتے سقر نے جیسے اسے امید کا دیا تھا یا تھا۔

اس کے الفاظ مریم کے دل پہ جیسے کسی ٹھنڈی پھوار کی طرح پڑے تھے۔

کیا واقعہ اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ عجیب بے یقینی کی کیفیت میں گری اس سے پوچھ رہی تھی۔ سقر نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں وہ واقعی تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ تبھی تو تمہیں آزار ہا ہے۔ اس نے امید کا اور دیا اسے تھا یا تھا۔ مریم کے بہتے آنسوؤں جیسے رک سے گئے تھے۔

لیکن اگر میں آزمائش پہ پورا ناسکھی تو۔ وہ اپنے خدشے کا اظہار کر رہی تھی۔ اس وقت وہ سقر کو بالکل بچپن والی معصوم مریم لگی تھی۔ جو اس سے پوچھ رہی تھی۔ "سقر اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ میرے ساتھ کھیلتا کیوں نہیں۔"

اور جواباً وہ اسے کہہ رہا تھا۔ "اللہ اس لیے تمہارے ساتھ نہیں کھیل رہا کیونکہ اس نے مجھے جو بھیجا ہے تمہارے ساتھ کھیلنے کے لیے۔"

Classic Urdu Material

اور اب وہ منہ بسورتی کہہ رہی تھی۔ "لیکن مجھے اللہ کے ساتھ کھیلنا ہے تمہارے ساتھ نہیں۔"

گاڑی کے تیز ہارن پے وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔ ہیڈلائٹس کی تیز روشنی ان دونوں کے چہروں پر پڑ رہی تھی۔ مریم نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھتے اسے چھپانے کی کوشش کی تھی۔ سقر نے چونک کے گاڑی کی طرف دیکھا۔ تبھی ہیڈلائٹس بند ہوئی اور گاڑی سے پانچ لمبے تڑنگے آدمی نکلے تھے۔ انہیں دیکھ اندازہ ہوتا تھا وہ بہترین ایم ایم فائٹر ہے۔

وہ خوف زدہ سی اس کے پیچھے چھپ گئی۔ ان آدمیوں کی نظریں انہیں بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔

سقر نے گردن موڑ کے اپنے پیچھے چھپی مریم کو دیکھا۔ جو آنکھیں بند کیے زور سے اس کی جیکٹ کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔

Hyy Give Us the girl

"لڑکی ہمارے حوالے کروں۔" ان میں ایک لمبا شخص تیز آواز میں بولا۔

Classic Urdu Material

اس کی آواز پے مریم خوف سے سقر کے مزید قریب ہوئی۔ اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس تھی۔ رات کی خاموشی میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔ سردی۔ ہاتھ کی تکلیف سب کچھ جیسے کہی دور جاسویا تھا۔ اور کچھ ہاوی تھا تو وہ بس خوف تھا جو اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

مریم پیچھے ہٹوں۔ وہ دھیمے مگر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

نہیں۔۔۔ سقر۔ وہ۔ نفی میں سر ہلاتی ہے بمشکل یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔ جب وہ شخص تیز آواز میں دھاڑا۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا لڑکی ہمارے حوالے کروں۔
وہ مزید سقر کے قریب ہوئی۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ سے جیک پے گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔
وہ ایرٹھیوں کے بل گھوما۔

شش ڈرنا نہیں میں ہونا۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ اس کے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں پے انگلی رکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا۔

Classic Urdu Material

میں جیسے ہی تمہیں موو کہو تم جنگل میں بھاگ جانا اور پیچھے مڑ کے نہیں دیکھنا۔ اسے اپنے ساتھ لگائے وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

لیکن۔ وہ کچھ کہنے لگی تھی جب سقر نے اسے سختی سے ٹوک دیا۔ "بس جتنا کہا ہے اتنا کرنا۔" اس کی پیشانی چومتا وہ پیچھے کو مڑا۔ جہاں وہ پانچوں اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ایک ڈیل کرتے ہیں۔ سقر نے ہاتھ کھڑے کرتے سیرنڈر کیا۔
کیا۔ ایک شخص نے آبرو اچکایا۔

ہمارے درمیان فائٹ ہوگی جو جیتا لڑکی اس کی۔ ان پانچوں پے ایک گہری نظر ڈالتے اس نے آفر کی۔

مریم خوفزدہ نظروں سے سقر کی طرف دیکھا۔ وہ اکیلا تھا اور وہ پانچ۔ اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

ان پانچوں نے قہقہے لگاتے ہوئے سقر کو دیکھا۔

لڑکی تو ہم لے ہی جائے گے تم کیوں اپنی جان گنونا چاہتے ہو۔ وہی شخص دوبارہ پھر بولا۔ وہ شاید ان کا سر براہ تھا۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے لڑکے دیکھ لو کون جیتتا ہے۔ سقر نے جیسے انہیں چیلنج کیا تھا۔ اور اس شخص کی طرف بڑھا۔ اس شخص نے سقر کے مکامار نے کی کوشش جسے نیچے جھکتے ہوئے اس نے فوراً ناکام بنایا اور اس کی ٹانگ کھینچی۔ وہ بری طرح زمین پر گرا۔

تبھی ایک اور شخص نے سقر پر حملہ کیا جب اس نے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان اپنا گھٹنا زور سے مارا وہ کمر ہٹا ہوا پیچھے کو گرا۔ دو شخص تیزی سے اس کی طرف بڑھے جب اس نے دونوں کے سر پکڑ کے پوری طاقت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے وہ کراہتے ہوئے پیچھے کو گرے۔

تب تک وہ پہلے والا سنبھل چکا تھا۔ لڑکی کو پکڑوں۔ اس نے پانچویں شخص سے کہا۔ "مریم موو۔" وہ پوری قوت سے دھاڑا جب کہ وہ خوفزدہ سی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

آئی سیڈ موو۔ سقر نے اس شخص کے منہ پر مکامارتے ہوئے پھر سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ پہلا شخص اب مریم کی طرف بڑھ رہا تھا جب وہ بمشکل اپنے قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے

Classic Urdu Material

بھاگی وہ شخص بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اس سے پہلے کے سقر اس کی جانب بڑھتا دوسرے شخص نے اس کے منہ پے مکا مارا وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی وہ اور تیزی سے بھاگنے لگی۔ درختوں سے لگنے سے اس کے پہلے سے زخمی ہاتھ مزید زخمی ہو گیا تھا۔ اندھیرے میں وہ بنا سمت کا تعین کیے بھاگ رہی تھی۔ اس نے ایک دفعہ بھی پیچھے مڑ کے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ایک زوردار ٹھوکر لگنے پے وہ منہ کے بل زمین پے گری۔

ہتھیلیاں اور گٹھنے بری طرح چھل گئے تھے۔ وہ کراہتی ہوئی اٹھی اور پھر سے بھاگنا شروع کر دیا۔

آہستہ آہستہ اس کی ہمت جواب دینے لگ گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر کسی چیز سے ٹکراتی ہوئی زمین بوس ہوئی۔ اس کی پیشانی کسی پتھ سے ٹکرائی اسے اپنی پیشانی پے نمی کا احساس ہوا تھا۔ اور بنادیکھے ہی سمجھ گئی تھی اس کے خون نکل رہا تھا۔ اب اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی۔ کہ وہ دوبارہ اٹھ سکے۔ خود کو گھسیٹتی ہوئی وہ رینگ رہی تھی۔ پورے جسم میں

Classic Urdu Material

تکلیف پھیلتی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک درخت سے ٹیک لگاتے وہ بالکل ہمت ہار چکی تھی۔ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ناکسی گے قدموں کی آواز نا جنگل کی ہیبت ناک خاموشی۔ ایک لمحے کے لیے اسے اپنی سماعت پر شک ہوا تھا۔ شاید وہ بہری ہو چکی تھی۔ شاید یہی اس کی قسمت ہے اس نے مایوسی سے سوچا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا۔ اس کا سانس سینے میں اڑکا تھا۔

ماضی۔

وہ برائون آنکھوں والا بچہ ادا سی سے پارک میں بیٹھا دھردھر دیکھ رہا تھا۔ ہمیشہ چمکنے والی آنکھیں آج ادا سی تھیں۔ بہار کا موسم تھا۔ پورا باغ رنگ برنگے پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھولوں پر منڈلاتی تتلیاں ان کا رس چوس رہی تھی۔

ایک طرف بچے کھیل رہے تھے۔ ہنستے کھلکھلاتے بچے جن کے چہروں سے زندگی چھلک رہی تھی۔ اس نے حسرت سے ان کھلکھلاتے ہوئے چہروں کو دیکھا۔ "کیا کوہہ کبھی دوبارہ

Classic Urdu Material

زندگی میں ان بچوں کی طرح کھیل سکے گا۔ کیا کبھی وہ مسکرا سکے گا۔ "اس نے یاسیت سے سوچا۔ دماغ نے فوراً نفی میں جواب دیا۔

یہ انسانی فطرت ہے وہ جب بھی کسی غم میں مبتلا ہوتا ہے تو سب سے پہلے یہی سوچتا ہے کہ وہ کبھی بھی دوبارہ زندگی میں خوش نہیں رہ سکے گا۔ لیکن پھر وقت گزرتا ہے۔ ہمارے زخم بھرنے شروع ہوتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ وہ مند مل ہونا شروع ہوتے ہیں۔ اور پھر ہم مسکراتے ہیں۔ خوش ہوتے ہیں۔ وہ جو ایک دعویٰ ہوتا ہے کہ ہم کبھی خوش نہیں ہو پائے گے دھرا کا دھرا رہ جاتا ہے۔ ہم اپنی زندگیوں میں اتنا مصروف ہو جاتے ہیں کہ پیچھے دیکھنے کا وقت ہی نہیں ملتا۔ "اس وقت سنگی بیچ پے بیٹھے احراز اسماعیل نے بھی یہی سوچا تھا کہ وہ اب کبھی بھی زندگی میں مسکرا نہیں سکے گا۔ اسے اپنی زندگی بے معنی سی لگی تھی۔ ایک شخص خاموشی سے اس کے پاس آ کے بیٹھا۔ لیکن احراز نے گردن گما کے اسے نہیں دیکھا۔ وہ ابھی بھی حسرت سے اپنے سامنے بے فکری سے کھیلتے بچوں کو دیکھ رہا تھا۔ کیا تمہارا کوئی اپنا کھو گیا ہے۔ اس شخص نے اس کی نظروں کے تعقب میں دیکھتے ہوئے مدھم لہجے میں پوچھا۔

Classic Urdu Material

ہاں بہت اپنا۔ احراز نے اپنی گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورتے جواب دیا۔
کسی نے چھین لیا۔ یا وہ خود چلا گیا۔ احراز پے ایک اچٹنی نظر ڈالتے اس شخص نے اگلا سوال کیا۔

کسی نے چھین لیا ہے۔ وہ افسردگی سے گردن جھکاتا ہوا بولا۔ اور ناخنوں کو خرچنے لگا۔
تو تم بدہ نہیں لو گے کیا۔ یا پھر بزدلوں کی طرح منہ چھپا کہ بیٹھے رہوں گے۔ اس کی بات
پے احراز نے چونک کے اسے دیکھا۔ "بدلہ"۔ وہ زیر لب بڑبڑایا۔

ہاں بدلہ۔ جب کوئی آپ سے آپ کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے تو آپ کو بھی چاہیے آپ
اس سے اس کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے۔ اس شخص نے چمکتی آنکھوں سے احراز کو دیکھا
۔ جس کی تحیر سمٹ آیا تھا۔ "لیکن ہم دونوں کا قیمتی رشتہ تو وہی تھا۔" احراز کو اپنی آواز کسی
گہری کھائی سے آتی معلوم ہوئی۔

تم جانتے ہو انسان کی سب سے قیمتی چیز کیا ہوتی ہے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "کیا
"۔ احراز نے سوالیاں نظروں سے اس اجنبی شخص کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

"عزت۔" وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ احراز فوراً سے بدکا جیسے کسی بچھوں نے اسے ڈنگ مارا ہو۔

وہ میری بہن ہے۔ وہ ماتھے پے بل ڈالتے ہوئے بولا۔

"اور اس دن اس سنگی بیچ پے بیٹھے احراز اسماعیل نے پہلی دفعہ مریم اسماعیل کو اپنی بہن تسلیم کیا تھا۔ اسے شدت سے اپنے اور اس کے درمیان موجود پاکیزہ رشتے کا احساس ہوا تھا۔ احراز اسماعیل کو اس اجنبی شخص پے ایک دم ڈھیروں غصہ آیا تھا۔" اس نے سختی سے مٹھیوں کو بھینچا۔

لیکن سوتیلی۔ وہ شخص تنفر سے بولا۔ احراز نے حیرانگی سے اس اجنبی شخص کو دیکھا۔ آپ کو کیسے۔ حیرت سے وہ بمشکل چند لفظ ہی بول سکا تھا۔ "میں تمہارے دوست ہو۔ تمہارے غمگسار۔ مجھ پر یقین رکھو۔" احراز کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھتے وہ اپنائیت سے بولا۔ اور اپنی چمکتیا نکھیں اس کی متحیر آنکھوں میں ڈالی۔

Classic Urdu Material

نہیں وہ میری بہن ہے۔ نفی میں سر ہلاتے احراز نے اپنا ہاتھ کھینچا۔ اور بھاگتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔ اسے اس اجنبی شخص سے خوف محسوس ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں کی چمک اسے اپنے اندر جھکڑتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

اس شخص نے اطمینان سے احراز کو دور جاتے دیکھا۔ "بھاگ لو جتنا بھاگنا ہے۔ لیکن آنا تمہیں میرے پاس ہی ہے۔" وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

اسماعیل تمہاری بربادی شروع۔ مدھم آواز میں کہتے اس نے قہقہہ لگایا۔ اور پھر اس کے قہقہے بلند ہونے لگے۔ پرندوں کے مرغول اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ پارک اب خالی ہو چکا تھا۔ وہ اجنبی شخص قہقہے لگاتا بلکل پاگل لگ رہا تھا۔

وہ پوری محویت سے اپنے سامنے لیٹی مریم کو سوپ پلا رہی تھی۔ اس کے ساتھ بیٹھی سبین ساتھ ساتھ نیپکن سے اس کا چہرہ صاف کر رہی تھی۔ وہ پوری توجہ کے ساتھ اپنا کام کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

ماما بس۔ مریم نے ہاتھ سے چچ کو دھکیلتے نحیف آواز میں کہا۔

بیٹا تھوڑا سا سوپ اور پی لو۔ پھر آپ کو میڈیسن بھی کھانی ہے۔ وہ محبت سے اس کے بال سہلاتی ہوئی بولی۔ وہ کتنی مر جھاگئی تھی۔ بیٹی کی اس حالت پر مثل کا دل خون کے آنسوؤں روتا تھا۔

ماما اور نہیں کھایا جاتا۔ وہ آنکھیں بند کرتی بے بسی سے بولی۔
اچھا پھر کچھ لادو میں اپنی پرسز کو۔

نہیں ماما میرا دل نہیں کر رہا۔ وہ منہ بسورتی بددلی سے بولی
ڈول میں آپ کو چاکلیٹ لا کے دو۔ سبین نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے اسے چاکلیٹ کھانے پر اکسایا۔

ہاں۔ مریم نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے تم دونوں بیٹھو میں چاکلیٹس بھیجتی ہو۔ مثل سبین کو اس کے پاس بیٹھنے کی تلقین کرتی باہر نکل گئی۔

Classic Urdu Material

ڈول چاکلیٹ کھائے گی اب۔ ہیں ناڈول۔ پھر ہم دونوں ڈھیر ساری باتیں کرے گے۔ پھر میں اپنے ٹوائز بھی دوگی آپ کو کھیلنے کے لیے۔ اس کے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں سے چھوتی سبین اسے بہلا رہی تھی۔ ایک عرصہ بعد وہ اسے میسر آئی تھی۔ اس وقت سبین کو خود پے ریشک محسوس ہوا۔ اس کی ڈول اس کے پاس سقر نام کا کاٹا جوان کی زندگی میں تھا وہ نکل چکا تھا۔ وہ مطمئن سی اس سے باتیں کرنے لگ گئی۔

وہاں سے گزر رہا تھا جب اس نے مریم کی نجیف سی آواز سنی تھی۔ "کیا سقر بھی آئے گا ہمیں چاکلیٹ کھانے سے منع کرنے۔" وہ ایک آس لیے سبین سے پوچھ رہی تھی۔

احراز نے اس کے چہرے پر حسرت کے رنگ پھیلنے دیکھے تھے۔ سبین نے بے اختیار نظریں چرائی تھی۔

ہم کل شاپنگ پے جائے گے پھر ڈھیر ساری چیزیں لے کے آئے گے۔ وہ بات بدلتی ہوئی بولی۔

Classic Urdu Material

کیا سقر بھی جائے گا ہمارے ساتھ شاپنگ پے۔ وہ معصومیت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔ اس کی عجیب خواہش پے احراز کے دل پے جیسے کسی نے ہاتھ ڈالا تھا۔ وہ اکیلا نہیں تھا وہ لڑکی بھی سقر کے لیے اتنی ہی دیوانی تھی۔

بے اختیار سقر کا دل چاہا کہ وہ اسے اپنے سینے سے لگالے۔ اور اسے کہے سقر نہیں ہے تو کیا ہوا میں تو ہونا تمہارا بھائی۔ "بھائی۔" وہ جیسے اپنے ہی الفاظ پے چونکا تھا۔

"جب کوئی آپ سے آپ کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے تو آپ کو بھی چاہیے آپ اس سے اس کی قیمتی چیز یا رشتہ چھین لے۔" اس کے کانوں میں اس اجنبی شخص کی آواز گونجی تھی۔ اور جیسے اس کے بڑھتے قدم کسی نے زنجیر کیے تھے۔

نفی میں سر ہلاتا وہاں سے بھاگ گیا تھا۔ جو ایک نرم گوشہ اس کے دل میں پیدا ہوا تھا وہ

اب پھر سردی مہری کی نظر ہو گیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ ایک دن مریم اسماعیل سے

بدلہ لے کے رہے گا چاہے اسے مارنا ہی کیوں نا پڑے۔ کمبل لپیٹتے اس نے یہ آخری فیصلہ

کیا تھا۔ اور خفگی سے منہ موڑتا ہوا لیٹ گیا۔ وہ خود سے بھی ناراض نظر آ رہا تھا۔

حال۔

رات اپنے پر محل کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔

وہ کاریڈور سے گزر رہی تھی جب اسے کسی کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔ سبین نے چونک کے آواز کی سمت میں دیکھا۔ وہ آواز اس کے دادا کے کمرے سے آرہی تھی۔ اس کے پورے وجود میں بے چینی پھیلی۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ کمرے کی جانب بڑھی۔ دروازہ ہلکا سا کھلا ہوا تھا۔ دروازے کی جھری سے سبین نے اپنے دادا کا نحیف وجود روتا ہوا دیکھا۔ اس نے فوراً دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ ہینڈل پے جمایا لیکن دوسری جانب سے ادا کیے گئے الفاظ سن کہ اس کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا تھا۔

معاذ مجھے مزید ناٹرپاؤں۔ میں اپنی بیٹی سے ملنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے اسماعیل کی آخری نشانی ہے۔ مجھے لے چلوں اس کے پاس۔ سبین نے فاروق صاحب کو بلکتے ہوئے کہتے سنا۔ جھری میں سے اسے اپنا باپ نظر نہیں آیا تھا۔ لیکن اب ان کے بازوؤں نظر آرہے تھے۔ جو وہ فاروق صاحب کے گرد پھیلائے انہیں تسلیاں دے رہے تھے۔

Classic Urdu Material

بابا اس کی حالت ابھی ایسی نہیں ہے کہ وہ آپ لوگوں سے مل سکے۔ اسے کچھ وقت چاہیے۔ معاذ نے انہیں دلیل دی۔

سبین نے الجھ کے انہیں دیکھا۔ وہ کس کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کون بیمار ہے۔ مجھے کچھ نہیں سننا معاذ تم مجھے بس اس کے پاس لے چلوں۔ اس میں میرے اسماعیل کی خوشبو ہے۔ مجھے محسوس کرنا ہے۔ وہ اب اس کی منت کر رہے تھے۔

تم کیوں نہیں لے کے جاتے مجھے اس کے پاس۔ معاذ کو خاموش دیکھ کے وہ دوبارہ گڑ گڑائے۔ معاذ نے بے ساختہ نظریں چرائی تھی۔ احساس ندامت نے انہیں اپنے شکنجے میں جکڑا تھا۔

کیا بتاتے انہیں کہ ان کے اسماعیل کی آخری نشانی کے ساتھ کیا قیامت ٹوٹی ہے۔ وہ جانتے

تھے اگر وہ ان سب رشتوں کو اس سے متعارف کرواتے تو وہ ان سے سو سوال کرے گی۔ کہ کہاں تھے یہ سارے رشتے جب اس کی دنیا تباہ ہوئی تھی۔ تب کوئی کیوں نہیں آیا

اسے بچانے۔

Classic Urdu Material

بابا میں بہت جلد ملو انوں گا آپ کو۔ بس تھوڑا سا انتظار کر لے۔ معاذ نے ان کے سامنے
التجا کی تھی۔

باہر کھڑی سبین کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔ "بابا کس کی بات کر رہے ہے۔" اس
کے دماغ میں مسلسل یہی بات گردش کر رہی تھی۔ وہ جانتی تھی اگر ڈائریکٹ پتہ کرتی تو
اسے کچھ بھی نہیں پتہ چلنا تھا۔ اب اسے یہ سب اپنے طریقے سے معلوم کرنا تھا۔ کچھ
سوچتی وہ وہاں سے چلی گئی۔ جبکہ معاذ مسلسل انہیں تسلیاں دے رہا تھا۔ پتہ نہیں وہ
مطمئن ہوئے تھے کہ نہیں لیکن چپ ضرور ہو گئے تھے۔

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ جو سہمی سی اس کے سینے میں منہ چھپائے لرز رہی
تھی۔ باہر اب ایمبولینس اور پولیس کے سائرن کی آوازیں فضا میں گونج رہی تھی۔ گھر کا
اگلا حصہ آگ کی لپیٹ میں تھا۔ سپیکر میں گونجتی آفیسر کی آواز پے وہ جیسے ہوش میں آیا

Classic Urdu Material

تھا۔ آفیسر لوگوں کو پیچھے ہٹنے کا کہہ رہے تھے۔ آگ تیزی سے پورے گھر کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھی۔

اسے جلدی سے یہاں سے نکلنا تھا ورنہ کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ پورے گھر میں لکڑی کا کام تھا جو آگ کے پھیلنے میں مدد کر رہا تھا۔

مریم یہاں کوئی پچھلا دروازہ ہے کیا۔ اسے خود سے علیحدہ کرتے وہ تیزی سے بولا تھا۔ اسے مریم کی آنکھوں میں بے تحاشہ خوف نظر آیا تھا۔

اس کا بازو پکڑتا وہ تیزی سے ایک جانب کو بھاگا۔ اب دھواں پھیلنا شروع ہو چکا تھا۔ وہ

ابھی چند قدم ہی چلا تھا۔ جب لکڑی کا ایک آگ لگا چھت سے نیچے گرا وہ بروقت پیچھے ہوا

۔ جب کہ مریم کے حلق سے چیخ نکلی تھی۔ آگ دیکھ کے وہ اب باقاعدہ رونا شروع ہو چکی

تھی۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کچھ نہیں ہوا میں ہونا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوگا۔ اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیتے

سقر نے جیسے یقین دہانی کروائی تھی۔ مریم عجیب بے بسی کے عالم میں اسے دیکھا

تھا۔ جواب متلاشی نگاہوں سے ادھر ادھر دیکھتا فرار کا راستہ ڈھونڈ رہا تھا۔ لیکن آگ بہت

Classic Urdu Material

تیزی سے پھیل رہی تھی۔ اور فرار کے سارے راستے بند ہو رہے تھے۔ کچھ سوچ کہ اس نے ایک کمرے کی طرف قدم بڑھائے۔ اس کے جلے ہوئے دروازے کو ٹانگ مارتے ہوئے گرایا۔ لیکن اسے اندر کوئی بھی بھاگنے کا راستہ نظر نہیں آیا۔ اگر وہ اندر جاتے تو مزید پھس جاتے۔

سفر میرا سانس رک رہا ہے۔ وہ منہ پے ہاتھ رکھتی بمشکل بول رہی تھی۔ دھوئیں سے اسے سانس لینے میں دشواری محسوس ہو رہی تھی۔

لبے لبے سانس لو۔ میں کچھ کرتا ہوں۔ وہ اب تیزی سے ایک کے بعد دوسرا کمرہ کھول رہا تھا۔ جب کہ وہ اس کے گھسیٹتی جا رہی تھی۔ سفر کو اس سب کی عادت تھی اس لیے وہ آسانی سے سانس لے رہا تھا لیکن مریم کو عادت نہیں تھی۔ اسے لگ رہا تھا اگر وہ مزید یہاں رکے تو دم گھٹنے سے ہی مر جائے گی۔

بس تھوڑی سی صبر کر لو ہم بہت جلد باہر نکل جائے گے۔ اس کے تکلیف زدہ چہرے کو دیکھتے وہ متانت سے بولا۔

Classic Urdu Material

اور آخری دروازے کو ٹھوکر مارتے ہوئے گرایا۔ آگ کمرے کے اندر بھی پھیلی تھی لیکن وہاں موجود کھڑکی سے وہ باہر نکل سکتے تھے۔ یہ ایک ر سکی کام تھا۔ لیکن مریم کے لیے اس نے یہ رسک لینے کا فیصلہ کیا تھا۔

ہم اس کھڑکی سے باہر نکل جائے گے تم احتیاط سے چلنا میرے ساتھ اس کے کندھوں کے گرد اپنی گرفت مضبوط کرتے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔ جبکہ وہ دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی آواز مریم کو گڈ مڈ ہوتی سنائی دے رہی تھی۔ عصاب کام کرنا بند ہو چکے تھے۔ وہ آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ لیکن آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیرہ چھا رہا تھا جسے جھٹکنے میں وہ ناکام ہو رہی تھی۔ وہ اس سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کی آنکھیں بند ہو گئی۔

اس کو پھسلتا دیکھ سقر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ جس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ مریم آنکھیں کھولو بس تھوڑی دیر میں ہم نکل جائے گے۔ اب وہ اس کا چہرہ تپتھپا رہا تھا لیکن وہ آنکھیں بند کیے ریت کی مانند اس کے ہاتھوں سے پھسل رہی تھی۔

Classic Urdu Material

مریم آنکھیں کھولو۔ اسے سنبھالتے اس نے ایک دفعہ پھر اس کا چہرہ تھپتھپایا لیکن وہ ہوش و خرد سے بیگانہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی۔

اسے بازوؤں میں اٹھاتے سقر نے کمرے کی جانب دیکھا جہاں ہر طرف آگ ہی آگ تھی۔ ابھی اس نے اندر قدم رکھا ہی تھا جب پیچھے کوئی چیز ٹوٹ کے گری لیکن وہ برق رفتاری سے آگے بڑھا اور اس بوسیدہ کھڑکی کو اپنے پیر سے زوردار ٹھوکرماری جس سے وہ ٹوٹ کے باہر گر گئی۔ وہ آگے بڑھ رہا تھا جب چھت سے لکڑیاں ٹوٹ کے گرنے لگی اس نے چونک کے اوپر دیکھا وہ پوری چھت لکڑی کی بنی تھی اور اب گرنے والی تھی۔ آگ کے بھڑکتے شعلے چھت کی طرف لپکتے اسے اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔

وہ فوراً سے آگے بڑھا لیکن آس سے پہلے کے وہ باہر نکلتا چھت سے گرتی لکڑیاں اس کے کندھے پے گرنے لگی۔ وہ فوراً سے کھڑکی پھلانگتا ہوا باہر نکلا۔ لیکن تب تک مریم کا ہاتھ جل چکا تھا۔ وہ بری طرح کراہی تھی۔ سقر نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔ پوری سڑک اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی سٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں ان دونوں کے نقوش مٹے مٹے نظر آرہے تھے۔ اسے قریب پڑے سنگی بینچ پے لٹاتے اس نے پانی کی

تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی شاید قسمت آج اس پے مہربان تھی تبھی اسے ایک پانی کی آدھی بھری بوتل روڈ کے دوسری طرف رکھے بیچ پے پڑی ہوئی نظر آئی۔ وہ ایک منٹ کی دیر کئے بغیر سڑک کر اس کرتا بیچ تک پہنچا۔

اور اب اسکے چہرے پے چھینٹے مارتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی پلکوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی پھر اس نے دھیرے سے آنکھیں کھولی۔

اب وہ خالی الذہنی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ حواس بحال ہوئے تو اس نے کراہ کے اپنے ہاتھ کو اوپر اٹھایا۔ چہرے پے شدید تکلیف کے اثرات ابھرے تھے۔

سقر نے چونک کے مریم کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ لیکن اس کے ہاتھ پے نظر پڑتے ہی وہ تڑپ اٹھا تھا۔ مریم کا برا طرح جلاتھا۔ ہتھیلی

کی پشت کے اوپر ابھی بھی چھوٹے چھوٹے انگاریں کبے ہوئے تھے۔ جیب سے رومال نکالتے اس نے برق رفتاری سے اس کا ہاتھ صاف کیا۔ اس کے چھونے پے تڑپ کے پیچھے ہوئی اور اپنا ہاتھ کھینچا لیکن سقر نے مضبوطی سے پکڑ کے اس کی کوشش کو ناکام بنایا۔ جب

Classic Urdu Material

کہ دوسرا ہاتھ مضبوطی سے ہونٹوں پر جمائے وہ بے ساختہ نکلنے والی چیخوں کا گلہ گونٹ رہی تھی۔

وہ اب گیلی مٹی اس کے ہاتھ پر لیپ کر رہا تھا۔ جبکہ وہ آنسوؤں بہاتی اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سفر چھوڑ دو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔

بس تھوڑی سی تکلیف اہر برداشت کر لو۔ گیلی مٹی سے یہ جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔ اس

کے دوسرے ہاتھ کو ہٹاؤ نہ نرمی سے بولا تھا۔ جانتا تھا تکلیف زیادہ ہے۔

سفر مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہے پلیز کچھ کروں اس کا۔ وہ بے بسی سے تڑپ کے بولی

تھی۔ ہاتھ سے اٹھتی ٹیس اب بازوؤں میں محسوس ہو رہی تھی۔

میں کچھ کرتا ہوں تم چپ کروں پلیز۔ اسے اپنے ساتھ لگاتے وہ اسے تسلی دینے میں ناکام ہو

رہا تھا۔ لیکن وہ بڑھتی تکلیف کے ساتھ مزید زیادہ رونے لگ گئی تھی۔

Classic Urdu Material

سقر مجھ سے نہیں ہو رہا برداشت۔ وہ جلے ہوئے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے دبانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

اس طرح زیادہ تکلیف ہو گی۔ وہ اس کا ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔ اور جیب سے اپنا موبائل نکالنے کے لیے ہاتھ ڈالا اور سخت مایوسی ہوئی تھی وہ اپنا موبائل گاڑی میں ہی چھوڑ آیا تھا۔ اور اسے یقین تھا اس کی گاڑی بھی جھلس چکی ہو گی۔ اس نے تاسف سے مریم کو دیکھا جو آنکھیں زور سے بند کیے درد کو شدت کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ مزید شرمندہ ہوا تھا۔

اسے ساتھ لپٹائے وہ مسلسل اسے تسلیاں دے رہا تھا۔ جواب ہولے ہولے لرز رہی تھی۔ آہستہ آہستہ اس کی حالت غیر ہو رہی تھی۔ سردی کی شدت بھی بڑھتی جا رہی تھی۔ اور وہ دونوں مزید وہاں بیٹھتے تو فریز ہو جاتے۔ اس نے کسی ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن اس کی نظر ناکام لوٹی۔

وہ ایک پوش علاقہ تھا۔ یہاں لفٹ ملنا کافی مشکل تھا۔ شاید آگے جا کے کوئی لفٹ مل جائے۔ یہ سوچتے اس نے وہاں سے اٹھنے کا فیصلہ کیا۔

Classic Urdu Material

ہمیں یہاں سے جانا ہو گا تم چل سکتی ہونا۔ اسے دیکھتے وہ فکر مندی سے پوچھا۔ ایک لمحے کو مریم کا دل چاہا وہ اسے کہہ دے کہ نہیں چل سکتی لیکن پھر کچھ سوچ کے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

انہیں کافی دیر ہو گئی تھی چلتے چلتے لیکن ابھی تک کوئی کنوینس نہیں نظر آئی تھی۔ سردی اور تکلیف سے وہ بھی اب بری طرح کانپ رہی تھی۔ ہڈیوں میں گھستی سردی سے اس کے اعصاب جھنجھلا رہے تھے۔ اس کے برعکس وہ کافی ریلیکس تھا شاید اسے عادت تھی اس سردی کی۔

بس مجھ سے اور نہیں چلا جائے گا۔ مریم نے رکتے ہوئے کہا۔ اب اس کی ہمت جواب دے رہی تھی۔

تھوڑی سی ہمت اور کر لو ہم تھوڑی دیر میں ٹائون تک پہنچ جائے گے۔ سقر نے اسے بہلانے کی کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material

یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں بہت بری ہو اللہ مجھ سے ناراض ہے اسی لیے وہ مجھے سزا دے رہا ہے۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں گرائے بری طرح رو دی۔ جانے کیوں وہ خود کو قصور وار سمجھ رہی تھی۔

یہ سزا نہیں ہے یہ آزمائش ہے۔ اللہ تم سے ناراض نہیں ہے۔ وہ اپنے مومن بندوں کو ہی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے۔ تاکہ وہ متقی اور پرہیزگار بنے۔ یہ بھی ہمارا ایک قسم کا ٹیسٹ ہوتا ہے۔ جیسے کلاس میں ہم سے چھوٹے چھوٹے ٹیسٹ لیے جاتے ہیں نفاٹل اگزام کی تیاری کے لیے۔ ویسے ہی اللہ بھی ہمیں چھوٹی چھوٹی آزمائش میں مبتلا کر کے ہمارے ٹیسٹ لیتا ہے۔ تاکہ ہم آخرت کی تیاری کر سکے۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے رسان سے سمجھا رہا تھا۔ اسٹریٹ لائٹ کی مدھم روشنی میں بھی وہ اس کے چہرے پر پھیلی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

تو پھر میری آزمائش اتنی بڑی کیوں ہے۔ چھوٹی کیوں نہیں ہے۔ یہ ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لیتی۔ میں اب تک چکی ہو مجھ سے اب اور برداشت نہں ہوتا۔ ہچکیوں سے روتی وہ اس سے سوال کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تمہیں پتا ہے۔ اللہ جس سے جتنی زیادہ محبت کرتا ہے اسے اتنا زیادہ آزماتا ہے۔ اس کے گرے آنکھوں میں دیکھتے سقر نے جیسے اسے امید کا دیا تھا یا تھا۔

اس کے الفاظ مریم کے دل پہ جیسے کسی ٹھنڈی پھوار کی طرح پڑے تھے۔

کیا واقعہ اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ عجیب بے یقینی کی کیفیت میں گری اس سے پوچھ رہی تھی۔ سقر نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں وہ واقعی تم سے بہت محبت کرتا ہے۔ تبھی تو تمہیں آزار ہا ہے۔ اس نے امید کا اور دیا اسے تھا یا تھا۔ مریم کے بہتے آنسو جیسے رک سے گئے تھے۔

لیکن اگر میں آزمائش پہ پورا ناسکھی تو۔ وہ اپنے خدشے کا اظہار کر رہی تھی۔ اس وقت وہ سقر کو بالکل بچپن والی معصوم مریم لگی تھی۔ جو اس سے پوچھ رہی تھی۔ "سقر اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ میرے ساتھ کھیلتا کیوں نہیں۔"

اور جواباً وہ اسے کہہ رہا تھا۔ "اللہ اس لیے تمہارے ساتھ نہیں کھیل رہا کیونکہ اس نے مجھے جو بھیجا ہے تمہارے ساتھ کھیلنے کے لیے۔"

Classic Urdu Material

اور اب وہ منہ بسورتی کہہ رہی تھی۔ "لیکن مجھے اللہ کے ساتھ کھیلنا ہے تمہارے ساتھ نہیں۔"

گاڑی کے تیز ہارن پے وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔ ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی ان دونوں کے چہروں پر پڑ رہی تھی۔ مریم نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھتے اسے چھپانے کی کوشش کی تھی۔ سقر نے چونک کے گاڑی کی طرف دیکھا۔ تبھی ہیڈ لائٹس بند ہوئی اور گاڑی سے پانچ لمبے تڑنگے آدمی نکلے تھے۔ انہیں دیکھ اندازہ ہوتا تھا وہ بہترین ایم ایم فائٹر ہے۔

وہ خوف زدہ سی اس کے پیچھے چھپ گئی۔ ان آدمیوں کی نظریں انہیں بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔

سقر نے گردن موڑ کے اپنے پیچھے چھپی مریم کو دیکھا۔ جو آنکھیں بند کیے زور سے اس کی جیکٹ کو مٹھیوں میں جکڑے ہوئے تھی۔

Hyy Give Us the girl

"لڑکی ہمارے حوالے کروں۔" ان میں ایک لمبا شخص تیز آواز میں بولا۔

Classic Urdu Material

اس کی آواز پے مریم خوف سے سقر کے مزید قریب ہوئی۔ اسے اپنی ٹانگوں سے جان نکلتی ہوئی محسوس تھی۔ رات کی خاموشی میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھیں۔ سردی۔ ہاتھ کی تکلیف سب کچھ جیسے کہی دور جاسویا تھا۔ اور کچھ ہاوی تھا تو وہ بس خوف تھا جو اسے اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔

مریم پیچھے ہٹوں۔ وہ دھیمے مگر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

نہیں۔۔۔ سقر۔ وہ۔ نفی میں سر ہلاتی ہے بمشکل یہ الفاظ ادا کر پائی تھی۔ جب وہ شخص تیز آواز میں دھاڑا۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا لڑکی ہمارے حوالے کروں۔
وہ مزید سقر کے قریب ہوئی۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ سے جیک پے گرفت ڈھیلی پڑی تھی۔
وہ ایرٹھیوں کے بل گھوما۔

شش ڈرنا نہیں میں ہونا۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ اس کے پھڑپھڑاتے ہونٹوں پے انگلی رکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولا تھا۔

Classic Urdu Material

میں جیسے ہی تمہیں موو کہو تم جنگل میں بھاگ جانا اور پیچھے مڑ کے نہیں دیکھنا۔ اسے اپنے ساتھ لگائے وہ اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا۔

لیکن۔ وہ کچھ کہنے لگی تھی جب سقر نے اسے سختی سے ٹوک دیا۔ "بس جتنا کہا ہے اتنا کرنا۔" اس کی پیشانی چومتا وہ پیچھے کو مڑا۔ جہاں وہ پانچوں اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

ایک ڈیل کرتے ہیں۔ سقر نے ہاتھ کھڑے کرتے سیرنڈر کیا۔
کیا۔ ایک شخص نے آبرو اچکایا۔

ہمارے درمیان فائٹ ہوگی جو جیتا لڑکی اس کی۔ ان پانچوں پے ایک گہری نظر ڈالتے اس نے آفر کی۔

مریم خوفزدہ نظروں سے سقر کی طرف دیکھا۔ وہ اکیلا تھا اور وہ پانچ۔ اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

ان پانچوں نے قہقہے لگاتے ہوئے سقر کو دیکھا۔

لڑکی تو ہم لے ہی جائے گے تم کیوں اپنی جان گنونا چاہتے ہو۔ وہی شخص دوبارہ پھر بولا۔ وہ شاید ان کا سر براہ تھا۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے لڑکے دیکھ لو کون جیتتا ہے۔ سقر نے جیسے انہیں چیلنج کیا تھا۔ اور اس شخص کی طرف بڑھا۔ اس شخص نے سقر کے مکامارنے کی کوشش جسے نیچے جھکتے ہوئے اس نے فوراً ناکام بنایا اور اس کی ٹانگ کھینچی۔ وہ بری طرح زمین پر گرا۔

تبھی ایک اور شخص نے سقر پر حملہ کیا جب اس نے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان اپنا گھٹنا زور سے مارا وہ کمر ہتا ہوا پیچھے کو گرا۔ دو شخص تیزی سے اس کی طرف بڑھے جب اس نے دونوں کے سر پکڑ کے پوری طاقت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے وہ کراہتے ہوئے پیچھے کو گرے۔

تب تک وہ پہلے والا سنبھل چکا تھا۔ لڑکی کو پکڑوں۔ اس نے پانچویں شخص سے کہا۔ "مریم موو۔" وہ پوری قوت سے دھاڑا جب کہ وہ خوفزدہ سی اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

آئی سیڈ موو۔ سقر نے اس شخص کے منہ پر مکامارتے ہوئے پھر سے دھاڑتے ہوئے کہا۔ پہلا شخص اب مریم کی طرف بڑھ رہا تھا جب وہ بمشکل اپنے قدم اٹھاتی ہوئی وہاں سے

Classic Urdu Material

بھاگی وہ شخص بھی اس کے پیچھے لپکا۔ اس سے پہلے کے سقر اس کی جانب بڑھتا دوسرے شخص نے اس کے منہ پے مکا مارا وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔

وہ اندھا دھند بھاگ رہی تھی اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز سنائی دی وہ اور تیزی سے بھاگنے لگی۔ درختوں سے لگنے سے اس کے پہلے سے زخمی ہاتھ مزید زخمی ہو گیا تھا۔ اندھیرے میں وہ بنا سمت کا تعین کیے بھاگ رہی تھی۔ اس نے ایک دفعہ بھی پیچھے مڑ کے دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ ایک زوردار ٹھوکر لگنے پے وہ منہ کے بل زمین پے گری۔

ہتھیلیاں اور گٹھنے بری طرح چھل گئے تھے۔ وہ کراہتی ہوئی اٹھی اور پھر سے بھاگنا شروع کر دیا۔

آہستہ آہستہ اس کی ہمت جواب دینے لگ گئی تھی۔ وہ ایک بار پھر کسی چیز سے ٹکراتی ہوئی زمین بوس ہوئی۔ اس کی پیشانی کسی پتھ سے ٹکرائی اسے اپنی پیشانی پے نمی کا احساس ہوا تھا۔ اور بنادیکھے ہی سمجھ گئی تھی اس کے خون نکل رہا تھا۔ اب اس میں اتنی بھی ہمت نہیں تھی۔ کہ وہ دوبارہ اٹھ سکے۔ خود کو گھسیٹتی ہوئی وہ رینگ رہی تھی۔ پورے جسم میں

Classic Urdu Material

تکلیف پھیلتی محسوس ہو رہی تھی۔ ایک درخت سے ٹیک لگاتے وہ بالکل ہمت ہار چکی تھی۔ اسے کچھ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔ ناکسی گے قدموں کی آواز نا جنگل کی ہیبت ناک خاموشی۔ ایک لمحے کے لیے اسے اپنی سماعت پر شک ہوا تھا۔ شاید وہ بہری ہو چکی تھی۔ شاید یہی اس کی قسمت ہے اس نے مایوسی سے سوچا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ محسوس کیا۔ اس کا سانس سینے میں اٹکا تھا۔

رات کی خاموشی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔

اس خاموشی کو مثل کی رندھی ہوئی آواز نے توڑا تھا۔ وہ موبائل کان سے لگائے کسی سے محو گفتگو تھی۔

جی بھائی میں کوشش کروں گی کے آپ کے پاس چکر لگا لو۔ وہ گیلی آنکھوں کو صاف کرتی ہوئی بولی۔ جبکہ پاس بیٹھی مریم بہت غور سے اپنی ماں کو دیکھ رہی تھی۔

کوشش نہیں تم نے لازمی آنا ہے۔ دوسری جانب سے ایک مردانہ آواز ابھری۔

Classic Urdu Material

بھائی، اسماعیل کہیں نہیں جانے دیتے آج کل۔ جب سے وہ واقع ہوا ہے وہ بہت زیادہ پوزیسیو ہو گئے ہیں۔ بات کرتے اس کی آواز پھر رندھ گئی تھی۔

میں سمجھ سکتا ہوں۔ لیکن مشکل اب تم لوگ جینا تو نہیں چھوڑ سکتے۔ وہ صرف ایک حادثہ تھا اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ اسے اللہ کی رضا سمجھ کے قبول کروں اور صبر کر لوں۔ وہ رسان سے سمجھا رہے تھے۔

یہی تو بات ہے بھائی۔ صبر ہی تو نہیں آتا۔ جب جب اس معصوم کو دیکھتی ہو میرا دکھ پھر سے تازہ ہو جاتا ہے۔ وہ ایک گہرہ سانس کھینچتی ہوئی بولی۔

اسی لیے تم سے کہہ رہا ہوں کہ پاکستان آجائوں چند دن یہاں رہو گی تو دل بھی بہل جائے گا۔ انہوں نے دوبارہ اپنی بات پے زور دیا۔

ٹھیک ہے میں اسماعیل سے بات کرتی ہو آج۔ میں بھی اس ماحول سے فرار چاہتی ہوں۔ وہ جیسے کسی حتمی فیصلے کو پہنچی تھی۔

پھر ادھر ادھر کی باتیں کرتے اس نے فون رکھ دیا۔

Classic Urdu Material

میری بیٹی کیا دیکھ رہی ہے اتنی غور سے۔ وہ اپنی طرف دیکھتی مریم کو اپنی گود میں بیٹھاتے ہوئے بولی۔ اور اس کے گال کو محبت سے چوما۔

ماما یہ صبر کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بازوؤں ان کی گردن کے گرد پھیلاتی ہوئی بولی۔
مشل نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ جو منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اور یہ صبر ملتا کہاں سے ہے۔ آپ ابھی ماموں سے کہہ رہی تھی۔ اگر صبر آجائے تو ہم ان کے گھر جاسکتے ہیں۔ ماما صبر کب آئے گا۔ وہ معصومیت سے اپنی گرے آنکھیں مشل کے چہرے پر لگائے پوچھ رہی تھی۔

تم ماموں گھر جانا چاہتی ہو۔ مشل نے اس کے سوالوں کے جواب میں اس سے سوال کیا۔

مریم نے جھٹ سے اثبات میں سر ہلایا۔

اور آپ کیوں پاکستان جانا چاہتی ہو۔ مشل نے محآت سے اس کے گرد بازوؤں لپیٹتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

میں سقر کو پاکستان بلانا چاہتی ہو۔ دیکھنا جب میں پاکستان جاؤں گی تو فوراً اللہ میاں کے پاس سے میرے پاس آجائے گا۔ اسے میرا پاکستان جانا پسند نہیں ہے۔ وہ پر جوش سی اب مثل کو اپنا پلین بتا رہی تھی۔

اس کی بات پے مثل کے گلے آنسوؤں کا پھندہ پھسا تھا۔ "بیٹا وہ اب کبھی نہیں آئے گا۔ آج کے بعد آپ نے سقر کا نام بھی نہ لینا اچھا۔" مثل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔ مگر ماما۔ مریم نے بولنے کے لب کھولے ہی تھے۔ جب مثل نے اسے ڈپٹ دیا۔ "بس میں آج کے بعد یہ نام ناسنو تمہارے منہ سے۔"

اس نے خاموشی سے سر مثل کے سینے سے ٹکا دیا۔ گرے آنکھوں میں ڈھیروں خفگی اتر آئی تھی۔ جیسے اسے ماں کی بات پسند نہ آئی ہو۔

وہ مضطرب سا کمرے میں ادھر ادھر ٹھہل رہا تھا۔ شام کا وقت تھا۔ پورے کمرے میں اندھیرہ پھیل رہا تھا جسے کھڑکیوں سے آتی روشنی چیرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اسے اس وقت شدید گھٹن کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ باہر نکل کے کھلی ہوئی سانس لینا چاہتا تھا۔ لیکن وہ دو چمکتی آنکھیں اس کے مانع کے ساتھ جیسے چپک سی گئی تھیں۔ وہ بار بار انہیں جھٹکنے میں ناکام ہو رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا اگر وہ باہر گیا تو وہ چمکتی آنکھوں والوں شخص اسے وہی بیٹھا ملے گا۔ اور اگر وہ دوبارہ اس شخص کے سامنے گیا تو وہ اسے قید کر لے گا۔

وہ آنکھیں کسی مقناطیس طرح اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھیں۔

جب کافی دیر تک وہ اسے جھٹکنے میں ناکام رہا تو وہ باہر نکل گیا۔ وہ کوریڈور سے گزر رہا تھا جب اسے مریم کی آواز سنائی دی۔ اس نے جھری میں سے دیکھا وہ بابا کے گرد اپنے بازوؤں لپیٹے لاڈ سے ان کے ساتھ بیٹھی تھی۔

بابا یہ صبر کیا ہوتا ہے۔ اس نے مریم کو کہتے سنا۔

صبر برداشت کو کہتے ہیں۔ جب ہم بچے کوئی پریشانی اور مصیبت آئے تو ہم اس مصیبت کے وقت اللہ سے گلہ شکوہ کرنے کی بجائے اس کا شکر ادا کرے یہ ہوتا ہے صبر۔ وہ سانس لینے کو رکے۔

اور پھر جو صبر اللہ اس کو اس کے صبر کا پھل دیتا ہے۔

Classic Urdu Material

بابا صبر کا پھل کیا ہوتا ہے۔ اس نے دوسرا سوال کیا۔

انہوں نے مسکرا کے اس کی طرف دیکھا۔

احراز کا دل جیسے زور سے ہڑکا تھا۔

جب اللہ کے خادم کا بیٹا مر جاتا ہے۔ تو اللہ فرشتوں سے کہتا ہے کیا آپ نے میرے بندے

کا بیٹا لیا ہے؟، وہ کہتے ہیں 'ہاں'۔

پھر اللہ فرماتا ہے۔ کیا تم نے اس کے دل کا پھل لیا ہے؟ وہ کہتے ہیں، 'ہاں'۔ اللہ فرماتا ہے

۔ میرے خادم نے کیا کہا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ اس نے آپ کی تعریف کی اور کہا (انا للہ وانا

الیہ راجعون) اللہ تعالیٰ کے لیے ہمارا ہے اور اسی کی طرف واپسی ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ کہ

جنت میں میرے خادم کے لیے گھر بنائوں۔

یہی صبر کا پھل ہے۔ انہوں نے جیسے آسان لفظوں میں اسے سمجھایا۔

نہیں یہ میرے صبر کا پھل نہیں ہے۔ باہر کھڑے احراز نے مایوسی سے سوچا تھا۔ اس دن

احراز اسماعیل نے گمراہیوں کے دلدل میں پہلا قدم رکھا تھا۔

حال۔

وہ متحیر نظروں سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔ وہ شخص اس دنیا کا آخری شخص تھا جس سے وہ دوبارہ ملنا نہیں چاہتی تھی۔ اس رات مریم کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ نیکو پنک کے جنگل میں وہ اس شخص کو دیکھے گی۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ وہ اس شخص سے ملے گی تو وہ مر کے بھی آج گھر سے باہر نکلے گی۔ اس لمحے مریم نے شدت سے دعا کی تھی کہ اللہ اس سے اس کی بینائی چھین لے۔ وہ مریم اسماعیل کی دعا تھی کیسے قبول نہ ہوتی۔ وہ ہتھیلیاں زمین پر جماتی کھڑے ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب اس نے اس کے زخمی ہاتھوں پر اپنے بھاری ہاتھ سے دباؤ ڈالا۔

نوبیوٹی فل لیڈی تم مجھ سے دور نہیں بھاگ سکتی۔ اس کی طرف جھکتا وہ کسی پھنکارہ تھا۔ مریم کو لگا جیسے کسی زہریلے سانپ نے اسے ڈس لیا ہو۔ وہ بولنا چاہتی تھی۔ اسے کہنا چاہتی تھی۔ "وہ اس کی گرفت سے نکل چکی ہے۔" لیکن اس کے حلق میں آواز اٹک سی گئی تھی۔

Classic Urdu Material

تم جانتی ہو میں تمہارے قریب کسی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ لیکن میں نے تمہیں آزاد چھوڑا وہ بھی اس شخص کے ساتھ جانتی ہو کیوں۔ وہ اب بے دردی سے اس کے ہاتھ کو مسل رہا تھا۔

ہاتھ سے اٹھتی تکلیف اب اس کے پورے جسم میں پھیل رہی تھی۔ آنکھوں سے بہتے آنسو اس کی بصارت کو دھندلا رہے تھے۔ وہ اپنی آنکھوں کو بند کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی آنکھی جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔

چلو میں بتاتا ہوں تمہیں۔ وہ خود ہی جواب دینے لگا۔

ایک منٹ کہی تم یہ تو نہیں سمجھ رہی کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔ وہ جیسے خود ہی محفوظ

ہوا تھا اپنی بات پے۔ اور پھر ایک جاندار قہقہہ لگایا۔ جنگل کی ہیبت ناک خاموشی میں اس کا

قہقہہ اسے مزید ہیبت ناک بنا رہا تھا۔ اس کے تیور ایک غضب ناک ہوئے تھے۔ اور اس

نے تیش سے اس کا جبرہ دبوا چاہا۔

بالکل نہیں۔ میں نے تمہیں اس لیے چھوڑا تھا تاکہ تم یونیورسٹی کے پیپر ڈھونڈ کے دو

۔ تاکہ میں اپنی ایک نئی پہچان کے ساتھ اس ملک میں اپنا سکھ جما سکوں۔ اور اگر تم نے ایسا

Classic Urdu Material

ناکیا تو۔ اس کے جبرے کو جھٹکا دیتا وہ ایک لمحے کو خاموش ہوا تھا۔ اس کی خاموشی مریم کو بہت بری لگی تھی۔

تو میں تمہارے پورے خاندان کو اس ایک مٹ میں ختم کر دوں گا۔ وہ بے رحمی سے بولا تھا۔
مریم کی ساکت پتلیاں خوف سے پھیلی تھیں۔

دو مہینے تھے تمہارے پاس اس سے اگر سیکنڈ بھی اوپر ہوا تو ٹریلر آج تم دیکھ چکی ہوں۔ یہ پوری فلم تمہارے خاندان پر چلے گی۔ سفاکیت سے بولتے اس نے مریم کو دھکا دیا تھا اس کا سر کسی پتھر سے ٹکرایا۔

وہ کپڑے جھاڑتا ہوا کھڑا ہوا۔ "ویسے میں نے سنا ہے تمہارا ایک مہمان پاکستان سے آیا ہوا ہے۔ تم کہوں تو یہیں اس کی خاطر مدارت کروں کوئی۔ اس کی طرف جھکتا وہ چمکتی آنکھوں سے بولا۔

اچھا ٹھیک ہے اگر تم نہیں چاہتی تو نہیں کرتا لیکن دس دن کے اندر وہ واپس جانا چاہیے۔ ورنہ پھر مجھ سے صبر نہیں ہوگا۔ تمسخر سے مسکراتا وہ اندھیرے میں غائب ہو گیا۔ وہ بے بسی سے آنکھیں موند گئی۔

وہ ایک سیکنڈ میں سنبھلا تھا۔ اور اس شخص کو پیچھے سے دبوچتے اس کی گردن ایک جھٹکے سے توڑ دی۔ کلک کی آواز کے ساتھ وہ شخص زمین پر گر گیا۔ ان چاروں کو بھی مات دینے کے بعد وہ جنگل کی طرف بھاگا تھا۔ تھوڑی دور ہی گیا تھا جب اسے مریم کے اسکارف کا ٹکڑا جھاڑیوں میں لٹکتا ہوا ملا۔ اسے آوازیں دیتا وہ آگے بڑھ رہا تھا۔ اس کی آواز جنگل کے گھنے درختوں سے ٹکراتی واپس آرہی تھی۔ گھنے درختوں سے آتی مدھم چاند کی روشنی بھی اندھیرے کو چیرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ وہ ابھی تھوڑا دور ہی گیا تھا جب اسے کسی کا وجود زمین پر گرا ہوا نظر آیا۔ وہ ایک لمحے میں اسے پہچان گیا تھا۔ وہ اوندھے منہ زمین پر گری ہوئی تھی۔ سر سے بہتا خون اس کے چہرے کو رنگ گیا تھا۔ اسے اپنے بازوؤں میں اٹھائے وہ فوراً سے جنگل سے باہر بھاگا تھا۔ سڑک پر کھڑی گاڑی میں بیٹھائے اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور فل سپیڈ پر چھوڑ دی۔

Classic Urdu Material

وہ دونوں سکتے کے عالم میں کھڑے سامنے چلتی سکرین چلتے مناظر کو دیکھ رہے تھے۔ جہاں نیکو پنگ میں دھماکے کے بعد کے مناظر لائیو دکھائے جا رہے تھے۔

پولیس انویسٹگیشن کے بعد جو دو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان کا سن کے سبین کو لگا تھا کہ وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔ وہ بھٹی بھٹی نظروں سے سامنے چلتے ناموں کو دیکھ رہی تھی۔ "مریم اسماعیل، سقر ابراہیم۔" اگر یہ مزاق تھا تو بہت برا مزاق تھا۔ اور اگر یہ حقیقت تھی تو بہت بری حقیقت تھی۔ وہ ایک دفع پھر سقر سے شکست کھا گئی تھی۔ اس نے ایک دفعہ پھر اسے اس سے چھین لیا تھا۔ کم از کم سبین کو تو یہی لگا تھا۔

سب سے پہلے فواد ہوش میں آیا تھا۔ اور سبین کی طرف متوجہ ہوا۔ جس کا رنگ لٹھے کی مانند سفید ہوا تھا۔ وہ کیا سوچ رہی تھی وہ اچھی طرح سمجھ سکتا تھا۔

سبین کیا پتہ جھوٹ ہو۔ کیا پتہ کوئی اور ہو۔ اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے گویا اس نے اسے تسلی دی تھی۔ حیرت تو اسے بھی ہوئی تھی لیکن اسے اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا۔

Classic Urdu Material

ہاں یہ جھوٹ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ وہ چونک کے بولی۔ جیسے خود کو یقین دلارہی ہو۔ اپنا موبائل اٹھائے وہ تیزی سے کوئی نمبر ملارہی تھی۔ موبائل پے چلتی انگلیاں بری طرح کانپ رہی تھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے اس کا دل پھڑپھڑا رہا تھا۔

وہ دونوں سکتے کے عالم میں کھڑے سامنے چلتی سکرین چلتے مناظر کو دیکھ رہے تھے۔ جہاں نیکو پنگ میں دھماکے کے بعد کے مناظر لائیو دکھائے جا رہے تھے۔

پولیس انویسٹگیشن کے بعد جو دو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان کا سن کے سبین کو لگا تھا کہ وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے چلتے ناموں کو

دیکھ رہی تھی۔ "مریم اسماعیل، سقرا براہیم۔" اگر یہ مزاق تھا تو بہت برا مزاق تھا۔ اور

اگر یہ حقیقت تھی تو بہت بری حقیقت تھی۔ وہ ایک دفع پھر سقرا سے شکست کھا گئی تھی

۔ اس نے ایک دفعہ پھر اسے اس سے چھین لیا تھا۔ کم از کم سبین کو تو یہی لگا تھا۔

سب سے پہلے فواد ہوش میں آیا تھا۔ اور سبین کی طرف متوجہ ہوا۔ جس کا رنگ لٹھے کی

مانند سفید ہوا تھا۔ وہ کیا سوچ رہی تھی وہ اچھی طرح سمجھ سکتا تھا۔

Classic Urdu Material

سبین کیا پتا یہ جھوٹ ہو۔ کیا پتا وہ کوئی اور ہو۔ اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے گویا اس نے اسے تسلی دی تھی۔ حیرت تو اسے بھی ہوئی تھی لیکن اسے اس سے زیادہ فرق نہیں پڑتا تھا۔

ہاں یہ جھوٹ ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ وہ چونک کے بولی۔ جیسے خود کو یقین دلارہی ہو۔ اپنا موبائل اٹھائے وہ تیزی سے کوئی نمبر ملارہی تھی۔ موبائل پے چلتی انگلیاں بری طرح کانپ رہی تھی۔ بالکل ویسے ہی جیسے اس کا دل پھڑپھڑا رہا تھا۔

کس کو کال کر رہی ہو۔ فواد نے اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اسے سمجھ نہیں آئی تھی اس نیلی آنکھوں غصہ تھا، پچھتاوا تھا، محبت تھی، یا پھر کرب تھا۔ تیرہ سال بعد اس نے سبین کی آنکھوں میں بیک وقت یہ سارے جذبے دیکھے تھے۔

مریم کو۔ جب بولی تو اس کی آواز بھی کپکپا رہی تھی۔ دوسری طرف اس کے بند موبائل نے جیسے اس کے دل میں کوئی کیل کھونپا تھا۔

اس کا نمبر بند ہے۔ موبائل کان سے ہٹاتے سبین نے خود کو کہتے سنا۔

Classic Urdu Material

مجھے اس کے گھر جانا چاہیے شاید اس کا موبائل چارج ناہو۔ اس نے خود کو کھوکھلی تسلی دی۔ اور بھاگتی ہوئی باہر نکلی۔

رکاو میں بھی آتا ہوتا ہمارے ساتھ۔ وہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔

کیا ہوا تم لوگ اتنی عجلت میں کہاں جا رہے ہو۔ وہ معاذ سے ٹکرایا تھا جب انہوں نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

میں آپ کو کال پے بتاتا ہوں سب۔ یہ کہتے وہ فوراً باہر کو بھاگا۔

اس کے بیٹھتے ہی سبین نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ وہ کافی حد تک خود کو کمپوز کر چکی تھی۔

کال پے اس نے مختصر سا معاذ کو سب کچھ بتا دیا۔ جسے سن کے وہ بھی کافی پریشان ہو گئے تھے۔ اب وہ کافی دیر سے ستر کا نمبر ٹرائی کر رہے تھے۔ جب بند جا رہا تھا۔ پھر کچھ سوچ کے انہوں نے ایک نمبر ڈائل کیا۔

ہاں کینٹ ستر کہا ہے اس وقت۔ وہ پریشانی سے پیشانی مسلتے ہوئے بولے۔

Classic Urdu Material

سرنیکو پنگ میں ہے۔ میں بس پہنچنے ہی والا ہوں۔ ان کی کسی ہاسپٹل سے کال رسیو ہوئی ہے مجھے تھوڑی دیر پہلے۔ دوسری جانب سے ادا کیے گئے الفاظ سن کے ان چہرے پے کرب چھایا تھا۔

ٹھیک ہے میری فوراً بات کروانا اس سے۔ وہ ضبط کرتے بمشکل بولے تھے۔ لمبے ڈگ بھرتے وہ پورچ میں پہنچے تھے۔

اگر وہ ہاسپٹل میں ہے تو مطلب انہیں نقصان پہنچا تھا۔ وہ جانتے تھے سقر کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن جس دوسری ہستی کو نقصان پہنچ سکتا تھا اس کے سوچتے ہی وہ جی جان سے لرز اٹھے تھے۔ گاڑی میں بیٹھتے ان کے ہونٹوں پے صرف ایک ہی دعا تھی۔ "یا اللہ ہمیں مزید نا آزمائش میں مبتلا کرنا۔" شاید ان سے پہلے ہی کسی اور کی دعا قبول ہو چکی تھی۔

گاڑی مریم کے بنگلے کے باہر کی۔ وہ فوراً سے گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکلی۔ وہ آس قدر جلدی میں تھی کہ دروازے کو بند کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔ اس کے پیچھے ہی فواد بھی باہر نکلا۔

Classic Urdu Material

گیٹ کے کھٹکھٹانے پے گارڈ نے فوراً دروازہ کھولا۔ اسے پیچھے دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔

کہاں جا رہی ہے آپ میڈم تو گھر پے نہیں ہے۔ اس کے پیچھتے ہوئے گارڈ نے وضاحت دی۔ سبین کے بڑھتے قدم زنجیر ہوئے تھے۔

کہاں گئی ہے وہ۔ گارڈ کا کالر پکڑتی وہ تقریباً غرائی تھی۔

پتا نہیں وہ دپہر کی گئی ہوئی ہے۔ وہ گھبراتا ہوا بولا۔

تمہیں کیسے نہیں پتا۔ وہ غصے سے اس پر چڑدوڑی۔

میڈم یہں چوکیدار ہو مالک نہیں۔ وہ منہ بناتا خفگی سے بولا۔

سبین چھوڑو اسے یہ کیسے جانتا ہو گا۔ فواد نے فوراً سے مداخلت کی تھی۔ ورنہ اس کے تیور دیکھ کے لگتا تھا وہ اسے جان سے مار دے گی۔ سبین نے یک جھٹکے سے اسے آزاد کیا۔

اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔ گارڈ نے چہرے پے ہاتھ پھیرتے شکر ادا کیا۔

Classic Urdu Material

سببین فوراً پلٹی اور اس کے منہ پے ایک گھونسا مارا۔ یہ سب ایک سیکنڈ میں ہوا تھا۔ وہ تڑپ اٹھا۔ فواد نے ہمدردی سے اسے دیکھا اور سببین کے پیچھے ہولیا۔

توڑ دو توڑ دو میری ناک۔ پورا خاندان ہی پاگلوں کا ہے۔ اپنی ناک سے بہتا خون صاف کرتے وہ تیز مگر دھیمی آواز میں بڑبڑایا تھا۔ مبادہ کہی وہ سن ہی نالے۔

اب کہاں جانا ہے۔ اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ وہ پوچھے بغیر نارہ سکا۔
نیکو پنگ۔ وہ پر سکون لہجے میں بولی۔

فواد نے تاسف سے اسے دیکھا۔ جانتا تھا وولا علاج ہے۔

بعض اوقات کسی سے ہمدردی ہمیں مہنگی پڑ جاتی ہے۔ ہیں نا۔ جیسے کسی کی جان بچانا۔ اس کی طرف دیکھتا وہ زومعنی بات بولا تھا۔

اگر میں جان بچا سکتی ہو تو جان لے بھی سکتی ہوں۔ وہ جتا کے بولی تھی۔

تم کبھی نہیں کرپائوں گی۔ وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا بولا۔

سببین نے اس کی بات کا جواب دیے بغیر گاڑی سٹارٹ کر دی۔ اب وہ بالکل پر سکون تھی۔

Classic Urdu Material

موبائل پے نمبر ڈائل کرتے اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔

ہاں کینٹ کہاں ہے وہ لوگ اس وقت۔ نظریں سامے سڑک پے جمائے اس کی آنکھوں کے سامے ایک فلم چل رہی تھی۔

ٹھیک ہے۔ کال ڈراپ کرتے اس نے ذہن پے چلتے مناظر کو جھٹکا تھا۔ فواد نے بے نیازی سے کندھے اچکائے گویا وہ پورے کھیل میں نیوٹرل ہے۔

وہ کوریڈور میں کھڑا سامنے چلتی سرخ بتی کو لیکھ رہا تھا۔ ہونٹ کے کنارے پے وہلکا سا خون جما ہوا تھا۔ جب ایک نرس اس کے پاس آئی۔

سر آپ کو ڈریننگ کی ضرورت ہے آپ پہلے ڈریننگ کروالے۔ اس نے سفر کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جہاں پے ایک چاقو سے کٹ لگا ہوا تھا۔ ایک نظر اپنے ہاتھ کو دیکھتے اس نے اثبات میں سر ہلادیا۔

Classic Urdu Material

ڈریسنگ کرواتے ہوئے بھی اس کی نظریں مسلسل آئی سی یو کے دروازے پہ جمی تھی۔ ڈریسنگ کر کے وہ نرس وہاں سے جا چکی تھی۔ جب ڈاکٹر دروازے سے باہر آئی۔ وہ بے قراری سے ڈاکٹر کی طرف لپکا۔

میری وائف کیسی ہے۔ ڈاکٹر کے چہرے پہ نظریں جمائے وہ پوچھ رہا تھا۔ مسٹر سقر وہ اب خطرے سے باہر ہے۔ ان کا خون کافی بہہ چکا تھا۔ اس لیے وہ ابھی بیہوش ہے۔ لیکن۔ وہ شش و پیچ سے بولی تھی۔

اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے سقر کوشدت سے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا۔

لیکن کیا ڈاکٹر۔ وہ ضبط سے مٹھیاں بھینچتا تیز لہجے میں بولا۔ سنہری آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھی۔

آپ میرے ساتھ آئے ہیں آپ کو بتاتی ہو۔ اس کا غصہ دیکھ کے وہ سنبھل کے بولی اور اپنے کیبن کی جانب چل دی۔

Classic Urdu Material

سٹڈی روم میں بیٹھے تینوں نفوس دم سادھے اسے دیکھ رہے تھے۔ جو آنکھوں میں غصہ لیے تیز آواز میں بول رہا تھا۔ گلاس وال سے آتی دھوپ کی سنہری کرنیں اس کے چہرے پر پڑتی اسے روشن کر رہی تھی۔ دھوپ کی تپش تھی یا غصہ اس کا سفید چہرہ اس وقت سرخ تھا۔ برائوں آنکھوں میں عجیب سرد تاثر تھا۔ اجنبی، پراسرار، برف جیسا ٹھنڈا۔

میں آپ لوگوں کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ وہ رخ ان کی طرف کرتا غصے سے بولا۔ گلاس وال کی طرف پشت ہونے کی وجہ سے اب اس کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔

تم کیوں نہیں سمجھ رہے تمہارا اور مریم کا یہاں رہنا بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے کوئی دسویں بار یہ جملہ دہرایا تھا۔ وہ اسے کب سے سمجھا رہے تھے کہ وہ ان کے ساتھ پاکستان شفٹ ہو جائے لیکن وہ اپنی ضد پے اڑا ہوا تھا۔

میں کسی قیمت پر آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ میں زندہ ہو کے بھی مردہ نہیں کہلانا چاہتا۔ آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں بزدلوں کی طرح میدان چھوڑ کے بھاگ جاؤں۔ تاکہ پیچھے میرے دوست مجھ پر ہنسے، میرا مذاق اڑائے کہ احراز اسماعیل ایک ایسے شخص سے

Classic Urdu Material

ڈر کے بھاگ گیا جسے اس نے کبھی دیکھا تک نہیں۔ اسماعیل کی طرف دیکھتا وہ برہمی سے بولا۔ تیز بولنے سے اس کا سانس پھول رہا تھا۔ چہرے کی سرخی میں مزید اضافہ ہو گیا تھا۔ دیکھو احراز میری بات کو سمجھو۔ یہ بزدلی نہیں ہے۔ یہ وقت کا تکازہ ہے۔ اس کی طرف دیکھتے اسماعیل نے نرمی سے اسے سمجھایا۔ جواب گہرے گہرے سانس لیتا اپنا تنفس بحال کر رہا تھا۔

ہر گز نہیں۔ آپ کو جانا ہے تو جائے۔ وقت کے تکازے نبھائے لیکن میں کسی صورت میں نہیں جاؤں گا یہاں سے۔ مٹھیاں بھینچتا وہ حتمی لہجے میں بولا۔ اسماعیل نے بے بسی سے معاذ کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو تم ہی سمجھاؤں اسے۔ معاذ نے اثبات میں سر ہلاتے اسے تسلی دی تھی۔

ادھر آؤں میرے پاس۔ معاذ نے اسے اپنی طرف آنے کے اشارہ کیا۔

چاچو میں کوئی دلیل نہیں سننا چاہتا۔ وہ جیسے عاجز آ گیا تھا۔

احراز ادھر آؤں۔ اب کی بار معاذ کی آنکھوں میں تنبیہ کی تھی۔ وہ جھلاتا ہوا ان کے پاس بیٹھا۔

Classic Urdu Material

تمہیں کیا چیز ڈسٹرب کر رہی ہے۔ اس کے کندھے پے بازو پھیلاتے وہ نرمی سے استفسار کر رہے تھے۔

چاچو میں وہاں نہیں جانا چاہتا بس بات ختم۔ وہ چڑکے بولا۔

ٹھیک ہے اسماعیل تم بابا کو لے کے جائوں مجھے ہیری سے اکیلے میں بات کرنی ہے۔ فاروق صاحب کی طرف اشارہ کرتے اس نے انہیں جانے کا اشارہ کیا۔

وہ سر ہلاتا فاروق صاحب کو سہارہ دیتا وہاں سے لے گیا۔ اب وہ دونوں اکیلے رہ گئے

تھے۔ باہر سنہری آسمان پے جلتا سورج بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ اب دھندلے

بادل آسمان پے منڈلانا شروع ہو گئے تھے۔

ہاں اب بتائوں کیوں نہیں جانا چاہتے۔ معاذ نے دوستانہ لہجے میں پوچھا۔

میں بزدل نہیں ہو میں یہاں رہ کے حالات کا مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ اپنے اندر کے چور کو

چھپاتا وہ مضبوطی سے بولا۔ سچ تو یہ تھا وہ یہاں رہ کے ایلوینو کے ساتھ کوئی پلان تیار کر رہا

تھا۔

تم جانتے فرعون کی تباہی کیسے ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

چاچو یہاں فرعون کا کیا زکر۔ احراز نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ وہ کسی نصیحت کے موڈ میں نہیں تھا۔

فرعون نے ایک خواب دیکھا تھا۔ پتا ہے اس کے خواب کی تعبیر کیا تھی۔ اس کے سوال کو نظر انداز کرتے انہوں نے ایک اور سوال کیا۔ کیا وہ بے ساختہ بولا۔

"فرعون کے دربار میں ایک نجومی نے بتایا تھا کہ اسرائیل قوم میں ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اس کا تخت و تاج الٹ دے گا۔ نجومی کی بات سن کے فرعون نے ایک ظالمانہ فرمان جاری کیا۔" معاذ نے مسکرا کے اس کی طرف دیکھا جواب غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔

"اس نے کہا کہ جتنے بھی اسرائیلی بچے اس سال پیدا ہوں ان سب کو قتل کر دیا جائے۔ انہی دنوں اسرائیلی گھرانے میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام حضرت موسیٰ تھا۔" وہ ایک پل کو خاموش ہوئے۔

تو کیا انہوں نے حضرت موسیٰ کو قتل کر دیا تھا۔؟ احراز نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔ ان کی والدہ نے تین ماہ تک انہیں سب سے چھپا کے رکھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا۔"

"اپنے پیارے بیٹے کو اطمینان سے دودھ پلاتی رہو۔ البتہ جب راز فاش ہوتا نظر آئے اور اس کی جان کا خطرہ محسوس ہو تو بے خوف و خطر اسے دریائے نیل میں ڈال دینا۔ دریائی لہریں اسے ایک خاص جگہ پہنچے لے جا کے چھوڑ دے گی۔ اور پھر وہ اسے اٹھالے گا۔ جو میرا بھی شمن ہے اور اس کا بھی۔ مگر اس کا بال بھی بیگاتک نہیں ہوگا۔ بلکہ ہم اسے لوٹا کے تمہارے پاس پہنچا دے گے۔"

اور پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ ایک ٹوکری میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ڈال کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ وہ سانس لینے کو رکے۔

پھر کیا ہوا۔ وہ بے ساختہ بولا۔

"پھر اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ انہوں نے فرعون کے محل میں پرورش پائی۔ اور پھر بڑے ہو کے فرعون کو ہلاک کیا تھا۔ فرعون سمجھتا تھا کہ اس نے سب بچوں کے ساتھ حضرت موسیٰ کو قتل کروا دیا۔ لیکن اللہ نے اس سے بہتر تدبیر کی تھی۔ یہ کہتے انہوں نے احراز کی

Classic Urdu Material

طرف دیکھا۔ "کل کی نیوز میں یہ خبر پبلش ہوگی۔ اسماعیل فاروق اپنی غیمیلی کے ساتھ ایک کار ایکسیڈنٹ میں انتقال کر گیا۔"

ٹھیک ہے میں آپ کی بات سے متفق ہوں۔ لیکن میں پھر بھی نہیں جائوں گا۔ یہ کہتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔ انہوں نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا۔

وہ آج پھر اپنے مخصوص سنگی بیچ پے بیٹھا سامنے کھیلنے بچوں کو اکیہ رہا تھا۔ آسمان پے سفید روئی کے گال تیر رہے تھے۔ ہر طرف بہار کے رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ رنگ برنگے پھول کسی جنت کا منظر پیش کر رہے تھے۔

تبھی وہ خاموشی سے اس کے برابر آ کے بیٹھا۔ ہیری نے گردن گما کے اسے دیکھا۔ ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ جو کسی مقناطیس کی طرح اپنی طرف کھینچتی تھی۔

وہ لوگ جارہے ہیں۔ اس نے رخ دوبارہ سامنے کھیلنے بچوں کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ وہ شخص چونکا۔

Classic Urdu Material

کہاں۔ اس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ "پتا نہیں مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا ان لوگوں نے۔" وہ کندھے اچکا تا صاف جھوٹ بول گیا۔

تم نے پوچھا نہیں ان سے۔ اب کی بار اس نے کریدنے کے سے انداز میں پوچھا۔
وہ مجھے لے کے نہیں جا رہے تو بتاتے کیسے۔ وہ خود ترسی سے بولا۔

تو تم اپنا بدلہ کیسے لو گے۔ وہ مصنوعی حیرانگی سے بولا۔ ہیری نے گرن گما کے اس کی طرف دیکھا۔ اس کے ہونٹوں پر اسرار مسکراہٹ رینگ گئی۔

جانتے ہو ایک دفعہ بلی کی بہت خواہش تھی کہ وہ ایک پرندے کا شکار کرے۔ وہ جب بھی

پرندے کو پکڑنے لگتی وہ اڑ جاتا۔ پرندہ بلی سے زیادہ تیز تھا۔ اب بلی اڑ بھی نہیں سکتی

تھی۔ لیکن شکار بھی کرنا تھا۔ جانتے ہو اس نے کیا کیا۔ اس نے پرندے کو اڑنے دیا آسمان

کی وسعتوں میں۔ وہ پرندہ آزادی سے کھلکھلاتا، خوش ہوتا اڑتا رہا۔ بلی نے خاموشی سے بیٹھ

کے اس کا تماشہ دیکھا۔ جب پرندے کو لگا کہ وہ آزاد ہے اس نے اڑنے کی کوشش چھوڑ

ی۔ اور پھر تبھی بلی نے اس کا شکار کر لیا۔ اس کی چمکتی آنکھوں میں دیکھتے وہ پر اسرار سا

بولا۔

Classic Urdu Material

تم بہت کامیاب ہو گے۔ اجنبی شخص نے اس کے کندھے پر تھپکی دی۔

اگلی صبح اسٹاک ہوم پر سو گوار سی اتری تھی۔ ہر طرف اداسی بکھری ہوئی تھی۔
ہر نیوز چینل پر ایک ہی خبر چل رہی تھی۔ "اسماعیل فاروق اپنی فیملی کے ساتھ ایک کار
ایکسیڈنٹ کے ساتھ انتقال کر گئے۔" پرندہ اپنی اڑان اڑ گیا تھا۔ وہ بادلوں میں تیرنے اور
آزادی سے زندگی گزارنے کے لیے۔ اب بلی نے انتظار کرنا تھا۔ اس کے واپس آنے کا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
حال۔

وہ ڈاکٹر کے سامنے کمنیاں ٹیبل پر ٹکائے منتظر نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
دیکھیے میری بات تحمل سے سنئے گا۔ ڈاکٹر نے کمنیاں میز پر ٹکاتے تحمل سے کہاں۔ شاید
اسے سقر کے غصے کا احساس ہو گیا تھا۔

Classic Urdu Material

آپ بولے گی تو میں سنوگا۔ وہ بے زاری سے اس کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔
آپ کی وائف کی آنکھوں کی بینائی چلی گئی ہے۔ وہ پرو فیشنل انداز میں بولی۔
و آٹ دا ہیل از دس۔ وہ دھاڑتا ہوا کھڑا ہوا۔ شہد رنگ آنکھوں میں چنگاریاں جل رہی تھیں۔

پلیزر لیکس آپ پوری بات تو سن لے۔ وہ ڈاکٹر بھی گھبرا کے کھڑی ہو گئی۔ اور اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

ڈاکٹر کو تیز نظروں سے گھورتا وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ چہرے کے تاثرات ابھی بھی پتھر یلے تھے۔ وہ بھی ایک گہرہ سانس خارج کرتی اپنی نشت پر بیٹھ گئی۔

کی پرا بلیم (blocked tear duct) ان کو کافی عرصے سے "بلاک ٹیر ڈکٹ" تھی۔ یہ اسی وجہ سے ہوا ہے۔ اگر ان کے سر پرے چوٹ نا لگتی تو یہ سب نا ہوتا۔

اسے ایسی کوئی پرا بلیم نہیں تھی۔ آپ اپنی لا پر واہی چھپانا چاہتی ہے۔ ڈاکٹر کو گھورتا وہ غصے سے بولا۔

Classic Urdu Material

شاید آپ نہیں جانتے۔ ہو سکتا ہے انہوں نے آپ سے چھپایا ہو۔ لیکن انہیں یہ پرالہم پچھلے نو مہینوں سے ہے۔ اب کی بار ڈاکٹر جتاتے ہوئے اسے کہا۔ اور ایک فائل اس کے سامنے رکھی۔ "یہ ان کے سارے ٹیسٹس کی رپورٹ ہے۔ ان میں صاف لکھا ہے۔"

اب اس کا کوئی علاج نہیں ہے کیا۔ وہ رپورٹ سے نظریں دوڑاتا ہوا بولا۔

بالکل ہے۔ لیکن اس کے لیے ہمیں مزید کچھ ٹیسٹ کرنے ہوں گے۔ پھر ہی ہمیں پتا چلے گا کی وجہ سے congenital blockage کہ انفیکشن کس سٹیج پہ ہے۔ اگر تو یہ

ہو تو یہ کیمو سے ٹھیک ہو جائے۔ لیکن دوسری صورت میں یہ ٹیومر کی وجہ سے ہو سکتا

ہے۔ اس کیس میں چانسز بہت کم ہے۔ کینسر کس سٹیج پہ ہے اس کے حساب سے ہی پھر

۔ وہ کندھے اچکاتی افسردگی سے بولی۔

اور اس کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھا تھا۔ وہ خود کو بے آس محسوس کرنے لگا تھا۔

آپ دعارے کے ان کو کینسر نا ہو ورنہ ان کا بچنا بھی مشکل ہو سکتا ہے۔ وہ تسلی دیتی ہوئی

کھڑی ہو گئی۔ دروازہ کھلنے اور پھر بند ہونے کی آواز پہ اس نے تھک کے سر کر سی کی

Classic Urdu Material

پشت سے ٹکادیا۔ چند لمحوں میں ہی وہ صدیوں کا تھکا ہوا لگ رہا تھا۔ بند آنکھوں کے پیچھے ایک منظر چلنا شروع ہوا تھا۔

اندھیری رات میں جب چاند بھی بادلوں کے پیچھے چھپا ہوا بیٹھا تھا۔ ایک گاڑی سبق رفتار سے سڑک پے دوڑ رہی تھی۔ اس کے اندر تین نفوس بیٹھے تھے۔ ایک مرد اور عورت اگلی سیٹوں پے بیٹھے۔ جبکہ بچا پیچھے بیٹھا اپنی سنہری آنکھوں میں بے زاری سموئے کھڑکی سے باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھ رہا تھا۔

اما آپ نے اچھا نہیں کیا ہمیں تھوڑی دیر ویٹ کرنا چاہیے تھا۔ وہ خفگی سے عورت کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

کوئی بات نہیں ہم نے واپس گھر ہی جانا ہے۔ وہ پیچھے کو مڑتی مسکرا کے بولی۔ جس پے اس نے بے زاری سے سر جھٹکا۔ وہ کافی زیادہ مضطرب لگ رہا تھا۔

دفتعا ان کی گاڑی کے ٹائر چرچرائے۔ اور گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ اس نے بے زاری سے سامنے دیکھا۔ لیکن سامنے کا منظر دیکھ کے وہ ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا۔

Classic Urdu Material

اس نے چونک کے آنکھیں کھولی منظر ہوا میں تحلیل ہو گیا۔ چہرے پے ہاتھ پھیرتا وہ کھڑا ہو گیا۔

اس کی آنکھوں میں دکھ تھا، تکلیف تھی۔ پچھتاوا تھا۔ خوف تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی ہاسپٹل کے پارکنگ ایریا میں کھڑی کی۔ سٹیرنگ پے دھرے سفید ہاتھوں کی رگیں ابھری ہوئی تھیں۔ اس نے سختی سے آنکھوں کو بند کیا۔ بند آنکھوں کے پیچھے ایک منظر لہرایا تھا۔

ایک سیاہ لباس والی لڑکی کشادہ کمرے میں کھڑی تھی۔ اسے اس کی پشت نظر آرہی تھی۔

برائون بال کندھوں سے نیچے ڈھلک رہے تھے۔ کمرے میں کھڑکیوں سے آتیچاند کی روشنی اسے منور کر رہی تھی۔ پورے کمرے میں سفید پینٹ سے دیواروں کو ڈھکا ہوا تھا۔ کمرے کے وسط میں ایک گول بیڈ تھا۔ جس پے سفید بے داغ بیڈ شیٹ بچھی تھی۔ بیڈ کی پانہنتی والی دیوار کے ساتھ ایک دیوار گیر پینٹنگ بنی تھی۔ جس پے رات کا خوبصورت منظر بنا

Classic Urdu Material

تھا۔ جس میں ایک چھوٹی سی بچی جگنو کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ ہوا سے اس کا سفید فراق پھڑپھڑا رہا تھا۔ ہیر بینڈ میں قید بال پیچھے کواڑ رہے تھے۔ سیاہ گھور آسمان بے تارے جگمگا رہے تھے۔

دائیں جانب والی دیوار بے دو دروازے تھے۔ بائیں جانب والی دیوار میں ایک کھڑکی نصب تھی۔ جس پر جالی کا پردہ لہرا تھا۔ چاند کی روشنی اس کے چہرے سے اٹھکلیاں کر رہی تھی۔

کھڑکی پر لہراتا پردہ اس کے چہرے کو چھونے کی خواہش میں ہلکان ہو رہے تھے۔

دفعتاً وہ چلتی ہوئی بیڈ کی پائنٹی کی طرف بڑھی۔ کھڑکی پر لہراتے پردے نے ایک لمحے کے

لیے اس کے چہرے کو چھوا تھا۔ وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔ ہوانے بھی اس کے ساتھ رقص

کرنا شروع کیا۔ <https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

وہ چلتی ہوئی بیڈ کی پائنٹی کے پاس کھڑی ہوئی جہاں کھلونوں کا ڈھیر رکھا ہوا تھا۔ اس نے

وہاں پڑا سرخ ٹیڈی بئیر اٹھایا۔ جس کی چمکتی آنکھوں میں سے روشنی نکل رہی تھی۔ تبھی

اس کی نظر ٹیڈی بئیر کے پاس پڑی کالی گھڑی پر پڑی وہ چونک سی گئی۔ ہوا کی دوش پر

Classic Urdu Material

لہر اتا پردہ اب اس تک پہنچنے میں ہلکان ہو رہا تھا۔ گھڑی کو اٹھاتے اس نے اس کے ڈائل کو دیکھا جو اپنے زندہ ہونے کا پتا دے رہا تھا۔ وہ دھک سی رہ گئی ہر چیز جیسے رک سی گئی تھی۔ گھڑی کی پے لہر اتا پردہ مایوس سا واپس لوٹ چکا تھا۔ ہوانے تھک کے رقص کرنا چھوڑ دیا۔ چاند بھی آسمانوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ ہر طرف اندھیرہ ہو گیا تھا۔ اندھیرے میں گھڑی اور ٹیڈی بیر کی آنکھیں چمک رہی تھی۔ کمرے میں پھیلی خاموشی کو گھڑی کی پراسرار ٹک ٹک نے روکا تھا۔

اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولی۔ چہرے پے ہاتھ پھیرتے اس نے خود کو کمپوز کیا اور گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔

اس کی آنکھوں میں دکھ تھا، تکلیف تھی، پچھتاوا تھا، خوف تھا۔

ہاسپٹل کے مرمری بیڈ پے بڑے اس نازک وجود کے ہاتھوں میں ہلکی سی جنبش ہوئی تھی۔ وہ اس وقت مخصوص نیلے لباس میں ملبوث تھی۔ جو مریضوں کو پہنایا جاتا ہے۔ اس کے سر میں شدید درد کی ٹیس اٹھ رہی تھی۔ اس کے دونوں ہاتھوں پے پٹیاں کی گئی

Classic Urdu Material

تھیں۔ اس نے اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ آپس میں پیوست تھی
۔ جیسے ان پے کوئی بھاری پتھر کی سیل رکھی گئی ہو۔ س کی آنکھوں اور سر کو سفید پٹی سے
ڈھکا گیا تھا۔

سقر۔ اس کے ہونٹوں میں بے آواز جنبش ہوئی تھی۔ حلق سوکھ کے کانٹا ہو رہا تھا۔ پورا
جسم میں تکلیف سے ٹسیں اٹھ رہی تھی۔ اس نے پھر سے بولنے کی کوشش کی لیکن وہ اس
دفعہ بھی ناکام رہی۔ سر سے اٹھتی تکلیف اب بڑھ رہی تھی۔ اس نے تکلیف سے اپنا سر
تکیے پے پٹکنا شروع کر دیا۔

ڈاکٹر پیشنٹ کو ہوش آرہا ہے۔ اسے اپنے قریب نرس کی تیز آواز سنائی دی۔
تبھی کوئی ہڑبڑی میں دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔ وہ ایک سیکنڈ میں اندر آنے والے کو
پہچان گئی تھی۔ اب اسے اپنے بازوؤں پے اس کا لمس محسوس ہوا۔ وہ بولنا چاہتی
تھی % سے اپنی تکلیف بتانا چاہتی تھی۔ لیکن سر سے اٹھتی ٹسیں اس کے ہواں گم کر رہی
تھی۔

Classic Urdu Material

اب وہ اسے پکار رہا تھا۔ اس کی آواز میں بے قراری تھی، محبت کی تڑپ تھی۔ تکلیف تھی۔ اسے اپنی آنکھیں گیلی ہوتی محسوس ہوئی شاید وہ رو رہی تھی۔

وہ بدحواسی سے پیچھے ہٹا۔ متحیر نظریں اس کی سرخ ہوتی پٹی پے جمی تھی۔ جہاں سے خون بہہ رہا تھا۔ اس کے بازو پے اس کی گرفت ڈھیلی ہوئی تھی۔ اس کی ڈھیلی ہوتی گرفت پے اس اپنے وجود میں ہلچل ہوتی محسوس ہوئی۔ تبھی ڈاکٹر اندر داخل ہوئی اور اس کی بازو میں انجیکشن لگایا۔ اس کے حواس آہستہ آہستہ گم ہونے لگے۔ اس کے سامنے سکرین پے ایک منظر ابھرنا شروع ہوا۔

شام کے دھندلے سائے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں پے رات اتر رہی تھی۔ چاند سورج کو مات دیتا اپنی چاندنی بکھیرنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ بل کھاتی پتھرلی سڑک پے ایک گاڑی سبق رفتاری سے چل رہی تھی۔ گاڑی کے اندر چلتی زرد روشنی میں چار وجود نظر آرہے تھے۔

ایک مرد اور عورت اگلی نشستوں پے براجمان تھے۔ پچھلی نشست پے دو کم عمر لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھی۔ چاروں کے چہروں پے الوہی چمک تھی۔ پیچھی بیٹھی ایک لڑکی کی

آنکھیں کسی اندھیری پر اسرار رات کی طرح سیاہ تھی۔ وہ چہکتی ہوئی اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی کے ساتھ سرگوشی کر رہی تھی۔ بات کرتے اس کے چہرے پے حیا کے خوبصورت رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ دوسری لڑکی کی آنکھیں اجلے دن کی طرح گرے چمکتی تھی۔ جن میں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ جھکنے سے اس کے سنہری بال کندھے سے پھسلتے اس کے چہرے کے سامنے دیوار بنا رہے تھے۔ جنہیں وہ اپنے مرمی ہاتھوں سے پیچھے جھٹک رہی تھی۔

اب وہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی طرف جھکتی کوئی شرارت بھری سرگوشی کر رہی تھی۔ اور اپنی گرے آنکھوں کو پہلے گول گول گماتی اور پیٹاتی ہوئی اس کو دیکھ رہی تھی۔

سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے اسے گھورتے ہوئے اس کے چٹکی کاٹی۔ جس پے مزید شرارت سے کوئی سرگوشی کر رہی تھی۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے حیا سے آنکھیں جھکائی۔ تبھی گاڑی کے ٹائر زور سے چرچرائے۔ ان دونوں نے چونک کے سراٹھایا۔ وہ اب پہاڑی سلسلے سے نکلتے ایک سنسان سڑک پے کھڑے تھے۔

Classic Urdu Material

آگے بیٹھا شخص دروازہ کھولتا باہر نکلا۔ اور جھکتے ہوئے ٹائر کو دیکھا۔ جو پنچر ہو چکا تھا۔ ان کی پیشانی پے بل نمودار ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پے بھی افسردگی پھیلی تھی۔ ایک دھم سے ارد گرد دودھیا روشنی پھیلی۔ ان چاروں نے آنکھوں پے بازو رکھے۔ سامنے قطار میں گاڑیاں کھڑی تھی۔ ایسی ہی گاڑیاں پیچھے بھی کھڑی تھی۔ اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی تیز آواز سنائی دی۔ کسی نے اگلا اور پیچھلا دروازہ کھولا۔ اس کا دماغ اندھیروں میں ڈوب گیا۔ اس کی آنکھوں میں دکھ تھا، تکلیف تھی۔ پچھتاوا تھا۔ خوف تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اس کے پاس کر سی پے بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ڈاکٹر اسے انجیکشن لگا کے گئی تھی۔ اس کی حالت دیکھ کے وہ مزید پریشان ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے اس کی آنکھوں سے خون بہا تھا۔

Classic Urdu Material

یہ ہیملکریا ہے۔ عام زبان میں اسے خون کے آنسو بھی کہتے ہیں۔ ہماری باڈی میں ایک لیکریمل گینڈ ہوتا ہے جو ٹیئر پروڈکشن کرتا ہے۔ یہ ہماری آنی لڈ کے نیچے موجود ہوتا ہے۔ رونے کی صورت میں یہ ایک خاص آنل خارج کرتا ہے جو ٹیئر خارج کرنے والی جھلی کو تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ اور سوکھنے سے بچاتے ہیں۔ ہماری جھلی کے نیچے ایک بلڈ ویسل ہوتی ہے۔ جو بہت زیادہ رونے کی وجہ سے ڈیج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر بروقت علاج ناکیا جائے تو یہ ویسل پھٹ جاتی ہے اور آنسو کے ساتھ خون بھی بہنے شروع ہو جاتا ہے۔ اس نے تھوڑی سی پہلے ڈاکٹر کے منہ سے یہ الفاظ سنے تھے۔

تبھی دروازہ دھکیل کے کوئی اندر داخل ہوا اس نے پیچھے مڑ کے نہیں دیکھا۔ آنے والا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس کھڑا ہوا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ کمرے میں صرف مشینوں کے چلنے کا پتہ دے رہی تھی۔ اور سقرا براہیم نے آج سے پہلے کبھی خود کو اتنا بے بس نہیں پایا۔ وہ ایک مضبوط عصاب کا مالک تھا۔ فوراً اپنے تاثرات چھپا گیا۔ اور گردن گما کے اپنے پیچھے کھڑے معاذ کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

معاذ نے آج سے پہلے کبھی اسے اتنی بکھری حالت میں نہیں دیکھا تھا۔ اس کے کندھے پر تھپکی دیتے اس نے سقر کو تسلی دی تھی۔ اس نے محظ اثبات میں سر ہلایا۔

کیسی طبیعت ہے اب مریم کی۔ انہوں نے پہلا سوال داغا تھا۔ اور فکر مندی سے بیڈ پر لیٹی مریم کو دیکھا۔

باہر چل کے بات کرتے ہے۔ سقر نے کھڑے ہوتے بے تاثر لہجے میں کہا۔ معاذ نے اثبات میں سر ہلاتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ دونوں اب کوریڈور میں کھڑے تھے۔ سقر نے دیوار سے ٹیک لگائے جینز کی جیبوں

میں ہاتھ گھسائے ہوئے تھے۔ اس کا بلیک کوٹ اور جینز کافی گرد آلودہ تھے۔ جگہ جگہ خون

کے دھبے لگے ہوئے تھے۔ برائون بکھرے ہوئے تھے۔ چہرہ جکھائے وہ بوٹ کی نوک

سے ماربل کے فرش پر ضربیں لگا رہا تھا۔

کیا کہا ڈاکٹر نے۔ ایک تاسف بھری نظر اس کے بکھرے حلیے پر ڈالتے انہوں نے سوال

کیا۔ ایک گہری سانس خارج کرتے سقر نے چہرہ اٹھا کے انہیں دیکھا۔ شہد رنگ آنکھوں

میں سرخی تیر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

وہی جو ایک ڈاکٹر کہتا ہے۔ دعا کریں۔ معاذ کی پشت پے لگے شیشے کو گھورتے وہ تمسخر سے بولا۔

اسے پچھلے نو مہینوں سے یہ بیماری تھی۔ اور ہمیں کانوں کان خبر ناہو سکی۔ آپ نے تو ساری انفارمیشن رکھی تھی۔ اس کی پھر آپ اتنی بڑی لاپرواہی کیسے کر گئے۔ سرخ آنکھوں سے معاذ کو گھورتا وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔

تم سچ کہتے ہو۔ مجھ سے واقعی لاپرواہی ہو گئی وہ واقعی بہت کچھ چھپا گئی ہے ہم سے۔ معاذ نے ندامت سے سر جھکاتے ایک کاغذ اس کے سامنے کیا۔

سقر نے سوالیاں نظروں سے انہیں دیکھا۔ "خود پڑھ لو مجھ میں ہمت نہیں ہے بتانے کی۔" وہ گہرے دکھ سے بولے تھے۔ وہ سقر جتنے مضبوط نہیں تھے۔ جو اپنے تاثرات چھپا جاتے۔

سقر نے آنکھیں سکیرٹ کاغذ پے بکھری سیاہی کی تحریر کو پڑھا۔ اس کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلی تھیں۔

یہ کیسے۔ وہ حیرت سے صرف اتنا ہی بول پایا تھا۔

Classic Urdu Material

مجھے بھی آج ہی پتا چلا۔ مجھے ایک کیس کے لیے اس کی رپورٹ چاہیے تھی۔ جس میں یہ رپورٹ بھی ملی ہے۔ وہ تکلیف سے سقر کو دیکھ رہے تھے۔ جس کے چہرے پر غصہ پھیل رہا تھا۔ اور آنکھیں کسی پر جمی ہوئی تھی۔

یہ یہاں پر کیا کر رہی ہے۔ ان کی آنکھوں میں دیکھتا وہ دے دے غصے سے بولا تھا۔ معاذ نے چونک کے پیچھے دیکھا۔ جہاں سبین اور فواد چلتے نظر آ رہے تھے۔ مجھے نہیں معلوم۔ وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولے۔

میں اب مزید مریم کا تماشہ نہیں بنانا چاہتا۔ اسے کہہ یہ یہاں سے چلی جائے۔ اگر اس نے کوئی سین کر نیٹ کیا تو میں بول جاؤں گا کہ یہ آپ کی بیٹی ہے۔ انہیں سرد نظروں سے دیکھتے اس نے تنبیہ کی تھی۔

تم فکر نہ کروں میں کچھ کرتا ہوں۔ معاذ نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور سبین کی طرف چل دیا۔ جواب متخیر نظروں سے معاذ کو دیکھ رہی تھی۔ جبکہ سقر دیوار سے ٹیک لگائے خاموش نظروں سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

بابا آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی سقر کے ساتھ۔ حیرت سے بولتے اس نے نخوت سے سقر کو دیکھا۔ جو بے تاثر سا ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔

مجھے چھوڑوں تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔ معاذ نے دونوں کو گھورتے غصے سے پوچھا۔
نہیں بابا پہلے آپ بتائے آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔ سبین نے مشکوک نظروں سے انہیں دیکھا۔

میں ایک پولیس آفیسر ہو۔ اس کیس کی انکوائری کے لیے آیا ہوں۔ اور ویسے بھی سقر سے میرا ایک اور بھی رشتہ ہے۔ معاذ نے تیز نظروں سے اسے گھورا۔

مریم بھی میری فرینڈ ہے۔ میں اس کی عیادت کے لیے آئی ہوں۔ سبین نے جیسے انہیں جتایا۔
نواد نے سوالیاں نظروں سے سقر کو دیکھا۔ جواباً اس نے بے نیازی سے کندھے اچکا دیے۔

لیکن تم اس سے نہیں مل سکتی وہ بیہوش ہے۔ معاذ نے اسے روکنے کی کوشش کی۔

لیکن میں اس سے ملنا چاہتی ہوں۔ وہ ضدی لہجے میں بولی۔

Classic Urdu Material

سبین باہر چل کے بات کرتے ہے۔ معاذ نے اسکا ہاتھ پکڑتے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ انہیں جاتا دیکھ سقر بھی اندر چلا گیا۔

نواد نے اپنے بچتے ہوئے موبائل کو دیکھا جہاں احراز کالنگ جگمگا رہا تھا۔

شٹ اب بھائی کی بھی سنسنی پڑے گی۔ غصے سے بڑبڑاتے اس نے کال پک کر لی۔ جی بھائی۔ وجھٹ سے بولا۔ "تم دونوں کہاں ہو اس وقت۔" دوسری جانب احراز کی غصے سے بھری آواز گونجی۔

وہ بھائی ایک ایمر جنسی ہو گئی تھی۔ اس نے گڑبڑاتے ہوئے وضاحت دی۔ اور دل میں سبین کو کوسا جس کی وجہ سے وہ ایک دفعہ پھر پھس چکا تھا۔ کون سیاہیمر جنسی۔ مجھے فوراً بتائوں۔ وہ ہنوز غصے میں تھا۔

وہ بھائی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔ اس نے شش و پنج سے ادھر ادھر دیکھا۔ آیا کہ انہیں سچ بتائے یا نہیں۔

Classic Urdu Material

کیا وہ۔۔ اس کے اٹکنے پے وہ مزید غصہ ہوا۔

ووبھائی ہم نیکو پنگ ہے۔ اس کے غصے پے وہ تیزی سے بولا۔

وآٹ۔ احراز فوراً اچھلا۔ "وہ بھائی مریم کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔ وہ آئی سی یو میں

ہے۔ ڈاکٹر نے اس کے بچنے کے چانسز بہت کم بتائے ہیں۔ وہ مجھے سبین بلار ہی می جاتا

ہو۔ تیزی سے اس نے جو منہ میں آیا بول دیا۔ اور کھٹاک سے کال بند کر دی۔

تمہیں اللہ ہی پوچھے سبین۔ اسے صلواتیں سناتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔

جبکہ وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔

احراز نے جلدی سے موبائل پے ایک نمبر ڈائل کیا۔

آپ نے سنا وہ مرنے والی ہے۔ دوسری جانب سے کال رسیو ہوتے ہی وہ تیزی سے بولا۔

یہ سب آپ نے کیا ہے نا۔ میں نے کہا بھی تھا کہ جو بھی کروں گا میں کروں گا پھر آپ

نے یہ کیوں کیا۔ اگلے کی بات کاٹے وہ پھر غصے سے بولا۔

Classic Urdu Material

رلیکس کچھ نہیں ہوا اسے۔ وہ صرف اسے ڈرانے کے لیے تھا۔ مجھے ساری انفارمیشن مل چکی ہے۔ دوسری جانب سے تسلی دی گئی۔ احراز کے تنے اعصاب فوراً ڈھیلے پڑے۔

اسے صرف میں ماروں گا۔ آپ کو یاد ہے نا اپنا وعدہ۔ احراز نے اسے باور کروایا تھا۔ بالکل یاد ہے۔ تم بے فکر رہو۔ یہ کہتے ہی دوسری جانب سے کال کٹ گئی۔

کمرے میں خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑکی سے آتی روشنی کی کرنیں صبح ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔

وہ سر جھکائے کرسی پر بیٹھا کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔ پیشانی پر سوچ کی لکیریں بکھری تھی۔ سنہری آنکھوں بے تاثر نظر آتی تھی۔ سقر نے شراٹھا کے اسے دیکھا۔ جوتکے سے ٹیک لگائے نیم دراز سی تھی۔ آنکھوں پر سفید پٹی بندھی تھی۔

تمہیں مجھے سب بتانا چاہیے تھا۔ کمرے کی خاموشی کو سقر کی آواز نے توڑا۔

مجھے اس سب کی امید نہیں تھی۔ آواز کی سمت رخ کرتی وہ جیسے دلیل دے رہی تھی۔

Classic Urdu Material

تمہیں سب پتا تھا۔ تم نے جان بوجھ کے یہ سب کیا ہے نا۔ سقر نے تاسف سے سر جھٹکا۔

کیا اس سے کوئی فرق پڑتا ہے۔ مریم نے اسے جانچنے کی کوشش کی۔

مطلب۔ سقر نے ناگواری سے آبرو اچکائے۔ وہ اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھا تھا۔

مطلب۔۔۔۔۔ وہ ایک لمحے کو رک کی۔ پھر سر جھٹکا کے اپنے ہاتھوں کو

مسلا۔۔۔۔۔ "مطلب اگر میں اندھی ہو بھی گئی تو کیا تمہاری محبت ختم ہو جائے گی۔" سر

اٹھاتے اس نے عجیب سوال کیا تھا۔ چہرے ہر قسم کے تاثر سے پاک تھا۔

سقر نے غور سے اسے دیکھا۔ جیسے اس کی سوچ کو پڑھنے کی کوشش کی ہو۔

ریلی مریم تم اس سے زیادہ کچھ نہیں سوچ سکتی۔ اس کے چہرے پے نظرے گھاڑتا وہ

طنزیہ بولا۔

میرے لیے یہ جاننا اہمیت رکھتا ہے۔ وہ پختہ لہجے میں بولی۔

اور تمہارے لیے یہ جاننا کیوں اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے ایک اور طنزیہ تیر چلایا۔

Classic Urdu Material

وہ کھل کے مسکرائی۔ اور پھر کمنیاں گھٹنوں پے ٹکاتے ہاتھوں میں چہرہ گریا۔ "کیوں کہ میں تمہیں کچھ بتانا چاہتی ہو۔" جب بولی تو الفاظ میں گہرا دکھ تھا۔ چہرے پے ایک تاریک سایہ لہرایا۔

مجھے کچھ بھی نہیں جاننا۔ اس کے تاثرات سے وہ سمجھ چکا تھا۔ کہ وہ کیا بتانا چاہتی ہے۔

نہیں۔۔۔ تمہیں پتہ ہونا چاہیے اس رات کیا ہوا تھا۔ اور۔ اس سے پہلے کے وہ مزید کچھ بولتی سقر نے اس کے ہونٹوں پے ہاتھ رکھ دیا۔

بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ مجھے کچھ نہیں سننا۔ وہ حتمی لہجے میں بولا۔

تمہیں۔۔۔ کیسے۔۔۔ حیرت سے وہ گنگ رہ گئی۔

بول جائوں سب کچھ نہیں ہوا تھا۔ اسے کندھوں سے پکڑتے وہ سخت لہجے میں اسے باور کروا رہا تھا۔ جیسے اس کے ذہن کی سلیٹ سے وہ منظر ہٹانا چاہتا ہو۔

وہ بالکل سن رہ گئی تھی اس کی بات کو سن کے۔ مریم نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسے سب پتا ہوگا۔ اس دن مریم اسماعیل کو سقرا برہیم کی محبت بے یقین آ گیا تھا۔ اور کیسے نا آتا اس کی محبت تھی ہی اتنی پاک، کسی غرض کے بغیر۔

Classic Urdu Material

سقر۔ مریم نے بولنا چاہا جب وہ دوبارہ بولا۔ "شش میں نہیں چاہتا ماضی کی کوئی بھی تلخ تمہارے ذہن میں ہو۔"

یہ بہت مشکل ہے۔ میں چاہ کے بھی بلا نہیں پاتی۔ چہرہ جھکاتی وہ رندھی آواز میں گہرے دکھ سے بولی۔ بیڈپے بیٹھتے سقر نے اس کے سرد ہاتھوں کو اپنے گرم ہاتھوں میں پکڑا۔ وہ اس کی تکلیف کا اندازہ لگا سکتا تھا۔

میں جانتا ہوں یہ بہت مشکل ہے۔ لیکن کیا تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ اس کے ہاتھوں کو سہلاتے وہ ایک مان کے ساتھ بولا۔

میں کوشش کروں گی۔ گہرہ سانس کھینچتے اس نے آنسوؤں کو اپنے اندر اتار دیا تھا۔
تم ہمیشہ مجھے اپنا مقدم پاؤں گی۔ اس کی انگلی کی پوروں کو چومتے وہ محبت سے بولا۔
مریم نے جھینپ کے چہرہ جھکایا۔ ہمیشہ ایسے ہی رہا کروں۔ تم ایسے اچھی لگتی ہو۔ "اس کے گلابی گالوں کو دیکھتے وہ مسکرا کے بولا۔

مجھے انکل سے ملنا ہے۔ پلیز تم انہیں بلا دو۔ اسے اپنی طرف متوجہ پا کہ وہ کنفیوز سی بولی۔

آہ پہلے انکل کے بھتیجے سے تو بات کر لو۔ اسے اپنی جاب کھینچتا وہ شرارت سے بولا۔

Classic Urdu Material

دیکھو انکل بڑے ہے۔ پہلے انکل سے بات کرنے دو پھر بھتنجے کی باری۔ جواباً وہ بھی شرارت سے بولی۔ اور سقر کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھوں کو اس کے سینے پر رکھتے دور دھکیلا۔

اب یہ کونسی لوجک ہوئی۔ سقر نے ماتھے پر بل ڈالتے مصنوعی غصے سے کہا۔ تمہارا یہ مصنوعی غصہ مجھ پر اثر کرنے والا نہیں۔ وہ زیر لب مسکرائی۔ وہ ہائی سینسز رکھتی تھی۔ کیا یہ بھی نامحسوس کرتی۔ تم شکل سے جتنی معصوم لگتی ہو اتنی ہو نہیں۔ اس کی بات پر وہ مسکرا کے بولا۔

اچھا نا اب انکل کو بلا دے۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ایک شرط ہے۔ وہ زو معنی لہجے میں بولا۔
بالکل بھی نہیں۔ مریم نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

مستقبل میں تم ایک ظالم بیوی ثابت ہونے والی ہو۔ اس کی ناک دباتے وہ خود ترسی سے بولا۔

Classic Urdu Material

ہاں تو پھر کیا ہوا۔ پتا سبین بھی فواد بچارے پے اتنے ظلم کرتی ہے۔ میرا دل کرتا میں بھی ایسے ہی کروں آپ پے۔ ایک ڈرامائی سانس کھینچتی وہ پر جوش سی بولی۔

سبین کے ذکر پے سقر کو اپنا حلق تک کڑوا ہوتا محسوس ہوا۔

آئندہ جب ہم دونوں کی بات ہو تو کسی غیر کا ذکر نہیں کرنا۔ اس نے سخت لہجے میں اسے باور کروایا تھا۔ جب کہ وہ منہ کھولے اس کی شدت پسندی دیکھ رہی تھی۔

وہ غیر نہیں میری دوست ہے۔ حیرت سے نکلتے مریم نے منہ بنا کے جواب دیا۔

اور میں تمہارے شوہر ہو۔ سقر نے اپنی اہمیت بتائی۔

تم ٹیپیکل ہو رہے ہو۔ وہ تنک کے بولی۔

بالکل ہو رہا ہو۔ میں کبھی برداشت نہیں کروں گا کہ ہمارے انمول لمحات میں تم لوگوں کا

ذکر کروں۔

لیکن۔۔۔ وہ کچھ بولنے لگی تھی جب سقر نے اس کے ہونٹوں پے انگلی رکھی۔ "اشش کوئی

بحث نہیں۔" اس نے گویا بات ہی ختم کر دی۔

Classic Urdu Material

تم بہت برے ہو۔ اس کی انگلی ہٹاتی وہ خفگی سے بولے۔

بالکل میں اس سے بھی زیادہ برا ہو۔ کندھے اچکاٹا ڈھٹائی سے بولا۔

تبھی دروازہ ناک ہوا۔ اور معاذ صاحب اندر داخل ہوئے۔ کسی کی موجودگی محسوس کرتی وہ فوراً ستر سے دور ہوئی۔

کیسی طبیعت ہے ہماری بیٹی کی۔ کرسی پر بیٹھتے وہ گلہ کھنکھارتے ہوئے بولے۔ جبکہ ستر ڈھٹائی سے وہی بیٹھا رہا۔

ٹھیک ہوا نکل مجھے کیا ہوا۔ مریم نے مسکرا کے جواب دیا۔ جبکہ مسلسل بیٹھنے سے اب اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔

تمہیں مجھے انفارم کر کے جانا چاہیے تھا وہاں۔ جانتی ہوا اگر ستر ناوقت پر پہنچتا تو کیا ہو

سکتا تھا۔ انہوں نے جیسے اسے اس کی غلطی کا احساس دلایا تھا۔

میں نے ستر کو کال کی تھی۔ لیکن اس نے رسیو نہیں کی۔ اس نے خفگی سے اس کی شکایت لگائی۔

تو تم ویٹ بھی تو کر سکتی تھی نہ۔ وہ ابھی بھی اسے ہی سرزنش کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

میں بالکل ٹھیک ہو۔ اس نے گویا انہیں تسلی دی تھی۔

بالکل تمہیں آنکھوں سے نظر نہیں آ رہا اور تم ٹھیک ہو۔ طنزیہ اطلاع دی گئی۔

اچھا ہے نا۔ مجھے ویسے بھی اس بری دنیا کو دیکھنے کی خواہش نہیں ہے۔ چہرہ جھکاتے وہ گہرے دکھ سے بولی۔

تم نے ڈاکٹر سے بات کی کب تک ڈسچارج کر رہے ہے۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتے انہوں نے سقر سے سوال کیا۔

نہیں میں کرتا ہوں بات۔ آپ یہاں ہی رکے۔ سقر نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ پھر مجھ سے گارڈن میں ملنا ایک ضروری بات کرنی ہے۔

ان کی بات پے سر ہلاتا وہ کمرے سے نکل گیا۔

وہ اس وقت ڈاکٹر کے کیمین میں بیٹھا تھا۔ جبکہ سامنے بیٹھی ڈاکٹر کسی فائل پے سر جھکائے اس کا مطالعہ کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

جبکہ وہ بیزاری سے پائوں جھلارہا تھا۔

آپ کے لیے ایک گڈ نیوز ہے۔ ڈاکٹر نے گلہ کھنکھارتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

کیا۔ سقر نے آبرو اچکاتے ہوئے اسے دیکھا۔ اور فوراً سے سیدھا ہو کے بیٹھا۔

کی وجہ سے congenital blockage آپ کی وائف کی رپورٹس کلئیر ہے۔ یہ ہوا تھا۔ لیکن وہ دیکھ سکتی ہے کہ نہیں یہ ان کی بینڈ تاج کھلنے کے بعد پتہ چلے گا۔ ڈاکٹر نے فائل بند کرتے اسے پروفیشنل انداز میں بتایا۔

ہم اسے گھر کب لے جاسکتے ہیں۔

آپ انہیں کل تک لے جاسکتے ہیں۔ لیکن آپ کو خاص خیال رکھنا ہو گا ان کا۔ ہو سکے تو ایک نرس بھی ہائیر کر لے ان کے لیے۔ اور نیکسٹ ویک ان کا چیک اپ کروائے۔ پھر ہم ڈسائیڈ کرے گے کہ ان کی بینڈ تاج کب کھولنی ہے۔ اور جتنا ہو سکے انہیں سٹریس سے دور رکھے۔

Classic Urdu Material

پھر چند ایک ضروری باتوں کے بعد وہ اٹھ کے گارڈن کی طرف چلا گیا۔ باہر ہر طرف دھند پھیلی ہوئی تھی۔ اسے دور سے ہی معاذ ایک بیچ پے بیٹھے نظر آئے۔

تھوڑا قریب جانے پے اسے ان کے ساتھ سبین اور فواد بھی بیٹھے نظر آئے تھے۔ انہیں دیکھ کے سقر کے چہرے پے ناگواری پھیلی۔

یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔ ان کے پاس کھڑے ہوتے سقر نے بنا کسی لحاظ کے ناگواری سے سوال کیا۔

یہی تو میں پوچھنا چاہتی ہوں سقر ابراہیم تم میری دوست کے ساتھ کیا کر رہے ہو۔ جواباً سبین نے بھی ناگواری سے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔ چہرے غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

سقر نے سکون سے جیب میں ہاتھ ڈالے۔ ہونٹوں پے مسکراہٹ ابھری تھی۔ ایک فاتحانہ مسکراہٹ۔ "ریلی۔" وہ تھوڑا اس کی طرف جھکا۔ "تمہیں تمہاری دوست نے

نہیں بتایا وہ پچھلے دو مہینوں سے میرے ساتھ رہ رہی ہے۔ میری وایف کی حیثیت سے۔" معصومیت سے بولتے اس نے سبین کو بھڑکایا تھا۔

Classic Urdu Material

اور واقعی بھڑک اٹھی تھی۔ "یوشٹ اپ گھٹیا انسان تم جھوٹ بول رہے ہو۔" وہ غراتے ہوئے اس کی طرف بڑھی جب سقر نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی پکڑ لیا۔ معاذ اور فواد نے افسوس سے ان دونوں کو دیکھا۔

مجھ پے ہاتھ اٹھانے کی غلطی نا کرنا ورنہ میں ہاتھ پاؤں توڑنے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔ میں یکسر بول جاؤں گا کہ تم نے صدیوں پہلے مجھ پے ایک احسان کیا تھا۔ "اس کا ہاتھ جھٹکتے وہ سرد لہجے میں غرایا تھا۔

تم بول رہے ہو تم پہلے سے شادی شدہ ہو۔ اور اگر یہ سچائی مریم کو پتا چل جائے تو کیا ہو گا۔ وہ کسی زہریلی ناگن کی طرح پھنکاری تھی۔

میری بیوی تیرہ سال پہلے مر گئی تھی۔ بے نیازی سے کندھے اچکاتے اس نے ایک تنبیہی نظر سبین کے پیچھے بیٹھے معاذ صاحب پے ڈالی۔ (مطلب وہ اب کبھی بھی کسی کو یہ نہیں بتانے والا تھا کہ مریم ہی اصلی مریم ہے۔)

اوہ ریلی۔ سبین نے تمسخر سے اسے دیکھا۔ اور پھر اسکی طرف جھکی۔ "لیکن سوچو اگر کل کو کوئی لڑکی تمہاری پہلی بیوی بن کے آگئی تو۔۔۔۔۔ اس نے آبرو اچکائے۔۔۔۔۔" پیچ

Classic Urdu Material

تیچ پھر تو مریم کبھی بھی تمہارے ساتھ نہیں رہے گی۔۔۔۔۔ سبین نے مصنوعی افسوس سے سر جھٹکا۔

سقر نے آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا (یعنی وہ ایسا کرنے کا ردہ رکھتی تھی۔) وہ دھیمے سے مسکرایا۔ "اور اگر وہ لڑکی یہ کہہ دے کہ سبین نے مجھے بھیجا ہے تو۔۔۔۔۔ تیچ پھر تو وہ ساری زندگی تمہاری شکل نہیں دیکھے گی۔۔۔۔۔ سقر نے بھی اس کے انداز میں مصنوعی افسوس سے سر جھٹکا۔ سبین کی مسکراہٹ سمٹی۔

آہ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں۔۔۔۔۔ اس نے حیرت سے دونوں ہاتھ ہونٹوں پر رکھے۔ لیکن پھر آنکھیں چمکی۔۔۔۔۔ "لیکن ایک پر اہلم ہے۔ وہ کیا ہے ناکہ مجھے میری ڈول کی ہر چیز سے محبت تھی۔ اور تیرہ سال پہلے وہ نکاح نامہ بھی میں نے چرا لیا تھا۔" وہ پریشانی سے بولی۔

اور تم خود ہی سوچو۔۔۔۔۔ جب ایک لڑکی نکاح نامے کے ساتھ آئے گی تو کون کمخت یقین نہیں کرے گا۔" اتنا سف سے سر جھٹکتے سبین نے معصومیت سے اسے دیکھا۔

یعنی تم ایک بے گناہ کو مروانا چاہتی ہو۔ سقر نے آبرو اچکائے۔

Classic Urdu Material

یعنی تم اپنا اصلی روپ اسے دکھانا چاہتے ہو۔ وہ بھی دو بدو بولی۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

ہنہ۔۔۔ لیکن اسے پڑے گا۔ وہ جتنی ہوئی تنفر سے بولی۔

کوشش بیکار ہے۔ سترنے پر سکون لہجے میں اسے تپایا تھا۔ "جسٹ ویٹ اینڈ و آج۔۔"

اس کی آنکھوں میں دیکھتی وہ چیلنج کر رہی تھی۔

جواباً سترنے سر کو خم دیتے چیلنج قبول کیا تھا۔

ٹھیک ہے اگر تم یہی چاہتے ہو کہ ماضی ایک بار پھر دہرایا جائے تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔۔۔ وہ

رکی اور اپنی نیلی آنکھیں اس کی سنہری آنکھوں میں گھاڑی۔۔۔ اس دفعہ میں بالکل بھی

تمہیں بچانے نہیں آئوں گی۔۔۔۔۔ سین نے تھیکے چتونوں سے اسے دیکھا۔

اس دفعہ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔۔۔۔ وہ جیبوں میں ہاتھ ڈالے پر سکون سا بولا۔

وہ تنفر سے ہنکار بھرتی وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ آنکھوں کے سامنے ایک منظر چل

رہا تھا۔ آج اسے اپنے فیصلے پر شدید کچھتاوا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

"کاش میں نے اس دن وہ ناکیا ہوتا۔" گاڑی کا دروازہ کھولتے اس نے افسوس سے سوچا۔

وہ سیاہ لباس والی لڑکی بیڈ کے پاس گھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ میں گھڑی پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے چونک کے گھڑی کی چلتی سوئیوں کو دیکھا۔

ہر چیز جیسے رک سی گئی تھی۔ چاند خاموشی سے بادلوں کی اوٹ میں چھپ گیا تھا۔ ہوا کے دوش پے لہراتا اس تک پہنچنے میں ناکام ہو رہا تھا۔ پردے کے ساتھ رقص کرتی ہوا تھم سی گئی تھی۔ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔ جہاں صرف ٹیڈی بیر کی چمکتی آنکھیں اور گھڑی سے نکلتی مدھم روشنی نظر آرہی تھی۔

یہ گھڑی کیسے چل سکتی ہے۔ وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔ آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی تھی۔ اس نے دوبارہ گھور سے اس گھڑی کو دیکھا۔ وہ واقعی اپنے زندہ ہونے کا پتہ دے رہی تھی۔
www.classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

نفی میں سر ہلاتی وہ اٹے اٹے قدم اٹھانے لگی۔ ٹیڈی بیر کو نیچے پھینکتی وہ بھاگتی ہوئی سٹڈی روم میں داخل ہوئی۔

Classic Urdu Material

بابا یہ گھڑی چل رہی ہے۔ وہ حیرت، بے یقینی، خوشیاور غم کے ملے جلے تاثرات سے بولی تھی۔

کوئی گھڑی۔ معاذ نے چونک کے اسے دیکھا۔ اور پھر نظر اس کے ہاتھ میں پکڑی گھڑی پے گئی۔

یہ گھڑی بابا۔ سین نے گھڑی ان کی طرف بڑھائی۔ "ہاں تو اس میں اتنا حیران ہونے والی کی کوئی بات ہے۔ اس میں سیل ہے تبھی یہ چل رہی ہے۔" معاذ نے تعجب سے اسے دیکھا۔ جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔

نہیں بابا اس میں سیل نہیں ہے۔ یہ عام گھڑی نہیں ہے۔ سین نے ان کی معلومات میں اضافہ کیا تھا۔ چہرے پر بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

اچھا تو پھر الیکٹرونک ہوگی یہ اسی لی چل رہی ہے۔

نہیں۔۔۔ یہ دھڑکن کے ساتھ چلتی ہے۔ اگر انسان کی پلز چلتی ہو تو پھر چلتی ہے یہ

گھڑی۔ آپ بھول گئے سقر یہ لے کر آیا تھا۔ ایک مریم کی اور ایک اس کی۔ مریم والی

Classic Urdu Material

گھڑی سقر کی پلنز سے چلتی تھی۔ سقر والی مریم کی پلنز پے۔ اور یہ مریم کی گھڑی ہے۔ وہ بنا رکے تیز تیز بول رہی تھی۔

معاذ نے چونک کے اسے دیکھا۔ اور گھڑی اپنے ہاتھوں میں پکڑی۔ "کیا مطلب ہے تمہاری بات کا۔" وہ حیرانگی سے بولے۔

بابا سقر زندہ ہے۔ وہ اس ان مرا نہیں تھا۔ اگر وہ مرتا تو وہ گھڑی اس دن ہی جل چکی ہوتی۔ وہ لاش سقر کی نہیں تھی۔ وہ دور کی کوڑی لائی تھی۔

سبین مجھے لگتا ہے۔ تمہیں ریسٹ کی ضرورت ہے۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ معاذ کو جیسے اس کی بات کا یقین نا آیا ہو۔

بابا میں سچ کہہ رہی ہو۔ یہ گھڑی اس بات کا ثبوت ہے۔ سبین نے اپنی بات پے زور دیا۔

بیٹا ایسا نہیں ہو سکتا۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔

نہیں بابا میں سچ کہہ رہی ہو۔ میری بات کا یقین کرے۔ وہ رہانسی ہوئی۔

سبین۔ معاذ نے پریشانی سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

بابا میں سچ کہہ رہی ہو۔ ضبط کے باوجود اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ گئے تھے۔ معاذ نے انگلیوں سے پیشانی مسلی۔

آپ پلیز ایک دفعہ میری بات کا یقین کر کے تو دیکھئے۔ ایک دفعہ پھر سبین کی آواز ابھری۔ لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ دوسری گھڑی کہاں ہے۔ وہ میز پر کمئیاں ٹکاتے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے۔

مجھے پتہ ہے میں بتاتی ہوں۔ جلدی سے اپنے آنسو پونچھتی وہ پر جوش سی بولی۔

وہ کیسے۔ معاذ نے حیرت سے آبرو اچکائے۔ "رکے میں دکھاتی ہوں آپ کو۔" یہ کہتے ہی

اس نے ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ اپنی طرف سرکایا۔ اور ایک ڈیٹا کیبل کی مدد سے اس وائچ

کو اس کے ساتھ کنیکٹ کیا۔ معاذ نے خاموشی سے اس کی کاروائی دیکھی۔ جو بار بار

آنکھوں سے بہتے آنسو کو صاف کر رہی تھی۔

اب وہ کیبورڈ پر تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی۔ لیپ ٹاپ کی روشنی نے اس کے چہرے

کو روشن کیا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

یہ دیکھے بابا مل گئی لوکیشن۔ وہ فاتحانہ مسکراہٹ کے ساتھ ان کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ معاذ نے چونک کے اسے دیکھا۔ اور پھر لپ ٹاپ کی سکرین اپنی طرف موڑی جہاں نیکو پنگ کی لوکیشن نظر آرہی تھی۔

تمہیں پورا یقین ہے نا۔ معاذ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔ سقر کے لیے سبین کی پریشانی انہیں ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

آپ کو یقین کیوں نہیں آرہا۔ وہ بگڑ کے بولی۔ معاذ نے شش و پنج سے اسے دیکھا۔ ٹھیک ہے میں پتا کرتا ہوں۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے کھڑے ہوئے۔

میں بھی جانوں گی آپ کے ساتھ۔ وہ فوراً اسے کھڑی ہوئی۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
اسے سمجھایا۔

آپ مجھ پر یقین ہے نا۔ میں خود کو پروٹیکٹ کر سکتی ہوں۔

لیکن۔۔۔۔ انہوں نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔ جب وہ دوبارہ بولی۔۔۔ بابا پلیز۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے چلو۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے۔ اور باہر کی جانب قدم بڑھائے۔ وہ بھی ان کی تقلید میں چلنے لگی۔

اگلے دو گھنٹوں بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر موجود تھے۔ ان کے ساتھ سیول کپڑوں میں پولیس فورس بھی موجود تھی۔

تم لوگ یہی رکو میں حالات کا جائزہ لے کے آتا ہو۔ ایر فون میں ہدایت دیتے وہ گاڑی سے باہر نکلے۔

یہ ایک سنسان علاقہ تھا۔ ارد گرد قطار میں گھنے جنگلات تھے۔ ہر طرف اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ پول لائٹس کی مدھم روشنی سڑک کو روشن کر رہی تھی۔ مین سڑک سے ایک چھوٹی

سڑک جنگلات کی طرف جاتی تھی۔ جہاں ایک چھوٹا سا ہٹ بنا تھا۔ محتاط قدم اٹھاتے وہ

ہٹ کی جانب بڑھے۔ وہ چند قدم آگے بڑھے تھے جب ایک شخص کان سے موبائل

لگائے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔ وہ فوراً سے ایک درخت کی اوٹ میں چھپ گئے۔ پسٹل پے

گرفت مضبوط کرتے وہ اس شخص کو درخت کی اوٹ سے دیکھ رہے تھے۔ جب وہ ان کے

پاس آ کے رکا۔ محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھتا وہ کسی سے بول رہا تھا۔

سر وہ لڑکا وہیں بہت تنگ کر رہا ہے۔ اتنے دن ہو گئے اس پے ہر قسم کا ٹارچر کر کے دیکھ لیا لیکن وہ بہت دھیت ہڈی ہے۔ معاذ نے ٹھٹھک کے اسے دیکھا۔ یعنی سبین بالکل ٹھیک کہہ رہی تھی۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اوکے میں کرتا ہوں۔۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔ یہ کہہ کے اس نے کال کاٹ دی۔ اور پھر سے محتاط نظریں ادھر ادھر دوڑائی۔ وہ ایک لمبا ٹرنگا کالا سا آدمی تھا۔ اسے دیکھتے ہی کسی فائٹر کا گمان ہوتا تھا۔

اے لڑکی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔ وہ کرخت لہجے میں انگلی سے اشارہ کرتا بول رہا تھا۔ معاذ نے چونک کے اس کی نظروں کا تعاقب کیا۔ اور بے اختیار اس کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔ کیوں کہ وہاں کوئی اور نہیں سبین کھڑی تھی۔

واک کر رہی ہو نظر نہیں آتا۔ سبین نے بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے کہاں۔ اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس شخص کے سامنے کھڑی ہوئی۔ معاذ نے دانت پیسے۔

Classic Urdu Material

جنگل میں کون واک کرتا ہے۔ سچ سچ بتائوں کس کے ساتھ آئی ہو۔ اس شخص نے مشکوک نظروں سے سبین کو گھورا۔

اور یہ سبین میڈم کا ڈرامہ شروع ہوا۔۔۔ انکل میں گم ہو گئی ہو۔ مجھے راستہ نہیں مل رہا۔ پلیز مجھے میرے ماما بابا کے پاس لے جائے۔ نیلی آنکھوں سے آنسو بہاتے وہ خوف زدہ لگ رہی تھی۔ معاذ نے آنکھیں گمائی۔

ایک اور مصیبت گلے پڑ گئی۔ اس شخص نے پریشانی سے پریشانی مسلی۔ شاید وہ کچھ زیادہ ہی تنگ آیا ہوا تھا۔

تم اتنی دیر سے باہر کیا کر رہے ہو۔ اور یہ شور کیسا ہے۔ تبھی ہٹ سے ایک اور خارنٹ قسم کا شخص باہر نکلا۔

یہ لڑکی کون ہے۔ اس کا اشارہ سبین کی طرف تھا۔

باس پتہ نہیں کون ہے کہہ رہی ہے کہ گم ہو گئی ہے۔ پہلے والے شخص نے کہاں۔ جبکہ سبین ابھی بھی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔

Classic Urdu Material

اوہ اچھا۔ دوسرے شخص نے ہونٹوں کو گول کرتے سبین کا سر سے لے کر پائوں تک جایزہ لیا۔ وہ ابھی تک اسی سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔ چاند کی روشنی میں اس کا سفید چہرہ چمک رہا تھا۔

باس چھوڑا اسے پہلے ہی ایک مصیبت کافی ہے۔ پہلے شخص نے اس کی دلچسپی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ "اے لڑکی چل بھاگ یہاں سے" اور پھر سبین کو وہاں سے جانے کا کہا۔

ابے چپ کراتی مست لڑکی ہے ایسے کیسے جانے دو۔ سبین کو گھورتے وہ خباثت سے مسکرایا۔ اس کی حرکت پے معاذ نے زور سے دانت کچکچائے۔ اسے اب سبین پے غصہ آ رہا تھا۔

اے لڑکی ادھر آ۔ دوسرے شخص نے سبین کو اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔ جبکہ پہلا شخص اب بیزار سا اندر چلا گیا تھا۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اس کی طرف بڑھی جو غلیظ نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

Classic Urdu Material

چھوٹی ہو لیکن ہو خوبصورت۔ وہ ہونٹوں پے زبان پھیرتا بے ہودہ انداز میں بولا۔ اور
سبین کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ جب سبین نے ایک زوردار کک اس کے چہرے
پے ماری وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچے کو ہوا۔

سالی تیری اتنی ہمت۔ ناک سے بہتا خون صاف کرتے اس شخص نے سبین کو گھورا۔ اور
خطرناک تیور لیے اس کی طرف بڑھا۔ جب اسے اپنی پشت میں لوہے کی پتی سلاخیں
گھستی ہوئی محسوس ہوئی۔

ابے چپ کر۔ اوئے اس کا منہ بند کر۔ ایک شخص نہایت بیزاری سے بولا۔ دروازہ ہلکا سا
کھلا تھا۔ معاذ نے دروازے کی جھری سے دیکھا۔

سامے کرسی پے سقر کو باندھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے اور جسم پے تشدد کے کافی نشان
تھے۔ سنہری آنکھوں کی چمک ختم ہو چکی تھی۔ وہ نڈھال نظر آ رہا تھا۔ کپڑے جگہ جگہ
سے پھٹے تھے۔ بکھرہ حلیہ وہ کہی سے بھی سقر نہیں لگ رہا تھا۔ اس کی حالت دیکھ کے وہ
تڑپ اٹھے تھے۔ کنپٹی کی رگیں ابھری تھی۔ آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔

کمرے میں صرف دو لوگ تھے۔

Classic Urdu Material

انہوں نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔ اور ان دونوں کو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر یکے بعد دیگرے کئی فائر کیے۔ وہ دونوں زمین پر گر گئے۔ سقر نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

سقر۔ وہ فوراً اس کی طرف لپکے۔ اور اس کے منہ سے ٹیپ ہٹائی۔ اور دیوانہ وار اس کا چہرہ چومنے لگے۔ "شکر ہے تم زیدہ ہو۔" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولے۔

چاچو مجھے کھولیے۔ وہ تکلیف سے بولا۔ سبین بھی اندر داخل ہو چکی تھی۔ اور سپاٹ تاثرات سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ سقر کی حالت دیکھ کے اس کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے دکھ ابھرا تھا۔ صرف ایک لمحہ۔ اس کے بعد وہی سرد مہری۔

اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔ منظر ایک بار پھر دھندلانے لگا تھا۔ یا شاید اس کی آنکھیں دھندلا رہی تھی۔ تھک کے اس نے سٹیرنگ پر سر ٹکا دیا۔
کاش اس دن میں نے تمہیں ناجایا ہوتا۔ وہ تاسف سے بولی تھی۔

سقر کی اس حرکت پر وہ دکھی ہوئی تھی۔ وہ اپنے رشتوں اور چیزوں کے لیے ایسے ہی پوزیسیو تھی۔ کسی کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتی تھی۔ وہ سقر سے اسی لیے نفرت کرتی تھی۔ کیونکہ اس نے اس سے مریم کو چھینا تھا۔ اور پھر سقر کے مرنے کے بعد مریم کی

Classic Urdu Material

موت نے اسے مزید ستر سے نفرت میں مبتلا کیا تھا۔ اور آج ایک بار پھر اسے لگا تھا جیسے ستر نے اسے نیچا دکھایا ہو۔ وہ خود کو ستر سے ہارتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

نہیں اس دفعہ نہیں۔ میں اب چھوٹی بچی نہیں ہو جسے تم ڈرا لو گے۔ سر اٹھاتے وہ سختی سے بولی۔ آنکھوں میں مخصوص چمک ابھری تھی۔

اس دفعہ تمہیں ہارنا ہو گا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ ابھری تھی۔ انکیشن میں چابی گھماتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ وہ سوچ چکی تھی۔ اس نے کیا کرنا ہے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
سیاہ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے۔ چاند بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ ہر طرف سنائے بکھرے ہوئے تھے۔

پورا پارٹمنٹ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایک کمرے سے ہلکی سی روشنی کی لکیر دروازے کی دہلیز پر چمک رہی تھی۔ جو اندر موجود مکین کے جاگنے کا پتہ دیتی تھی۔

Classic Urdu Material

اندر جائوں تو وہ سٹڈی ٹیبل پے سر گرائے کسی فائل کا معانہ کرنے میں مصروف نظر آرہی تھی۔ جھکنے سے گرے بال اس کے چہرے کے گرد احاطہ کیے ہوئے تھے۔ جنہیں وہ اپنی مرمی انگلیوں سے پیچھے کر رہی تھی۔

پورا کمرہ وائٹ اور گرے پینٹ کی مدد سے نفاست سے سجایا گیا تھا۔ دروازے کے بالکل سامنے والی دیوار کے ساتھ پیڈر کھا گیا تھا۔ جس کے بائیں جانب والی دیوار میں دو دروازے تھے۔ ایک ڈریسنگ روم اور ایک باتھ روم۔ جبکہ بائیں جانب وائٹ کلر کا خوبصورت صوفہ سیٹ رکھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک سٹڈی ٹیبل تھا۔ جس پے مختلف فائلز پڑی ہوئی تھی۔

فائل پڑتے اس کے ماتھے پے شکنیں ابھری تھیں۔ اب وہ اپنا لپ ٹاپ کھولے تیزی سے انگلیاں چلا رہی تھی۔

سامنے سکرین پے کچھ آدمیوں کی پروفائل کھل رہی تھیں۔ اچانک کیبورڈ پے چلتی اس کی انگلیاں ساکت ہوئی تھی۔ لیکن صرف ایک لمحے کے لیے۔ پھر اس نے تیزی سے اپنے موبائل پے کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

Classic Urdu Material

ڈٹیکٹیو ویوی سپیکنگ!۔۔ بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ پرو فیشنل انداز میں بولی تھی۔

آفیسر میں ایک پروفائل سینڈ کر رہی ہو۔۔ مجھے کل تک اس کا اب تک کا سارا کارڈ
چاہیے۔۔۔۔۔ تحکم سے کہتی وہ ایک لمحے کو رک کی۔۔۔۔۔ اور ہاں اس کی کسی کو خبر نہ ہو۔۔۔ یہ
بہت سینسٹیوڈ ٹیٹا ہے۔۔۔۔۔ آخر میں اس نے سخت لہجے میں تنبیہ کی تھی۔ موبائل بند
کرتے وہ پرسوںچ نظروں سے سکرین کو گھور رہی تھی۔ جہاں ایک چمکتے آنکھوں والے
شخص کی پروفائل کھلی ہوئی تھی۔

پرو فائل کے سب سے اوپر۔۔۔ "مارکیز سمانتھا"۔۔۔ کا نام جگمگا رہا تھا۔ اس نے گردن گما

کے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں چھوٹی سیاہ سوئی دو کاہندسہ عبور کر چکی تھی۔ اس نے

دوبارہ اپنا موبائل اٹھا کہ ایک نمبر ڈائل کیا۔ بیل جا رہی تھی۔ اس نے شکر ادا کیا۔ وہ

پرسوں سے سقر کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ لیکن وہ بند ملتا تھا۔

وہ گہری نیند میں تھا جب موبائل کی آواز پے اس کی آنکھ کھلی۔

موبائل پے جگمگاتے نام کو دیکھ کے اس کی پیشانی پے شکنے نمودار ہوئی تھی۔ اس نے نظر

گما کے دوسری سائیڈ پر لیٹی مریم کو دیکھا۔ وہ گہری نیند میں لگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

گہرا سانس خارج کرتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ہاں بولو کیا کام ہے۔ کال پک کرتے وہ کھردرے لہجے میں بولا تھا۔

تمہارا نمبر کیوں بند تھا۔ اس کے لہجے کو نظر انداز کرتے ویوی نے شکوہ کیا تھا۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔ ہمارے بیچ ایسی کوئی بے تکلفی نہیں ہے۔ وہ تنک کے بولا۔

مجھے افسوس ہوا تھا۔ اس واقع کا سن کے۔ وہ افسردہ لہجے میں بولی۔

ہونا بھی چاہیے وہ ایک برا واقع تھا۔ وہ تائیدی انداز میں گردن ہلاتے ہوئے بولا۔

(اف یہ شخص) ویوی نے دل میں کراہ کے سوچا۔

خیر کام کی بات کروں جس کے لیے تم نے فون کیا تھا۔ وہ سیدھا پوائنٹ پے آیا۔

مجھے ایک شخص کے بارے میں پتہ چلا ہے۔ اور مجھے شک ہے وہ ایلوینو ہے۔ کیا تم مجھ سے

مل سکتے ہو۔

ٹھیک ہے تم کل آجانا۔ ایڈریس میں سینڈ کر دو گا۔ دوسری جانب سے اس کا جواب سنے

بغیر اس نے کال کاٹ دی۔

Classic Urdu Material

اور کمرے میں چلا گیا۔

تم اٹھ کیوں گئی۔ مریم کو بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا دیکھ اس کی پیشانی پے بل نمایا ہوئے۔

تم کہاں چلے گئے تھے۔ اس کی آواز میں واضح بے چینی تھی۔

ایک ضروری کال تھی۔ وہ سن رہا تھا۔ تمہاری نیند خراب ناہو اسی لیے باہر چلا گیا۔ موبائل

سائیڈ ٹیبل پے رکھتے وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

ہم واپس کب جائے گے اسٹاک ہوم۔ مریم نے گردن موڑتے رخ اس کی طرف کیا۔

کیوں تمہیں یہ گھر پسند نہیں آیا۔

مجھے اس گھر کی عادت نہیں عجیب سا لگتا ہے۔ اس کے کندھے پے سر رکھتے وہ ادا اسی سے

بولی۔

آہستہ آہستہ عادت پڑ جائے گی۔ مطلب صاف تھا کہ وہ ابھی یہاں سے نہیں جانے

والے۔

میری ساری چیزیں وہاں ہے۔ اس نے ایک اور ازر پیش کیا۔

Classic Urdu Material

میں کل ساری شاپنگ کر دوں گا۔ سقر کے ہونٹوں پے مدھم مسکراہٹ پھیلی۔
یہاں پے جھولا بھی نہیں ہے۔ اس کے سینے پے انگلی سے اپنا نام لکھتے مریم نے منہ بسورا۔
میں کل وہ بھی لگوا دوں گا۔ وہ محفوظ ہوا تھا۔

میرے پاس موبائل بھی نہیں ہے۔ ایک اور شکوہ۔
کل وہ بھی آجائے گا۔

یہاں تنہائی بہت زیادہ ہے۔ کافی دیر سوچنے کے بعد وہ پھر سے بولی۔

ہم کل آؤٹنگ پے جائے گے۔ جھٹ سے جواب آیا۔

مجھے ڈر لگتا ہے۔ وہ ادا سی سے بولی۔ "میں ہوں نا تمہارے پاس۔" اس کے ہاتھ پے اپنا
ہاتھ رکھتے سقر نے جیسے یقین دلایا تھا۔

اس نے کوئی جواب نادیا۔ دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی جسے سقر کی آواز نے
توڑا۔ "کیا ہوا کیوں ٹینشن لے رہی ہو۔ میں ہوں نا تم اب بالکل محفوظ ہو۔" اس کے

Classic Urdu Material

اداس چہرے پے نظریں ٹکاتے وہ محبت آمیز لہجے میں بولا۔ وہ ہر ممکن اس کا خیال رکھ رہا تھا۔ لیکن اس کے دل سے خدشات نکالنے میں ناکام ہو رہا تھا۔

وہ بولنا چاہتی تھی۔ لیکن بند آنکھوں کے پیچھے روز ایک ہی منظر لہراتا تھا۔ جسے دیکھ وہ روز اول کی طرح تکلیف میں مبتلا ہوتی تھی۔ جسے سقر کی محبت بھی کم نہیں کر پار ہی تھی۔ یہ تنہائی اس کے اندر اداسیاں گول رہی تھی۔ وہ کسی ایسے شور میں گم ہونا چاہتی جہاں اس کے اندر کی آوازیں کہی دب جائے۔ احساس ضیاء اسے کچھ کے لگاتا تھا۔ اور وہ چاہ کے بھی خود کو آزاد نہیں کروا پار ہی تھی۔ وہ خود کو ایک تنگ گلی میں محسوس کر رہی تھی۔ جہاں کی تاریکی اسے اندھا کر رہی تھی۔ نا آگے کا کوئی راستہ تھا نا پیچھے کا۔

کیا تھا اگر وہ سب کچھ نا ہوتا۔ روز وہ یہ ایک بات ہزاروں بار خود سے کہتی تھی۔ لیکن ہر بار جواب نادار ہوتا۔

پتہ ہے بابا بھی ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے۔ میں ہمیشہ تم لوگوں کی حفاظت روں گا۔ وہ دور کہی کھوئی ہوئی بولی۔ "لیکن اس رات وہ بھی ہماری حفاظت نہیں کر سکے۔" تلخی سے سر

Classic Urdu Material

جھٹکتے اس کی آواز میں نمی گلی تھی۔ سقر نے بھی اسے خاموش کروانے کی کوشش نہیں کی تھی۔

ہم بہت خوش تھے اس دن۔ آپو کی شادی کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی۔ میں نے انہیں بہت تنگ کیا تھا اس دن۔ وہ جیسے کچھ سوچ کے مسکرائی۔ ایک ازیت بھری مسکراہٹ۔ آنکھوں کے سامنے وہ منظر پھر سے ہر اے جارہے تھے۔ وہ خاموش سامع بنا بس اسے سن رہا تھا۔

شام کے دھندلے سائے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ مارگلہ کی پہاڑیوں پر رات اتر رہی تھی۔ چاند سورج کو مات دیتا اپنی چاندنی بکھیرنے کی جدوجہد کر رہا تھا۔ بل کھاتی پتھر لی سڑک پر ایک گاڑی سبق رفتاری سے چل رہی تھی۔ گاڑی کے اندر چلتی زرد روشنی میں چار وجود نظر آرہے تھے۔

ایک مرد اور عورت اگلی نشستوں پر براجمان تھے۔ پچھلی نشست پر دو کم عمر لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھی۔ چاروں کے چہروں پر الوہی چمک تھی۔ پیچھی بیٹھی ایک لڑکی کی آنکھیں کسی اندھیری پر اسرار رات کی طرح سیاہ تھی۔ وہ چہکتی ہوئی اپنے ساتھ بیٹھی لڑکی

کے ساتھ سرگوشی کر رہی تھی۔ بات کرتے اس کے چہرے پے حیا کے خوبصورت رنگ بکھرے ہوئے تھے۔ دوسری لڑکی کی آنکھیں اجلے دن کی طرح گرے چمکتی تھی۔ جن میں سے روشنی پھوٹ رہی تھی۔ جھکنے سے اس کے سنہری بال کندھے سے پھسلتے اس کے چہرے کے سامنے دیوار بنا رہے تھے۔ جنہیں وہ اپنے مری ہاتھوں سے پیچھے جھٹک رہی تھی۔

اب وہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی کی طرف جھکتی کوئی شرارت بھری سرگوشی کر رہی تھی۔ اور اپنی گرے آنکھوں کو پہلے گول گول گماتی اور پیٹاتی ہوئی اس کو دیکھ رہی تھی۔

سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے اسے گھورتے ہوئے اس کے چمکی کاٹی۔ جس پے مزید شرارت سے کوئی سرگوشی کر رہی تھی۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے حیا سے آنکھیں جھکائی۔ تبھی گاڑی کے ٹائر زور سے چرچرائے۔ ان دونوں نے چونک کے سر اٹھایا۔ وہ اب پہاڑی سلسلے سے نکلتے ایک سنسان سڑک پے کھڑے تھے۔

آگے بیٹھا شخص دروازہ کھولتا باہر نکلا۔ اور جھکتے ہوئے ٹائر کو دیکھا۔ جو پنکچر ہو چکا تھا۔ ان کی پیشانی پے بل نمودار ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پے بھی افسردگی پھیلی تھی۔

Classic Urdu Material

ایک دھم سے ارد گرد دودھیاروشنی پھیلی۔ ان چاروں نے آنکھوں پے بازوں رکھے۔
سامنے قطار میں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ ایسی ہی گاڑیاں پیچھے بھی کھڑی تھیں۔

اسے بھاگتے ہوئے قدموں کی تیز آواز سنائی دی۔ کسی نے اگلا اور پیچھلا دروازہ کھولا۔
وہ تینوں خوف زدہ نظروں سے اپنے سامنے کھڑے آدمیوں کو دیکھ رہیں تھیں۔ جن کے
ہاتھوں میں بندوقیں پکڑی ہوئی تھیں۔

تین لوگوں نے اسماعیل صاحب پے بندوقیں تانی ہوئی تھیں۔ "میرے بابا کو
چھوڑو۔" مریم نے خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کے وہ کچھ اور کہتی کسی نے اس کے منہ پے رومال رکھا اور کچھ ہی سیکنڈز میں
وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

اسے جب ہوش آیا تو اس نے خود کو رسیوں میں جھکڑے ہوئے پایا۔ کافی دیر غائب دماغی
سے وہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔ لیکن جیسے ہی سب کچھ یاد آیا اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا
۔ پہلی نظر میں تو وہ سمجھ ہی ناسکی کے وہ کہاں ہے۔ وہ کوئی عجیب و غریب جگہ تھی۔ ہر

Classic Urdu Material

طرف نیم اندھیرہ پھیلا ہوا تھا۔ تبھی اسے کسی کی سسکیاں سنائی دی۔ اس نے آواز کے تعاقب میں دیکھا۔ وہاں اسے کوئی نسوانی وجود چھت کے ساتھ لٹکتا نظر آیا۔

اسے اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی۔ وہ کوئی اور نہیں اس کی ماں تھی۔ وہ چیخنا چاہتی تھی۔ لیکن منہ پے لگی ٹیپ کے باعث وہ کچھ بھی بول نہیں پارہی تھی۔ بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسوؤں بہنے لگے۔ ایک انجانے خوف نے اسے اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ تبھی کمرے کے باہر اسے بھاری بوٹوں کی آواز سنائی دی۔ اس کا ننھا دل خوف سے سکڑا تھا۔ آنسوؤں کی روانی میں مزید اضافہ ہوا۔ نازک وجود لرز رہا تھا۔ اسے اپنے سے زیادہ اپنے گھر والوں کی فکر ستارہی تھی۔

بھاری سفاک بوٹوں کی چاپ اب نزدیک ہوتی جا رہی تھی۔ وہ خوف سے مزید خود میں سمٹی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

کوئی دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا۔ اور کمرہ ایک جھٹکے سے روشن ہوا۔ مریم نے زور سے آنکھیں بند کی۔ اب کمرے میں کسی کا سفاک قہقہہ گونجا تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے

Classic Urdu Material

آنکھیں کھولی۔ اور سامنے کا منظر دیکھ کے اسے اپنے قدموں تلے زمین سرکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

سامنے اس کا باپ چھت سے لٹکا ہوا تھا۔ جس کے سر سے خون بہہ رہا تھا۔ سر ایک طرف کو ڈھلکا ہوا تھا۔ شاید وہ بیہوش تھا۔ یا شاید۔۔۔ اس سے آگے اس سے کچھ سوچنا گیا۔

اس نے گردن گما کے ان کے ساتھ بندھی اپنی ماں کو دیکھا۔ اور ان کی کٹی پھٹی حالت دیکھ اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ایسا ہی حال اس کی بہن کا تھا۔ وہ ہچکیوں سے رونے

لگ گئی۔ جانے اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔ اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔ اپنے گھر والوں پے ٹوٹی قیامت دیکھ اس کا دل خون کے آنسوؤں رو رہا تھا۔ شل ہوتے

عصاب کے ساتھ وہ اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ جو اسماعیل پے پانی پھینک رہا تھا۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھا۔ امریم نے ان کی آنکھوں میں نمی اور غصہ تیرتا دیکھا تھا

مجھے آزاد کروں ایلوینو۔ وہ غم و غصے سے چلائے تھے۔

Classic Urdu Material

جواباً یونیو نے ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ "بالکل اب تمہارا وقت آگیا ہے کہ تمہیں آزاد کر دیا جائے۔ لیکن اس سے پہلے اپنی جان سے عزیز بیٹی کا حال نہیں دیکھنا چاہوں گے۔ منہ بولی بیٹی کا حال تو تم دیکھ ہی چکے ہو۔" اسے بالوں سے جھکڑتے وہ خباثت سے مسکرایا تھا۔

تم بزدلوں کی طرح عورتوں کا سہارا کیوں لے رہے ہو۔ اگر ہمت ہے تو مجھ سے مقابلہ کرو۔ درد سے کراہتے اسماعیل نے اس پے چوٹ کی تھی۔

چیچ۔ اسماعیل فاروق تمہارے یہ گھیسے پیٹے جملے مجھے ورغلانے والے نہیں۔ وہ کیا ہے نا کہ جو مزائن حسینائوں میں ہے۔ وہ تم سے لڑنے میں کہا۔ مریم پے نظریں جماتے اس نے اپنی دماغ کی غلاظت باہر انڈھیلی تھی۔

وہ خوف سے مزید خود میں سمٹی۔ آنسوؤں نا ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ جو جانے

کب رکتا۔ "خبردار جو تم نے میری بیٹی کی طرف اپنی غلیظ نظروں سے دیکھا۔" مریم نے

اسماعیل کو دھاڑتے ہوئے سنا۔

Classic Urdu Material

ایلیونونے بے ہنگم قہقہہ لگایا۔ "تم دیکھنے کو چھوڑو ابھی تو بہت کچھ کرنا باقی ہے۔" اس کے زو معنی جملے پے اسماعیل پوری قوت سے دھاڑا تھا۔ "میں تمہارا خون پی جاؤں گا اگر تم نے میری بیٹی کو چھوا بھی۔"

تم ایک دفعہ ڈیسا یڈ کر لو۔ میں اس کو دیکھوں نا۔ یا چھوٹوں نا۔ اس کی حالت سے حظ اٹھاتے وہ دوستانہ لہجے میں بولا۔ اور مریم کی طرف قدم بڑھائے۔ وہ خوف زدہ نظروں سے اس شخص کو اپنے طرف بڑھتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

اس نے ایک جھٹکے سے اس کے چہرے سے ٹیپ کھینچ کے اتاری۔ اس کی چیخ کمرے میں گونجی تھی۔

شش چیخنا نہیں ورنہ۔ اس ہونٹوں پے انگلی رکھتا وہ سرد لہجے میں بولا۔ آنکھوں میں تنبیہ تھی۔ مریم کو اپنا سانس رکھتا ہوا محسوس ہوا۔

اس کا باپ مسلسل پیچھے سے غم و غصے سے چلا رہا تھا۔

دیکھو اسماعیل میں نے تمہاری بیٹی کو چھو بھی لیا اور دیکھ بھی لیا۔ اس کے ہونٹوں پے انگلی پھیرتے اس نے اسماعیل کے تن بدن میں آگ لگائی تھی۔

Classic Urdu Material

کمینے انسان دور ہٹ میری بیٹی سے۔ بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ جسے بچانے کے لیے وہ ساری زیدگی اپنے گھر والوں سے دور رہے آج وہ پھر اس شخص کے ہاتھ چڑھ گئی تھی۔ انہیں اپنی ساری محنت مٹی میں ملتی محسوس ہوئی تھی۔ ان کی کل متاع لٹنے جا رہی تھی۔ اور وہ چاہ کے بھی کچھ نہیں کر رہے تھے۔

بابا۔ انہیں روتا دیکھ وہ تڑپ کے بولی تھی۔ جب چٹاخ کی آواز کے ساتھ اس کے منہ پے پڑنے والے زوردار تھپڑ کی وجہ سے کرسی سمیت ایک طرف کو گری۔

کتنی ہی دیر و پٹھی پٹھی نظروں سے اپنے سامنے کھڑے ایلوینو کو دیکھتی رہی۔ جو چمکتی

آنکھوں میں غیض و غضب لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ تھپڑ کی گونج ابھی بھی اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔ ہونٹوں سے بہت خون اس کی تھوڑی سے ہوتا گردن پے بہہ رہا تھا۔ سفید گال پے سرخ انگلیوں کے نشان چھپ گئے تھے۔

کہا تھا نا تم سے ایک آواز نہیں نکلتی چاہیے تمہارے منہ سے۔ اس کے سنہری بالوں کو مٹھی میں جھکڑتے وہ غرایا تھا۔ خوف سے وہ چیخ بھی ناسکی۔

Classic Urdu Material

اوہ میں کیسے بول گیا تم اسماعیل کی بیٹی ہو۔ پیار کی زبان کیسے سمجھو گی۔ اسے بالوں سے جھکڑتے ایلوینو نے اس کی کرسی کو سیدھا کیا۔ اور اس کے نازک پائوں پر اپنا بھاری بوٹ رکھا۔

درد کی شدت سے وہ چلا اٹھی تھی۔

چھوڑ دو میری بیٹی کو۔ اسماعیل گر گڑا یا تھا۔

تبھی کمرے میں فائیر کی آواز گونجی۔ اور پھر سناٹا چھا گیا۔

مریم نے پھٹی پھٹی نظروں سے سامنے لٹکتی اپنی بہن کو دیکھا جس کے ماتھے سے خون کو

نوارہ پھوٹ رہا تھا۔ "اب اگر تم چینیخی تو ان دونوں کے ساتھ بھی یہی کروں گا۔" اس

کے جبرے کو شکنجے میں لیتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

نہ۔۔۔ نہیں س۔۔۔ کانپتے لہجے میں وہ بمشکل اتنا ہی بول پائی تھی۔ جب اس نے ایک

تھپڑ اس کے دوسرے گال پر مارا۔

شش۔ رونا نہیں۔ اس کے کانپتے ہونٹوں پر پسٹل کی نوک رکھتے وہ سفاکی سے بولا۔

Classic Urdu Material

اس نے بمشکل اپنی ہچکیوں کا گلہ گھونٹا۔ پورا وجود ہولے ہولے لرز رہا تھا۔ جب اس نے اس کے گلے میں جھولتا ڈوپٹا ایک جھٹکے سے کھینچا تھا۔ اسے اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی پھیلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ دھندلی آنکھوں سے ایلیوینو کو دیکھتے اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔ کوئی اور شخص ہوتا تو اس کی گرے آنکھوں میں پھیلا کر ب دیکھ اس پے ترس کھالیتا۔ لیکن وہ ایلیوینو تھا۔ ظالموں سے زیادہ ظالم.....، سفاکوں سے زیادہ سفاک،..... بے رحموں سے زیادہ بے رحم.....

اس نے نارحم آنا تھا نا آیا تھا۔ وہ اب اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے کانوں میں اپنے باپ کی آہوں بھاگوںج رہی تھی۔ اور اس سے زیادہ اس میں سننے کی سکت نہیں وہ زور سے چیخنا شروع ہوئی تھی۔ فضا میں دو فائر کی آواز گونجی تھی۔ اور اس کے ماں باپ کی ساکت وجود چھت سے جھول رہے تھے۔ اس کی سسکیاں بلند ہوئی تھی۔ آنکھیں بند کرتے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

نا۔۔۔ نا۔۔۔ رونا نہیں ابھی تو بہت کچھ برداشت کرنا ہے تمہیں۔ اس کے آنسو صاف کرتے وہ تمسخر سے مسکرایا۔

Classic Urdu Material

چھوڑوں مجھے۔ پلیز مجھے جانے۔ اس کی درد بھری التجا پے وہ کھل کے مسکرایا تھا۔ ایک فاتحانہ مسکراہٹ۔

تم اب یہاں سے کہی نہیں جاسکتی جب تک میں ناچا ہوں۔ اس کی بات پے مریم نے نفی میں سر ہلایا۔

پلیز مجھے جانے دو تمہیں جو چاہیے میں دوگی لیکن مجھے جانے۔ وہ بے بسی روتی اس کے آگے گڑ گڑائی تھی۔ پھڑ پھڑاتے ہونٹوں سے الفاظ بمشکل نکلے تھے۔

وہ اب اس کی رسیاں کھول رہا تھا۔ "ٹھیک ہے تمہیں آزاد کرتا ہوں۔" اسے رسیوں سے آزاد کرتے وہ حمدلی سے بولا۔

مریم نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ "لیکن۔" اس کی بات پے مریم کا سانس اٹکا۔ "اگر تم

اگلے دس سیکنڈز میں اس بلڈنگ سے باہر نکلے تو تمہیں کوئی نہیں بچا پائے گا۔" اسے کھڑا کرتے وہ سفاکیت سے بولا۔

مریم نے سر توڑ دروازے کی طرف دوڑ لگائی۔ جبکہ وہ اب کائونٹنگ کر رہا

تھا۔ "سات۔"، "آٹھ۔"،

Classic Urdu Material

وہ اب دروازے کو کھول رہی تھی۔

"نو۔"

اس نے پہلا قدم باہر رکھا۔۔۔۔۔ "دس۔" وہ فوراً اس کے پیچھے لپکا اور کاریڈور میں بھاگتی مریم کو بالوں سے پکڑا۔

چھوڑوں مجھے۔ وہ درد کی شدت سے چلا اٹھی۔

میں نے تمہیں آفریدی تھی لیکن تمہاری قسمت۔ وہ برحی سے بولا۔ اور اسے گھسیٹنے ہوئے ایک جانب چل دیا۔

کوئی ہے بچائوں مجھے۔ پلیز چھوڑ دوں مجھے۔۔۔۔۔ اس پے جھپٹاتی ہوئی وہ چیختی تھی۔ جب اس نے اسے ایک کمرے میں لاتے ہوئے بیڈ پے دھکا دیا۔ وہ اونڈھے منہ بیڈ پے گری۔ دروازے کو لاک کرتا وہ اس کی جانب بڑھا۔ جب وہ خوف سے خود میں سمٹتی ہوئی بولی۔ پلیز میرے پاس نا۔ مجھے جانے دو پلیز۔۔۔۔۔ اس نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

Classic Urdu Material

پلیز مجھ پے رحم کروں تمہیں اللہ کا و آستہ ہے پلیز۔۔۔ وہ اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔ جو بے رحم تھا۔

اس کی آہوں، سکیوں کی پرواہ کیے بغیر اس درندے نے اس گڑیا کو توڑ دیا تھا۔ اس بلند ہوتی چیخوں کا گلہ گھونٹ دیا تھا۔ اس کی سفاکیت کے سامنے وہ ہار گئی تھی۔ اس کا سارا وجود کرچی کرچی ہو گیا تھا۔ وہ جسے کبھی کسی نے پھولوں کی چھڑی سے بھی نہیں چھوا تھا آج اس درندے کی ہوس کا نشانہ بن گئی تھی۔ اس کا بے سود وجود بیڈے پڑا رب سے اپنے اوپر ہوئے ظلم کی داستان بیان کر رہا تھا۔ لیکن شاید قدرت کو بھی اس معصوم گڑیا پے رحم نہیں آیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ایکا رامہ بستر پر لیٹے پایا۔ وہ خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی۔ جب اس نے اپنے اوپر جھکے چہرے کو دیکھا۔ وہ کوئی لڑکا تھا۔ وہ صرف اس کے ہلتے ہونٹ محسوس کر رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں تیرتی نمی نے مریم کو بے چین کیا۔ اور پھر وہ اسے پہچان گئی تھی۔ وہ زالان تھا اس کا بھائی۔

Classic Urdu Material

وہ کیوں رو رہا تھا۔۔۔ اس نے پریشانی سے سوچا۔۔۔ "وہ اس وقت کہاں تھی۔" یہ دوسری سوچ اس کے دماغ میں آئی تھی۔

شکر ہے مریم تمہیں ہوش تو آیا۔۔۔ اس کے ہاتھ کو چومتا وہ رندھی آواز میں بولا۔ اور ایک جھماکے کے ساتھ اس کے ذہن کی سکرین پر وہ دردناک مناظر ابھرے تھے۔ چھوڑوں مجھے۔ اپنا ہاتھ کھینچتی وہ سر اسیمگی سے بولی۔ زالاں نے بے یقینی سے اسے دیکھا جس کی آنکھوں میں وحشت تھی۔

مریم میں تمہارہ بھائی زالاں۔۔۔ زالاں اپنی آواز اجنبی لگی تھی۔

ایک نرس نے فوراً اسے انجیکشن لگایا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ہوش سے بھگانا ہو گئی۔ اس پے کمبل درست کرتے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ کب روکے ہوئے آنسوؤں گالوں پر بہہ رہے تھے۔ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے وہ جوان مرد ہچکیوں سے رو دیا۔ جب کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ "اگر تم ہی ہمت ہار گئے تو اسے کون سنبھالے گا۔" اسے اپنے عقب میں دراب کی شفیق آواز سنائی دی۔

Classic Urdu Material

پاپا وہ بہت تکلیف میں ہے۔ مجھ سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جا رہی۔ اس پے بہت ظلم ہوا ہے۔ وہ بہت معصوم ہے۔ میں کبھی معاف نہیں کروں گا اس درندے کو جس نے میری معصوم بہن کی یہ حالت کی ہے۔ ان کے کندھے پے سر رکھے وہ زار و قطار رو دیا تھا۔

بس بیٹا صبر کروں۔ اللہ انصاف کرنے والا ہے۔ وہ کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ زالا ان نے فوراً ان کی بات کاٹی۔

لیکن میری بہن کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ آپ کو نظر نہیں آرہی اس کی حالت۔ وہ غم و غصے سے چلایا تھا۔ ارد گرد گزرتے لوگوں نے ایک لمحے کے لیے رک کے انہیں دیکھا اور پھر آگے بڑھ گئے۔

جو ہو گیا ہم اسے بدل نہیں سکتے۔ لیکن ہمیں اس کو سنبھالنا ہے۔ اسے اس فیز سے نکالنا ہے۔ اس کے پاس ہمارے علاوہ اور کوئی نہیں بچا اب۔ سر جھکاتے انہوں نے آنسوؤں کو اندر اتارا۔ ورنہ بھانجی کی حالت پے ان کے کندھے جھک گئے تھے۔۔

Classic Urdu Material

آہستہ آہستہ اس کی حالت سنبھل رہی تھی۔ وہ اب بھی خوف سے کسی کو دیکھ کے چیختی تھی۔ لیکن پہلے سے بہت کم ایسا ہوتا تھا۔ پہلے دو دن بعد ایسا ہوتا تھا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ وقفہ دنوں پے محیط ہو گیا۔ اس دن بھی اس کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔ وہ بار بار خوف سے چیخنے لگتی تھی۔ جب ڈاکٹر نے ان کے سروں پے ایک اور پہاڑ توڑا تھا۔

دیکھئے یہ پریگنٹ ہے۔ اگر ان کی یہی حالت رہی تو ان کے بچے کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر کی بات پے وہ دنوں سکتے یں چلے گئے تھے۔

ڈاکٹر یہ۔۔۔۔۔ بے یقینی سے زالان کی آواز حلق میں پھنسی تھی۔

دیکھیے آئی ایم سوری یہی سچ ہے۔ تاسف سے کہتے ڈاکٹر نے ایک فائل اس کی طرف بڑھائی۔

زالان نے نم آنکھوں سے مریم کی طرف دیکھا۔ جو سکتے کی سی حالت میں اس کے ہاتھ میں پکڑی فائل کو دیکھ رہی تھی۔ اور اگلے ہی لمحے وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کے رودی۔ وہ فوراً اس کی طرف بڑھا۔ اور شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

Classic Urdu Material

بہتر ہو گا کہ اب آپ ان کو گھر لے جائے۔ بس پروپرچیک اپ ضرور کراوتے رہیے گا۔ اور ان کی ڈائٹ کا خاص دیہان رکھیے گا۔ میں ڈسچارج پیپر تیار کروادیتی ہو۔ ایک رحم بھری نظر مریم پے ڈالتے ڈاکٹر نے اپنی آنکھ کا کونا صاف کیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جبکہ وہ اس کا سر سہلاتا مسلسل اسے تسلی دینے میں ناکام ہو رہا تھا۔

کیبن میں خاموشی پھیلی تھی۔ وہ سر جھکائے کرسی پے بیٹھا اضطرابی انداز میں ہاتھوں کو مسل رہا تھا۔

مسٹر زالان آپ کو کیا بات کرنی زرا جلدی کرے۔ مجھے وارڈ کارائونڈ لگانا ہے۔ اسے خاموش دیکھ ڈاکٹر معذرت خواہانہ انداز میں بولی۔

زالان نے سراٹھا کہ اسے ایکھا۔ آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔ "کیا آپ۔۔" وہ ایک لمحے کو رکا۔ "میرا مطلب۔ اس کا آ بارشن نہیں ہو سکتا۔" وہ تھوک نگلتا ہوا بولا۔
توقع کے برعکس ڈاکٹر پر سکون تھی۔

Classic Urdu Material

دیکھیے یہ گناہ ہے۔ اور ویسے بھی آپ کی بہن کی حالت ایسی ہے ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈھکے چھپے الفاظ میں اس نے تنبیہ کی تھی۔

جواباً وہ خاموش ہو گیا تھا۔ کہنے کو کھ تھا ہی نہیں۔ بھاری قدم اٹھاتا وہ کیمین سے باہر چلا گیا۔ کمرے کے باہر کھڑے وہ خود میں ہمت مجتمع کر رہا تھا۔ چہرے پے ہاتھ پھیرتے اس نے خود کو کمپوز کیا۔ دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔ جہاں وہ دراب صاحب کے ساتھ سر جھکائے بیٹھی۔

چلیں۔۔۔ اس نے اجازت طلب نظروں سے دراب صاحب کو دیکھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے اجازت دی۔ اور مریم کا ہاتھ پکڑ کے کھڑا کیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے مضبوطی سے زالان کے بازو کو پکڑا تھا۔ گرے آنکھوں میں واضح خوف تھا۔

اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے زالان نے تسلی دی تھی۔ جبکہ وہ کسی خوفزدہ بچے کی طرح اس کے ساتھ چپک گئی تھی۔ پلکوں کی باڑے نمی چمک رہی تھی۔ ٹانگیں بری طرح کانپی اس کا وزن اٹھانے سے انکاری ہو رہی تھی۔ ڈھائی مہینوں کے بعد اس نے باہر کی دنیا دیکھی تھی۔ اور اسے پوری دنیا بھیانک نظر آرہی تھی۔ ہر چہرے میں ایک ہی چہرہ نظر آرہا

Classic Urdu Material

تھا۔ اس کے ہونٹوں سے سسکیاں نکلی تھی۔ اس کے کندھے کے گرد بازوؤں پھیلاتے زالان نے اسے تحفظ کا احساس دلایا تھا۔ بے شک وہ ایک بہترین بھائی ثابت ہوا تھا۔ اس نے ہر موڑ پر اس کا ساتھ دیا تھا۔ اسے اس ظالم دنیا سے چھپاتے اپنے پروں میں چھپالیا تھا۔ اگر اللہ نے اس سے کچھ لیا تھا تو بدلے میں دو بہترین رشتوں سے نوازا دیا تھا۔ جو اس کے لیے ہر حد تک جانے کو تیار تھے۔ جو جان ہتھیلی پر رکھے اس کے لیے اس دنیا سے لڑنے کو تیار تھے۔

مجھے ماما، بابا کے پاس جانا ہے۔ گاڑی میں بیٹھی اس کے کندھے پر سر رکھے وہ بری طرح روتی پہلی دفعہ بولی تھی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہم کل چلے گے۔ ابھی تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک۔ اس کا سر سہلاتے زالان نے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

مجھے بابا کے پاس جانا ہے پلیز۔ وہ نڈھال سی بولی تھی۔

ہم صبح چلے گے۔ اس نے ایک دفعہ پھر اسے ٹالا۔ پتہ نہیں وہ سمجھی تھی کہ نہیں لیکن خاموش ہو گئی تھی۔ گاڑی اب ایک وسیع عریض بنگلے کے سامنے رکی تھی۔

Classic Urdu Material

گیٹ کھلتے ہی گاڑی اندر بڑھ گئی۔ وہ ایک خوبصورت بنگلہ تھا۔ گیٹ کے ساتھ ایک سیاہ پھروں کی روش بنی تھی۔ جو بیرونی دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ ایک طرف خوبصورت سالان تھا جس میں رنگ برنگے پھول لگے تھے۔ دوسری جانب پورچ اور انیکسی بنی تھی۔ پورا بنگلہ سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ جو آنکھوں کو فرحت بخش رہا تھا۔

بس اب اور نہیں رونا۔ اس کے آنسو صاف کرتے زالان نے بچوں کی طرح اسے پچکارہ تھا۔ مریم نے اثبات میں سر ہلاتے چہرہ جھکا دیا۔

ایک نرس آرہی ہے۔ اور تم نے اس کے سامنے اچھی بچی کی طرح رہنا ہے۔ اور بالکل بھی

اسے تنگ نہیں کرنا۔ جو ہو گیا ہے اسے بول جائوں۔ شاید یہی قسمت میں لکھا تھا۔ تم ایک

بہادر لڑکی ہو۔ اور اب تم نے اس دنیا کو فیس کرنا ہے۔ اس دنیا کا ڈٹ کے مقابلہ کرنا

ہے۔ اگر تم اسی طرح ڈری سہمی رہی تو یہ دنیا تمہارے ساتھ ایسے ہی ظلم کرے گی۔ تم

میری بہن ہو اور تم بہت مضبوط ہو۔ میں ہر قدم پر تمہارے ساتھ ہو۔

اس کے ہاتھ تھپکتا وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

چلو اب منہ ہاتھ دھو کے آنکوں پھر سب مل کے ڈنر کرتے ہے۔ اس کا چہرہ تھپتھپاتا وہ کھڑا ہوا۔ وہ بھی اس کی تقلید میں کھڑی ہو گئی۔

اس کے سامنے ایک پچیس تیس سال کی عورت کھڑی ہوئی تھی۔ تیکھے نقوش کے ساتھ سانولے رنگ کی وہ عورت مریم کو پہلی نظر میں ہی عجیب لگی تھی۔
"مجھے نہیں اس کے ساتھ رہنا۔" زالان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے وہ معصومیت سے بولی۔

جبکہ وہ عورت اپنی تیز نظروں سے اس کا سر سے لے کر پاؤں تک ایکسرے کر رہی تھی۔
ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بہت اچھی خاتون ہے۔ تمہارا بہت خیال رکھے گی۔ زالان نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

نہیں یہ اچھی نہیں ہے۔ وہ بچوں کی طرح ضدی لہجے میں بولی۔ زالان نے ایک گہرا سانس کھینچ کے اسے دیکھا۔ جو بے دردی سے ہونٹ کچل رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اچھا ٹھیک ہے۔ تم آج کا دن ان کے ساتھ رہ لو پھر اگر تمہیں پسند نا آئی تو میں انہیں واپس بھیج دوں گا۔ ٹھیک ہے۔ زالا ان نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔ وہ خاموشی سے سر جھکا گئی۔

ٹھیک ہے اب تم ریٹ کروں۔ اسے بیڈ پر بٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ عورت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس وہ فوراً اٹھ کے بیٹھ گئی۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے اپنی ماں کی طرح سمجھو۔ اس عورت نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اس کے نرم رویے پر وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی۔

پلیز تم وہاں بیٹھ جاؤں۔ رندھی آواز میں کہتے اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

ٹھیک ہے میں وہاں جاتی ہو تم آرام سے سو جاؤں۔ وہ فوراً صوفے پر بیٹھ گئی۔ اسے

صوفے پر بیٹھا دیکھ وہ بھی لیٹ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

دن پھر سے گزرنے لگے تھے۔ زالا ان اور دراب کی بھرپور توجہ کے باعث اب وہ سنبھلنے

لگی تھی۔ زالا ان اکثر اسے باہر لے کے جاتا تھا تاکہ وہ دنیا کا سامنہ کر سکے۔ شروع شروع وہ

Classic Urdu Material

روتی تھی۔ خوفزدہ ہو جاتی تھی۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس نے رونا چھوڑ دیا تھا لیکن خوف ابھی بھی باقی تھا۔

آج بھی وہ اسے ایک پارک میں لے کے آیا تھا۔ خزاں کا موسم تھا۔ درخت ویران نظر آرہے تھے۔ زرد پتے زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ دونوں سنگی بیچ پے بیٹھے سامنے چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔ ایک طرف بچے کھیل رہے تھے۔ ہر فکر سے آزاد، کھلکھلاتے چہروں کے ساتھ۔۔۔۔۔

تم کچھ کھاؤں گی۔ اسے خاموش بیٹھے دیکھ زالان نے سوال کیا۔

نہیں۔ پلیز تم یہی رہنا میرے ساتھ۔ اس کا ہاتھ پکڑتی وہ بے چین ہوئی تھی۔

اچھا رلیکس میں کہی نہیں جاتا۔ ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ تسلی دی۔ اثبات میں

سرہلاتے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔ جب اس کی نظر ایک بچے پے پڑی وہ کاٹ میں لیٹا

تھا۔ وہ تقریباً دو تین ماہ کا بچہ تھا۔ اسے دیکھ کے اسے اپنے اندر ایک عجیب احساس پیدا ہوتا

محسوس ہوا تھا۔ وہ بھی تو تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔ نامحسوس انداز میں اس نے

اپنے پیٹ کو چھوا تھا۔ اس کے جسم میں واضح تبدیلی آرہی تھی۔ ایک عورت جب تخلیق

Classic Urdu Material

کے مرحلے سے گزرتی ہے۔ تو وہ بے انتہا خوش ہوتی ہے۔ اپنے اندر پلنے والے وجود کے لیے ڈھیروں خواب سجاتی ہے۔ ایک انوکھا خوشگوار احساس ہوتا ہے۔۔۔

لیکن مریم اسماعیل کی زندگی میں سب کچھ الٹ تھا۔ وہ آنے والے وجود کو لے کے خوف زدہ تھی۔ اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بلکہ اسے اس وجود کی وجہ سے خود سے گھن آتی تھی۔ اپنا آپ ناپاک لگتا تھا۔ اس کے اندر ایک انوکھا احساس نہیں جاگا تھا۔ اسے اپنا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہوتا محسوس ہوا تھا۔ اس کا وجود کسی خزاں رسیدہ زرد پتے کی طرح پھڑپھڑا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کرتے زالان نے چونک کے اسے دیکھا۔ جو آنکھوں میں نمی لیے اس بچے کو دیکھ رہی تھی۔ گرے آنکھوں میں ہر طرف کرب پھیلا ہوا تھا۔ سختی سے لب بھینچے وہ اپنی سسکیوں کو دبا رہی تھی۔ لیکن آنسوؤں پے کس کا زور تھا۔ وہ پلکوں کی باڑ توڑ کے گالوں پے بہہ رہے تھے۔ جب کسی نرم لمس پے مریم نے چونک کے دیکھا۔ ایک چھوٹی سی لڑکی اس کے سامنے کھڑی اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسوؤں صاف کر رہی تھی۔

آپ کیوں رو رہی ہے۔ لڑکی نے تعجب سے مریم کی طرف دیکھا۔

Classic Urdu Material

کیوں کے میری گڑیا ٹوٹ گئی ہے۔ اس بچی کے ہاتھ میں پکڑی گڑیا کو دیکھتے وہ کھوئی کھوئی سی بولی تھی۔ "میری بیٹی تو گڑیا ہے گڑیا۔" اسے دور کہی اپنے بابا کی آواز سنائی دی تھی۔ آنسوؤں ایک بار پھر بہنے لگ گئے تھے۔

تو آپ جوڑ لے اسے۔ بچی نے جھٹ سے مشورہ دیا۔ اور خوبصورت مسکراہٹ مریم کی طرف اچھالی۔

میں جوڑنے کی کوشش کرتی ہو۔ لیکن وہ نہیں جڑتی۔ وہ ایک فحہ پھر سسکا اٹھی۔ چھوٹی بچی کے چہرے پر افسوس چھایا۔

پتہ ہے میری ماما کیا کہتی ہے۔۔۔ مریم کے ہاتھ پکڑتے وہ لڑکی نرم مسکراہٹ کے ساتھ

بولی۔ "جب آپ ی کوئی قیمتی چیز ٹوٹ جائے تو صبر سے کام لینا چاہیے۔ جانتی ہے صبر

کرنا کیا ہوتا ہے۔" وہ لمحہ بھر کور کی۔ "اللہ کی رضا میں راضی رہنا۔ جب آپ کا دل

ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہو۔ جب آپ کی روح تپتے سحر میں جھلس رہی ہو۔ جیسے حضرت

بلال کو اسلام قبول کرنے پر ان کے مالک نے تپتی ریت پر لٹا دیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی

ان کی زبان پر اللہ اور اس کے رسول کا نام تھا۔۔

Classic Urdu Material

اور جب حضرت یوسف کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے کنویں پھینک دیا۔ اور پھر انہیں مصر کے بازاروں میں بیچ دیا گیا۔ جب بنا کسی جرم کے ان کو زندان میں قید کر دنا گیا اور ان پر کوڑے برسائے گئے۔ لیکن وہ سیدھے راستے سے نہیں ہٹے۔ خدائے یکتا کی عبادت پر ڈٹے رہے۔۔۔۔۔

اور پھر جب قریش کے لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے یہاں تک کہ ان کے جوتے خون میں رنگ گئے۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ اجازت دے تو میں ان لوگوں کو ان پہاڑوں کے درمیان کچل دو۔۔۔ لیکن نبی پاک نے فرمایا نہیں جبرائیل یہ لوگ مجھ سے ناواقف ہے۔ یہ مجھے نہیں جانتے۔۔۔ اور آپ نے ان کے حق میں دعا کی تھی۔۔۔ یہ ہوتا صبر کرنا۔۔۔۔۔"

کسی نے مریم کو اندر تک جھنجوڑا تھا۔ جب وہ لڑکی پھر سے بولی۔ "اور یہ صبر۔۔۔۔۔ صبر جمیل ہوتا ہے۔ اور اس کا اجر دنیا میں بھی ملتا ہے۔ جیسے حضرت بلال کو امامت مل گئی

Classic Urdu Material

تھی۔۔۔ حضرت یوسف کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا تھا۔۔۔ اور پھر قریش کے لوگوں نے نبی پاک ہاتھ پے بیعت لی تھی۔۔۔

اور آخرت میں بھی ملتا جنت کے روپ میں۔۔۔ "وہ لڑکی پلٹ چکی تھی۔ جب کہ مریم کی ہستی کو اندر تک ہلا گئی تھی۔ اس نے بے اختیار اپنے پیٹ کو چھویا" تو کیا یہ اس کا اجر تھا۔ "اس نے جیسے خود سے سوال کیا تھا۔ اور پھر نرم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا" یا اللہ میری مدد فرما۔ "اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔

گھر چلے اندھیرہ پھیل رہا ہے۔ وہ جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی زالان کی آواز پے ہوش میں آئی۔ اور سر اثبات میں ہلایا۔ اب اسے خود کو سنبھالنا تھا۔ زالان بالکل ٹھیک کہتا تھا۔ اسے اس دنیا کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اپنے لیے اپنی آنے والی اولاد کے لیے۔۔۔ پارک سے باہر نکلتے مریم نے خود سے ایک عہد کیا تھا۔ "شاید زندگی آسان ہو جائے۔" ایک موہم سی امید جاگی تھی۔ لیکن بھلا زندگی بھی کبھی کسی کے لیے آسان ہوئی ہے۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

اس دن کے بعد اس نے خود کو سنبھالنا شروع کر دیا تھا۔ اور غیر متوقع طور پر زندگی آسان لگنے لگ گئی تھی۔

لیکن یہ صرف اس کی خام خیالی ہی تھی۔ جس کا ادراک مریم کو اس دوپہر ہوا تھا۔ اس دن وہ اکیلی تھی گھر اور یہ پہلی دفعہ تھا۔ ورنہ زالان ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن اس دن اسے کوئی کام تھا۔ اور وہ مریم کو نرس کے ساتھ چھوڑ کے چلا گیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ جب وہ عورت اس کے لیے کھانا لے کے آئی۔

بیٹا کھانا کھالو۔ وہی شیریں لہجہ جو پہلے دن سے اس نے مریم کے ساتھ اپنایا ہوا تھا۔

نہیں میں زالان کے ساتھ کھاؤں گی۔ مریم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

ارے صاحب جی تو پتہ نہیں کب آئے۔ آپ نے میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔ اب کی بار

اس نے کھانا اس کے سامنے رکھا۔

میں نے کہا نا مجھے نہیں کھانا۔ وہ غصے سے چلائی اور کھانے والی ٹرے پیچھے کودھکیلی جس کی

وجہ سے ٹرے نیچے گر گئی۔

Classic Urdu Material

یہ کیا کیا تم نے میں نے اتنی محنت سے یہ کھانا بنایا تھا۔ وہ عورت خونخوار تیور لیے اس کی طرف بڑھی۔ اور اس کے چہرے پے تھپڑ مارا۔ وہ اوندھے منہ صوفے پے گری۔

چھوڑوں مجھے۔ اس عورت کے بال پکڑنے پے وہ خوف سے چیخی تھی۔

چپ ورنہ میں نے تمہارا گلہ دبا دینا ہے۔ اسے بالوں سے جھٹکا دیتے وہ تیز آواز میں بولی۔ "چل یہ پی۔" ایک دودھ کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

اس نے جلدی سے گلاس منہ کو لگا لیا۔ اور ایک ہی سانس میں ختم کر گئی۔ وہ اس وقت اتنی خوفزدہ تھی۔ کہ یہ بھی ناسوچ سکی کہ اس گلاس میں کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔

چل اب وہاں لیٹ جا۔ اور خبردار کمرے سے باہر نکلی۔ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے اس نے انگی اٹھا کر وارنگ دی۔ وہ فوراً سر ہلاتی بیڈ پے لیٹ گئی۔ اور چند ہی لمحوں میں نیند کی گہری وادیوں میں اتر گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔

رات کے کسی پہر اسے اپنے اندر درد کی شدید لہر اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ کتنی ہی دیر وہ زالان کو پکارتی رہی لیکن درد کی شدت کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ اسے اپنا آپ آگ میں جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جب درد مزید شدت اختیار کرتا گیا تو اس کی

Classic Urdu Material

ہلکی ہلکی چیخیں کمرے میں گونجنے لگی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ چھا رہا تھا۔ آخری چیز جو اسے یاد تھی وہ زالان تھا جو اس کا چہرہ تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ ہو سپٹل کے کوریڈر میں سر جھکائے کھڑا تھا۔ جب اس نے ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھا۔ میری بہن کیسی ہے۔ اس کے لہجے میں واضح پریشانی تھی۔

ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کہہ کے جا چکی تھی۔ لیکن وہ miscarriage شی از فائن بٹ ان کا وہی پے کھڑا رہ گیا تھا۔

اس دن میں نے اپنی زندگی کی آخری امید بھی کھودی تھی۔ مجھ سے میرا جر بھی چھین لیا تھا اس نے۔

زالان نے بہت ڈھونڈا اس عورت کو ایک دن اسے پتہ چلا تھا۔ کہ اس عورت کا ایک ایکسیڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔

وہ خاموش ہو چکی تھی لیکن کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھی۔

اگلی صبح نیکو پنگ میں بہت اچھلی اور صاف شفاف اتری تھی۔

Classic Urdu Material

فروری کا اختتام تھا۔ آسمان پے چھائی دھند صاف ہو گئی تھی۔ لوگ اپنے روزمرہ کے معمول کے مطابق اپنے رزق کی تلاش میں نکل گئے تھے۔ سڑکوں پر ٹریفک کا ہجوم نظر آرہا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑتے آگے بھاگ رہے تھے۔ ایسے میں وہ دونوں سر جھکائے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے فٹ پاتھ پے چل رہے تھے۔ جیسے اس سے زیادہ کوئی کام ہی ناہو۔

وہ معمول سے زیادہ فریش اور نکھرہ نکھرہ لگ رہا تھا۔ سنہری آنکھوں کی چمک ہی نرالی تھی۔ وہ اس وقت بلیک جینز کے فان کلر کی شرٹ میں ملبوٹ تھا۔ برائون بال ایک سائیڈ پے جمائے ہوئے تھے۔ اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ وہ ہر دیکھنے والی آنکھ کو ٹھٹھکنے پے مجبور کر رہا تھا۔

تو تمہیں لگتا ہے وہ ایلوینو ہے۔ سقر نے سراٹھا کے سامنے لگے ٹریفک سگنل کو دیکھا۔ جس کی سرخ بتی روشن تھی۔

Classic Urdu Material

ہاں بالکل۔ ویوی نے اعتماد سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح بلیک جینز کے ساتھ بلیک کوٹ پہنے ہوئی تھی۔ گرے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ پائوں میں بلیک ہائی ہیلز پہن رکھی تھی۔

تمہیں کس وجہ سے لگا۔ سقر نے گردن گما کے اسے دیکھا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔
جب مجھے یہ کیس ملا تھا تو مجھے بالکل بھی یقین نہیں تھا کہ میں یہ کیس سولو کر پائوں گی۔۔۔
کیونکہ ان لڑکیوں میں سے جس کا ڈی این اے ملا تھا وہ کسی بھی کرمل سے میچ نہیں ہو رہا تھا۔ مطلب یہ کوئی نیا مجرم تھا۔ لیکن میں غلط تھی۔ یہ ایک عادی مجرم تھا۔ اور بہت پرانا بھی۔ اس دن میں جب تم سے مل کے واپس گئی تو مجھے اپنے ایک سنیر کی کال رسید ہوئی اور انہوں نے کچھ لوگوں کی فائلز دی مجھے جو مس پلپس تھے۔ انہی میں ایک مارکرز سمانتھا تھا۔

مارکرز سمانتھا اسٹاک ہوم کے ایک پبلک سروس کمیشن کا بیٹا تھا۔ آج سے پینتیس سال پہلے اس کے باپ کے ساتھ کسی نے دھوکا دیا تھا۔ اور اس کی ماں کے ساتھ زیادتی کرنے کے

Classic Urdu Material

بعد اس کے ماں اور باپ دونوں کو قتل کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سانس لینے کو رکھ کر اور آنکھ میں آئی نمی کو پرے دھکیلا۔

یہ سب مار کر زکے سامنے ہوا تھا۔ ان لوگوں سے بدلہ لینے کے لیے اس نے یہ راہ چنا تھا۔ لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کر کے وہ اپنی ماں کا بدلہ لیتا تھا۔ مالی اور جسمانی لحاظ سے اس قدر مستحکم ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ وہ شروع سے ہی گنہگار رہا ہے۔ تمہارے فیملی نے جب وہ یونیورسٹی بنائی تو اسے اس جگہ کی ضرورت تھی۔ وہ ساحل سمندر کے بالکل ساتھ تھی۔ یونیورسٹی کی وجہ سے اسے کافی نقصان پہنچا تھا۔ اس لیے اس نے یونیورسٹی خریدنے کا فیصلہ کیا۔

لیکن تمہارے بابا نے اسے انکار کر دیا۔ جب وہ لوگ نہیں مانے تو اس نے اپنی اصلیت ان پر کھول دی۔ معاذ انکل نے اس کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ معاذ انکل اسے ایکسپوز کرتے اس نے ابراہیم انکل اور تمہاری ماما کو مروادیا اور تمہیں کڈنیپ کروالیا۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں تھا لیکن اسماعیل انکل کی ڈیتھ نے اس کا پلین خراب کر دیا۔

Classic Urdu Material

وہ چند لمحوں کو خاموش ہوئی۔۔

لیکن تمہیں کیسے پہ چلا کہ یہ ہی وہ ایلوینو ہے۔۔۔ سقر نے الجھ کے اسے دیکھا۔

اس دن معاذ انکل نے مجھے مریم کی پریگنسی رپورٹس دی تھی۔ جو ڈی این اے مریم میں پایا گیا تھا۔ وہ مارکرز کے ڈی این اے سے میچ کر گیا تھا۔ اپنی بات مکمل کر کے اس نے سقر کی طرف جو اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ویوی نے نظریں چرائی۔ ہری آنکھوں میں کرب اتر اٹھا۔

بد قسمتی سے میں اسی ایلوینو کی بیٹی ہو۔۔۔ ایک آنسوؤں ٹوٹ کے اس کے گورے گال پے گرا تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے وہ وہاں سے چلی گئی۔ سقر نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ہونٹوں پے ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔ ہتھیلیوں پے چہرہ گرائے وہ سی گہری سوچ میں گم تھی۔

Classic Urdu Material

اس کے سامنے ایک اکیس بائیس سال کی سویڈش لڑکی میگزین کی ورک گراونی کرتی
گاہے بگاہے اس پے نظر دوڑا رہی تھی۔

میم آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔ گلہ کھنکھارتے اس نے مریم کو دیکھا۔
نہیں تم مجھے ڈسٹرب نا کروں۔ مریم نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا اور کروٹ بدل کے
لیٹ گئی۔ لڑکی نے کندھے اچکاتے دوبارہ میگزین کے ورق الٹنے شروع کیے۔
تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

میم آپ کے لپچ کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اٹھ کے لپچ کر لے۔ اب وہ اس کے پاس کھڑی اسے
اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سنو کیا نام ہے تمہارا۔ مریم نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "ایلیکس۔" لڑکی نے یک لفظی
جواب دیا۔

امم ایلیکس مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے سو تم کھانا واپس لے جاؤں۔
لیکن میم کھانے کے بغیر آپ میڈیسن کیسے کھائے گی۔ ایلیکس نے پریشانی سے اسے دیکھا
۔ جس نے صبح سے ایک گھونٹ پانی تک کا نہیں پیا تھا۔

Classic Urdu Material

مجھے میڈیسن بھی نہیں کھانی تمجائوں یہاں سے۔ مریم نے بے رخی سے جواب دیا۔

کچھ سوچ کے ایلکس نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کے ایک نمبر ڈائل کیا۔

وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب اس کا موبائل رنگ کیا۔ ایلکس کا نام دیکھ کے اس نے کال پک کی۔

ہاں ایلکس بولو کیا کام ہے۔ گاڑی سے ٹیک لگاتے اس نے موبائل کان سے لگایا۔
سر میم کھانا نہیں کھا رہی۔ اگر کھانا نہیں کھائے گی تو میں میڈیسن کیسے دوں گی ان کو۔ ایلکس نے بیچارگی سے اپنی مشکل بتائی۔ وہ جانتی تھی کسی بھی کوتاہی کی صورت میں اسے سخت سزا بھی مل سکتی تھی۔

اس کی بات پے سقر کی پیشانی پے بل پڑے۔ "میری بات کرو انوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

میم یہ سر سے بات کرے۔ ایلکس نے موبائل مریم کے ہاتھ میں پکڑا دیا۔ جو اس نے جھٹ سے کان سے لگالیا۔

Classic Urdu Material

سقر تم کہا ہو فوراً گھر آؤں۔ اس کے بولنے سے پہلے ہی مریم نے حکم صادر کیا۔ سقر کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلی۔

تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔ سقر نے گاڑی کا دروازہ کھولتے سوال کیا اور گاڑی میں بیٹھا

مجھے اس پر یقین نہیں۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔ اس کی بات پر ایکس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

وہ بھروسے والی لڑکی ہے۔ یقین رکھو۔ سقر نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی۔

نہیں تم گھر آؤا بھی۔ وہ نزوٹھے پن سے بولی۔ "اچھا ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔" سقر نے

گردن کو اثبات میں ہلاتے جواب دیا۔ اور موبائل کان سے ہٹایا۔

سنو تمہاری اتج کتنی ہے۔ مریم نے ایک بار پھر اس ایکس سے سوال کیا۔

اکیس سال۔ ایکس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا تم نے ڈریس کون سے کلر کا پہنا ہے۔ مریم نے ایک اور بے تکا سوال کیا۔

Classic Urdu Material

ایلیکس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا اور پھر مریم کو دیکھتے جواب دیا۔ "بلیک جینز کے ساتھ سکن اور کوٹ۔"

مریم نے بولنے کو لب کھولے ہی تھے۔ جب گاڑی کے ہارن کی آواز پے وہ فوراً اٹھ کے کھڑی ہوئی۔ "مجھے باہر لے کے چلوں۔" وہ بے تابی سے بولی۔

ایلیکس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر لے آئی۔
شاپنگ بیگز ہاتھ میں پکڑے وہ لائونج میں داخل ہوا ہی تھا۔ جب مریم نے آتے ہی اس کے گرد بازو پھیلاتے اس کے ساتھ لگ گئی۔ سقر نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔

اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میری وائف میرا اتنا اچھا ویکم کریں گی تو میں زرا جلدی آجاتا۔۔۔ وہ خوشگوار لہجے میں بولا۔ اور شاپنگ بیگز ایلیکس کی طرف بڑھائے۔ جنہیں اس نے فوراً پکڑ لیا۔

سقر اس لڑکی کو فارغ کر دو۔۔۔ سرائٹھاتے وہ لاڈ سے بولی۔
اوہ تو یہ رشوت تھی اپنی بات منوانے کی۔ اس کے گرد بازو لپیٹتے سقر نے خفگی سے اسے دیکھا۔ (مطلب وہ ایوی خوش ہو رہا تھا۔)

Classic Urdu Material

مجھے یہ لڑکی نہیں پسند۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتے وہ خفگی سے بولی۔

اچھا اور تمہیں وہ کیوں نہیں پسند۔ سقر نے تعجب سے اسے دیکھا۔

وہ بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔ اس نے مجھے اندھی بھی کہا تھا۔ اس کے سینے سے سرٹکاتے وہ

منہ بسورتے ہوئے بولی۔ جبکہ اس کی بات پر سقر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

اس نے تم سے یہ کہا۔ وہ حیرت سے بولا۔۔۔ مریم نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا

-

اوہ مائی گاڈ مریم تم اس سے جیلس ہو رہی ہو۔۔۔ سقر نے اس کی بات سے محفوظ ہوتے

قہقہہ لگایا۔ جبکہ مریم نے جھینپ کے چہرہ جھکایا۔

www.classicurdumaterial.com

support@classicurdumaterial.com

جی نہیں۔۔۔ وہ فوراً مگر گئی۔۔۔ "مجھے بس وہ لڑکی نہیں پسند۔" وہ زور دے کے بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

فکرنا کروں وہ تم سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔ بلکہ تم سے زیادہ خوبصورت دنیا میں

کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کے سر کا بوسہ لیتے وہ محبت سے بولا۔

تم بس اس کو نکال دو گھر سے مجھے کسی میڈ کی ضرورت نہیں۔ اس نے دوبارہ اپنا مطالبہ

دہرایا۔

Classic Urdu Material

اچھا چلو سوچتے ہے اس بارے میں۔ پہلے کھانا کھالے۔

میں نے اس کا بنایا کھانا نہیں کھانا۔ مریم نے ایک اور حکم صادر کیا۔

جو حکم محترمہ۔ غلام آپ کے لیے خود کھانا بنایے گا۔ وہ شوخ لہجے میں بولا۔ مریم نے جھینپ کے چہرہ چھپالیا۔ وہ کھل کے مسکرایا۔

اسٹاک ہوم کی سطح پر شام کے دھندلے سایے پھیل رہے تھے۔ پورا شہر مصنوعی روشنیوں سے روشن ہو رہا تھا۔

وہ نک سک سی تیار پورچ کی طرف بڑھ رہی تھی جب فواد کی آواز پے مڑ کے اسے دیکھا۔

کہا جا رہی ہو اس وقت۔ فواد نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں شام کے پانچ بج رہے تھے

۔ اور پھر ایک نظر اسے دیکھا۔ جو جینز کے ساتھ ریڈ کلر کا اور کوٹ پہنے، گلے میں مفلر

لیپٹے، ہونٹوں پے لپ اسٹک لگائے۔ بالکل تیار کھڑی تھی۔ برائون بال پشت پے کھلے

چھوڑے تھے۔ دودھیا پائوں سرخ ہیل میں قید تھے۔

Classic Urdu Material

تمہیں اس سے مطلب میں جہاں بھی جائوں۔ سبین نے ناگواری سے تیوری چڑھائی۔ فواد نے آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا۔

تم جو کر رہی ہونا بالکل غلط ہے۔ اگر مریم اس کے ساتھ خوش ہے تو اسے اس کے ساتھ رہنے دو۔ اسے اپنی زندگی جینے کا پورا حق ہے۔ فواد نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔ ہنہ خوش۔۔۔ اس نے تنفر سے ہنکار بھرا۔۔۔ اس نے زبردستی اسے اپنے ساتھ رکھا ہے صرف مجھے نچا دکھانے کے لیے۔

سبین۔۔۔ فواد نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب سبین ہاتھ اٹھا کہ اس کی بات کاٹی۔ "مجھے کوئی لیکچر نہیں سننا تمہارا۔" بے زاری سے کہتے وہ مڑ گئی۔

فواد نے افسوس سے اس کی پشت کو دیکھا۔ اور پھر موبائل نکال کے ایک نمبر ڈائل کیا۔ ہیلو بھائی میں فواد۔۔۔ پیشانی مسلتے اس نے اپنا تعارف کروایا۔

ہاں فواد بولو۔۔۔ دوسری جانب سقر کی مصروف سی آواز ابھری۔

بھائی وہ سبین پتہ نہیں کیا کرتی پھر رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہی کچھ غلط کر لے۔ پلیز آپ کچھ کرے۔ وہ فکر مندی سے بولا۔

Classic Urdu Material

تم فکرنا کروں وہ سمجھ دار ہے۔ کچھ غلط نہیں کرے گی۔ اگر کچھ ہوا بھی تو میں سنبھال لو گا۔۔۔ سقر نے سپاٹ انداز میں کہہ کہ کال کاٹ دی۔

وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کوئی اس کے سامنے آ کے بیٹھا۔ سبین نے چونک کے اسے دیکھا۔ وہ چمکتی آنکھوں والا شخص تھا۔
ہیلو بیوٹیفل لیڈی کیسی ہو۔ وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔

بالکل ٹھیک تمہارے سامنے ہو۔ سبین نے کندھے اچکاتے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔ اور گردن گما کہ ادھر ادھر دیکھا۔

وہ ایک اٹالین سٹائل کار ریسٹورنٹ تھا۔ پورے ریسٹورنٹ میں زرد روشنیاں جگمگا رہی تھیں۔ آرکیسٹر اپے مدھم میوزک چل رہا تھا۔ جو ماحول کو اور بھی خوابناک بنا رہا تھا۔ ارد گرد ٹیبلز لوگوں سے کچھ کھینچ بھرے ہوئے تھے۔

فضا میں وائن، پورک اور جھینگوں کی ملی جھلی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ کچھ منچلے وائن کے گلاس تھامے فلور پر رقص کرتے نظر آ رہے تھے۔

Classic Urdu Material

آہ مجھے تو تم بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔ ایلوینو نے گہری نظروں سے سبین کو دیکھا۔ وہ مدہم سا مسکرائی۔ اور گردن کو جھٹکا دیا۔ چہرے پے گرے بال پیچھے کو لہرائے۔ ایلوینو نے ستائشی نظروں سے اسے دیکھا۔ جو غرور سے گردن اکڑائے اپنی تیسری انگلی میں موجود ہیرے کی انگوٹھی کو رگڑ رہی تھی۔

کافی قیمتی لگ رہی ہے یہ۔ اس کا اشارہ انگوٹھی کی طرف تھا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی آنکھوں میں مخصوص چمک ابھری تھی۔ اور پھر تھوڑا سا آگے جھکتے کہنیاں ٹیبل پے ٹکائی۔

اسٹاک ہوم کی سب سے امیر ترین لڑکی ہوں۔ قیمتی تو ہوگی ہی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اپنے ازلی شاہانہ انداز میں جواب دیا۔ وہ مرعوب ہوا۔

تبھی بیرہ آڈر لے کے آیا۔ اور دونوں کے سامنے پورک اور وائن کے گلاس رکھے۔ تم کافی ذہین ہو۔۔۔ اس نے سبین کی تعریف کی۔

اور اس کے لیے میں بالکل بھی شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ وہ ایک ادا سے مسکرائی۔ ایلوینو محفوظ کن مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا اور وائن کا گلاس ہونٹوں سے لگایا۔

Classic Urdu Material

اب بتانا پسند کروں گے کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سبین نے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔
مریم اور سقر کی علیحدگی۔ یہی چاہتی ہونا تھ۔ ایلوینو نے سوالیہ نظروں سے ابرو اچکائے۔
بالکل۔۔ سبین نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ تمہیں مریم زندہ چاہیے
اور مجھے سقر مردہ۔۔۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولا اور اپنی چمکتی آنکھوں سے سبین کو دیکھا
۔ جس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے۔ جیسے وہ انجوائے کر رہی ہو۔
تو مطلب تم سقر کو مار دو گے۔ تو ٹھیک ہے مار دو۔۔ وہ کندھے اچکاتے بے رحمی سے بولی۔
اونہوں۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ میں نہیں تم ماروں گی اسے۔ بدلے میں تمہیں
مریم ملے گی۔ اور جانچتی نظروں سے سبین کو دیکھا۔
اور میں ایسا کیوں کروں گی۔۔ سبین نے جھک کے اس کی چمکتی آنکھوں میں دیکھا۔
کیونکہ تمہیں یونیورسٹی چاہیے۔ تاکہ تم امیر ترین بن سکو۔۔۔ وہ اعتماد سے بولا۔
تم کافی انٹیلی جینٹ ہو۔۔ سبین نے ستائش سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

تو پھر ٹھیک ہے۔ وقت اور جگہ میں ڈیسا نیڈ کروں گا۔ ایلوینو نے حتمی لہجے میں کہتے وائٹ
کا خالی گلاس ٹیبل پے رکھا۔

وہ کھل کے مسکرائی۔ اور بیگ کندھے پے ڈالتی اس کی طرف جھکی ٹیبل پے ہاتھ رکھتے
سبین نے اپنی نیلی آنکھیں اس کی چمکتی آنکھوں میں گاڑی۔ "میں سوچ رہی تھی۔ اگر
It's تمہاری آنکھوں کی چمک ختم ہو جائے تو یہ کیسی لگے گی۔ اب مجھے پتہ لگ گیا۔
Just Like waves" ایک جتنی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی وہ سیدھی ہوئی۔

ایک لمحے کو ایلوینو کے چہرے کی رنگت اڑی تھی۔ لیکن وہ فوراً سے اپنے تاثرات چھپا گیا۔
وقت اور جگہ میں ڈیسا نیڈ کروں گی۔ ماروں گے تم۔ سپاٹ انداز میں کہتے وہ مغرور چال
چلتی ریسٹورنٹ سے باہر چلی گئی۔ ایلوینو نے غصے سے اسکی پشت کو گھورا۔

کسبن میں خاموشی پھیلی تھی۔ وہ سر جھکائے کرسی پے بیٹھا اضطرابی انداز میں ہاتھوں کو
مسل رہا تھا۔

Classic Urdu Material

مسٹر زالان آپ کو کیا بات کرنی زرا جلدی کرے۔ مجھے وارڈ کار اؤنڈ لگانا ہے۔ اسے خاموش دیکھ ڈاکٹر معزرت خواہانہ انداز میں بولی۔

زالان نے سراٹھا کہ اسے ایکھا۔ آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔ "کیا آپ۔۔" وہ ایک لمحے کو رکا۔۔ "میرا مطلب۔ اس کا آبارشن نہیں ہو سکتا۔" وہ تھوک نگلتا ہوا بولا۔
توقع کے برعکس ڈاکٹر پر سکون تھی۔

دیکھیے یہ گناہ ہے۔ اور ویسے بھی آپ کی بہن کی حالت ایسی ہے ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔ ڈھکے چھپے الفاظ میں اس نے تنبیہ کی تھی۔

جواباً وہ خاموش ہو گیا تھا۔ کہنے کو کھ تھا ہی نہیں۔ بھاری قدم اٹھاتا وہ کین سے باہر چلا گیا۔
کمرے کے باہر کھڑے وہ خود میں ہمت مجتمع کر رہا تھا۔ چہرے پے ہاتھ پھیرتے اس نے

خود کو کمپوز کیا۔ دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔ جہاں وہ دراب صاحب کے ساتھ سر جھکائے بیٹھی۔

Classic Urdu Material

چلیں۔۔۔ اس نے اجازت طلب نظروں سے دراب صاحب کو دیکھا۔ انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے اجازت دی۔ اور مریم کا ہاتھ پکڑ کے کھڑا کیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے مضبوطی سے زالان کے بازوؤں کو پکڑا تھا۔ گرے آنکھوں میں واضح خوف تھا۔

اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے زالان نے تسلی دی تھی۔ جبکہ وہ کسی خوفزدہ بچے کی طرح اس کے ساتھ چپک گئی تھی۔ پلکوں کی باڑے نمی چمک رہی تھی۔ ٹانگیں بری طرح کانپی اس کا وزن اٹھانے سے انکاری ہو رہی تھی۔ ڈھائی مہینوں کے بعد اس نے باہر کی دنیا دیکھی تھی۔ اور اسے پوری دنیا بھیاںک نظر آرہی تھی۔ ہر چہرے میں ایک ہی چہرہ نظر آرہا تھا۔ اس کے ہونٹوں سے سسکیاں نکلی تھی۔ اس کے کندھے کے گرد بازوؤں پھیلاتے زالان نے اسے تحفظ کا احساس دلایا تھا۔ بے شک وہ ایک بہترین بھائی ثابت ہوا تھا۔ اس نے ہر موڑ پے اس کا ساتھ دیا تھا۔ اسے اس ظالم دنیا سے چھپاتے اپنے پروں میں چھپا لیا تھا۔ اگر اللہ نے اس سے کچھ لیا تھا تو بدلے میں دو بہترین رشتوں سے نوازا دیا تھا۔ جو اس کے لیے ہر حد تک جانے کو تیار تھے۔ جو جان ہتھیلی پے رکھے اس کے لیے اس دنیا سے لڑنے کو تیار تھے۔

Classic Urdu Material

مجھے ماما، بابا کے پاس جانا ہے۔ گاڑی میں بیٹھی اس کے کندھے پر سر رکھے وہ بری طرح روتی پہلی دفعہ بولی تھی۔

ہم کل چلے گے۔ ابھی تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک۔ اس کا سر سہلاتے زالان نے اسے ٹالنے کی کوشش کی۔

مجھے بابا کے پاس جانا ہے پلیز۔ وہ نڈھال سی بولی تھی۔

ہم صبح چلے گے۔ اس نے ایک دفعہ پھر اسے ٹالا۔ پتہ نہیں وہ سمجھی تھی کہ نہیں لیکن خاموش ہو گئی تھی۔ گاڑی اب ایک وسیع عریض بنگلے کے سامنے رکی تھی۔

گیٹ کھلتے ہی گاڑی اندر بڑھ گئی۔ وہ ایک خوبصورت بنگلہ تھا۔ گیٹ کے ساتھ ایک سیاہ پھروں کی روش بنی تھی۔ جو بیرونی دروازے پر ختم ہوتی تھی۔ ایک طرف خوبصورت سالان تھا جس میں رنگ برنگے پھول لگے تھے۔ دوسری جانب پورچ اور انیکسی بنی تھی۔ پورا بنگلہ سبز بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا۔ جو آنکھوں کو فرحت بخش رہا تھا۔

بس اب اور نہیں رونا۔ اس کے آنسو صاف کرتے زالان نے بچوں کی طرح اسے پچکارہ تھا۔ مریم نے اثبات میں سر ہلاتے چہرہ جھکا دیا۔

Classic Urdu Material

ایک نرس آرہی ہے۔ اور تم نے اس کے سامنے اچھی بچی کی طرح رہنا ہے۔ اور بالکل بھی اسے تنگ نہیں کرنا۔ جو ہو گیا ہے اسے بول جائوں۔ شاید یہی قسمت میں لکھا تھا۔ تم ایک بہادر لڑکی ہو۔ اور اب تم نے اس دنیا کو فیس کرنا ہے۔ اس دنیا کا ڈٹ کے مقابلہ کرنا ہے۔ اگر تم اسی طرح ڈری سہمی رہی تو یہ دنیا تمہارے ساتھ ایسے ہی ظلم کرے گی۔ تم میری بہن ہو اور تم بہت مضبوط ہو۔ میں ہر قدم پے تمہارے ساتھ ہو۔

اس کے ہاتھ تھپکتا وہ نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔ وہ بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی۔ چلو اب منہ ہاتھ دھو کے آنوں پھر سب مل کے ڈنر کرتے ہے۔ اس کا چہرہ تھپتھپاتا وہ کھڑا ہوا۔ وہ بھی اس کی تقلید میں کھڑی ہو گئی۔

اس کے سامنے ایک پچیس تیس سال کی عورت کھڑی ہوئی تھی۔ تیکھے نقوش کے ساتھ سانولے رنگ کی وہ عورت مریم کو پہلی نظر میں ہی عجیب لگی تھی۔

"مجھے نہیں اس کے ساتھ رہنا۔" زالاں کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے وہ معصومیت سے بولی۔

Classic Urdu Material

جبکہ وہ عورت اپنی تیز نظروں سے اس کا سر سے لے کر پائوں تک ایکسرے کر رہی تھی۔
ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ بہت اچھی خاتون ہے۔ تمہارا بہت خیال رکھے گی۔ زالان
نے نرمی سے اسے سمجھایا۔

نہیں یہ اچھی نہیں ہے۔ وہ بچوں کی طرح ضدی لہجے میں بولی۔ زالان نے ایک گہرا سانس
کھینچ کے اسے دیکھا۔ جو بے دردی سے ہونٹ کچل رہی تھی۔
اچھا ٹھیک ہے۔ تم آج کا دن ان کے ساتھ رہ لو پھر اگر تمہیں پسند نا آئی تو میں انہیں واپس
بھیج دوں گا۔ ٹھیک ہے۔ زالان نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھپتھپایا۔ وہ خاموشی سے سر جھکا
گئی۔

ٹھیک ہے اب تم ریٹ کروں۔ اسے بیڈ پر بٹھائے وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ
عورت چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پاس وہ فوراً اٹھ کے بیٹھ گئی۔

تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے اپنی ماں کی طرح سمجھو۔ اس عورت نے شفقت
سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ اس کے نرم رویے پر وہ کچھ پر سکون ہوئی تھی۔
پلیز تم وہاں بیٹھ جاؤں۔ رندھی آواز میں کہتے اس نے صوفے کی طرف اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے میں وہاں جاتی ہو تم آرام سے سو جاؤں۔ وہ فوراً صوفے پر بیٹھ گئی۔ اسے صوفے پر بیٹھا دیکھ وہ بھی لیٹ گئی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ گہری نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی۔

دن پھر سے گزرنے لگے تھے۔ زالاں اور دراب کی بھرپور توجہ کے باعث اب وہ سنبھلنے لگی تھی۔ زالاں اکثر اسے باہر لے کے جاتا تھا تاکہ وہ دنیا کا سامنہ کر سکے۔ شروع شروع وہ روتی تھی۔ خوفزدہ ہو جاتی تھی۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ اس نے رونا چھوڑ دیا تھا لیکن خوف ابھی بھی باقی تھا۔

آج بھی وہ اسے ایک پارک میں لے کے آیا تھا۔ خزاں کا موسم تھا۔ درخت ویران نظر آرہے تھے۔ زرد پتے زمین پر بکھرے ہوئے تھے۔

وہ دونوں سنگی بیچ پر بیٹھے سامنے چلتے پھرتے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔ ایک طرف بچے کھیل رہے تھے۔ ہر فکر سے آزاد، کھلکھلاتے چہروں کے ساتھ۔۔۔۔۔

تم کچھ کھاؤں گی۔ اسے خاموش بیٹھے دیکھ زالاں نے سوال کیا۔

نہیں۔ پلیز تم یہی رہنا میرے ساتھ۔ اس کا ہاتھ پکڑتی وہ بے چین ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

اچھار لیکس میں کہی نہیں جاتا۔ ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ تسلی دی۔ اثبات میں سر ہلاتے وہ ادھر ادھر دیکھنے لگ گئی۔ جب اس کی نظر ایک بچے پے پڑی وہ کاٹ میں لیٹا تھا۔ وہ تقریباً دو تین ماہ کا بچہ تھا۔ اسے دیکھ کے اسے اپنے اندر ایک عجیب احساس پیدا ہوتا محسوس ہوا تھا۔ وہ بھی تو تخلیق کے مرحلے سے گزر رہی تھی۔ نامحسوس انداز میں اس نے اپنے پیٹ کو چھوا تھا۔ اس کے جسم میں واضح تبدیلی آرہی تھی۔ ایک عورت جب تخلیق کے مرحلے سے گزرتی ہے۔ تو وہ بے انتہا خوش ہوتی ہے۔ اپنے اندر پلنے والے وجود کے لیے ڈھیروں خواب سجاتی ہے۔ ایک انوکھا خوشگوار احساس ہوتا ہے۔۔۔

لیکن مریم اسماعیل کی زندگی میں سب کچھ الٹ تھا۔ وہ آنے والے وجود کو لے کے خوف زدہ تھی۔ اسے اس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ بلکہ اسے اس وجود کی وجہ سے خود سے گھن آتی تھی۔ اپنا آپ ناپاک لگتا تھا۔ اس کے اندر ایک انوکھا احساس نہیں جاگا تھا۔ اسے اپنا وجود ٹکڑے ٹکڑے ہوتا محسوس ہوا تھا۔ اس کا وجود کسی خزاں رسیدہ زرد پتے کی طرح پھڑ پھڑا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ کی کپکپاہٹ محسوس کرتے زالاں نے چونک کے اسے دیکھا۔ جو آنکھوں میں نمی لیے اس بچے کو دیکھ رہی تھی۔ گرے آنکھوں میں ہر طرف کرب پھیلا ہوا تھا۔ سختی سے لب بھینچے وہ اپنی سسکیوں کو دبا رہی تھی۔ لیکن آنسوؤں پے کس کا زور

Classic Urdu Material

تھا۔ وہ پلکوں کی باڑ توڑ کے گالوں پہ بہہ رہے تھے۔ جب کسی نرم لمس پہ مریم نے چونک کے دیکھا۔ ایک چھوٹی سی لڑکی اس کے سامنے کھڑی اپنے ننھے ہاتھوں سے اس کے آنسو صاف کر رہی تھی۔

آپ کیوں رورہی ہے۔ لڑکی نے تعجب سے مریم کی طرف دیکھا۔

کیوں کے میری گڑیا ٹوٹ گئی ہے۔ اس بچی کے ہاتھ میں پکڑی گڑیا کو دیکھتے وہ کھوئی کھوئی سی بولی تھی۔ "میری بیٹی تو گڑیا ہے گڑیا۔" اسے دور کہی اپنے بابا کی آواز سنائی دی تھی۔ آنسو ایک بار پھر بہنے لگ گئے تھے۔

تو آپ جوڑ لے اسے۔ بچی نے جھٹ سے مشورہ دیا۔ اور خوبصورت مسکراہٹ مریم کی

طرف اچھالی۔

میں جوڑنے کی کوشش کرتی ہو۔ لیکن وہ نہیں جڑتی۔ وہ ایک فحہ پھر سسک اٹھی۔ چھوٹی

بچی کے چہرے پہ افسوس چھایا۔

پتہ ہے میری ماما کیا کہتی ہے۔۔ مریم کے ہاتھ پکڑتے وہ لڑکی نرم مسکراہٹ کے ساتھ

بولی۔ "جب آپ ی کوئی قیمتی چیز ٹوٹ جائے تو صبر سے کام لینا چاہیے۔ جانتی ہے صبر

Classic Urdu Material

کرنا کیا ہوتا ہے۔ "وہ لمحہ بھر کور کی۔" اللہ کی رضا میں راضی رہنا۔ جب آپ کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہو۔ جب آپ کی روح تپتے سحر میں جھلس رہی ہو۔ جیسے حضرت بلال کو اسلام قبول کرنے پر ان کے مالک نے پتی ریت پے لٹا دیا تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی ان کی زبان پر اللہ اور اس کے رسول کا نام تھا۔

اور جب حضرت یوسف کو ان کے سوتیلے بھائیوں نے کنویں پھینک دیا۔ اور پھر انہیں مصر کے بازاروں میں بیچ دیا گیا۔ جب بنا کسی جرم کے ان کو زندان میں قید کر دنا گیا اور ان پر کوڑے برسائے گئے۔ لیکن وہ سیدھے راستے سے نہیں ہٹے۔ خدائے یکتا کی عبادت پر ڈٹے رہے۔۔۔۔۔

اور پھر جب قریش کے لوگوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر برسائے یہاں تک کہ ان کے جوتے خون میں رنگ گئے۔ تب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ان سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر آپ اجازت دے تو میں ان لوگوں کو ان پہاڑوں کے درمیان کچل دو۔۔۔ لیکن نبی پاک نے فرمایا نہیں جبرائیل یہ لوگ مجھ سے نا

Classic Urdu Material

واقف ہے۔ یہ مجھے نہیں جانتے۔۔۔ اور آپ نے ان کے حق میں دعا کی تھی۔۔۔ یہ ہوتا صبر کرنا۔۔۔"

کسی نے مریم کو اندر تک جھنجوڑا تھا۔ جب وہ لڑکی پھر سے بولی۔ "اور یہ صبر۔۔۔ صبر جمیل ہوتا ہے۔ اور اس کا اجر دنیا میں بھی ملتا ہے۔ جیسے حضرت بلال کو امامت مل گئی تھی۔۔۔ حضرت یوسف کو ان کے بھائیوں نے سجدہ کیا تھا۔۔۔ اور پھر قریش کے لوگوں نے نبی پاک ہاتھ پے بیعت لی تھی۔۔۔"

اور آخرت میں بھی ملنا جنت کے روپ میں۔۔۔ "وہ لڑکی پلٹ چکی تھی۔ جب کہ مریم کی ہستی کو اندر تک ہلا گئی تھی۔ اس نے بے اختیار اپنے پیٹ کو چھویا "تو کیا یہ اس کا اجر تھا۔" اس نے جیسے خود سے سوال کیا تھا۔ اور پھر نم آنکھوں سے آسمان کی طرف دیکھا "یا اللہ میری مدد فرما۔" اس نے خود کو کہتے سنا تھا۔

گھر چلے اندھیرہ پھیل رہا ہے۔ وہ جو اپنی ہی سوچوں میں گم تھی زالان کی آواز پے ہوش میں آئی۔ اور سر اثبات میں ہلایا۔ اب اسے خود کو سنبھالنا تھا۔ زالان بالکل ٹھیک کہتا تھا۔ اسے اس دنیا کا مقابلہ کرنا چاہیے۔ اپنے لیے اپنی آنے والی اولاد کے لیے۔۔۔ پارک سے

Classic Urdu Material

باہر نکلتے مریم نے خود سے ایک عہد کیا تھا۔ "شاید زندگی آسان ہو جائے۔" ایک موہم سی امید جاگی تھی۔ لیکن بھلا زندگی بھی کبھی کسی کے لیے آسان ہوئی ہے۔۔۔۔

اس دن کے بعد اس نے خود کو سنبھالنا شروع کر دیا تھا۔ اور غیر متوقع طور پر زندگی آسان لگنے لگ گئی تھی۔

لیکن یہ صرف اس کی خام خیالی ہی تھی۔ جس کا ادراک مریم کو اس دوپہر ہوا تھا۔ اس دن وہ اکیلی تھی گھر اور یہ پہلی دفعہ تھا۔ ورنہ زالان ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن اس دن اسے کوئی کام تھا۔ اور وہ مریم کو نرس کے ساتھ چھوڑ کے چلا گیا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں بیٹھی تھی۔ جب وہ عورت اس کے لیے کھانا لے کے آئی۔ بیٹا کھانا کھالو۔ وہی شیریں لہجہ جو پہلے دن سے اس نے مریم کے ساتھ اپنایا ہوا تھا۔

نہیں میں زالان کے ساتھ کھائوں گی۔ مریم نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

ارے صاحب جی تو پتہ نہیں کب آئے۔ آپ نے میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔ اب کی بار اس نے کھانا اس کے سامنے رکھا۔

میں نے کہا نا مجھے نہیں کھانا۔ وہ غصے سے چلائی اور کھانے والی ٹرے پیچھے کودھکیلی جس کی وجہ سے ٹرے نیچے گر گئی۔

یہ کیا کیا تم نے میں نے اتنی محنت سے یہ کھانا بنایا تھا۔ وہ عورت خونخوار تیور لیے اس کی طرف بڑھی۔ اور اس کے چہرے پے تھپڑ مارا۔ وہ اونڈھے منہ صوفے پے گری۔

چھوڑو مجھے۔ اس عورت کے بال پکڑنے پے وہ خوف سے چیخی تھی۔

چپ ورنہ میں نے تمہارا گلہ دبا دینا ہے۔ اسے بالوں سے جھٹکا دیتے وہ تیز آواز میں

بولی۔ "چل یہ پی۔" ایک دودھ کا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔

اس نے جلدی سے گلاس منہ کو لگا لیا۔ اور ایک ہی سانس میں ختم کر گئی۔ وہ اس وقت اتنی خوفزدہ تھی۔ کہ یہ بھی ناسوچ سکی کہ اس گلاس میں کچھ اور بھی ہو سکتا ہے۔

Classic Urdu Material

چل اب وہاں لیٹ جا۔ اور خبردار کمرے سے باہر نکلی۔ بیڈ کی طرف اشارہ کرتے اس نے انکی اٹھا کر وارننگ دی۔ وہ فوراً سر ہلاتی بیڈ پر لیٹ گئی۔ اور چند ہی لمحوں میں نیند کی گہری وادیوں میں اتر گئی۔ اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ بھی یاد نہیں رہا۔

رات کے کسی پہر اسے اپنے اندر درد کی شدید لہر اٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ کتنی ہی دیر وہ زالان کو پکارتی رہی لیکن درد کی شدت کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکل رہی تھی۔ اسے اپنا آپ آگ میں جھلستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ جب درد مزید شدت اختیار کرتا گیا تو اس کی ہلکی ہلکی چیخیں کمرے میں گونجنے لگی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرہ چھا رہا تھا۔ آخری چیز جو اسے یاد تھی وہ زالان تھا جو اس کا چہرہ تھپتھپاتا اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔

وہ ہو سپٹل کے کوریڈر میں سر جھکائے کھڑا تھا۔ جب اس نے ڈاکٹر کو باہر نکلتے دیکھا۔

میری بہن کیسی ہے۔ اس کے لہجے میں واضح پریشانی تھی۔

ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کہہ کے جا چکی تھی۔ لیکن وہ miscarriage شی از فائن بٹ ان کا وہی پے کھڑا رہ گیا تھا۔

Classic Urdu Material

اس دن میں نے اپنی زندگی کی آخری امید بھی کھودی تھی۔ مجھ سے میرا جبر بھی چھین لیا تھا اس نے۔

زالان نے بہت ڈھونڈا اس عورت کو ایک دن اسے پتہ چلا تھا۔ کہ اس عورت کا ایک ایکسڈنٹ میں انتقال ہو گیا تھا۔

وہ خاموش ہو چکی تھی لیکن کمرے میں اس کی سسکیاں گونج رہی تھی۔
اگلی صبح نیکوپنگ میں بہت اچھلی اور صاف شفاف اتری تھی۔

فروری کا اختتام تھا۔ آسمان پے چھائی دھند صاف ہو گئی تھی۔ لوگ اپنے روزمرہ کے معمول کے مطابق اپنے رزق کی تلاش میں نکل گئے تھے۔ سڑکوں پر ٹریفک کا ہجوم نظر آ رہا تھا۔ لوگ ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑتے آگے بھاگ رہے تھے۔ ایسے میں وہ دونوں سر جھکائے چھوٹے قدم اٹھاتے فٹ پاتھ پے چل رہے تھے۔ جیسے اس سے زیادہ کوئی کام ہی ناہو۔

وہ معمول سے زیادہ فریش اور نکھرہ نکھرہ لگ رہا تھا۔ سنہری آنکھوں کی چمک ہی نرالی تھی۔ وہ اس وقت بلیک جینز کے فان کلر کی شرٹ میں ملبوٹ تھا۔ براؤن بال ایک سائیڈ

Classic Urdu Material

پے جمائے ہوئے تھے۔ اپنی بھرپور وجاہت کے ساتھ وہ ہر دیکھنے والی آنکھ کو ٹھٹھکنے پے
مجبور کر رہا تھا۔

تو تمہیں لگتا ہے وہ ایلوینو ہے۔ سقر نے سراٹھا کے سامنے لگے ٹریفک سگنل کو دیکھا۔ جس
کی سرخ بتی روشن تھی۔

ہاں بالکل۔ ویوی نے اعتماد سے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہمیشہ کی طرح بلیک جینز کے ساتھ
بلیک کوٹ پہنے ہوئی تھی۔ گرے بال کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ پائوں میں بلیک ہائی
ہیلز پہن رکھی تھی۔

تمہیں کس وجہ سے لگا۔ سقر نے گردن گما کے اسے دیکھا۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔
جب مجھے یہ کیس ملا تھا تو مجھے بالکل بھی یقین نہیں تھا کہ میں یہ کیس سولو کر پائوں گی۔۔۔

کیونکہ ان لڑکیوں میں سے جس کا ڈی این اے ملا تھا وہ کسی بھی کرمل سے میچ نہیں ہو رہا
تھا۔ مطلب یہ کوئی نیا مجرم تھا۔ لیکن میں غلط تھی۔ یہ ایک عادی مجرم تھا۔ اور بہت پرانا
بھی۔ اس دن میں جب تم سے مل کے واپس گئی تو مجھے اپنے ایک سنیر کی کال رسیو ہوئی

Classic Urdu Material

اور انہوں نے کچھ لوگوں کی فائز دی مجھے جو مس پلے تھے۔ انہی میں ایک مار کر زما تھا
تھا۔

مار کر زما تھا اسٹاک ہوم کے ایک پبلک سروس کمیشن کا بیٹا تھا۔ آج سے پینتیس سال پہلے
اس کے باپ کے ساتھ کسی نے دھوکا دیا تھا۔ اور اس کی ماں کے ساتھ زیادتی کرنے کے
بعد اس کے ماں اور باپ دونوں کو قتل کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ سانس لینے کو رکھی اور آنکھ میں
آئی نمی کو پرے دھکیلا۔

یہ سب مار کر زما کے سامنے ہوا تھا۔ ان لوگوں سے بدلہ لینے کے لیے اس نے یہ راہ چنا
تھا۔ لڑکیوں کے ساتھ زیادتی کر کے وہ اپنی ماں کا بدلہ لیتا تھا۔ مالی اور جسمانی لحاظ سے اس
قدر مستحکم ہو گیا ہے کہ کوئی بھی اس پے ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ وہ شروع سے ہی گمنام رہا
ہے۔ تمہارے فیملی نے جب وہ یونیورسٹی بنائی تو اسے اس جگہ کی ضرورت تھی۔ وہ ساحل
سمندر کے بالکل ساتھ تھی۔ یونیورسٹی کی وجہ سے اسے کافی نقصان پہنچا تھا۔ اس لیے اس
نے یونیورسٹی خریدنے کا فیصلہ کیا۔

Classic Urdu Material

لیکن تمہارے بابا نے اسے انکار کر دیا۔ جب وہ لوگ نہیں مانے تو اس نے اپنی اصلیت ان پے کھول دی۔ معاذ انکل نے اس کے خلاف ثبوت اکٹھے کیے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ معاذ انکل اسے ایکسپوز کرتے اس نے ابراہیم انکل اور تمہاری ماما کو مروادیا اور تمہیں کڈنیپ کروالیا۔ سب کچھ اس کے ہاتھ میں تھا لیکن اسماعیل انکل کی ڈیتھ نے اس کا پلین خراب کر دیا۔

وہ چند لمحوں کو خاموش ہوئی۔۔

لیکن تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ ہی وہ ایلوینو ہے۔۔۔ سقر نے الجھ کے اسے دیکھا۔

اس دن معاذ انکل نے مجھے مریم کی پریگنسی رپورٹس دی تھی۔ جو ڈی این اے مریم میں

پایا گیا تھا۔ وہ مارکرز کے ڈی این اے سے میچ کر گیا تھا۔ اپنی بات مکمل کر کے اس نے سقر

کی طرف جو اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ویوی نے نظریں چرائی۔ ہری آنکھوں

میں کرب اتر اٹھا۔

Classic Urdu Material

بد قسمتی سے میں اسی ایلوینو کی بیٹی ہو۔۔ ایک آنسوؤں ٹوٹ کے اس کے گورے گال پے گرا تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے وہ وہاں سے چلی گئی۔ سقر نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا

وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ ہونٹوں پے ہلکی ہلکی مسکراہٹ تھی۔ ہتھیلیوں پے چہرہ گرائے وہ سی گہری سوچ میں گم تھی۔

اس کے سامنے ایک اکیس بائیس سال کی سویڈش لڑکی میگنیزین کی ورک گراڈنی کرتی گاہے بگاہے اس پے نظر دوڑا رہی تھی۔

میم آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔ گلہ کھنکھارتے اس نے مریم کو دیکھا۔

نہیں تم مجھے ڈسٹرب نا کروں۔ مریم نے جھنجھلاتے ہوئے جواب دیا اور کروٹ بدل کے لیٹ گئی۔ لڑکی نے کندھے اچکاتے دوبارہ میگنیزین کے ورق الٹنے شروع کیے۔
تھوڑییر بعد وہ اٹھ کے کمرے سے باہر چلی گئی۔

Classic Urdu Material

میم آپ کے لہجہ کا ٹائم ہو گیا ہے۔ اٹھ کے لہجہ کر لے۔ اب وہ اس کے پاس کھڑی اسے اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔

سنو کیا نام ہے تمہارا۔ مریم نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "ایلیکس۔" لڑکی نے یک لفظی جواب دیا۔

امم ایلیکس مجھے بالکل بھی بھوک نہیں ہے سو تم کھانا واپس لے جاؤ۔
لیکن میم کھانے کے بغیر آپ میڈیسن کیسے کھائے گی۔ ایلیکس نے پریشانی سے اسے دیکھا۔
جس نے صبح سے ایک گھونٹ پانی تک کا نہیں پیا تھا۔

مجھے میڈیسن بھی نہیں کھانی تمہاؤں یہاں سے۔ مریم نے بے رخی سے جواب دیا۔

کچھ سوچ کے ایلیکس نے اپنی پاکٹ سے موبائل نکال کے ایک نمبر ڈائل کیا۔
وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب اس کا موبائل رینگ گیا۔ ایلیکس کا نام دیکھ کے اس نے کال پک کی۔

ہاں ایلیکس بولو کیا کام ہے۔ گاڑی سے ٹیک لگاتے اس نے موبائل کان سے لگایا۔

Classic Urdu Material

سر مریم کھانا نہیں کھا رہی۔ اگر کھانا نہیں کھائے گی تو میں میڈیسن کیسے دوں گی ان کو۔ ایلکس نے بیچارگی سے اپنی مشکل بتائی۔ وہ جانتی تھی کسی بھی کوتاہی کی صورت میں اسے سخت سزا بھی مل سکتی تھی۔

اس کی بات پے سقر کی پیشانی پے بل پڑے۔ "میری بات کرو انوں۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

مریم یہ سر سے بات کرے۔ ایلکس نے موبائل مریم کے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ جو اس نے جھٹ سے کان سے لگا لیا۔

سقر تم کہا ہو فوراً گھر آؤں۔ اس کے بولنے سے پہلے ہی مریم نے حکم صادر کیا۔ سقر کے ہونٹوں پے مسکراہٹ پھیلی۔

تم کھانا کیوں نہیں کھا رہی۔۔۔ سقر نے گاڑی کا دروازہ کھولتے سوال کیا اور گاڑی میں بیٹھا

مجھے اس پے یقین نہیں۔ وہ منہ بسورتی ہوئی بولی۔ اس کی بات پے ایلکس نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

وہ بھروسے والی لڑکی ہے۔ یقین رکھو۔ سقر نے مسکراتے ہوئے اسے تسلی دی۔

نہیں تم گھر آؤا بھی۔ وہ نزوٹھے پن سے بولی۔ "اچھا ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔" سقر نے

گردن کو اثبات میں ہلاتے جواب دیا۔ اور موبائل کان سے ہٹایا۔

سنو تمہاری اتج کتنی ہے۔ مریم نے ایک بار پھر اس ایکس سے سوال کیا۔

ایکس سال۔ ایکس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اچھا تم نے ڈریس کون سے کلر کا پہنا ہے۔ مریم نے ایک اور بے تکا سوال کیا۔

ایکس نے ایک نظر اپنے کپڑوں کو دیکھا اور پھر مریم کو دیکھتے جواب دیا۔ "بلیک جینز کے

ساتھ سکن اور کوٹ۔"

مریم نے بولنے کو لب کھولے ہی تھے۔ جب گاڑی کے ہارن کی آواز پے وہ فوراً اٹھ کے

کھڑی ہوئی۔ "مجھے باہر لے کے چلوں۔" وہ بے تابی سے بولی۔

ایکس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور کمرے سے باہر لے آئی۔

Classic Urdu Material

شاپنگ بیگز ہاتھ میں پکڑے وہ لائونج میں داخل ہوا ہی تھا۔ جب مریم نے آتے ہی اس کے گرد بازوؤں پھیلاتے اس کے ساتھ لگ گئی۔ سقر نے خوشگوار حیرت سے اسے دیکھا۔ اگر مجھے پتہ ہوتا کہ میری وائف میرا اتنا اچھا ویکم کریں گی تو میں زرا جلدی آجاتا۔۔۔ وہ خوشگوار لہجے میں بولا۔ اور شاپنگ بیگز ایکس کی طرف بڑھائے۔ جنہیں اس نے فوراً پکڑ لیا۔

سقر اس لڑکی کو فارغ کر دو۔۔۔ سر اٹھاتے وہ لاڈ سے بولی۔

اوہ تو یہ رشوت تھی اپنی بات منوانے کی۔ اس کے گرد بازوؤں لپیٹتے سقر نے خفگی سے اسے دیکھا۔ (مطلب وہ ایوی خوش ہو رہا تھا۔)

مجھے یہ لڑکی نہیں پسند۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتے وہ خفگی سے بولی۔

اچھا اور تمہیں وہ کیوں نہیں پسند۔ سقر نے تعجب سے اسے دیکھا۔

وہ بالکل بھی اچھی نہیں ہے۔ اس نے مجھے اندھی بھی کہا تھا۔ اس کے سینے سے سر ٹکاتے وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔ جبکہ اس کی بات پے سقر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

Classic Urdu Material

اس نے تم سے یہ کہا۔ وہ حیرت سے بولا۔۔۔ مریم نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا

-

اوہ مائی گاڈ مریم تم اس سے جیلس ہو رہی ہو۔۔۔ سقر نے اس کی بات سے محفوظ ہوتے
قہقہہ لگایا۔ جبکہ مریم نے جھینپ کے چہرہ جھکایا۔

جی نہیں۔۔۔ وہ فوراً مگر گئی۔۔۔ "مجھے بس وہ لڑکی نہیں پسند۔" وہ زور دے کے بولی۔
فکرنا کروں وہ تم سے زیادہ خوبصورت نہیں ہے۔ بلکہ تم سے زیادہ خوبصورت دنیا میں
کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کے سر کا بوسہ لیتے وہ محبت سے بولا۔

تم بس اس کو نکال دو گھر سے مجھے کسی میڈ کی ضرورت نہیں۔ اس نے دوبارہ اپنا مطالبہ
دہرایا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

اچھا چلو سوچتے ہے اس بارے میں۔ پہلے کھانا کھالے۔

میں نے اس کا بنایا کھانا نہیں کھانا۔ مریم نے ایک اور حکم صادر کیا۔

جو حکم محترمہ۔ غلام آپ کے لیے خود کھانا بنایے گا۔ وہ شوخ لہجے میں بولا۔ مریم نے
جھینپ کے چہرہ چھپا لیا۔ وہ کھل کے مسکرایا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

اسٹاک ہوم کی سطح پر شام کے دھندلے سایے پھیل رہے تھے۔ پورا شہر مصنوعی روشنیوں سے روشن ہو رہا تھا۔

وہ نک سک سی تیار پورچ کی طرف بڑھ رہی تھی جب فواد کی آواز پے مڑ کے اسے دیکھا۔ کہا جا رہی ہو اس وقت۔ فواد نے گھڑی کی طرف دیکھا جہاں شام کے پانچ بج رہے تھے۔ اور پھر ایک نظر اسے دیکھا۔ جو جینز کے ساتھ ریڈ کلر کا اور کوٹ پہنے، گلے میں مفلر لیٹے، ہونٹوں پے لپ اسٹک لگائے۔ بالکل تیار کھڑی تھی۔ برائون بال پشت پے کھلے چھوڑے تھے۔ دودھیا پائوں سرخ ہیل میں قید تھے۔

تمہیں اس سے مطلب میں جہاں بھی جاؤں۔ سبین نے ناگواری سے تیوری چڑھائی۔ فواد نے آنکھیں سکیر کے اسے دیکھا۔

تم جو کر رہی ہونا بالکل غلط ہے۔ اگر مریم اس کے ساتھ خوش ہے تو اسے اس کے ساتھ رہنے دو۔ اسے اپنی زندگی جینے کا پورا حق ہے۔ فواد نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

Classic Urdu Material

ہنہ خوش۔۔۔ اس نے تنفر سے ہنکار بھرا۔۔۔ اس نے زبردستی اسے اپنے ساتھ رکھا ہے
صرف مجھے نیچا دکھانے کے لیے۔

سبین۔۔۔ فواد نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے جب سبین ہاتھ اٹھا کہ اس کی
بات کاٹی۔ "مجھے کوئی لیکچر نہیں سننا تمہارا۔" بے زاری سے کہتے وہ مڑ گئی۔

فواد نے افسوس سے اس کی پشت کو دیکھا۔ اور پھر موبائل نکال کے ایک نمبر ڈائل کیا۔
ہیلو بھائی میں فواد۔۔۔ پیشانی مسلتے اس نے اپنا تعارف کروایا۔

ہاں فواد بولو۔۔۔ دوسری جانب سقر کی مصروف سی آواز ابھری۔

بھائی وہ سبین پتہ نہیں کیا کرتی پھر رہی ہے۔ مجھے ڈر ہے کہی کچھ غلط کر لے۔ پلیز آپ
کچھ کرے۔ وہ فکر مندی سے بولا۔

تم فکر نہ کرو وہ سمجھ دار ہے۔ کچھ غلط نہیں کرے گی۔ اگر کچھ ہوا بھی تو میں سنبھال لو
گا۔۔۔ سقر نے سپاٹ انداز میں کہہ کہ کال کاٹ دی۔

Classic Urdu Material

وہ ایک ریسٹورنٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کوئی اس کے سامنے آ کے بیٹھا۔ سبین نے چونک کے اسے دیکھا۔ وہ چمکتی آنکھوں والا شخص تھا۔

ہیلو بیوٹیفل لیڈی کیسی ہو۔ وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔

بالکل ٹھیک تمہارے سامنے ہو۔ سبین نے کندھے اچکاتے مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔ اور گردن گما کہ ادھر ادھر دیکھا۔

وہ ایک اٹالین سٹائل کار ریسٹورنٹ تھا۔ پورے ریسٹورنٹ میں زرد روشنیاں جگمگا رہی

تھی۔ آرکیسٹر اپے مدھم میوزک چل رہا تھا۔ جو ماحول کو اور بھی خوابناک بنا رہا تھا۔ ارد

گرد ٹیبلز لوگوں سے کچھ کھینچ بھرے ہوئے تھے۔

فضائیں وائن، پورک اور جھینگوں کی ملی جھلی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ کچھ منچلے وائن کے گلاس

تھامے فلور پر رقص کرتے نظر آ رہے تھے۔

آہ مجھے تو تم بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہی۔ ایلیوینو نے گہری نظروں سے سبین کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

وہ مدھم سا مسکرائی۔ اور گردن کو جھٹکا دیا۔ چہرے پے گرے بال پیچھے کو لہرائے۔ ایلوینو نے ستانشی نظروں سے اسے دیکھا۔ جو غرور سے گردن اکڑائے اپنی تیسری انگلی میں موجود ہیرے کی انگوٹھی کو رگڑ رہی تھی۔

کافی قیمتی لگ رہی ہے یہ۔ اس کا اشارہ انگوٹھی کی طرف تھا۔

وہ ہلکا سا مسکرائی آنکھوں میں مخصوص چمک ابھری تھی۔ اور پھر تھوڑا سے آگے جھکتے کہنیاں ٹیبل پے ٹکائی۔

اسٹاک ہوم کی سب سے امیر ترین لڑکی ہوں۔ قیمتی تو ہوگی ہی۔۔۔ اس کی آنکھوں میں

دیکھتے اپنے ازلی شاہانہ انداز میں جواب دیا۔ وہ مرعوب ہوا۔

تبھی بیرہ آڈر لے کے آیا۔ اور دونوں کے سامنے پورک اور وائن کے گلاس رکھے۔

تم کافی ذہین ہو۔۔۔ اس نے سبین کی تعریف کی۔

اور اس کے لیے میں بالکل بھی شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ وہ ایک ادا سے مسکرائی۔ ایلوینو

محفوظ کن مسکراہٹ کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا اور وائن کا گلاس ہونٹوں سے لگایا۔

اب بتانا پسند کروں گے کہ مجھے کیوں بلایا ہے۔ سبین نے تیکھے چتونوں سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

مریم اور سقر کی علیحدگی۔ یہی چاہتی ہونا تم۔ ایلوینو نے سوالیہ نظروں سے ابرو اچکائے۔ بالکل۔۔ سبین نے اثبات میں سر ہلایا۔ "میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ تمہیں مریم زندہ چاہیے اور مجھے سقر مردہ۔۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولا اور اپنی چمکتی آنکھوں سے سبین کو دیکھا۔ جس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے۔ جیسے وہ انجوائے کر رہی ہو۔

تو مطلب تم سقر کو مار دو گے۔ تو ٹھیک ہے مار دو۔۔ وہ کندھے اچکاتے بے رحمی سے بولی۔ او نہوں۔۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔ میں نہیں تم مارو گی اسے۔ بدلے میں تمہیں مریم ملے گی۔ اور جانچتی نظروں سے سبین کو دیکھا۔

اور میں ایسا کیوں کروں گی۔۔ سبین نے جھک کے اس کی چمکتی آنکھوں میں دیکھا۔

کیونکہ تمہیں یونیورسٹی چاہیے۔ تاکہ تم امیر ترین بن سکو۔۔ وہ اعتماد سے بولا۔

تم کافی انٹیلی جینٹ ہو۔۔ سبین نے ستائش سے اسے دیکھا۔

تو پھر ٹھیک ہے۔ وقت اور جگہ میں ڈیسائیڈ کروں گا۔۔ ایلوینو نے حتمی لہجے میں کہتے وائس کا خالی گلاس ٹیبل پر رکھا۔

Classic Urdu Material

وہ کھل کے مسکرائی۔ اور بیگ کندھے پے ڈالتی اس کی طرف جھکی ٹیبل پے ہاتھ رکھتے
سبین نے اپنی نیلی آنکھیں اس کی چمکتی آنکھوں میں گاڑی۔ "میں سوچ رہی تھی۔ اگر
It's تمہاری آنکھوں کی چمک ختم ہو جائے تو یہ کیسی لگے گی۔ اب مجھے پتہ لگ گیا۔
Just Like waves "ایک جتنی مسکراہٹ اس کی طرف اچھالتی وہ سیدھی ہوئی۔

ایک لمحے کو ایلوینو کے چہرے کی رنگت اڑی تھی۔ لیکن وہ فوراً سے اپنے تاثرات چھپا گیا۔
وقت اور جگہ میں ڈیسا ئیڈ کروں گی۔ ماروں گے تم۔ سپاٹ انداز میں کہتے وہ مغرور چال
چلتی ریسٹورنٹ سے باہر چلی گئی۔ ایلوینو نے غصے سے اسکی پشت کو گھورا۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا ٹائی باندھ رہا تھا جب مریم کی خفاسی آواز پے مسکراتا ہوا
اس کی طرف متوجہ ہوا۔

سقر ناجائوں نا آج میرا دل نہیں لگے گا۔ ہتھیلویں میں چہرہ گہرائے وہ ادا اس سی لگ رہی
تھی۔

Classic Urdu Material

نیلے رنگ کی اون کی فراک کے ساتھ سکن کیپری پہنے وہ بالکل گڑیاسی لگ رہی تھی۔ سنہری بال پشت پے کھل چھوڑے ہوئے تھے۔ ماتھے کی پٹی اتاری ہوئی تھی وہاں چوٹ کا نشان واضح نظر آ رہا تھا۔

مجھے ایک ضروری کام ہے۔ دوپہر تک آجائوں گا۔ تب تک ایکس ہے نا تمہارے ساتھ۔ اس کے برابر صوفے پے آ بیٹھتے سقر نے نرمی سے مجھے سمجھایا۔

تو اب تمہیں کام مجھ سے زیادہ ضروری ہے۔ منہ بسورتے شکوہ کیا گیا۔

خیر تم سے زیادہ ضروری تو کچھ بھی نہیں لیکن یہ بھی ضروری ہے۔ اس کی ناک دباتے سقر

نے محبت سے جواب دیا۔

تم جھوٹ بولتے ہو۔ اگر میری اتنی اہمیت ہوتی تو اب تک تم اس لڑکی کو نکال چکے

ہوتے۔ روز اس کے پاس نہیں چھوڑ کے جاتے۔ تمہیں مجھ سے زرا محبت نہیں ہے۔ تم

واقعی ایک برے انگریز ہو۔ ناراضگی سے کہتے مریم نے اس کا جھٹکا۔

Classic Urdu Material

ایسی بات نہیں ہے۔ وہ لڑکی بھروسے والی ہے۔ میں اس کے علاوہ کسی پے بھروسہ نہیں کر سکتا۔ صرف کچھ دنوں کی بات ہے۔ پھر تمہاری پٹی اتر جائے گی پھر ہمیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کا ہاتھ پکڑتے سقر نے رسان سے اسے سمجھایا۔

تم مجھے اسٹاک ہوم بھی نہیں لے کے جاتے۔ مجھے سبین سے بھی بات نہیں کرنے دیتے۔ چہرہ کا رخ دوسری جانب کرتے اس نے ایک اور شکوہ کیا۔

میری جان ہم ابھی اسٹاک ہوم نہیں جاسکتے۔ مجھے یہاں پے کافی ضروری کام ہے۔ جیسے ہی کام ختم ہو گا ہم واپس چلے جائے گے۔ نرمی سے کہتے سقر نے اس کا چہرہ اپنی طرف

موڑا۔

ٹھیک ہے تم ناجائز۔ لیکن مجھے جانا ہے۔ آج۔۔ ابھی۔۔ اور اسی وقت۔۔۔ ضدی

لہجے میں کہتے اس نے سر جھٹکا دیا۔ ایک شدید درد کی لہر سر میں اٹھی تھی جس پے وہ کراہ کے رہ گئی۔ سقر نے گھور کے اسے دیکھا۔

یہ اسی وجہ سے تمہیں اکیلا نہیں چھوڑتا تم اس کی طرح حرکتیں کرتی ہو۔ اس کی طرف وہ خفگی سے بولا۔

Classic Urdu Material

تو ٹھیک ہے پھر ناجائوں۔ اس کی سوئی ابھی تک وہی اٹکی تھی۔ سقر نے جھنجلا کے اسے دیکھا۔

اگر میں رک گیا تو پھر تمہیں ہی پر اہلم ہوگی۔ اس اپنی جانب کھیچتے سقر نے زو معنی انداز میں کہا۔

اس کی بات پے وہ سرخ ہوئی۔ "مجھے نہیں ہوگی پر اہلم۔ بس تم ناجائوں۔" اس کی گال پے چٹکی کاٹتی وہ مدھم سا مسکرائی۔ سقر کے ہونٹوں پے دلکش مسکراہٹ پھیلی۔

تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔ اس کی کمر پے ہاتھ رکھتے سقر نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

اور تم میرے اندھے ہونے کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہو اپنی باتیں منوا کے۔ اس کے الزام پے سقر کا حیرت سے منہ کھل گیا۔

ساری باتیں تو تم اپنی منواتی ہو۔ مری کونسی مانی ہے تم نے۔ اس کے سرخ گالوں کو چھوتے وہ تیکھے لہجے میں بولا۔

میں نے تم سے صرف ایک ہی بات کہی تھی تم نے وہی نہیں مانی۔ وہ منہ بسور کے بولی۔

Classic Urdu Material

بس اب تم کوئی بھی بحث ناکروں اس بات پے آئی سمجھ۔ وہ اپنی ازلی سرد لہجے میں بولا۔
تو پھر ٹھیک ہے مجھ سے بات ناکرنا۔ اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹکتی وہ فوراً سے کھڑی
ہوئی۔ ابھی وہ ایک قدم اٹھا بھی ناپائی تھی جب سقر نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنی جانب کھینچا
۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی صوفے پے گری اور اس کے سینے سے ٹکرائی۔

کیا مسئلہ ہے اب۔۔ وہ کاٹ کھانے والے انداز میں بولی۔
اٹھی کیوں تھی۔ وہ مسکراہٹ دباتا اس کے غصے سے پھولے منہ کو دیکھ رہا تھا۔ وہ جانتا تھا
وہ جان بوجھ کے بحث کر رہی ہے۔ "آہ بینائی کا ناہونا کسی عذاب سے کم نہیں ہوتا۔" اس
نے دل میں سوچا تھا۔

تم نے خود ہی کہا تھا۔ کہ تمہیں مجھ سے بات نہیں کرنی۔ وہ چڑکے بولی۔ اور اس سے دور
ہونے کی کوشش کی۔

میں نے کب کہا تم سے۔ سقر نے اسے گھور کے دیکھا۔ اور اس کی کوشش کو ناکام بنایا۔
اچھا تو تمہارا مطلب ہے میں جھوٹ بول رہی ہو۔ اب تمہاری نظروں میں میں جھوٹی
ہو۔ وہ روہانسی ہوئی۔

Classic Urdu Material

تم اتنی معصوم ہو نہیں جتنا دکھتی ہو۔ سقر نے اس کی ناک دبائی۔ ابھی اس نے بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا۔ جب سقر کا موبائل رنگ کیا۔

اس نے کال پک کرتے موبائل کان سے لگایا۔ "ہاں بولو۔"
ٹھیک ہے بھیج دوا سے۔۔۔ سنجیدگی سے کہتے اس نے مریم کی طرف دیکھا۔
کون آیا ہے۔

سبین آئی ہے۔ یہ کہتے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے کھڑا کیا۔
سچ میں۔ وہ خوشی سے اچھلی۔ "نہیں تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں۔" اس کے پر جوش ہونے
پے سقر کے ماتھے پے بل پڑے۔

تم میری دوست سے جیلز کیوں ہوتے ہوں۔ مریم نے منہ بسورا۔
کیونکہ میں تمہارے پاس کسی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ شدت پسندی سے بولا۔
آہ اتنے تم رہتے نہیں ریمو کہی کے۔ مریم نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

Classic Urdu Material

وہ دنوں لائونج میں آئے تو سبین سامنے رکھے صوفے پر براجمان تھی۔

اسے دیکھ کے سقر کو اپنا حلق تک کڑوا ہوتا محسوس ہوا۔ جبکہ اس کے برعکس سبین بے حد

مطمئن تھی۔ وہ گرم جوشی کے ساتھ مریم سے ملی۔ اور محبت سے اس کے گال چومتے

ایک جتنائی نگاہ سقر پر ڈالی۔ جس کی پیشانی پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔

کیسی ہو۔ پتہ ہے میں تمہارے لیے کتنا پریشان تھی۔ تمہارا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔ میں نے

ہزاروں کالز کی تمہیں۔ اسے اپنے ساتھ بیٹھائے وہ خفگی کا اظہار کر رہی تھی۔

وہ میرا موبائل ٹوٹ گیا تھا۔ اس لیے نمبر بند تھا۔ میں نے سقر سے کہا تھا۔ لیکن شاید انہیں

یاد نہیں رہا۔ وہ خفیف سی بولی۔

تم نے بتایا نہیں اور سقر سے شادی بھی کر لی۔ سبین نے ایک اور شکوہ کیا اور دل جلانے والی

مسکراہٹ کے ساتھ سقر کو جو شعلہ بار نظروں سے سبین کو گھور رہا تھا۔

وہ دراصل۔۔۔ اس سے پہلے مریم کوئی جواب دیتی۔ سقر نے بچ میں ہی اس کی بات کاٹ

دی۔ "دراصل مریم مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔" ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے اس

نے سبین پر ایک جتنائی نگاہ ڈالی۔ اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھاتے صوفے کی پشت سے ٹیک

Classic Urdu Material

لگائی۔ "اس لیے یہ کوئی رسک نہیں لینا چاہتی تھی۔ سو ہم نے جلدی شادی کر لی۔ یونو آج کل کے لوگ جیسی میں بہت کچھ کرتے ہے۔" کندھے اچکاتے وہ سبین کو جتا رہا تھا۔ کہ مریم کی نظر وہ کیا اہمیت رکھتا ہے۔

جبکہ اس کے جھوٹ پے وہ سرخ ہوئی تھی۔ سبین نے غور سے اس کے سرخ چہرے کو دیکھا۔ جس سے اسے سقر کے سچے ہونے کا یقین ہوا تھا۔ سبین نے بے چینی سے پہلو بدلا۔ لیکن تمہیں مجھے تو بتانا چاہیے تھا۔ وہ مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔

وہ بس۔۔ مریم نے ہاتھوں کو مسلا۔ اب اسے کیا بتاتی کہ اسے تو خود بھی اپنی شادی کا پتہ نہیں تھا۔

خیر تم ٹینشن نالو مریم کے ٹھیک ہوتے ہی ہم ایک گرینڈ ریسپشن دے گے۔ پھر تمہیں بھی انوائٹ کرے گے۔ سقر نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔ سنہری آنکھیں چمک رہی تھی۔ سبین نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا۔

گڈ مارنگ سر۔۔ گڈ مارنگ میم۔۔ ایلکس کی آواز پے سبین نے چونک کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

گڈ مارنگ۔ ایسا کروں سبین میڈم کے لیے ریفریشنٹ لے آؤ۔ آفٹر آل ہمارے گھر پہلی دفعہ آئی ہے۔ سبین کی طرف دیکھتے وہ بالکل ایک اچھے میزبان کی طرح بولا۔

یہ کون ہے۔ اس کے جاتے ہی سبین نے سوال مریم سے کیا تھا جبکہ جواب سقر کی طرف سے آیا۔ "یہ مریم کی دیکھ بھال کے میڈ ہے۔"

اتنی خوبصورت میڈ۔ ویسے مریم تم بہت ہی بیوقوف ہو۔ ایسی کنڈیشن میں جب تمہیں نظر نہیں آتا تمہیں اپنے سے زیادہ خوبصورت میڈ نہیں رکھنی چاہیے تھی۔۔۔ اس نے جیسے مریم کی عقل پے ماتم کیا تھا۔ "ویسے بھی مرد کا کونسا پتہ چلتا ہے کب بہک

جائے" آخری جملہ اس نے مدھم سرگوشی میں کہا تھا۔ جو صرف مریم سن سکی۔ اس کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔

آئی تھنک یہ ہمارا گھر کا معاملہ تمہیں مشورہ دینے کی ضرورت نہیں۔ سقر نے نظروں سے سخت وارنگ دی

اس سے پہلے کے سبین کوئی جواب دیتی مریم نے اس کے ہاتھ پے دباؤ ڈالتے اسے بولنے سے روکا تھا۔ "پلیز ہم اپنی باتیں کرتے ہیں۔" اس نے جیسے التجا کی تھی۔

Classic Urdu Material

او کے اگر تم نہیں کچھ سمجھنا چاہتی تو تمہاری مرضی۔۔۔ سبین نے افسوس سے کہا۔

او کے ٹھیک ہے میں چلتی ہوں اب۔ تھوڑی دیر بعد وہ جانے کے لیے کھڑی ہوئی۔

تھوڑی دیر اور رک جاتی۔ اس کا جانے کا سن کے وہ جیسے افسردہ ہوئی تھی۔

شاید تمہارے ہز بینڈ کو کوئی بے اعتباری ہے۔ کہی میں تمہیں ان کے خلاف ناکردو۔ سقر

ی موجودگی کو دیکھتے وہ تیکھے لہجے میں بولی۔

اپنی ویز تم سے مل کے خوشی ہوئی۔ لیکن سقر سے شادی کر کے تم نے خود پے بہت بڑا ظلم

کیا ہے۔ وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے۔ اگر تم مجھے بتاتی تو میں تمہیں کبھی یہ بیوقوفی ناکرنے

دیتی۔ خیر اب کیا کیا جاسکتا ہے۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گی۔ اس کے گال کو محبت

سے چومتے سبین نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔ جو اتنی ضرور تھی کہ سقر نے

با آسانی سنی تھی۔

اس کی بات پے سقر نے ضبط سے مٹھیاں بھینچی۔ آنکھوں میں چنگاریاں جل رہی تھی۔ وہ

اس کے آنے کا مقصد سمجھ چکا تھا۔

Classic Urdu Material

ایسی بات نہیں ہے۔ اس کا ہاتھ تھپٹھپاتے مریم نے اس کی بات کو رد کیا تھا۔ چہرے کی رنگت زرد پڑی تھی۔

مجھے نہیں لگتا۔ افسوس سے کہتے سبین نے سقر کی طرف دیکھا ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔ نیلی آنکھیں چمک رہی تھی۔ بائیں ہاتھ سے بالوں کو پیچھے جھٹکتے وہ ایک ادا سے مڑی تھی۔ تیسری انگلی میں پہنی ہیرے کی انگوٹھی پوری شان سے جگمگائی تھی۔

اس کے جاتے ہی وہ تیزی سے مریم کی طرف بڑھا۔ جو سر جھکائے وہی کھڑی تھی۔

ایسا کچھ نہیں ہے جیسا وہ کہہ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ پکڑتے سقر نے جیسے اسے تسلی دی تھی۔ اور پھر حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا جس کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔

میں جانتی ہو۔ اس کے کندھے پر سر ٹکاتے وہ مدھم سرگوشی میں بولی تھی۔ دل کی دھڑکن معمول سے زیادہ تیز تھی۔ لمبے سانس لیتے وہ اپنا تنفس بحال کر رہی تھی۔

مجھ پر یقین رکھو کبھی بھی ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے تمہیں تکلیف پہنچے۔ اس کی کمر کو سہلاتے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

مجھے تم پے پورا یقین ہے۔ خود سے بھی زیادہ۔ تم بالکل ٹھیک کہتے تھے مجھے کسی سے نہیں ملنا چاہیے۔ لیکن پلیز تم وعدہ کروں تم مجھے کبھی چھوڑ کے نہیں جاؤں گے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ وہ تمہیں پسند نہیں کرتی۔ وہ ہمیں جدا کر دے گی۔ اس کی شرٹ مٹھیوں میں دبو چتے وہ بے بسی سے بولی تھی۔ سقر نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔ وہ بس ایسے ہی لگی تھی۔ اس نے جیسے اس کے خدشات کو مٹانے کی کوشش کی تھی۔ اور اسے لیے کمرے کی جانب بڑھا۔

وہ بہت خطرناک ہے۔ وہ پھر سے بے چین ہوئی۔

مجھ سے زیادہ نہیں۔ یہ سب چھوڑو تمہیں میڈ کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ سقر نے اسے موضوع سے ہٹانے کی کوشش کی۔

میں اسے نکال دوں گی۔ اس کے گرد بازو لپیٹی وہ خفگی سے بولی۔

نکال دینا لیکن شام کو۔ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے وہ فراخ دلی سے بولا۔

Classic Urdu Material

تھینک یو۔ وہ مدھم سرگوشی میں بولی۔ آہستہ آہستہ وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔ اس کے گہری نیند میں جاتے ہی سقر نے اسے بیڈ پے لیٹا دیا۔ احتیاط سے اس پے کمفر ٹراوڑا ہتے وہ باہر نکل گیا۔

لائونج میں ہی اسے ایلکس بیٹھی نظر آگئی۔ جو اسے دیکھتے فوراً کھڑی ہو گئی۔ "بیٹھو۔" اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے وہ خود بھی ایک صوفے پے براجمان ہو گیا۔

مریم سورہی ہے اسے ڈسٹرب نا کرنا۔ جب اٹھے تو اسے کھانا کھلانے کی کوشش کرنا۔ اور اگر زیادہ تنگ کرے تو مجھے کال کر دینا۔ گھڑی کی طرف ایکھتا وہ اجلت میں بولا تھا۔

اوکے سر۔ ایلکس نے تابعداری سے سر ہلایا۔
اس کے علاوہ کوئی غیر معمولی چیز نوٹ کی تم نے ان دونوں میں۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

جی سر کافی دنوں سے ایک گاڑی باہر کھڑی ہوتی ہے۔ مجھے لگتا ہے جیسے وہ کچھ پلان کر رہے ہے۔ وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

کونسی گاڑی۔ سقر نے اس کی طرف دیکھا۔

Classic Urdu Material

یہ دیکھے۔ یہ آپ کے جانے کے بعد آتی ہے۔ اور آپ کے آنے سے پہلے چلی جاتی ہے۔ شاید وہ میڈم کے باہر نکلنے کا ویٹ کر رہے ہو۔ یا شاید کچھ اور پلان کر رہے ہو۔ لیپ ٹاپ کی سکریں سقر کے سامنے کرتے وہ کندھے اچکا کے بولی۔

سقر نے غور سے اس گاڑی کی طرف دیکھا۔ "ٹھیک ہے تم یہ فوٹج کینٹ کو بھیج دو۔ اور اس سے کہوں کے ساری انفارمیشن نکلو اے۔" سر سری سا کہتے وہ کھڑا ہو گیا۔ کچھ بھی غیر معمولی ہو مجھے فوراً اطلاع دینا۔ باقی یہ بنگلہ بالکل سیف ہے۔ کوئی نہیں آسکتا اندر۔ کوٹ کے بٹن بند کرتا وہ باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
سو ننگ چل رہا تھا۔

‘Cause I’m Queen of this castle

Queen of this castle

And you’re not welcome

Classic Urdu Material

You're not welcome

سنگر کے ساتھ وہ خود بھی گنگنا رہی تھی۔ نیلی آنکھیں فتح سے سرشار تھی۔ سکرین پے انگلیاں چلاتے اس نے میوزک کی آواز تیز کی۔

Won't let you into my castle

Into my castle

You're not welcome

You took too long to get here

تبھی اس کے سامے ایک بلیک مرسیڈیز آ کے رکی اگر وہ بروقت بلیک نالگاتی تو اس کا ایکسیڈنٹ ہو جانا تھا۔ سین نے خونخوار نظروں سے سامے گھڑی گاڑی کو گھورا اور دروازہ کھولتی باہر نکلی۔ اور کوٹ کے آستین اوپر چڑھاتی وہ لڑنے کو فل تیار تھی۔ جب گاڑی سے نکلتے سقر کو دیکھ کے ٹھٹھکی۔

لیکن پھر اس کی شعلے اگتی آنکھوں کو دیکھتی تمسخر سے مسکرائی۔ اور پر سکون ہو کے گاڑی سے ٹیک لگا کے کھڑی ہو گئی۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

کیا ہوا تمہاری سویٹ ہارٹ بیوی نے تمہیں گھر سے نکال دیا کیا۔ اس کی طرف دیکھتی وہ محفوظ کن انداز میں بولی۔ جبکہ وہ خطرناک تیور لیے اس کی طرف بڑھا اور اسے گردن سے دبوچا۔

کیا بکو اس کر رہی تھی وہاں۔ اس کی گردن پے دباؤ ڈالتا وہ غرایا۔

سبین کھل کے مسکرائی۔ "لگتا ہے میری لگائی چنگاری آگ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔" اس کے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھتے وہ فاتحانہ انداز میں بولی۔ "اوسو سیڈ برادر۔" اس کی کنپٹی پے ابھرتی رگوں کو چھوتی وہ مصنوعی افسوس سے بولی۔

ایک بات یاد رکھنا اگر تمہاری وجہ سے اسے کوئی تکلیف پہنچی تو میں تمہاری جان لینے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا۔ سقر نے اس کی گردن پے دباؤ مزید بڑھایا۔ سبین کو سانس لینے میں دشواری ہوئی۔ لیکن وہ ڈھیٹ بنی مسکراتی رہی۔

اسے چھوڑ دو۔ میں تمہیں گارنٹی دیتی ہوں اسے ایک آنچ بھی نہیں آنے دو گی۔ وہ دبی ہوئی آواز میں بولی۔

اسے چھوڑنے سے پہلے میں تمہیں ختم کر دوں گا۔ وہ خونخوار لہجے میں غرایا۔

Classic Urdu Material

چھوڑوں میرا گلا۔ سبین نے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بمشکل کہا۔ آنکھوں میں نمی چمکی۔

آئینہ میں تمہارے منہ سے کوئی بکواس ناسنو۔ اسے ایک جھٹکے سے چھوڑتے سقرنے

وارنگ دی۔ جبکہ وہ گلا پکڑے کھانس رہی تھی۔

تم بالکل جنگلی ہو۔ اس کی طرف دیکھتی وہ غرائی۔

جیسے تم تو بہت انسانوں جیسی ہو۔ اس دن کہاں گئی تھی۔ جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اب

بالکل پر سکون نظر آ رہا تھا۔ جیسے کچھ ہوا ہی ناہو۔

تمہاری موت کا انتظام کرنے گئی تھی۔ وہ زہریلے لہجے میں پھنکاری۔

مطلب تمہیں اپنی زندگی نہیں پیاری۔ وہ جیسے محفوظ ہوا۔

ہنہ پہلے خود تو بیچ کے دکھائو۔ پھر مجھے بھی مار لینا۔ وہ تنفر سے بولی۔ اور گاڑی میں بیٹھ کے

زن سے گاڑی آگے بڑھادی۔

Classic Urdu Material

اسٹاک ہوم جانوں تو سنہری دوپہر چمک رہی تھی۔ آسمان پے سفید بادلوں کی ٹولیاں تیر رہی تھی۔

گلاس وال سے آتی روشنی لائونج کو روشن کر رہی تھی۔ جس کی وجہ سے لائونج نیم روشن تھا۔ تبھی ایک کمرے کا دروازہ کھلا اور سیاہ پینٹ کوٹ میں ملبوٹ ایک شخص باہر نکلا۔ سیاہ

بال نفاست سے سیٹ کیے گئے تھے۔ چہرہ نیم تاریکی کی وجہ سے صاف نظر نہیں آ رہا تھا۔ لیکن اس کی چمکتی آنکھیں اس کی شناخت کا پتہ دیتی تھی۔ گھڑی پے نظر ڈالتے وہ

صوفے پے بیٹھا۔ اور وہاں رکھالیپ ٹاپ روشن کیا۔ سکرین سے نکلتی روشنی اس کے

چہرے کو روشن کر رہی تھی۔ وہ سویڈن نقوش کا حامل ایک خوبصورت شخص تھا۔ اس

کے چہرے کے پتھر پلے تاثرات اسے خوفناک بناتے تھے۔

سکرین پے چلتے منظر کو دیکھ کے وہ محفوظ کن مسکراہٹ کے مسکرایا۔ جہاں سقر نے سبین

کو گردن کا پکڑا ہوا تھا۔ اور شعلہ بار نظروں کے ساتھ اسے دیکھ رہا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پے اس نے گردن اٹھا کے دیکھا۔ جہاں احراز اندر داخل ہو رہا تھا۔

اس کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ کافی غصے میں ہے۔

Classic Urdu Material

آپ سبین سے کیوں ملے تھے۔ اس کے سامنے کھڑے ہوتا وہ تیز آواز میں بولا۔
میں نہیں ملا تھا۔ وہ ملی تھی مجھ سے۔ لیپ ٹاپ کی سکرین بند کرتے وہ لا پرواہی سے بولا۔
پھر بھی آپ کو اس معاملے میں نہیں گھسیٹنا چاہیے تھا۔ اس کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔
میں نے اسے نہیں گھسیٹا وہ خود اس معاملے میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ میں نے تو تمہاری
بہن ہونے کے ناطے اس کی مدد کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ شاطرانہ مسکراہٹ کے
ساتھ بولا۔ میں نہیں چاہتا اسے کوئی نقصان پہنچے۔۔۔ وہ ایک دم سے پریشان نظر آنے
لگ گیا۔

وہ اپنی حفاظت کر سکتی ہے۔ اس کی فکر چھوڑ کے تمہیں اپنی فکر کرنی چاہیے۔ تم زیادہ دیر
تک سقر کی نظروں سے بچ نہیں سکتے۔ ایلوینو نے پرسکون انداز میں کہا۔
آپ کے ہوتے وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ وہ پر اعتماد نظر آ رہا تھا۔
اتنا اعتبار اچھا نہیں ہوتا۔ ایلوینو نے نفی میں سر جھٹکا۔ اور کھڑا ہو گیا۔
آپ کہاں جا رہے ہیں۔ احراز نے الجھ کے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

نیکو پنک مجھے ایک ضروری کام ہے۔ لپ ٹاپ بیگ میں ڈالتا وہ مصروف سے انداز میں بولا

-

ٹھیک ہے پھر میں بھی چلتا ہوں۔ وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ اس کے نکلتے ہی ایلوینو نے موبائل پر
ایک نمبر ڈائل کیا۔

ختم کر دو اسے میرے کسی کام کا نہیں۔۔۔ سفاکی سے کہتے اس نے موبائل دوبارہ جیب
میں ڈال دیا۔

Must be the reason why I'm king of my castle

Must be the reason why I'm freeing my trapped
soul

Must be the reason why I'm king of my castle

Must be a reason why I'm making examples of
you

Classic Urdu Material

زیر لب گنگناتے وہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ سجائے وہ مسلسل گنگنا رہا تھا۔

وآپس نیکو پنک جانوں تو وہ ایک مال میں کھڑا نظر آ رہا تھا۔ سنہری آنکھیں کسی پے جمی ہوئی تھی۔ جو مختلف شرٹس اپنے ساتھ لگاتا نہیں چیک کرنے میں مصروف تھا۔ وہ اٹھارہ سال کا ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ کچھ شرٹس ہاتھ میں پکڑے وہ کاونٹر کی طرف بڑھا۔ سقر بھی کچھ قدم کا فاصلہ رکھتے اس کے پیچھے چلنے لگا۔ وہ لڑکا اب کانسٹر پے کھڑا بل پے کر رہا تھا۔ بل پے کر کے وہ باہر کی جانب بڑھ گیا شاید اس کی شاپنگ مکمل ہو گئی تھی۔ سقر بھی اس کے پیچھے بڑھ گیا۔ جیسے ہی وہ پارکنگ لاٹ میں پہنچا اسے اپنے پشت پے کسی چیز کا گمان ہوا۔ اس نے نظریں گما کے اپنے سامنے کھڑے سقر کو دیکھا۔ اور پھر ایک نظر اپنی کمر پے رکھی پستول کو۔

اس کی آنکھیں خوف سے پھیلی۔ پیشانی پے ننھی بوندیں چمکی تھی۔

Classic Urdu Material

چپ چاپ جیسا کہہ رہا ہو ویسا کروں ورنہ یہ ساری کی ساری گولیاں تمہارے اندر اتار دو گا۔ اس کی خوفزدہ برائون آنکھوں میں دیکھتے وہ سر دلچے میں بولا۔

ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔ لیکن پہلے اس کو ہٹائو۔ ہاتھ کھڑے کرتے وہ خوفزدہ سا بولا۔

گڈاب اس بلیک گاڑی میں بیٹھ جائوں۔ سامنے کھڑی گاڑی کی طرف اشارہ کرتے وہ ہوئے سقر نے اسے آگے کود ہکیلا۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ اس گاڑی میں دھکیلتے وہ خود بھی ڈرائیونگ سیٹ پے بیٹھ گیا۔

تم اغواہ کیوں کر رہے ہو مجھے۔ سقر کی طرف دیکھتے وہ بے چارگی سے بولا۔

کیونکہ اگر میں اغواہ نہ کرتا تو کوئی اور کر لیتا۔ کندھے اچکاتے وہ بے نیازی بولا۔

اور کوئی اور مجھے کیوں اغواہ کرتا۔۔۔ سقر کی طرف دیکھتے اس نے معصومیت سے

پوچھا۔ سقر نے غور سے ایک نظر دیکھا۔ اس کے بولنے کا انداز کسی سے ملتا تھا۔ بے اختیار

اس کے ہونٹوں پے مسکراہٹ چھا گئی۔

تاکہ تمہیں مار سکے۔ سقر نے سامنے دیکھتے جواب دیا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔

Classic Urdu Material

لیکن ایک بات کہوں۔۔۔ سقر کی طرف جھکتا وہ رازداری سے بولا۔

کہوں۔۔۔ سقر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

تمہیں اغوا کرنا نہیں آتا۔ سر کو نفی میں جھٹکتے وہ تاسف سے بولا۔

سقر نے گھور کے دیکھا۔ جس پے وہ خاموش ہو کے بیٹھ گیا۔ فلحال وہ اس پر انحصار کر رہا

تھا۔ کیونکہ اس کے ایک ہاتھ میں ابھی بھی گن موجود تھی۔ "کیا پتہ کب گولی چلا

دے۔" اس نے دل میں سوچا۔

مجھے چیلنج کرنا ہے۔ کوئی اچھا سا ڈریس نکال کے دو۔ مریم نے اپنے سا مکھڑی ایکس و حکم
دیا۔

او کے میم۔ و تا بعداری سے کہتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اور ایک پنک کلر کا
ڈریس نکال کے اس کے پاس آئی۔

یہ لے میم۔۔۔ اس نے ڈریس مریم کی طرف بڑھایا۔ "یہ کونسے کلر کا ہے۔" اس نے
ڈریس ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے پوچھا۔

Classic Urdu Material

میم یہ پنک کلر کا ہے۔۔

نہیں پنک نہیں کوئی اور کلر لے کے آؤ۔ مریم نے فوراً ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

او کے میم اور کونسا کلر لے کے آؤں۔ ایکس نے ڈریس اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

میرون کلر کا ڈریس لے کے آؤ۔ وہ کچھ سوچتی ہوئی بولی۔۔ وہ فوراً ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک مہروں کلر کی فراک ہاتھوں میں پکڑے نمودار ہوئی۔۔

یہ لے میم آپ کا ڈریس۔۔ ایکس نے ڈریس اس کی طرف بڑھایا۔ جسے اس نے بلا تامل تھام لیا۔۔

اچھا ڈریسنگ پے میک اپ ہے کیا۔ ڈریس چینج کرنے کے بعد اس نے ایکس سے سوال کیا۔

جی میم ہے۔ وہ مسکراتی ہوئی بولی۔ "کیا تم میرا میک اپ کروں گی۔" اس نے انوکھی فرمائش کی۔

Classic Urdu Material

شیور آئیں۔ اس کا ہاتھ پکڑتے ایلکس نے اسے چمیر پے بیٹھایا۔ اور میک اپ کرنا شروع کیا۔

ویسے میم آج کچھ خاص ہے کیا۔ اس کے ہونٹوں پے لپ اسٹک کا آخری ٹچ دیتے ایلکس نے شوخی سے پوچھا۔

امم نہیں ویسے ہی میرا دل کر رہا تھا۔ وہ جھینپ کے بولی۔

آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں۔ اسے مکمل تیار کر کے ایلکس نے نرم لہجے میں اس کی تعریف کی۔ "آج سر کی خیر نہیں۔" اس کی طرف جھکتی وہ شرارت سے بولی تھی۔ جس

مریم نے جھینپے ہوئے چہرہ جھکایا۔ میرون لپ اسٹک میں اس کے ہونٹ گلاب کی نازک پتھڑی کی طرح لگ رہے تھے۔

وہ کھڑکی کے سامنے کھڑی تھی جب اسے اپنے پیچھے سقر کی موجودگی کا احساس ہوا۔ اس نے فوراً اپنا رخ اس کی طرف موڑا۔

Classic Urdu Material

اسے دیکھ کے ستر کا منہ کھلے کا کھلے رہ گیا۔ اس کے حسین روپ کو دیکھ کے وہ مبہوت سا رہ گیا تھا۔ اگر مریم نے یہ سب اس کی توجہ حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو وہ اس میں پوری طرح کامیاب ہو گئی تھی۔ وہ مسمرائیز سا اسے دیکھ رہا تھا۔ جو اضطرابی انداز میں انگلیاں مڑور رہی تھی۔

ستر نے سر سے لے کر پاؤں تک اس کا معائنہ کیا۔ میرون ویلیوٹ کی فراک کے ساتھ سکُن پاجامہ پہنے میرون ہی ڈوپٹہ کندھے پے پھیلا یا ہوا تھا۔ گلے میں باریک سی چین جو آج پہلی دفعہ نظر آرہی تھی۔ ہونٹوں پے میرون لپ اسٹک قیامت ڈھا رہی تھی۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا وہ اس کے پاس آیا۔

اگر مجھے پتہ ہوتا سبین کی باتوں کا اتنا مثبت اثر ہوگا۔ تو میں اسے تین مہینے پہلے ہماری شادی کا بتا دیتا۔ اس کی طرف دیکھتا شرارت سے بولا۔ ہونٹوں پے دلکش مسکراہٹ مچل رہی تھی۔ سنہری آنکھوں سے جیسے روشنی پھوٹ رہی تھی۔

اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ میرا بس دل کر رہا تھا۔ انگلیاں چٹختی وہ خفیف سی بولی۔

Classic Urdu Material

تم مجھے پاگل کر دوں گی۔ اس کے سنہری بالوں کو کان کے پیچھے کرتے وہ ڈرامائی سانس کھینچ کے بولا۔

جواباً وہ خفیف سا مسکرائی تھی۔ سرخ گال مزید سرخ ہوئے جو اس کی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے۔ وہ اسے مسحور کر رہی تھی۔ اور وہ سحر زدہ سا اسے تک رہا تھا۔

اگر اسی طرح رہو گی۔ تو میں سب کچھ بول جائوں گی۔ اس کے ٹھنڈے ہاتھوں کو تھامتے وہ بے بسی سے بولا۔ اور وہ واقعی بھول گیا تھا کہ وہ کس مقصد کے لیے اس کے پاس آیا ہے۔

سب کچھ بھول جانا بس مجھے نا بھولنا۔ اس کے کندھے پر سر ٹکاتی وہ مدھم سرگوشی میں

بولی۔ وہ کھل کے مسکرایا۔ اس کی بات منوانے کی یہی ادا تو سقر کو اس کا دیوانہ بناتی

تھی۔ جیسے اسے پتہ تھا کہ وہ اس کے کندھے پر سر رکھ کے جو بھی کہے گی وہ فوراً مان

جائے گا۔ اگر وہ ایسا سمجھتی تھی تو بالکل ٹھیک سمجھتی تھی۔ وہ اس کی بات فوراً سے مان جاتا

تھا۔ چاہے وہ اس کی فطرت کے خلاف کیوں نا ہو۔

کبھی بھی نہیں۔ کوئی اپنی سانسیں لینا چھوڑ سکتا ہے کیا۔ اس کی خوشبور اندر اتارتے وہ سرگوشی کر رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"ویسے میں سوچ رہا ہوں تم اتنے سادہ سے میک اپ میں اتنا غضب ڈھارہی اور اگر دلہن بنو
تو میں تو اپنے ہوش و حواس ہی گنوا بیٹھوں۔ اس کے سر پر ڈوپٹہ اوڑھتے وہ کسی خواب کے
زیر اثر بولے۔

From the first day I saw you I was mesmerized
by your beauty

Since then your face was placed in my memory

Your charming smile, your long Golden hair

With that pretty face I can't fail to stare

Classic Urdu Material

You are like the moon in the night sky

You are the apple of my eye

This is the reason for the poem I write

So I can tell you that you are the one I adore and
my delight

So I ask, do you want to be together

To be mine now and forever

Classic Urdu Material | by **Mariam Arshad**

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Maybe this is our destiny

To be with each other for all of eternity

اس کے چہرے کو ٹریس کرتا وہ مخمور لہجے میں بولا۔

اچھا نابس۔۔۔ وہ خفیف سی اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔ جیسے اسے مزید

بولنے سے روکنا چاہ رہی ہو۔

چلو تمہارے لیے ایک سر پرانز ہے۔ اس کا ہاتھ پکڑتا وہ باہر کو بڑھ گیا۔ لائونج میں داخل

ہوتے اس نے مریم کو کسی کے سامنے کھڑا کیا۔ اور مریم کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا۔

سقر یہ۔۔۔ جانے پہچانے لمس پر اس نے حیرت سے سقر کی طرف رکھ کیا۔ جبکہ اسے

دیکھ کے سامنے کھڑے انسان کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔ وہ منہ کھولے ساکت سا مریم

کو دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

مریم۔۔۔ اس کے چہرے کو چھوتے جیسے اس نے حقیقت کی یقین دہانی کی تھی۔ جبکہ وہ دیوانہ وار اس کے ہاتھ کو چوم رہی تھی۔ اور پھر اس کے گلے لگتے وہ سسکا اٹھی تھی۔ جبکہ دوسری جانب وہ شخص بھی رو دیا تھا۔

مریم تم کہا چلی گئی تھی۔ میں نے تمہیں کتنا تلاش کیا۔ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں۔ پاکستان کا چپہ چپہ چھان مارا لیکن تمہارا نام و نشان تک نہیں ملا۔ تم کیوں چلی گئی تھی۔ اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھا مے اب وہ اس سے شکوہ کر رہا تھا۔ جبکہ وہ ابھی بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔ سارے غم پھر سے ایک بار تازہ ہو گئے تھے۔ زخموں میں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔ لیکن دل کے کسی کونے میں سکون بھی پھیلا تھا۔ وہ جس کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھی۔ وہ اس کے سامنے تھا۔ جو اسکا ماں جایا تھا۔ اس کا رضائی بھائی۔ جس کے ساتھ اس کا خون کا رشتہ نہیں تھا۔ لیکن وہ خون کے رشتوں سے بڑھ کے تھا۔

مجھے لگا تھا میں نے اپنی بہن کو کھو دیا ہے۔ پتہ ہے میرے دل میں طرح طرح کے خیال آتے تھے۔ کہی پھر سے۔۔۔ گہرے کرب سے بولتے وہ خاموش ہوا تھا۔ "اس سے آگے میں کچھ سوچنا نہیں چاہتا تھا میں نے تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈا۔ ہر صبح میں اس امید کے ساتھ اٹھتا تھا۔ کہ آج تو تمہیں ہر حال میں ڈھونڈ لو گا۔ لیکن ہر رات دیر تک سڑکوں پر پھرتے میں مایوسی سے گھر لوٹتا تھا۔ تمہارے کمرے کے سامنے سے گزرتے میں تمہاری ایک جھلک تک دیکھنے کو ترس جاتا تھا۔ ہر آہٹ پر چونک جاتا تھا شاید تم ہو۔ ہر وقت تمہارے انتظار میں گزارتا تھا شاید تم اب لوٹ آؤ۔" اس کی آنکھوں میں کرب کے سایے منڈلائے تھے۔ آواز میں آنسوؤں کی آمیزش شامل تھی۔

اور یہ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوا ہے۔ وہ اس کی پٹی کو چھوتے کسی خوف کے تحت بولا تھا۔ دل جیسے کسی گہرے کنویں میں گرا تھا۔ کیا اس کی بہن پھر کسی آزمائش سے گزری تھی۔ اس سوچ کے آتے ہی اس کا دل کسی نازک پرندے کی طرح پھڑپھڑایا تھا۔

Classic Urdu Material

کچھ نہیں ہوا مجھے میں بالکل ٹھیک ہو۔ یہ ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔ ہاتھ کی پشت سے گال صاف کرتے وہ ہچکیوں کے درمیان بولی۔ جبکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کبھی دیکھ سکے گی کہ نہیں۔

یہ چھوٹا سا ہے۔ اور تم یہاں کیسے آئی۔ پلیز مجھے بتائوں۔ وہ بے چینی سے بولا۔
کچھ نہیں ہوا مجھے تم ٹینشن مت لو۔۔ اس کا ہاتھ تھپکتی وہ تسلی دے رہی تھی۔
جبکہ وہ اب خفگی سے اسے گھور رہا تھا۔

ایسے ناگھوروں سب ٹھیک ہے۔ بعد میں سب بتائوں گی۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔ سقر کے کھنکھارنے پے وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ دودو دونوں اسے تو بالکل ہی فراموش کر چکے تھے۔

ایک منٹ کیا اس نے تمہیں بھی اغواہ کیا ہوا ہے۔ زالا نے چونک کے پہلے سقر اور پھر مریم کو دیکھا۔

کیا تمہیں میرے حلیے سے لگتا ہے کہ میں اغواہ کے یہاں آئی ہو۔ مریم نے خفگی سے زالا کو جواب دیا۔ غالباً سقر کے خلاف بات اسے پسند نہیں آئی تھی۔

Classic Urdu Material

زالان نے غور سے اس کی طرف دیکھا۔ میرون لباس میں میک اپ کیے وہ کسی بھی اینگل سے اغوا شدہ نہیں لگ رہی تھی۔ اس نے تھوڑی کھجائے مریم کو دیکھا۔

تو پھر تم اس کے ساتھ کیا کر رہی ہو۔ اب وہ تجسس سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہ میرے شوہر ہے۔۔۔ چہرہ جھکاتے مریم نے زالان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔

وآٹ۔۔۔ وہ حیرت اور شک سے چلایا۔ آنکھیں حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔ وہ کبھی کبھی مریم کو دیکھتا تو کبھی سقر کو۔

اس کے اس طرح چلانے پر سقر کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہوئی تھی۔ مریم نے بے

اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے۔

آہستہ چیخوں اب بھری بھی کرنا ہے کیا۔۔۔ ماتھے پر بل ڈالے وہ ناگوار سے بولی۔

یہ ڈاکو تمہارا شوہر ہے۔۔۔ وہ حیرت اور بے یقینی سے سقر کی طرف اشارہ کرتا بولا۔

کیا مطلب۔۔۔ وہ حیرانگی سے بولی۔۔۔ ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوا تھا۔ جبکہ

سقر نے بھی اپنی آنکھیں گمائی تھیں۔ وہ سمجھ چکا تھا وہ کیا کہہ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

مطلب یہ۔۔ زالان نے ایک چبّتی نظر سقر پے ڈالی۔۔۔ "یہ انسان جسے تم اپنا شوہر کہہ رہی ہو۔ یہ مجھے اغواہ کر کے لایا ہے۔ اس نے مجھ معصوم پے گن بھی تانی تھی۔ یہ تو مجھے مارنے والا تھا بس اللہ نے مجھے بچایا۔۔" وہ ہاتھ نچانچا کے بھرپور معصومیت سے بولا۔

اس کی ایکٹنگ پے سقر نے نفی میں سر جھٹکا وہ دونوں بہن بھائی ایک جیسے تھے۔

جبکہ وہ منہ کھولے بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

سقر یہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ بے یقینی سے بولی۔

ٹھیک کہہ رہا ہے۔ وہ کندھے اچکا تا بے نیازی سے بولا۔

کیا آپ واقعی اسے مار دیتے۔۔ اس نے حیرت سے استفسار کیا۔

اگر مارنا ہوتا تو تمہارے پاس ہی لے کے آتا۔۔ سپاٹ انداز میں کہتا وہ باہر کو بڑھ گیا۔

دیکھا تم نے۔۔ زالان نے جتاتے ہوئے کہا۔۔ بس اب تم اس انسان کے ساتھ نہیں رہو گی۔۔ اس نے حتمی فیصلہ کیا تھا۔

اچھا پھر کس کے ساتھ رہو گی۔۔ دوسری جانب وہ پرسکون سی بولی۔۔

Classic Urdu Material

تمہارا بھائی ابھی زندہ ہے۔ تم بس میرے ساتھ پاکستان و آئس جائوں گی۔۔ وہ گردن اکڑاتے کروفر سے بولا۔

سیر نیسلی زالان تم ابھی بھی اتنے ہی بیوقوف ہو۔۔ سینے پے بازوں لپیٹتے وہ طنزیہ بولی۔۔

ہنہ جیسے تم تو بہت سمجھدار ہو گئی ہو۔ اگر اتنی ہی سمجھدار ہوتی تو ایک کڈ نیپر سے شادی نا کرتی۔۔ اس نے ناک سے مکھی اڑاتے اس کا طنز اسے ہی لوٹایا۔ مریم نے تاسف سے نفی میں سر جھٹکا۔

تم نے سنا نہیں اس نے کہا۔۔ کہ اگر مارنا ہوتا تو تمہارے پاس نہیں لے کے آتا۔ اس نے جیسے اس کی عقل پے ماتم کیا۔ اور ہاتھ سے صوفے کو ٹٹولتی آگے کو بڑھی۔ زالان نے فوراً آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے صوفے پے بیٹھایا۔

لیکن کیڈ نیپ تو کیا تھانا۔۔ وہ اپنی بات پے زور دیتا ہوا بولا۔

اگر وہ نا کرتا تو کوئی اور کر لیتا۔۔ وہ کندھے اچکاتی بے نیازی سے بولی۔

Classic Urdu Material

ایک منٹ اس نے بھی یہی کہا تھا کہ "اگر میں ناکرتا تو کوئی اور کر لیتا۔" وہ جیسے چونک کے بولا۔

اچھا ایسا کہا تھا کیا۔۔۔ مریم نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

ہاں بالکل۔۔۔ زالاں نے اثبات میں گردن ہلائی۔۔۔ "اس نے کیوں کہا تھا ایسا کون اغواہ کرنا چاہتا ہے مجھے۔" وہ اب تجسس سے مریم کو دیکھ رہا تھا۔

وہ تم سے بڑے ہے۔۔۔ انہیں کہوں۔۔۔ اس نہیں۔ اس کی بات کو نظر انداز کرتے مریم نے تنبیہ کی۔ زالاں کے ماتھے پے بل پڑے۔

میں نے سنا تھا کہ شادی بے بات لڑکے زن مرید بن جاتے ہیں۔۔۔ لیکن تم تو شوہر مرید بن گئی ہو۔۔۔ زالاں نے منہ بسورتے ہوئے طنز کیا۔ مریم نے قہقہہ لگایا۔

تم اتنے خوبصورت نہیں ہو جو تمہیں کوئی اغواہ کرے گا۔۔۔ ہنسی دباتے مریم نے اس کے پہلے سوال کا جواب دیا۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔ لڑکیاں مرتی ہے مجھ پے۔۔۔ جس دن سے آیا ہو۔ پورے سویڈن کی لڑکیاں پیچھے پیچھے پھر رہی ہے میرے۔ گردن اکڑاتے وہ غرور سے بولا۔

Classic Urdu Material

اچھی لڑکیاں اپنے شوہر کو ہر جگہ ڈیفینڈ کرتی ہے۔ ناکہ ان کی پیٹھ پیچھے ان کی برائیاں
۔۔۔ وہ مسکراتی ہوئی بولی۔۔۔

لیکن ان کے شوہر کڈ نیپر نہیں ہوتے۔۔۔ وہ طنزیہ بولا۔

وہ لڑکیاں یقیناً اندھی ہو گئی جو تمہارے پیچھے پھرتی ہے۔ یا پھر ان کے پاس دماغ نہیں ہوگا
۔۔۔ اس نے پھر سے اس کے سوال کو نظر انداز کرتے اس کے پچھلے سوال کا جواب دیا۔
وہ بد مزہ ہوا۔ "تم اندھی تھی جب اس کے ساتھ شادی کی۔۔۔"

اس نہیں "ان"۔۔۔ مریم نے سخت لہجے میں تنبیہ کی۔

اچھا اچھا ان کے ساتھ شادی کی۔۔۔ وہ ناک چڑھاتا زبردستی بولا۔

تم سے لاکھ گنا زیادہ خوبصورت ہے وہ۔ اور میں نے اپنے پورے ہوش و حواس میں قبول
کیا تھا۔۔۔ مسکراہٹ دباتے مریم نے اسے چڑایا تھا۔

مجھے پورا یقین ہے۔ اس نے تم پے کوئی جادو کیا ہے۔ وہ کسی ماہر نجومی کی طرح ہاتھ
جھلاتے ہوئے بولا۔

Classic Urdu Material

تم جیس ہو رہے ہو۔۔۔ وہ کھل کے مسکرائی۔

ہنہ اس میں ہے ہی کیا جو میں اس سے جیس ہو۔ زالاں نے تنفر سے ہنکار بھرا۔

ہر جیس پر سن ایسے ہی کہتا ہے۔۔۔ مریم نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔ اور کھل کے مسکرائی۔

تم خوش ہو۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ زالاں نے سوال کیا تھا۔ دل میں بے چینی سی پھیلی تھی۔ اس کے سوال پے مریم نے سر جھکایا۔

بہت زیادہ۔۔۔۔ وہ کسی خواب کی کیفیت میں بولی۔ چہرے پے الوہی چمک ابھری تھی۔ ہونٹوں کے کنارے دلکشی سے مسکرائے تھے۔ اس کا پور پور خوشی سے مہک اٹھا تھا۔ زالاں ایک دم سے پرسکون ہوا تھا۔ کندھوں سے جیسے منوں بوجھ اتراتا تھا۔ دل میں چہے کانٹے کسی نے کھینچ کے نکالے تھے۔

کیا وہ سب جانتا ہے۔ اس نے کسی خدشے کے تحت پوچھا تھا۔ اس کے سوال پے لائونج میں سناٹا چھایا تھا۔ ہر چیز جیسے رک سی گئی تھی۔ اس کے مسکراتے ہونٹ سمٹے تھے۔

Classic Urdu Material

اسے پہلے سے ہی سب معلوم تھا۔ وہ زخمی سا مسکرائی۔ زالان کی آنکھیں حیرت سے پھیلی۔

وہ کیسے۔۔۔ وہ حیرت اور بے یقینی سے بولا۔ مریم کے چہرے پر ایک تاریک سایہ لہرایا تھا۔ چہرہ ضبط سے سرخ ہوا تھا۔

جب بولی تو اس کی آواز میں گہرا دکھ تھا۔ "ماضی کبھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ یہ ہمیشہ ہمارے تعاقب میں رہتا ہے۔ یہ ایک زہریلے سانپ کی طرح اپنے پھن پھیلانے ہماری خوشیوں کو نگلنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ اور جب بھی اسے موقع ملتا ہے یہ ہمیں ڈس لیتا ہے۔ جس کا زہر ناہمیں مرنے دیتا ہے ناجینے۔"

اس کے ہاتھ کو تھپکتے زالان نے جیسے اسے تسلی دی تھی۔

لیکن تم فکر نہ کرو۔ وہ ماضی تھا گزر گیا۔ اب حال ہے۔ ماضی کو ہم بدل نہیں سکتے لیکن

حال ہمارے ہاتھ میں ہیں۔ ہم اس کے زیرِ یے اپنا آنے والا ماضی تو خوبصورت بنا سکتے ہیں۔۔۔ مریم نے مدھم مسکراہٹ کے ساتھ اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا۔

Classic Urdu Material

تم بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگ گئی ہو۔۔۔ اپنی عمر سے بھی بڑی۔۔۔ زالان کی بات
پے وہ تلخی سے مسکرائی۔

یہ وقت بڑی ظالم شہ ہے۔ سارے کھیل وقت کے ہوتے ہیں۔ اچھا وقت بڑوں کو بھی
چھوٹی بات کرنے پے مجبور کر دیتا ہے۔ اور برا وقت چھوٹوں کو بڑی باتیں سکھا دیتا
ہے۔۔۔ اس نے ایک گہری بات کی تھی۔

تم بھی تو وقت سے پہلے بڑے ہو گئے تھے۔ اپنی بہن کے لیے۔ تمہیں دیکھ کے کوئی کہہ
سکتا تھا کہ تم مجھ سے بھی چھوٹے ہو۔۔۔ اس کے لہجے میں مان تھا۔ ایک فخر تھا جو ایک
بہن کو اپنے بھائی پے ہوتا ہے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نیکو پنک پے رات اپنے پر پھیلائے بیٹھی تھی۔

فلک پے تنی سیاہ چادر پے چمکتا چودھویں کا چاند پورے غرور سے اپنی چاندنی بکھیر رہا
تھا۔ اس کے ارد گرد چمکتے ہیرے اسے تعظیم پیش کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material

وہ دونوں ایک اوپن ایئر کیفے میں بیٹھے تھے۔ وہ ہمیشہ کی طرح سیاہ لباس میں ملبوس تھی۔ گرے بال شانوں پے کھلے چھوڑے تھے۔ ہنٹ سرخ لپ اسٹک سے پوشیدہ تھے۔ ہری آنکھوں میں اداسیوں کے ڈیرے تھے۔ اس کے برعکس سنہری آنکھوں والے شخص کی آنکھیں بالکل بے تاثر تھی۔

پھر کیا سوچا ہے تم نے۔ سقر نے گلا کھنکھارتے ویوی کو دیکھا۔ جو ٹیبل کی سطح پر نظریں جمائے جانے کیا تلاش کر رہی تھی۔

کس بارے میں۔ ویوی نے چونک کے اس دیکھا۔

آگے کے بارے میں۔ کیا تم اب بھی اس کیس پر کام کروں گی۔ سقر کی تیز نظریں اس کے تاثرات کا جائزہ لے رہی تھیں۔

اس نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔۔ کیا مجھے اس کیس پر کام کرنا چاہیے۔۔ کافی سے نکلتی بھاب پے نظریں جمائے اس نے خود کلائی کی تھی۔

تم نہیں کروں گی تو کوئی اور کر لے گا۔ سقر نے جیسے اسے جتایا تھا۔

Classic Urdu Material

نہیں اب اس کیس پے کوئی بھی کام نہیں کرے گا۔۔۔ مگ سے نظریں ہٹاتے اس نے سقر کو دیکھا۔ جس کے ماتھے شکنیں ابھری تھی۔

مطلب۔۔۔ سقر نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

مطلب اس کیس پے کوئی کام نہیں کرے گا۔ نامیں نا کوئی اور۔۔۔ پر سکون لہجے میں کہتے اس نے کافی کا کڑوا گھونٹ حلق سے نیچے اتارا۔

تو مطلب اب تمہارے دل میں اپنے باپ کی محبت جھاگ اٹھی ہے۔ اور وہ جو تم نے ایک عہد کیا تھا۔ کہ میں ہر حال میں سچائی کا ساتھ دوں گی۔ چاہے مجھے اپنی جان ہی کیوں نا گوانی پڑے میں حق کے لیے لڑوں گی وہ کہاں گیا۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ دھیمے لہجے میں غرایا۔

میں جو مرضی کر لو۔ اس کو سزا نہیں دلو اسکوں گی۔۔۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

اور اس لیے تم نے سوچا کہ میں اس کیس کو ہی بند کر دیتی ہو۔ لائیک سیر نسلی۔ اس کی بات کاٹتے وہ طنز سے بولا۔ "تمہیں اس مقام پر میں نے اس لیے پہنچایا تھا کہ جب وقت آئے تم پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔" سقر نے آفسوس سے سر جھٹکا۔

اسی لیے میں نے سوچا میں اسے خود سزا دوں گی۔ اس کے خاموش ہونے پر ویوی نے اپنا جملہ مکمل کیا۔ آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔ ہر چیز جیسے رک سی گئی تھی۔ مگ میں پڑی کافی ٹھنڈی اور مزید کڑوی ہو گئی تھی۔ ریسٹورنٹ مس موجود لوگوں کا شور جیسے تھم سا گیا تھا۔ سقر نے حیرانگی سے اسے دیکھا۔ تنے ہوئے اعصاب ایک دم سے ڈھیلے پڑے تھے۔

ایک ایسی سزا جسے کے بعد وہ نازندوں میں رہے، نامردوں میں، میں اسے فرعون کی طرح عبرت کا نشان بنانا چاہتی ہوں، ضبط سے کہتے اس نے کڑوں کافی حلق میں انڈھیلی تھی۔ لیکن اندر کی کرواہٹ کافی کی کرواہٹ سے زیادہ تھی۔ ایک آنسو ٹوٹ کے اس کے گورے گال پر بہا تھا۔ جسے وہ سرعت سے صاف کر گئی۔

اس کا ہاتھ پکڑتے سقر اسے کیفے سے باہر لے آیا۔ یہاں ہر طرف خاموشی تھی۔ سڑک کے ایک جانب گھنے جنگلات تھے۔ دوسری جانب قطار میں کیفے ریسٹورنٹ کے عقبی حصے بنے تھے۔ جن کی جگمگاتی روشنیاں سڑک کو روشن کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

میں نے جب ہوش سنبھالا تو اپنی ماں کی آنکھوں میں ہمیشہ اپنے لیے نفرت دیکھی۔ وہ ایک مسلمان تھی۔ لیکن انہوں نے کبھی مجھے دین نہیں سکھایا۔

ان کی نظر میں صرف ایک ریپسٹ کی بیٹی تھی۔ جیسے ان سے تو میرا کوئی تعلق تھا ہی نہیں۔ میں ان کے وجود کا حصہ تھی لیکن انہوں نے مجھے کبھی اپنی بیٹی کا درجہ نہیں دیا۔ وہ مجھے دیکھتی تو چیخیں چلانے لگتی۔ میری آنکھیں میرا ایک ایک نقش اس شخص کے جیسا تھا۔ اسی لیے مجھے دیکھتے ہی وہ اس دردناک رات میں داپس چلی جاتی تھی۔۔۔ سڑک پے آگے کی جانب قدم بڑھاتے وہ جیسے کہی پیچھے ماضی کا سفر تہہ کر رہی تھی۔ اسٹریٹ لائٹ کی روشنی میں اس کے چہرے پے بہتے آنسو چمک رہے تھے۔ جبکہ اس کے ساتھ چلتا سقر خاموش سامع کی طرح اسے سن رہا تھا۔

وہ مسلمان تھے شاید اسی لیے انہیں مجھ پے رحم آگیا۔ اور کبھی مجھے اس گھر سے نہیں نکالا۔ میں ہمیشہ ان کی مامتا کو محبت کو ترستی رہی۔ لیکن کبھی محبت نصیب نہیں ہوئی۔ اور پھر محبت کی تلاش میں نے باہر کے لوگوں کے آگے کشکول پھیلانا شروع کر دیا۔ میں جس معاشرے میں رہتی تھی وہاں ایسے ناجائز رشتوں کو معیوب نہیں سمجھا جاتا تھا۔ میں جس محبت کو ترستی تھی وہ مجھے اب ملنے لگ گئی تھی۔ لیکن وہ بھی میری تشنگی، میری پیاس کو کم نہیں کرتی تھی۔ وہ جیسے تلخی سے مسکرائی۔

Classic Urdu Material

جس طرح ایک نشے کا عادی سکون نالمنے پے اپنے نشے کی مقدار بڑھا دیتا ہے میں نے بھی اپنی مقدار بڑھا دی۔ میرے حسن نے میرا پورا ساتھ دیا۔ میں جتنی مقدار بڑھاتی گئی میری پیاس اتنی بڑھتی گئی۔ پھر وہ آیا میری زندگی میں۔ لیکن مجھے اس کی محبت بھی راس نہیں۔ وکسی ہوا کے جھونکے کی طرح آیا تھا اور پھر گزر گیا۔ ایک دن میرے نانا کو میرے افسیر زکاپتا چل گیا۔ اور پھر۔۔۔ وہ ایک لمحے کو رکی۔۔۔ پھر انہوں نے مجھے زندگی میں پہلی بار محبت دی میری پیاس جیسے تھوڑی سی کم ہوئی مجھے اپنے اندر سکون سا اترتا محسوس ہوا۔ اور میں ان کے گلے لگ کے پھوٹ پھوٹ کے روئی۔ اپنا ہر غم اپنی ہر تکلیف ان کے آگے رکھ دی۔ اور انہوں نے مجھے ایک سائبان کی طرح سمیٹ لیا۔۔۔ اس کے چہرے ایک محبت بھری مسکراہٹ چھائی تھی۔ قدم اٹھاتی وہ ایک بیٹچ پے بیٹھ گئی۔ وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

سولہ سال کی عمر میں پہلی بار میں نے اسلام کو جانا تھا۔ اور پھر انہوں نے مجھے تمہارے پاس بھیج دیا۔ تم نے مجھے چلنا سکھایا، اس دنیا کا مقابلہ کرنا سکھایا، حق اور سچ میں فرق کرنا سکھایا، مجھے اس مقام پے پہنچایا۔۔۔ لیکن اب مجھے لگتا ہے میں ہار جاؤں گی۔۔۔ باپ کی پیاس محبت مجھے ہر ادے گی۔۔۔

Classic Urdu Material

میں ہارنا نہیں چاہتی سقر۔۔ میں نے صدیوں اس وقت کا انتظار کیا ہے۔ اب یہ وقت آیا ہے تو میری ہمت ٹوٹ رہی ہے۔ سقر کے کندھے پر سر رکھتے وہ پھوٹ پھوٹ کے رو دی۔

اس کے سر کو سہلاتے سقر نے جیسے اسے تسلی دی تھی۔ "تم بہت مضبوط ہو۔ تم کبھی بھی نہیں ہارو گی۔ تم جانتی ہو تم اللہ کی نظروں میں بہت خاص ہو جو اس نے تمہیں اس کام کے لیے چنا۔ وہ جانتا تھا کہ تم یہ کر سکتی ہو۔ وہ چاہتا تو تمہیں بھٹکا سکتا تھا لیکن اس نے تمہیں بھٹکنے نہیں دیا اس نے تمہیں اپنی طرف واپس بلا لیا۔ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے اسی لیے تمہارے گنہگار کو تمہارے سامنے لے آیا ہے تاکہ تم بدلہ لے سکو۔ کیا تم اپنے رب کی امیدوں پر پورا نہیں اترو گی۔" اس کے آنسوؤں سے ترچہرے کو دیکھتے سقر نے استفسار کیا تھا۔

میں ضرور اتروں گی۔ میں ہر حال میں لڑوں گی چاہے مجھے اپنا دل ہی کیوں نامارنا پڑے۔ اس کے کندھے سے سر اٹھاتے وہ ایک عزم سے بولی۔ ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتے اس نے آنسوؤں کو صاف کیا۔

Classic Urdu Material

مجھے تم سے یہی امید تھی۔ وہ کھل کے مسکرایا۔

جزیروں کے شہر میں جانوں تورات اپنی پوری آپے چمک رہی تھی۔ سمندر کی لہریں
ساحل سے سرپٹتی نظر آرہی تھی۔
لوگ اپنے گھروں میں گھسے سو رہے تھے۔ کچھ لوگ بارز کے باہر اور اندر نکلتے نظر آرہے
تھے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
وہ بھید پے بیٹھی اپنے ہاتھوں پے لوشن لگا رہی تھی۔ جب کوئی دروازہ کھول کے اندر
آیا۔ سبین نے ایک نگاہ غلط بھی آس پے ڈالنا گوارا نہیں کیا۔ بلکہ اپنے کام میں مصروف
رہی جیسے اس سے ضروری کوئی کام ہی نہیں۔

وہ قدم قدم چلتا بیڈ کے پاس آیا اور اس کے برابر بیٹھ گیا۔ اس کی خاموش نظریں سبین پے
ٹکی تھیں جو پوری توجہ سے اب بازو پے لوشن لگا رہی تھی۔ برائون بال پشت پے کھلے

Classic Urdu Material

چھوڑے تھے۔ جن میں سے کچھ لٹیں اس کے چہرے پے گر رہی تھی۔ فواد کو الجھن ہوئی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کے بالوں کو کان کے پیچھے اڑیسا۔ وہ پھر بھی ڈھیٹ بنی رہی۔ اگلے ہی لمحے سبین نے اس کا سر اپنی گود میں دیکھا تھا۔ جواب اس کے ہاتھوں کو اپنی آنکھوں پے رکھتے گہرے سانس لیتا اپنے اندر سکون اتار رہا تھا۔ وہ سپاٹ چہرہ لیے رخ پھیر گئی۔ یہ شدید ناراضگی کی علامت تھی۔

کافی دیر تک جب وہ کچھ نابولی تو فواد نے اپنی آنکھوں سے اس کے ہاتھ ہٹاتے اسے دیکھا۔ جو سامنے دیوار کو گھور رہی تھی۔

آئی ایم سوری۔۔۔ اس کے ہاتھ کو چومتے وہ مدھم لہجے میں بولا۔ وہ پھر بھی خاموش رہی۔

تمہاری خاموشی مجھے چبتی ہے۔ وہ بے بسی سے بولا۔ اس کی بات پے سبین کے چہرے کے تاثرات کھنچے تھے۔

Classic Urdu Material

مجھے تمہاری فکر ہو رہی تھی۔ مجھے ڈر تھا تمہیں کچھ ہونا جائے۔ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا۔ اس کے تاثرات دیکھتے وہ عجیب بے آسی بھری محبت سے بولا۔ لہجے میں واضح خوف جھلک رہا تھا۔

سیر نیسلی۔۔۔ اسی لیے تم نے میرے دشمن اول کو کال کر کے بتایا کہ میں کہاں جا رہی ہوں۔۔۔ طنزیہ بولتے اس نے انگلی سے سینے پر دستک دی۔ "جس نے صرف مجھے نیچا دکھانے کے لیے مریم سے شادی کی۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اس سے محبت نہیں کر سکتا کبھی بھی، اس نے پھر بھی اس لڑکی کی زندگی برباد کر دی۔" وہ نفرت بھرے لہجے میں بولی۔

سبین وہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ ان دونوں کی زندگی ہے انہیں جینے دو۔ یہ ناہو تمہاری وجہ سے وہ اسے چھوڑ دے۔ کیا تم تب اس کی تکلیف برداشت کر لوں۔ کیا تم برداشت کر لوں گی کہ تمہاری وجہ سے ایک معصوم لڑکی کا گھرا جڑ جائے۔ فواد سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کر لوں گی برداشت۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ سکون سے بولی۔

Classic Urdu Material

اگر ایسا کچھ ہوا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا سبین تمہیں اپنے ہاتھوں سے قتل کروں گا۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ تیز لہجے میں بولا۔

کیا واقعی۔۔ اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے سبین نے طنزیہ آبرو اچکائے۔ اور خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔

تم مجھے زیر نہیں کر سکتی جب تک میں ناچا ہوں۔ اس کے بالوں کی لٹ انگلی پر لپیٹتے وہ ہولے سے مدھم سا مسکرایا۔

اور میں جانتی ہو تم کبھی بھی زبر ہونا پسند نہیں کروں گے۔ اس کے چہرے پر انگلی سے لکیر کھینچتے وہ تفاخر سے مسکرائی۔

فواد نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی جانب کھینچا۔ "اور اب میں ہی چاہتا ہو تم زیر ہو جاؤں۔ اس لڑائی کو یہی ختم کر دوں۔" اس کے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے وہ تحکم بھرے لہجے

میں بولا تھا۔ میں تم سے تو زیر ہو سکتی ہو لیکن کسی اور سے ہو جاؤں یہ توقع مجھے سے ہرگز نا رکھنا۔ اس کا ہاتھ جھٹکتے وہ خفگی سے بولی۔

کیا تم میرے لیے اتنا بھی نہیں کر سکتی۔ فواد نے گھور کے دیکھا۔

Classic Urdu Material

تم پے ترس کھا کہ تم سے شادی کر لی کیا یہ کافی نہیں ہے تمہارے لیے۔ سبین نے جتا کے اسے دیکھا۔

تو کیا تم نے اس پنکھوڑے سے شادی کرنی تھی۔ اس کے ہاتھ کو سختی سے پکڑتے وہ دھیمے لہجے میں غرایا تھا۔

یہ تمہاری اسی پوزیسیوئیس کی وجہ سے تم سے دور بھاگتی تھی۔ ایٹ لیسٹ وہ تمہاری طرح پوزیسیو تو نہیں تھا۔ اپنے ہاتھ کی جانب اشارہ کرتے وہ تندہی سے بولی۔ اسے اپنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

کیونکہ وہ تم سے محبت نہیں کرتا تھا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکتے وہ تیز لہجے میں بولا۔ آنکھوں میں ایک عجیب سا تاثر ابھرا تھا۔

یہ محبت ہے تمہاری۔۔ تمہیں صرف محبت کرنی آتی ہے مجھے پروٹیکٹ کرنا نہیں۔ اگر آتا تو اس دن تم میرے پیچھے آتے سقر کو نابتاتے۔ اپنے سرخ ہاتھ کو دیکھتی وہ کرب سے بولی۔
تم سے کس نے کہا میں تمہارے پیچھے نہیں آیا۔ میرے پاس تمہاری اور اس شخص کی ایک ایک بات ریکارڈ ہے۔ اپنی جیب سے موبائل نکالتے اس نے ایک ریکارڈنگ پلے کی۔

Classic Urdu Material

سبین نے نظریں جھکائی۔۔

سیر نیسلی سبین تم صرف ایک زمین کے ٹکرے کے لیے اس حد تک جاسکتی ہو۔۔ اس کی جھکی نظروں کو دیکھتے فواد نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

مجھے نفرت ہے اس سے۔۔

اپنی ڈول سے بھی نفرت ہے کیا۔ جس کے لیے اتنا روتی تھی۔۔ فواد کی نظروں میں عجیب سا تاثر ابھرا۔

کیا مطلب۔۔۔ سبین کی زبان لڑکھرائی تھی۔۔

اس کی خوشی کے لیے چھوڑ دو یہ سب۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے فواد نے عجیب

فرمائش کی تھی۔ اور لیمپ پے ہاتھ مارتے اسے بند کیا۔ پورا کمرہ اندھیرے میں نہا گیا۔

"اب مجھے ڈسٹرب نا کرنا۔" اندھیرے میں فواد کی بھاری آواز ابھری۔ جبکہ وہ اندھیرے کو گھورتی اس کے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

و آپس نیکو پنک جانوں تو وہ دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہو رہا تھا۔ جب اس کے کانوں میں مریم کے قہقہہ کی آواز گونجی۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھری تھیں۔ گھڑی پر ٹائم دیکھا جہاں رات کے تین بج رہے تھے۔ اس کے کانوں میں مریم کی خوشگوار آواز گونجی۔

اور تم نے میری دوست سے جھوٹ بولا تھا۔ کہ میں پاگل ہو اور مجھے دورے پڑتے ہیں۔ اور مجھ پر جنات کا اثر ہے۔۔ اب وہ خفگی سے کہہ رہی تھی۔

ہاں تو تم نے بھی تو میرا اتنا نقصان کیا تھا میری ساری پاکٹ منی لے اڑی تھی۔ پورا مہینہ میں فیروں کی طرح تم سے مانگتا پھرتا رہا تھا۔ جواباً وہ بھی خفگی سے ہا سے گھورتا اس کا کارنامہ دہرا رہا تھا۔

تم لوگ سوئے نہیں ابھی تک۔ لائونج میں داخل ہوتے سترے تیز آواز میں پوچھا۔ اور ایک نظر دونوں پر ڈالی۔ مریم دونوں پاؤں اوپر کیے صوفے پر بیٹھی تھی جبکہ زالان نیچے فلور کشن پر بیٹھا تھا۔ دونوں کے چہروں پر نیند کا شائبہ تک تھا۔

ابھی کونسا ٹائم ہوا ہے۔ تھوڑی دیر تک سو جائے گے۔ مریم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

Classic Urdu Material

رات کے تین بج رہے ہیں۔ اور ابھی یہ ٹائم نہیں ہوا۔ سقر کی پیشانی پر بے نمودار ہوئے تھے۔

کیا۔ وہ دونوں ایک ساتھ چیخیں۔

جی۔۔ سقر نے دانت پیستے جواب دیا۔

اس کے تیور دیکھتے زالاں فوراً وہاں سے گیسٹ روم میں کھسک گیا۔

تم نے ڈنر کیا۔ کمرے میں داخل ہوتے سقر نے اس سے پوچھا۔ جبکہ جواب وہ جانتا تھا۔

تمہاری بات میں نہیں سمجھو گا تو اور کون سمجھے گا۔۔ محبت سے کہتے سقر نے اس کے بال

سنوارے تھے۔

سقر میں بہت خوش قسمت ہو جو مجھے تم جیسا شوہر ملا۔۔ وہ آج کچھ زیادہ ہی مہربان ہو

رہی تھی۔

اور میں خوش قسمت ہو کہ میں نے تمہیں ایک دفعہ پھر پالیا۔ جو اب آؤہ بھی اسی کے انداز میں

بولا تھا۔

Classic Urdu Material

تم بہت اچھے ہو۔۔ وہ ایک جذب کے عالم میں بولی۔

کچھ دن پہلے کسی نے کہاں تھا کہ میں ایک برا انگریز ہو۔ سقر نے اسے چھیڑا تھا۔

ہاں کیوں کہ تب تم برے تھے۔ وہ معصومیت سے منہ بناتی ہوئی۔

یہ بھی سہی ہے۔ جب تمہارا دل کیا اچھا بنا دیا جب دل کیا برا۔۔ مسکراتے ہوئے سقر نے

اس کی ناک دبائی۔ مریم نے قہقہہ لگایا۔

آج کچھ زیادہ ہیدانت نہیں نکل رہے تمہارے۔

آج اتنے عرصے بعد میرا بھائی جو ملا ہے مجھے۔۔ وہ سرشاری سے بولی۔

اور پھر وہ جوش و خروش سے اسے اپنے اور زالان کے کارنامے سنارہی تھی۔ اور وہ بس

مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا۔ اتنی خوشی اتنی سرشاری اس نے پہلے کبھی اس کے چہرے پر

نہیں دیکھی تھی۔ اس کے چہرے مسکراہٹ ایک لمحے کے لیے بھی نہیں جدا ہو رہی

تھی۔ اسے خوش دیکھ کے وہ اندر تک مطمئن ہو گیا تھا۔ کندھوں سے ایک بوجھ سرکتا

محسوس ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

اور پھر کب رات کی جگہ دن کے اجالوں نے لے لی دونوں کو ہی خبر ناہوئی تھی۔ وہ نان سٹاپ بول رہی تھی اور وہ نان سٹاپ سن رہا تھا۔

جزیروں کے شہر پے سفید صبح جگمگا رہی تھی۔ روئی کے گال آسمان سے برس رہے تھے۔ سفید برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پھوار کی طرح برستے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔

محل میں جائوں تو وہ ڈریسر کے سامنے کھڑی اپنی گیلے بالوں کو سلجھاتی نظر آرہی تھی۔ ہلکے پیلے رنگ کی فرائ کے ساتھ سرخ جینز پہنے اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔ ڈریسنگ پے پڑا ڈائیر اٹھا کے اب وہ بالوں کو سکھا رہی تھی۔

ڈرائیر کے چلنے کی آواز پے فواد نے جھنجلاتے ہوئے آنکھیں کھولی۔ اور سخت نظروں سے سبین کو گھورا جو پوری محویت سے اپنے کام میں مصروف تھی۔ جیسے اس کے علاوہ کمرے میں کوئی موجود ہی نہیں۔

Classic Urdu Material

کیا مصیبت اسے تو بند کروں۔ اس کی طرف دیکھتے فواد نے جھنجھلا کے کہا۔ جب کے آواز میں نرمی کا عنصر شامل تھا۔

جسے مسئلہ ہے وہ یہاں سے چلا جائے۔ بالوں میں برش چلاتے نہایت سادگی سے مشورہ دیا گیا۔

اتنی صبح تیار ہو کہ کہاں جانا ہے تم نے۔ اسے تنقیدی نظروں سے دیکھتے فواد نے استفسار کیا۔

اپنا دھور اچھوڑا ہوا کام مکمل کرنے جا رہی ہو۔۔۔ کندھے اچکاتے اس نے ڈرائیو بند کر کے ڈریسنگ پے رکھا۔ اور سرخ لپ اسٹک ہونٹوں پے لگائی۔

کون سا کام۔۔۔ فواد نے بھنوائیں اچکائی۔۔۔

وہی جس کے لیے اتنے دنوں سے محنت کر رہی ہو۔۔۔ مصروف سے انداز میں کہتے اس نے بلش آن اپنے گورے گالوں پے لگایا۔۔۔۔۔

تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔ فواد نے تاسف سے سر جھٹکا۔

Classic Urdu Material

اگر میں سدھر گئی تو پھر ان کا کیا ہو گا جن کو میری حرکتوں سے محبت ہے۔۔۔ دلکشی سے مسکراتے اس نے اپنی ایک آنکھ دبائی۔ اور صوفے پر رکھا اور کوٹ پہنا۔ اور کوٹ پہننے کے بعد اب وہ ہیلز پہن رہی تھی۔

و آپس کب آئوں گی۔۔

جب کام ہو گیا۔ کندھے جھٹکتے وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔ ہیلز کی وجہ سے اس کا دراز قد مزید دراز ہو گیا تھا۔

رہو گی کہاں۔۔۔ وہ تھوڑا بے چین ہوا تھا۔

ہوٹل میں۔۔۔۔۔ سرخ مفرل گلے میں لپیٹے وہ مکمل تیار تھی۔ قد آور آئے میں نظر

آتے اپنے عکس پے ایک آخری نظر ڈالتے وہ مطمئن سی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

و آپس نیکو پنگ جائوں تو وہاں ہلکی ہلکی دھوپ چمک رہی تھی۔ اسٹاک ہوم کی نسبت یہاں سردی کم تھی۔

Classic Urdu Material

دوپہر کے وقت لوگ باہر نکلے دھوپ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ ریسٹورنٹس سے کھانوں کی اشتہا انگیز خوشبو باہر پھیل رہی تھی۔ لنچ بریک کے لیے نکلے لوگ اب مختلف ریسٹورنٹس کا رخ کرتے نظر آتے تھے۔

وہ گہری نیند سو رہا تھا جب شور کی آواز پے اس کی آنکھ کھلی۔ کمرے میں اندھیرہ پھلا ہوا تھا۔ لیمپ آن کرتے اس نے وال کلاک پر نظر دوڑائی جہاں دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔ وہ دونوں صبح چھ بجے سوئے تھے۔ گردن گماتے اس نے اپنے برابر لیٹی مریم کو دیکھا۔ ایک ہاتھ چہرے کے نیچے رکھے اور دوسرے تکیے پر رکھے وہ گہری نیند میں لگ رہی تھی۔ ملائم چہرے پر دنیا جہان کی معصومیت چھائی تھی۔ ایک عرصے بعد سقر نے اسے اتنا پر سکون سوتے دیکھا تھا۔ اسے پر سکون دیکھ وہ دھیرے سے مسکرایا۔

وہ مبہوت سا اسے دیکھ رہا تھا جب اس کے کانوں میں پھر سے کسی کے زور سے ہنسنے کی آواز گونجی۔ اس کی کشادہ پیشانی پر بل نمودار ہوئے۔ بستر سے نکل کے وہ باہر کی جانب بڑھا

Classic Urdu Material

پاکستان میں بھی میں کو کنگ خود کرتا ہو۔ مجھے کسی کے ہاتھ کا کھانا پسند نہیں۔۔۔ شلیف کے پاس کھڑے زالاں نے فخر سے گردن اکڑاتے پاس کھڑی ایلکس سے کہا۔

(بولتے وقت اس کی آنکھوں کے سامے ظہور کا اتر اہوا چہرہ لہرایا تھا۔ جب وہ اس سے مختلف پکوان پکوان کے ان میں سو سو کیڑے نکالنے کے باوجود کھا جاتا تھا۔)

ریلی میں نے تو سنا ہے پاکستانی مرد گھر کے کام کرنا اپنی توہین سمجھتے ہیں۔۔۔ مصنوعی حیرانگی سے کہتے ایلکس نے ایک نظر تو بے ڈالے پراٹھے کو دیکھا جو جل چکا تھا

وہ مرد اور ہو گے۔ زالاں نے جیسے ناک سے مکھی اوڑائی۔ اور پھر بھرپور ایکٹنگ کا مظاہرہ کرتے وہ مزید بولا۔ "میری تو خواہش ہے کہ میری جس لڑکی سے شادی ہو میں اسے رانیوں کی طرح رکھوں اس کے لیے مزے مزے کے کھانے بنائوں۔ اس کی بھرپور خدمت کروں۔"

اوہ تو پھر ملی کوئی۔۔۔ ایلکس نے تجسس سے اسے دیکھا۔ جیسے اس کی باتوں سے مرعوب ہوئی ہو۔

Classic Urdu Material

ہائے ہماری قسمت ایسی کہا۔ جو مجھے آپ کے جیسی حسین ترین لڑکی مل جائے۔۔۔ سینے
پے ہاتھ رکھتے اس نے ایک ڈرامائی سانس کھینچا۔

جواباً ایکس کا قہقہہ گونجا تھا۔ "تم بہت کیوٹ ہو۔" ہنسنے سے اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے
لگی تھی۔

اور تم بہت خوبصورت۔۔۔

اب تم فلرٹ کر رہے ہو۔ ایکس نے ہنسی دباتے اسے دیکھا۔

توبہ توبہ فلرٹ اور میں ہو ہی نہیں سکتا۔ آپ میرے مخلص جذبات کی ناقدری کر رہی
ہیں۔۔۔ زالا نے کانوں کو ہاتھ لگاتے تاسف سے کہا۔ اور بھرپور معصومیت سے ایکس کی
طرف دیکھا۔

اوہ مائی گاڈیو آر سوانو سینٹ۔۔۔ وہ ہنسی ضبط کرتی بمشکل بولی۔

اگر اتنا ہی انوسینٹ لگتا ہو تو۔۔۔ اس سے آگے کے الفاظ ستر کو دیکھتے اس کے منہ میں ہی
رہ گئے تھے۔ جو دروازے کے پاس کھڑا پیشانی پے بل ڈالے دونوں کو گھور رہا تھا۔

ارے اٹھ گئے آپ۔۔۔ وہ گرم جوشی بھری حیرانگی سے بولا۔

Classic Urdu Material

ظاہری سی بات ہے۔ اٹھا ہو تو یہاں ہو۔ سقر نے جتاتے ہوئے اسے دیکھا۔ جبکہ ایلکس اب کچن سے جا چکی تھی۔

ویسے ایک بات کہوں۔۔ زالا ان نے اجازت طلب نظروں سے اسے دیکھا اور پھر جواب کا انتظار کیے بغیر ہی بول پڑا۔ "جتنی لیٹ آپ اٹھے ہے نا اگر پاکستان میں اٹھتے تو گھر والوں نے سو باتیں سنائی تھیں آپ کو گھر میں جو ان جہان معصوم سا بچہ بھی ہے۔ بات کے اختتام پر اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹیٹائی۔۔

اور یہ جو ان جہان معصوم بچہ جب لڑکی کو پٹارہا تھا تب اس کے بارے میں پاکستان میں کیا کہا جاتا ہے۔۔ سقر نے "جو ان جہان معصوم بچہ" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

شدید قسم کا ترسا ہوا کنوارا لڑکا۔۔ جواب ڈھٹائی سے آیا تھا۔

وہ تم سے عمر میں بڑی ہے۔ سقر نے جیسے اسے باز رہنے کا کہا۔

محبت میں عمر، رنگ، نسل، ذات پات کچھ نہیں دیکھا جاتا۔۔ سینے پر رکھتے زالا ان نے ڈرامائی انداز میں جواب دیا۔

Classic Urdu Material

سیکریٹ ایجنٹ ہے۔ اب تک بیس پچیس قتل کر چکی ہیں۔ کچھ تو تمہارے جیسے تھے "شدید قسم کے ترسے ہوئے کنوارے"۔۔۔ مسکراہٹ دباتے سقر نے اس کے فق چہرے کو دیکھا۔

ارے میں تو مزاک کر رہا تھا۔ وہ فوراً سنبھل کے بولا۔
اپنے قبضے کا گلا گونٹے سقر نے باہر کا رخ کیا۔

جزیروں کے شہر پر شام کے سایے منڈلا رہے تھے۔ سدر کی لہریں ساحل سے سرچٹکتی
وآپس لوٹ رہی تھی۔

چرند پرند بھی اپنے گھونسلوں کو لوٹ رہے تھے۔ ایک دن پھر اپنے کو اختتام کو پہنچنے والا تھا۔
محل میں جانوں تو شام کے سنائے ہر طرف پھیلتے نظر آرہے تھے۔ اندھیرہ ہر چیز کو نگلنے کی
تگ و دو میں نظر آرہا تھا۔ محل پے چمکتی مصنوعی روشنیاں اس کی کوشش کو ناکام کرنے
کی کوشش میں مصروف نظر آرہی تھیں۔ اندرونی دروازے کے پاس فواد اور احراز
کھڑے نظر آرہے تھے۔

Classic Urdu Material

فواد سبین کہاں ہے۔۔۔ احراز نے بے چینی سے فواد کو دیکھا۔

وہ نیکو پنک گئی ہے کوئی ضروری کام تھا اسے۔ وہ بالکل پر سکون نظر آ رہا تھا۔

تم اسے روک نہیں سکتے تھے۔ احراز نے غصے سے اسے گھورا۔

شاید میری شادی سے پہلے وہ آپ ہی تھے جنہوں نے یہ سبین کی اس شرط میں اس کا ساتھ دیا تھا۔ کہ میں اسے کسی کام سے روکنے کا پابند نہیں ہوں گا۔ فواد نے چبّتی نظروں سے احراز کو دیکھا۔

لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ تم اسے خطروں سے کھیلنے کے لیے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔ احراز نے تاسف سے اسے دیکھا۔

یہ تو نکاح میں شرط لکھوانے سے پہلے سوچنا تھا۔ میں قانون بھی اسے نہیں روک سکتا۔ فار پور کائینڈ انفارمیشن یہ سویڈن ہے کوئی پاکستان یا انڈیا نہیں جہاں کوئی ایکٹ نہیں لیا جائے گا۔ وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا تھا۔

Classic Urdu Material

تم۔۔۔ حراز کے بولنے سے پہلے ہی فواد نے اس کی بات کاٹی۔۔۔ "وہ اپنی حفاظت کرنا جانتی آپ فکرنا کرے ویسے کیا صرف یہی وجہ ہے سبین کو روکنے کی۔۔۔" نرمی سے کہتے وہ اندر کی جانب بڑھ گیا۔

احراز نے غصے سے دیوار پے مکامارا۔ اور موبائل پے ایک نمبر ڈائل کیا۔ بیل جا رہی تھی لیکن کوئی بھی اٹھا نہیں رہا تھا۔

(نیکو پنگ کے ہوٹل کے سب سے آخری فلور پے بنے روئل بیڈروم میں بیٹھی سبین نے ایک نظر موبائل کو دیکھا جہاں احراز کا لنگ جگمگا رہا تھا۔ نام کو دیکھ اس کی آنکھوں میں زخمی پن اتر اٹھا۔ موبائل کو پرے دھکیلتے سبین نے سامنے لگی ایل ای ڈی کو آن کیا۔)

موبائل جیب میں ڈالتے وہ پورچ کی جانب بڑھ گیا۔ ماتھے پے پسینے کے ننھے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔ جنہیں اس نے ہاتھ کی پشت سے صاف کیا۔

Classic Urdu Material

نیکو پنگ پے رات کے سایے جگمگا رہے تھے۔ پورا شہر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ فروری کا اختتام تھا سردی کچھ کم ہو رہی تھی۔

سقر کا بنگلہ دودھیاروشنیوں کے بیچ جگمگا رہا تھا۔ اندر جانوں تو وہ تینوں ڈاننگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ڈنر کرنے میں مصروف نظر آ رہے تھے۔ ایک کرسی پر سقر بیٹھا تھا اس کے ساتھ والی کرسی پر مریم تھی۔ جسے وہ اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا۔ ان دونوں کے سامے ٹیبل کے دوسری سائیڈ پر زالان بیٹھا تھا۔ بلیو جینز کے ساتھ سفید شرٹ پہنے وہ بالکل فریش نظر آ رہا تھا۔ چہرے پر معصومیت اور آنکھوں میں شرارت صاف جھلک رہی تھی۔

سقر بھائی ایک بات کہوں۔۔۔ زالان نے اجازت طلب نظروں سے سقر کو دیکھا۔۔۔ اور پھر اجازت کا انتظار کیے بغیر ہی بات کہنا شروع کی۔ "جس طرح آپ مریم کو اپنے ہاتھوں سے نوالے کھلا رہے ہیں اگر پاکستان میں کھلاتے تو پتا ہیں سب نے آپ کو کیا کہنا تھا۔۔۔"

Classic Urdu Material

"کیا۔" سقر نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ مریم نے زور سے دانت پیسے جانتی تھی وہ کوئی شوشہ ہی چھوڑے گا۔

"زن مرید۔۔۔ جو روں کا غلام۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ مزید وضاحت دیتا مریم نے اسے ٹوکا۔۔۔ "زالان کیا تم زندہ پاکستان جانا چاہتے ہو۔" مریم نے دانت پیستے نہایت ہی نرمی سے پوچھا تھا۔

نہیں۔۔۔ زالان نے نفی میں سر ہلایا۔ سقر نے چونک کے اسے دیکھا۔ "میں نے فیصلہ کر لیا ہے میں اب تمہارے ساتھ ہی رہوں گا۔" نہایت معصومیت سے اطلاع دی گئی۔

"جو تمہاری حرکتیں ہے میں ایک منٹ مزید تمہیں برداشت نہیں کر سکتی۔" صاف ہری جھنڈی دکھائی گئی۔

آئی نو تم جیسلس ہوتی ہو مجھ سے۔ تمہاری پرائیویسی جو خراب ہو رہی ہیں۔۔۔ سر اثبات میں ہلاتے وہ بات کی تہہ تک پہنچ چکا تھا۔ اس کی بات پے مریم کے گال دکھ اٹھے تھے۔ سقر نے اپنے قبضہ کا گلا گھونٹا۔

Classic Urdu Material

زالان میں نے تمہارا سر پھاڑینا ہے۔۔ غصے سے کہتے مریم نے پلیٹ پے گرفت مضبوط کی۔

نظر تمہیں آتا نہیں آئی بڑی مجھے مارنے والی۔ بھلا وہ کہاں اثر لینے والا تھا۔
بے شک مجھے نظر نہیں آتا لیکن نشانہ میرا آج بھی بہت پکا ہیں۔ وہ جتنا کہ بولی تھی۔
ہاں سنو ایکس زرا اندر آنا مجھے ایک کام ہے۔۔۔ سقر نے موبائل کان سے لگاتے بلند آواز میں کہا۔

زالان فوراً اپنی کرسی سے اٹھا اور مریم کی ساتھ والی کرسی پے بیٹھا۔
ارے میں تو مزاق کر رہا تھا۔ تم تو سیریس ہی ہو گئی۔ مریم کے گرد اپنا بازو پھیلاتے وہ
بھرپور لاڈ سے بولا۔

اس کیا کیٹنگ پے سقر نے آنکھیں گمائیں۔

شرم تو نہیں آتی ایک لڑکی سے ڈر گئے۔۔۔ مریم نے جیسے اسے شرم دلائی۔

Classic Urdu Material

تم جانتی ہو شرم تو کبھی میرے پاس سے نہیں گزری تو آئے گی کیسے۔۔۔ وہ ڈھٹائی سے مسکراتا ہوا بولا۔

تم اتنی اچھی ایکٹنگ کرتے ہو شوبیز میں کیوں نہیں چلے جاتے۔۔۔ اس کی ایکٹنگ پے سقر نے اپنے مفید مشورے سے نوازا۔

بہت بار سوچا میں نے اس بارے میں۔ بلکہ مجھے تو آفرز بھی بہت آتی ہیں۔۔۔ لیکن پھر میں نے سوچا اگر میں ایکٹنگ کرنے لگ گیا تو لڑکیاں تو پہلے ہی مجھ پے مرتی ہیں پھر تو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ کے انہوں نے تو خوشی ہی کر لینی ہیں۔ بس مجھے ان لڑکیوں پے ترس آگیا۔۔۔ (یعنی کے انتہائی خوش فہمی کی۔)

اس کی بات مریم کا سر پیٹنے کو دل کیا تھا۔ اپنا نہیں زالاں کا۔
زالاں دفعہ ہو جائوں یہاں سے۔۔۔ وہ سخت لہجے میں بولی۔ سقر نے جتنی نگاہوں سے دیکھتے موبائل پے انگلیاں چلائی۔

اچھا اچھا ٹھیک ہیں۔ جارہا ہو نہیں تمہاری پرائیویسی خراب کرتا۔۔۔ جتا کے کہتے اس نے مریم پے احسان کیا تھا۔

Classic Urdu Material

زالان۔۔ وہ چیخی تھی اور پلیٹ اس کی طرف اچھالی جبکہ وہ جھپاک سے باہر نکل گیا۔ پلیٹ زمین بوس ہوتی ٹوٹ گئی۔

اچھا چلو کھانا کھانو پھر میڈیسن بھی لینی ہے۔ اور مجھے ایک کام سے بھی جانا ہے۔۔ نرمی سے کہتے سفر نے اس کی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروائی۔

(اولیور ٹوٹ) میں Oliver twist وہ اس وقت نیکوپنگ کے مشہور ریسٹورنٹ

بیٹھی تھی۔ سیاہ چیز کے ساتھ سفید اور کوٹ پہنے سیاہ مفلر گلے کے گرد لپیٹا تھا۔ عنابی ہونٹ سرخ لپ اسٹک سے پوشیدہ تھے۔ برائون بال جوڑے میں قید کیے ہوئے تھے جن

سے کچھ شرارتی لٹیں اس کے چہرے پے بکھری تھی۔ ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے وہ اپنی

مغرور نیلی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ بائیں ہاتھ کی انگلیاں ٹیبل پے بجاتی

اب وہ فلور پے تھرکتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ تیسری انگلی میں پہنی ہیرے کی انگوٹھی

چمک رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اولیور ٹوسٹ ریستورنٹ نیکو پنگ کا مشہور ترین ریستورنٹ ہیں۔ یہ پب کے طور پر بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ پورے ریستورنٹ میں زرد مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ ایک جانب دیوار پر اولیور ٹوسٹ کا پوٹریٹ بنایا گیا تھا۔

ماحول میں وائن اور جھنگے تلنے کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ویٹر ہاتھوں میں وائن کے گلاس سے سچی ٹرے لیے ادھر ادھر بھاگتے نظر آ رہے تھے۔ بیک گرائونڈ میں میوزک چل رہا تھا۔ سامنے فلور پر لوگ تھرک رہے تھے۔

تبھی کوئی اس کے سامنے آ کے بیٹھا۔ سبین نے نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔ آنے والا ایلوینو تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
ہائے کیسے ہو۔۔۔ مسکراتے ہوئے سبین نے ہاتھ لہرایا۔

تم نے کیوں بلایا ہے مجھے۔ وہ غصے میں لگ رہا تھا۔
ویسے ہی تم سے ملنے کو دل کر رہا تھا۔ کندھے اچکاتے آرام سے جواب آیا۔

کام کی بات کروں۔

Classic Urdu Material

یونیورسٹی کے پیپرز کس کے پاس ہے۔ گردن ٹیڑھی کرتے سبین نے ایلوینو کے عقب میں دیکھا۔ جہاں ایک کپل بیٹھا ہوا تھا۔

لڑکے نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔

میں نہیں جانتا۔۔

میں نے سنا ہے کہ تمہاری ایک بیٹی بھی ہے۔ جسے تم تلاش کر رہے ہو۔ ویسے اب تمہیں کیسے یاد آگئی اپنی بیٹی کی۔ چہرے پے جھولتی لٹ کو انگلی پے لپیٹتے سبین نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھا۔

تم کیسے جانتی ہو اسے۔۔ ایلوینو نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

ویسے ایلوینو تم دوسروں کی بیٹیوں کے ساتھ اتنا کچھ کرتے ہو۔ اب اپنی بیٹی کو تلاش کر رہے ہو یہ بات کچھ جتنی نہیں۔۔ ٹیبل پے بازوؤں ٹکاتے وہ دوستانہ لہجے میں بولی۔

بکواس بند کرو اپنی۔ ورنہ مجھے زبان بند کرنا بہت اچھی طرح سے آتا ہے۔ ٹیبل پے ہاتھ مارتے وہ سرد لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

اوہ۔۔ اوہ۔۔ میں تو ڈر گئی۔۔ دونوں ہاتھ اوپر کرتے سبین نے ڈرنے کی بھرپور ایکٹنگ کی۔

ویسے ایک راز کی بات بتائوں۔۔ ہاتھ ٹیبل پے رکھتے وہ آگے کو جھکی۔ اور اپنی نیلی آنکھیں اس کی چمکتی آنکھوں میں ڈالی۔۔ "وہ ہیراجو سیال صاحب کے پاس تھا۔" اتنا کہہ کے وہ رکی۔

کیا مطلب تھا۔۔ ایلوینو نے بے چینی سے اسے دیکھا۔

ظاہر سی بات ہے وہ پاسٹ تھا۔ مے بی اب بھی ہوان کے پاس۔۔۔ سبین نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

مجھے پوری بات بتائوں تم کیا جانتی ہو اس ہیرے کے بارے میں۔۔۔ اس کے لہجے میں

بے تابی تھی۔

مجھے جتنا پتہ تھا۔۔ اتنا کہتے وہ کھڑی ہوئی..... وہ میں تمہیں بالکل بھی نہیں بتا سکتی۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے کھڑی ہوئی..... اس کے لیے تمہیں۔۔ وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکی۔۔۔۔ یونیورسٹی کے پیپرز جو اس دن مریم سے

Classic Urdu Material

لیے تھے میرے حوالے کرنے ہو گے۔۔۔ سبین نے دھیرے سے اس کے کان میں سر
گوشی کی تھی۔

ایلوینو نے خونخوار نظروں سے سبین کو گھورا۔ جو پر سکون سی کھڑی تھی۔

تمہیں پتہ ہے میں تمہیں مروا بھی سکتا ہوں۔۔۔ وہ سفاکیت سے بولا۔

شوق سے۔۔۔ لیکن کیا ہے ناتم ایسا نہیں کر سکتے۔ وہ محفوظ لہجے میں بولی۔ جیسے اس کا مزاق

اڑا رہی ہو۔ "جب سوچ لو تو مجھے بتا دینا۔" اس کے کندھے پر تھپکی دیتے وہ شاہانہ چال

چلتی باہر نکل گئی۔ ایلوینو نے غصے سے دانت پیسے اور ہاتھ میں پکڑا گلاس زور سے کچلا کانچ

کے ٹکڑے ہاتھ میں پیوست ہوتے اس کو لہو لہان کر رہے تھے۔ اس کی چمکتی آنکھیں

اس وقت لہورنگ ہو رہی تھی۔

گرینڈ ہوٹل کے ٹاپ فلور کے رائٹل بیڈ روم کی کھڑکیوں سے چھن کے آتی چاند کی روشنی

کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہوا سے کھڑکی پر لٹکے پردے لہرا رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا کے

Classic Urdu Material

جھونکے کمرے کو مزید سرد بنا رہے تھے۔ جب دروازہ دھکیلتی وہ اندر داخل ہوئی۔ خاموشی میں اس کی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز گونج رہی تھی۔ سوچ بورڈ پے ہاتھ مارتے اس نے لائٹس آن کی۔ پورا کمرہ ٹیز دو ہھیاروشنی میں نہا گیا۔

سفید اور کوٹ اتارتے اس کی نظر کھلی کھڑکی پے پڑی۔ پیشانی پے بل ڈالتے وہ کھڑکی کی جانب بڑھی اور اسے زور سے بند کیا۔ اندر آتی ہوا کے سارے راستے بند ہو گئے۔ یہ رائل بیڈ روم دو حصوں میں بنا تھا۔ ایک طرف جدید قسم کا ڈرائینگ روم بنا تھا۔ جہاں سرخ اور سفید خوبصورت صوفے رکھے تھے۔ ڈرائینگ روم کے ساتھ ایک دروازہ باتھ روم اور ایک ڈرائینگ روم میں کھلتا تھا۔ دوسرے پورشن میں ایک جہازی سائز سرخ اور سفید بیڈ رکھا گیا تھا۔ جس کے گرد سفید جھالی کی مسہری بنی تھی۔ دیواروں پے خوبصورت سرخ اور سفید کیلی گرافی کے ڈیزائن بنے تھے۔ ایک جانب گلاس وال تھی جو ٹیرس کی طرف کھلتی تھی۔

ہیلز سے پائوں کو آزاد کرتی وہ ڈرائینگ ٹیبل کی جانب بڑھی۔ فرش پے سرخ اور سفید خوبصورت نرم روئی کے جیسا قالین بچھا ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

کہا سے آرہی ہو۔ کمرے میں بھاری مردانہ آواز گونجی تھی۔ سبین نے اوور کوٹ اتارتے کر سی پے پھینکا۔

بار، پب، ڈانس، بوائے فرینڈ، اور گلوگ۔۔۔۔۔ ہیر پن اتارتے وہ ایک ادا سے بولی۔ برائون بال آبشار کی طرح اس کی پشت پے بکھر گئے۔ وہ اب سیاہ جیز کے ساتھ سفید ریشمی فراک میں ملبوٹ تھی۔

تم نے اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیوں کیا تھا۔ اب کے آواز میں ناراضگی کا عنصر واضح تھا۔

بالکل ویسے ہی جیسے تم نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔ جواباً وہ بھی ترخ کے بولی۔ "ویسے میں تو اسے کس کرنے کا سوچ رہی تھی۔" بیڈ پے گرنے کے سے انداز میں چت لیٹتے وہ مزے سے بولی تھی۔

میں منہ ناتوڑ دیتا اس کا اگر تم ایسا کرتی۔۔۔ وہ غصے سے بولا۔

تو توڑیتے میں نے کونسا روکا تھا تمہیں۔۔۔ وہ محفوظ ہوئی تھی۔ اور کروٹ لیتے بیڈ کے دوسری جانب بیٹھے فواد کو دیکھا۔ جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔

Classic Urdu Material

تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاتی ہو۔۔۔

یہ میرا قانونی حق ہے۔۔۔ کندھے اچکاتے اس نے کمنیاں بیڈ پے ٹکائی۔ اور ہتھیلیوں پے چہرہ رکھا۔

ہنہ۔۔۔۔۔ فواد نے غصے سے ہنکار بھرا۔۔۔۔۔ "ویسے تم اتنی جلدی کیوں آگئے۔" اب وہ محفوظ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ جیسے اس کا غصہ اسے تسکین پہنچا رہا ہو۔

میرا دل کیا اور میں آگیا۔۔۔۔۔ بے نیازی سے کہتے وہ بھی اسی کے انداز میں بیڈ پے لیٹا تھا۔ میرا کام کیا۔۔۔۔۔ سبین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا دونوں کے چہرے ایک دوسرے کے سامنے تھے۔

ایسا ویسا۔۔۔۔۔ ساری بھڑاس نکال کے آیا ہو۔۔۔۔۔ سبین کی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکاتے وہ چہکا تھا۔

مطلب۔۔۔۔۔ سبین کی پیشانی پے بل پڑے۔۔۔۔۔ "مطلب جو تم دونوں بہن بھائی نے میرے ساتھ ظلم کیا تھا۔ فضول شرطیں رکھ کے۔" وہ منہ بسور کے بولا۔

Classic Urdu Material

اچھا پھر۔۔ سبین نے آنکھیں بند کرتے ایک گہرہ سانس اندر کھینچا۔

اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔ ماتھے پر ننھے شبنم کے قطرے چمکے اور پھر وہ گاڑے زن سے بھگتا محل سے چلا گیا۔۔۔ وہ مزے سے بولا۔

تم بہت بڑے ڈرامے باز ہو۔۔۔ سبین نے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی سے ضرب لگائی۔

اچھا تم بتائوں تمہارا کام کہا تک پہنچا۔۔۔ اب وہ تجسس سے اسے دیکھ رہا تھا۔

ایسا ویسا بہت جلد پوری گیم ہمارے ہاتھ میں ہوگی۔ بس اب تمہیں ایک کام کرنا ہے۔

کیا۔۔۔ وہ فوراً بولا۔

تم نے سقر کے گھر جانا ہے۔ کب اور کیسے یہ میں تمہیں بتائوں گی۔ اس نے اپنی چمکتی نیلی

آنکھوں سے فواد کو دیکھا۔ وہ بھی بھرپور طریقے سے مسکرایا۔

Classic Urdu Material

سفر کے بنگلے پر رات دھیرے دھیرے سرک رہی تھی۔ وہ دونوں لائونج میں بیٹھے ہوئے تھے۔

مریم میں نہیں جائوں گا تمہیں چھوڑ۔۔ صوفے پر بیٹھی مریم کا ہاتھ پکڑتے زالان نے التجا کی تھی۔ آنکھیں ضبط سے گلابی پڑ رہی تھی۔

زالان پلیز میری بات کو سمجھو۔ تمہاری جان کو خطرہ ہے یہاں تم چلے جائوں۔۔ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے وہ بھی ملتتی ہوئی تھی۔

میں مر جائوں گا لیکن تمہارے بغیر کہی نہیں جائوں۔ زمین پر دوزانوں بیٹھتے اس نے مریم کی گود میں سر رکھا۔

زالان تم بات کو کیوں نہیں سمجھتے۔ میں نے سارے رشتے کھود دیے ہیں اب تمہیں نہیں

کھونا چاہتی پلیز سفر جیسا کہتا ہے ویسے کر لو۔ جیسے ہی حالات بہتر ہو گے میں تمہیں واپس

اپنے پاس بلا لو گی۔ خود پر قابو پاتے وہ بمشکل بولی تھی۔ ورنہ دل تو اس کا بھی نہیں چاہ رہا

تھا اسے اپنے سے دور بھیجنے کو۔

Classic Urdu Material

مریم تم کیوں نہیں سمجھتی میں اکیلی کو چھوڑ کے کہی نہیں جائوں گا۔۔۔ سر اٹھاتے وہ غصے سے بولا۔

میں اکیلی نہیں ہو ستر میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتا ہے۔ کبھی بھی مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔۔۔ مریم نے اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن میں پھر بھی نہیں جائوں گا۔۔۔ وہ بضد ہوا۔

تم جائوں گے تمہاری وجہ سے ہماری پرائیویسی خراب ہوتی ہے۔۔۔ اس کی ناک دباتے وہ خفگی سے بولی۔

میں پھر بھی نہیں جائوں گا۔۔۔
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میں تمہیں اپنے گھر سے نکال دوں گی۔۔۔ مریم نے دھمکی لگائی۔
میں پھر بھی نہیں جائوں گا۔۔۔ وہ ابھی بھی اپنے موقف پر ڈٹا تھا۔ زالا ان ایک گھنٹے بعد تمہاری فلائٹ ہے اب کوئی بحث نہیں۔۔۔ ہاتھ اٹھاتے وہ سخت لہجے میں بولی۔
مریم۔۔۔ اس نے بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے۔ جب مریم نے اس کی بات کاٹی۔

Classic Urdu Material

زالان دیکھو۔ کیا تم چاہتے ہو میرے ساتھ پھر سے وہی سب ہو۔ اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامتے وہ کرب سے بولی۔

نہیں۔۔۔ وہ تڑپ کے بولا۔

تو بس پھر میری بات مان سقر جہاں کہہ رہا ہے۔ وہاں چلے جانوں۔ اگر تم یہاں رہے تو تم ہماری کمزوری بن جانوں گے۔ اور تمہیں استعمال کر کے وہ پھر سے ہمیں ٹریپ کر لے گا۔۔۔ وہ رندھی ہوئی آواز میں بولی۔

بس دو مہینوں کی بات ہے۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ پھر میں تمہیں کبھی بھی خود سے جدا نہیں کروں گی۔ میرا وعدہ ہے تم سے۔ اس کے ہاتھ پے ہاتھ رکھتے مریم نے وعدہ کیا تھا۔

جواباً زالان نے خاموشی سے سر جھکا لیا۔ اس کی بات کے آگے وہ کمزور پڑ گیا تھا۔ وہ مر کے بھی اپنی بہن کو نقصان پہنچانے کا سوچ نہیں سکتا تھا۔

چلو اب اٹھو۔ تھوڑی دیر میں تمہیں جانا ہے۔ اس کے ہاتھ کو تھپتھپاتے وہ کھڑی ہوئی تھی۔ وہ بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

Classic Urdu Material

تھوڑی دیر بعد وہ ایک سفری بیگ ہاتھ میں پکڑے لائونج میں آیا تھا۔ جہاں مریم کے ساتھ سقر بھی کھڑا تھا۔

پلیز اپنا بہت سارا خیال رکھنا۔ کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کرنا۔ اس کے گلے لگتے وہ رندھی آواز میں بولی تھی۔

تم بھی اپنا خیال رکھنا۔ اور جلدی سے ٹھیک ہو جانا۔ اس کے گرد بازو پھیلاتے زالان نے رندھی آواز میں جواب دیا۔

میں اپنا پورا خیال رکھو گی۔ تم بھی وعدہ کرو۔ اس سے علیحدہ ہوتے مریم نے اپنا ہاتھ اس کے آگے پھیلا یا تھا۔ زالان نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا۔

وہ کھڑکی کے ساتھ سر ٹکائے گم سم سی کھڑی تھی۔ چاند کی روشنی اس کے چہرے پر پڑتی اسے روشن کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اس کے چہرے پے گہرے غم کے سایے لہر رہے تھے۔ بار بار ہونٹوں کو دانتوں سے چباتی وہ مٹھیوں کو کبھی بند کرتی کبھی کھول رہی تھی۔

جب اس کے پیچھے قدموں کے چاپ ابھری تھی۔ بنادیکھے بھی وہ بتا سکتی تھی کہ آنے والا کون ہے۔

کیا ہوا یہاں کیوں کھڑی ہو۔ اس کے برابر کھڑے ہوتے سقر نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ سقر مجھے آس کی فکر ہو رہی ہے۔۔۔ وہ بے بسی سے بولی تھی۔ ہونٹوں پے خون کی بوندیں چمک رہی تھی۔

تم فکر ناکروں۔ وہ بالکل محفوظ ہے۔ اس کے کندھے پے ہاتھ رکھتے سقر نے تسلی دی۔ اور پے لگا خون صاف کیا۔

خود پے ظلم ناکیا کروں۔۔۔ وہ دھیمے مگر سخت لہجے میں بولا تھا۔

کتنے ہی لمحے خاموشی کے نظر ہوئے تھے۔ جسے سقر کی آواز نے توڑا تھا۔

چلو کافی رات ہو رہی ہے۔ صبح ہمیں ہاسپٹل بھی جانا ہے۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا۔ وہ بھمی خاموشی سے اس کی تقلید میں چلنے لگی۔

Classic Urdu Material

ایک اور نیا دن۔۔ ایک اور نئی آزمائش۔۔ ان کا انتظار کر رہی تھی۔ ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کرتے اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔

سب بہتر ہو گا۔۔ اس پے بلیسٹ اوڑھتے وہ مدھم لہجے میں بولا۔ سائیڈ لیمپ آف کرتے وہ بھی دوسری جانب نیم دراز ہوا تھا۔ اپنی اپنی جگہ لیٹے وہ دونوں گہری سوچ میں گم تھے۔

سفر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے وہ خوف زدہ لہجے میں بولی تھی۔ چہرے پے پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمک رہی تھی۔

اونہوں۔۔ میں ہونا۔۔ اس کے ہاتھ پے گرفت مضبوط کرتے سفر نے تسلی دی تھی۔

سفر وہ زالاں کو کچھ نہیں کرے گا۔۔ وہ کسی خوف کے تحت بولی تھی۔

نہیں کچھ نہیں کرے گا۔۔ اسے حصار میں لیتے وہ یقین سے بولا تھا۔

میں آسے نہیں کھونا چاہتی۔۔ اس کے حصار میں وہ سسکی تھی۔ ایک خوف نے مسلسل

اسے اپنے حصار میں لیا ہوا تھا۔ سارے رشتے کھونے کے بعد اب وہ اپنا آخری رشتہ

کھونا نہیں چاہتی تھی۔ اسے کھونے کا خوف ہی اس کی جان نکال رہا تھا۔

Classic Urdu Material

بس رونا نہیں۔۔ اس کا سر سہلاتے وہ مسلسل اسے تسلیاں دے رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کی سسکیاں دم توڑنے لگی تھیں۔ اور پھر کچھ ہی لمحوں میں وہ سو گئی تھی۔ باہر رات قطرہ قطرہ بھیگ رہی تھی۔

نیکو پنک پے اگلی صبح بھیگی ہوئی اتری تھی۔ وقفے وقفے سے بارش برس رہی تھی۔ آسمان پر بادل ٹولیوں میں تیر رہے تھے۔

ہاسپٹل کے روم میں بیٹھے وہ دونوں ڈاکٹر کا انتظار کر رہے تھے۔ بلیک جیکٹ کے ساتھ فان ڈریس پینٹ پہنے وہ کافی پرسکون تھا۔ برائون بال ہمیشہ کی طرح ایک سائیڈ پے جمائے تھے۔ سنہری آنکھیں ہر تاثر سے پاک تھیں۔

اس کے برعکس وہ کافی بے چین سی بیٹھی تھی۔ سکن کلر کا لباس پہنے کندھوں پے سیاہ چادر پھیلائی ہوئی تھی۔ گلابی ہونٹوں پے کھرنڈ جما ہوا تھا۔ جب دروازہ کھولتے ایک ڈاکٹر اندر آتی نظر آئی۔

Classic Urdu Material

سوری میں لیٹ ہو گئی۔ وہ کچھ رپورٹس چاہیے تھی۔ دروازہ بند کرتے وہ معذرت خواہ لہجے میں بولی۔

پلیز آپ یہاں بیٹھے۔۔۔ مریم کا ہاتھ پکڑتے آس ن کمرے میں رکھے بیڈ پے بیٹھایا۔ اور پھر ٹیڈل پے پڑے آلات میں سے اوزار اٹھاتی وہ دوبارہ اس کی جانب بڑھی۔ کمرے میں اب ہلکی زرد روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ کینچی سے پٹی کاٹتے وہ آس کی پٹی کو کھول رہی تھی۔ پٹی کا آخری بل کھولتے اس نے پٹی کو اس کی آنکھوں سے ہٹایا تھا۔

اب آنکھیں کھولے اپنی۔۔۔ پٹی کو پاس رکھے ڈسٹ بین میں پھینکتے ڈاکٹر نے گھور سے

مریم کو دیکھا۔ اس نے دھیرے سے پلکوں کو جدا کیا۔

آپ کو نظر آرہا ہے۔۔؟ ڈاکٹر کی پیشانی پے لکیریں ابھی تھی۔

جبکہ وہ پلکیں جھپک رہی تھی۔۔۔ سقر نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

گرینڈ ہوٹل کی بلند عمارت پوری شان سے آسمان کی طرف سراٹھائے کھڑی تھی۔ آسمان سے برستی بوندیں پول کے پانیوں میں جذب ہو رہی تھی۔

Classic Urdu Material

وہ ایک ٹیبل گے گرد رکھی کرسی پے بیٹھی باہر برستی بوندوں کو دیکھ رہی تھی۔ بارش کی بوندیں گلاس والے اپنے نشان چھوڑتی نیچے گر رہی تھی۔ کافی کا بھاپ اڑانا ٹیبل پر پڑا تھا۔ جس سے وہ چھوٹے چھوٹے سپ لے رہی تھی۔ پنک اور کوٹ کے ساتھ سکُن جینز پہنے، گردن کے گرد سکُن مفلر لپیٹے وہ سحر انگیز لگ رہی تھی۔ گلابی ہونٹوں پے نیچرل لپ گلوں لگایا ہوا تھا۔ برائون بال کھلے چھوڑے تھے۔ وہ ابھی بھی پر سوچ نظروں سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔ جب کوئی اس کی ٹیبل پے آ کے بیٹھا۔ اور ٹیبل پر رکھا سبین کا کافی کا مگ اٹھا کہ ہونٹوں سے لگایا۔

تم اپنا بھی منگوا سکتے تھے۔۔۔ سبین نے خشمگین نظروں سے فواد کو گھورا۔

بڑے بوڑھے کہتے ہیں جو ٹھاپنے سے پیار بڑھتا ہے۔۔۔ ڈھٹائی سے مسکراتے اس نے مگ لبوں سے لگایا۔

بڑھے بوڑھوں نے پیار بڑھانے کے علاوہ میسرز نہیں سکھائے تھے تمہیں۔۔۔ سر جھٹکتے وہ طنزیہ بولی۔

Classic Urdu Material

نہیں انہوں نے کہا سارے میسرز "دی گریٹ سبین" کو آتے ہیں۔ اس لیے تمہیں سیکھنے کی ضرورت نہیں ہیں۔۔۔ شانے اچکاتے وہ لاپرواہی سے بولا۔

ہنہ سبین نے ہنکار بھرتے رخ دوبارہ کھڑکی کی طرف کیا جہاں بارش اب رک چکی تھی۔ کرسی دھکیلتی وہ کھڑی ہو گئی۔

کہا۔۔ فواد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

جہنم میں جانا پسند کروں گے۔۔۔ جواب تنک کے آیا تھا۔

نہیں وہ تمہاری جگہ ہے۔ مجھ جیسے شریف لوگوں کی نہیں۔۔۔ جاؤں جاؤں۔۔۔ نہایت

ادب سے جواب دیا گیا۔

بہت شکریہ کہی تو پیچھا چھوڑا۔۔۔ طنز بھرا شکریہ ادا کیا گیا۔

اونہوں شکریہ کی کوئی ضرورت آفرآل میں تمہارے لیے اتنا تو کر ہی سکتا ہو۔ دوسری جانب فرخ دلی دیکھنے لائق تھی۔ وہ سر جھٹکتی کچھ بھی کہے بنا وہاں سے چلی گئی۔

باہر بارش کے بعد نیلا آسمان دھلا کسی سمندر کے پانی کی طرح شفاف لگ رہا تھا۔ گرے روش پے پانی کے قطرے بکھرے تھے۔ ہیل کی وجہ سے وہ محتاط قدم اٹھاتی چل رہی

Classic Urdu Material

تھی۔ گرینڈ ہوٹل کے عقبی حصے میں نیکو پنگ کے گھنے جنگلات پائے جاتے ہیں۔ یہ ہوٹل شہر سے تقریباً پچیس منٹ کی دوری پر بنایا گیا۔ نیچر سے لطف اندوز ہونے کے لیے لوگ اس جگہ کا رخ کرتے ہیں۔ وہ بھی اس وقت ہوٹل کے عقبی حصے کی جانب جا رہی تھی۔

یہاں زمین اونچی نیچی پہاڑی ڈھلوانوں کی طرح تھی۔ بارش کے پانی نے جگہ جگہ جھل تھل بنایا ہوا تھا۔ اوور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے اس نے اپنا موبائل نکالا۔ ایک درخت سے ٹیک لگائے وہ کسی کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔ خاموشی میں پرندوں کے چہچہانے کی آوازیں گونج رہی تھی۔

ہاں میرا کام ہوا کہ نہیں۔۔۔ سنجیدگی سے کہتے اس نے بالوں کی لٹ شہادت کی انگلی پر لپیٹی۔ بالوں کے ہٹے ہی کان میں پہنے ہیرے چمک اٹھے تھے۔ جیسے سیاہ گھور آسمان پر کھکشاں چمک رہی ہو۔

کب تک نکلیں گے وہ ہاسپٹل سے۔۔۔ مقابل کا جواب سنتے اس کے چہرے پر سختی چھائی تھی۔ صبح پیشانی پر لکیریں ابھری تھی۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے۔۔۔ بہت دھیان سے کرنا یہ کام۔۔۔ جیسا سمجھایا تھا بالکل ویسا کرنا۔۔۔ آس پاس کوئی ناہو جو اس کی مدد کو آسکے۔۔۔ وہ کسی بھی قیمت پے بچنا نہیں چاہیے۔۔۔ گولی سیدھا سینے پے لگنی چاہیے۔۔۔ کوشش کرنا لڑکی کو کوئی نقصان ناہو بس اسے تھوڑا خوفزدہ کر دینا تاکہ وہ مدد کے لیے کسی کو نابلا سکے۔۔۔ ٹھہر ٹھہر کے اس نے تمام ہدایات دہرائی تھی۔۔۔

گڈ۔۔۔ کہتے ہی اس نے موبائل کان سے ہٹاتے دوبارہ اوور کوٹ کی جیب میں ڈالا۔۔۔ گلابی ہونٹوں پے ایک پراسرار مسکراہٹ ابھری تھی۔۔۔ نیلی آنکھیں جھیل کے چمکتے گہرے پانیوں کی طرح چمک رہی تھی۔

۔۔۔ انگلی پے لپٹی لٹ کو جھٹکے سے آزاد کرتی The queen of the castle
وہ شاہانہ انداز میں بولی تھی۔ تیسری انگلی میں پہنی انگوٹھی بھی جگمگا اٹھی تھی۔

فلاپ پلین ہیں۔۔۔ سبین کے عقب میں تاسف بھری آواز ابھری۔
مطلب۔ سبین نے ناگواری سے تیوری چڑھائی۔

Classic Urdu Material

مطلب تمہارا پلین فلاپ ہے۔۔ اسے کچھ نہیں ہونا۔ فواد نے ہاتھ جھلاتے تاسف سے کہا۔

اگر بندے کی شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کر لے۔ وہ تنک کے بولی تھی۔

شکل بھی اچھی ہے۔ اور بات بھی اچھی ہے۔ ہاں تمہیں بری لگی یہ الگ بات ہے۔ بے نیازی سے کہتے اس نے درخت سے ٹیک لگائی۔

چلو دیکھ لے آج رات۔ جب ٹی وی کی مین ہیڈ لائنز ہوگی۔ "مشہور معروف سافٹ ویئر

انجینئر سقرا براہیم کو نامعلوم افراد نے قتل کر دیا۔ یہ قتل ایک سازش تھی یا سوچا سمجھا

منصوبہ کوئی نہیں جان سکا۔ کیونکہ جس جگہ قتل ہوا وہاں کے سٹریٹ کیمرے ایک

عرصے سے خراب تھے۔ "ہاتھ ہوا میں لہراتی وہ پورے اعتماد سے بولی۔

اور اگر وہ نامراتو۔۔۔ فواد نے آبرو اچکائے۔۔۔

اس کی بات پے سبین نے ٹھہر کے اسے دیکھا۔ ہر چیز جیسے رک کے اس کے جواب کا

انتظار کرنے لگی۔ درختوں پے پھڑ پھڑاتے پرندے ایک لمحے کو اپنی اپنی جگہ ساکت

ہو گئے۔ جیسے وہ بھی اس کے جواب کے منتظر ہو۔

Classic Urdu Material

اور پھر اگر اسے پتہ چل گیا کہ یہ سب تم نے کیا پھر۔۔۔ وہ دوبارہ گویا ہوا۔۔

اور پھر جنگل نے دیکھا کہ سبین کے لب دھیرے سے مسکرائے تھے۔ ایک پراسرار
مسکراہٹ۔۔

اور اسے کون بتائے گا کہ یہ سب میں نے کیا۔۔ سبین نے مسکراتے ہوئے بازوؤں سینے پر
لیٹے۔

وہ سقر ہے۔ آگ۔۔ جس کے آگے ہر چیز بھسم ہو جاتی ہے۔ تمہیں لگتا ہے وہ لوگ
تمہارا نام نہیں لے گے۔۔ فواد نے طنز کیا تھا۔

میں نے کب کہا کہ وہ منہ نہیں کھولے گے۔ بالکل کھولے گے۔۔ سبین نے تائیدی انداز
میں سر ہلایا۔۔۔۔۔ "لیکن اس کا جس نے انہیں کال کی۔"

فواد نے نفی میں سر ہلایا۔ "اور یہ کال کس نے کی۔" اس کی ذہانت پر فواد نے دانت پیستے
اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

ایلیونو۔ وہ آنکھوں میں جمک لیے بولی تھی۔ ایسی چمک جو شکار کو دیکھ کے شکاری کی آنکھوں میں ابھرتی ہے۔ پرندوں کے زور زور سے چیخنے کی آوازیں جنگل میں گونج رہی تھی۔ اور وہ متوازن چال چلتی جنگل سے باہر نکل گئی ساری آوازیں پیچھے رہ گئی تھی۔

اٹالین سٹائل کے بنے کچن میں کافی کی بھیننی بھیننی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ پلازمالاٹ کی تیز سفید روشنی نے کچن کو روشن کیا ہوا تھا۔ سرخ اور سفید کمبینیشن کا یہ ایک اٹالین سٹائل کا کچن تھا۔

وہ ایک شیلف کے سامنے کھڑی کافی کوگ میں انڈھیل رہی تھی۔ تیز پنک کلاٹر اور زر شرٹ جس پے مختلف پھول پرنٹ کیے ہوئے تھے۔ وہ پہنے وہ دھلے دھلائے چہرے کے ساتھ تروتازہ صبح کا حصہ لگ رہی تھی۔ گرے بال ہمیشہ کی طرح کندھوں پے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ گلاس ونڈوپے بارش کے قطرے چپکے ہوئے تھے۔ کافی کاگ

Classic Urdu Material

اٹھاتے وہ کچن سے باہر نکل گئی۔ لائونج میں رکھے صوفے پر بیٹھتے اس نے ٹیبل پر رکھا
اخبار اٹھایا۔

کافی کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتے وہ اخبار کی سرخیوں پر نظر دوڑا رہی تھی۔ جب
ٹیبل پر پڑا موبائل رنگ کیا۔ اخبار کو ٹیبل پر رکھتے اس نے کال پک کی۔

گڈ مارنگ سر۔۔ وہ خوشگوار لہجے میں بولی تھی۔ جبکہ گرین آنکھیں بالکل سپاٹ تھی۔
گڈ مارنگ دیوی۔ تم آفس نہیں آئی ابھی۔ تک آج تم نے کیس کی فائنل رپورٹ جمع
کروانی تھی۔۔ سپیکر سے کسی کی سنجیدہ آواز ابھری تھی۔

سر میں نے رپورٹ رات ہی ای میل کر دی تھی۔ آپ چیک کر لے۔ ایک گہرہ سانس
لیتے اس نے آنکھیں بند کی۔ جیسے اپنی ہمت بندھائی ہو۔

اوکے تم کب تک آرہی ہو آفس۔۔ دوسری جانب شاید وہ شخص پر سکون ہو گیا تھا۔

میں آج آفس نہیں آؤں گی۔ مجھے کچھ ضروری کام ہے۔۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ اور
گردن کو زور سے جھٹکا دیا۔ جیسے اعصاب پر چھایا بوجھ کم کرنے کی ناکام کوشش کی ہو۔

Classic Urdu Material

موبائل بند کرتے اس نے ٹیبل پے رکھا۔ ایک دم سے گھٹن کا احساس ہونے لگا تھا۔ پورا وجود تھکن سے ٹوٹ رہا تھا۔ آنکھوں میں کرچیاں سی چبنے لگی تھی۔ گردن پے ہاتھو سے دباؤ ڈالتے اس نے اعصاب کو ڈھیلا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ٹیبل پے پڑی کافی میں سے بھاپ اٹھنا بند ہو چکی تھی۔ وہ بھی ٹھنڈی ہو گئی تھی۔

تم غلط کر رہی ہو۔۔۔ آواز پے اس نے آنکھیں کھول کے دیکھا۔ وہ تیزپنک لباس میں ملبوٹ گرے بالوں اور گرین آنکھوں والی لڑکی تھی۔ جس کی آنکھوں میں ٹوٹے خوابوں کی کرچیاں تھی۔

مہ۔۔۔ میں نے کیا کیا۔۔۔ اس کی زبان لڑکھرائی تھی۔

تم اپنے باپ کو مارنے جارہی ہو۔۔۔ ابھی بھی پوچھ رہی ہو میں نے کیا کیا۔۔۔ وہ لڑکی زور

سے چیخی تھی۔ آنکھوں سے آنسوؤں روا تھے۔

وہ اسی قابل ہے۔۔۔ ویوی کا لہجہ ہارا ہوا تھا۔ جیسے اس کے علاوہ کوئی چارا نہیں۔

Classic Urdu Material

لیکن وہ تمہارا باپ ہے۔۔۔" ہی از یور فادر۔۔۔ وہ باپ جسے تم نے تنہا راتوں میں سسکتے ہوئے بکا راتھا۔۔۔ سامنے کھڑی لڑکی اپنی بات پے زور دیتے تیز لہجے میں کہا۔ جیسے اسے اس کے فیصلے سے ہٹانے کی کوشش کی ہو۔

لیکن وہ ایک ریپسٹ ہے۔۔۔ ہی از آگ کلر۔۔۔ ہو کلز مینی انوسینٹ پیپلز۔۔۔ وہ تھکن سے چور لہجے میں بولی تھی۔ جیسے وہ خود کو یقین دلادلا کے تھک گئی ہو۔

ماں باپ اپنی اولاد کا ہر گناہ معاف کر دیتے ہے۔ تو کیا اولاد انہیں نہیں معاف کر سکتی۔۔۔ اس لڑکی نے ٹانگیں سمیٹتے گٹھنے پے گال ٹکائے تھے۔ جیسے وہ بہت تکلیف میں ہو۔

www.classicurdumaterial.com
supp...
https://www.classicurdumaterial.com/
ایک دفعہ ایک قبیلے کی عورت نے چوری کی تھی۔ اور قبیلے کے لوگ اسے سزا سے بچانا چاہتے تھے۔ اور اس کی سفارش کے لیے نبی پاک کے پاس آئے تھے تو پتہ ہے نبی پاک نے کیا جواب دیا تھا۔

"خدا کی قسم اگر اس عورت کی جگہ میری بیٹی فاطمہ نے چوری کی ہوتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

Classic Urdu Material

جب انہوں نے اپنے کسی رشتے کو چھوٹ نہیں دی تو میں کیوں دو۔۔ قیامت والے دن میں کیا جواب دو گی نبی پاک کو جب وہ پوچھے گے۔ "ویوی ہم نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا تمام مخلوقات پے فوقیت دی۔ تم بھٹک گئی تھی ہم نے تمہیں راستہ دیکھایا۔ تمہارے راستے کا ہر کانٹا باہر نکال پھینکا۔ تمہیں عقل عطا کی تاکہ تم سوچ سکوں، تمہیں رتبہ دیا۔ عہدہ دیا۔ عزت دی۔ اور جب تمہارے امتحان کا وقت آیا تم پیچھے ہٹ گئی۔ تم نے حق اور باطل میں سے باطل کو چن لیا۔ ہم نے تمہارے باپ کے کیے کا بدلہ تم سے نہیں لیا اور تم نے ہم سے وعدہ خلافی کر لی۔۔" وہ جیسے گہری تکلیف سے بولی۔

پھر میں کیا جواب دو گی انہیں۔۔ وہ خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔

"اگر اس وقت انہوں نے مجھے دھتکار دیا تو میں کہا جانوں گی۔۔ اس نے سامنے بیٹھی لڑکی کی طرف دیکھتے سرا سیمگی سے پوچھا۔

میں پناہ دو گی تمہیں۔۔ اس لڑکی نے اپنا جال بچھایا تھا۔

ویوی نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔ ہاتھ کی پشت سے گال رکڑتے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔ اور پھر ایک فلک شگاف تہقہ لائونج میں گونجا تھا۔

Classic Urdu Material

تم دوگی مجھے پناہ۔۔۔ ویوی نے جیسے اس کا مزاق اڑایا تھا۔

ہاں میں دوگی تمہیں پناہ۔۔۔ ولڑکی اپنا نیت بھرے شیریں لہجے میں بولی تھی۔

جس کے پاس خود کے لیے پناہ نہیں ہوگی وہ دے گی مجھے پناہ۔۔۔ ویوی نے جیسے اس کی بات سے حظ اٹھایا تھا۔

اس لڑکی کے چہرے پے برہمی پھیلی تھی۔۔۔ اگر اسے تمہارا پتہ چلا تو وہ تمہیں قتل کر دے گا۔۔۔ وہ لڑکی زہریلے لہجے میں پھنکاری تھی۔

مجھے اپنی حفاظت کرنی آتی ہے۔۔۔ واب پر سکون لگ رہی تھی جیسے دل کا سارا بوجھ ہٹ گیا ہو۔

تم پچھتاؤ گی۔۔۔ لڑکی نے وارنگ دی۔

مجھے منظور ہے۔۔۔ آس نے سختی سے اس لڑکی کی آنکھوں میں دیکھا۔ لڑکی نے نفی میں سر

ہلایا۔ تبھی ڈور بیل بجھی۔ دونوں نے چونک کے دروازے کی جانب دیکھا۔ وہ فوراً گھڑی

ہوئی اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔

Classic Urdu Material

مت جانوں تم بہت پچھتاؤ گی۔۔ لڑکی نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن وہ اس کی آوازیں نظر ایداز کرتی لاک کھول رہی تھی۔ دروازہ کھلنے پے اس نے دہلیز پے کھڑے سیاہ جوتوں کو دیکھا

حیرت کا ای ک شدید ترین جھٹکا لگا تھا اسے۔ بے یقین نظروں سے اس نے سراٹھا کے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔ ایک لمحے کے لیے اسے اپنی بینائی پے شک ہوا تھا۔ کیا وہ خواب دیکھ رہی تھی۔ اس نے پلکوں کو زور زور سے جھپکایا۔ لیکن منظر نہیں بدلا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
وہ دونوں بے چینی سے اس کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔ جو بس پلکوں کو جھپک رہی تھی۔

کیا آپ کو نظر آرہا ہے۔۔ ڈاکٹر نے ایک دفعہ پھر اپنا سوال دہرایا تھا۔
اور وہ جیسے کسی گہرے خواب سے جاگی تھی۔۔ "ایک نظر سقذ کے چہرے پے ڈالتے اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔"

Classic Urdu Material

اور جیسے دونوں کے اٹکے ہوئے سانس بحال ہوئے تھے۔

اچھا یہ کتنے ہیں۔۔۔ ڈاکٹر نے تین آنگلیاں اس کے سامے لہرائی تھی۔ شاید وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔

تین۔۔۔ مریم نے تعجب سے اسے دیکھا۔

اچھا میں نے کونسے کلر کا ڈریس پہنا ہے۔۔۔

برائون۔۔۔ وہ ابھی بھی اس کے بے تکی سوالوں کا مطلب نہیں سمجھی تھی۔

گڈ مطلب آپ کی آنکھیں بالکل ٹھیک ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے خوشگواہی سے دونوں کی طرف

دیکھا تھا۔ دونوں نے مسکرا کے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

ہائے کتے دن بعد اس نے ستر کا چہرہ دیکھا تھا۔ اس کے چہرے پے ڈھیروں دھنک کے

رنگ بکھر گئے تھے۔ آنکھوں کو جیسے ٹھنڈک سی مل گئی تھی۔ بے چین دل کو قرار سائل

گیا تھا۔ مریم کو وہ پہلے سے بھی زیادہ ہینڈ سم لگا تھا۔ "کیا وہ واقعی پہلے سے زیادہ ہیڈ سم ہو گیا

ہے۔ یا صرف مجھے لگ رہا ہے۔" اس کے چہرے پے نظریں دوڑاتے اس نے سوچا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ جو ڈاکٹر کے ساتھ کوئی بات کر رہا تھا اس نے چونک کے مریم کی طرف دیکھا۔ مریم نے گھبراتے ہوئے سر جھکا لیا۔ گرے آنکھوں میں ڈھیر سارے جگنو اتر آئے تھے۔ ایک دم سے زندگی حسین لگنے لگ گئی تھی۔ جیسے کوئی غم کوئی تکلیف باقی نہ رہی ہو۔ اسے اپنے دل میں گدگدی سی ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ ایک سکون سا تھا جو اس اپنی رگوں میں دوڑتا محسوس ہو رہا تھا۔

چلیں۔۔۔ سقر کی آواز پے وہ ہوش کی دنیا میں لوٹی تھی۔ اور نا سمجھی سے اسے دیکھا۔ گرے آنکھیں ایک عرصے بعد سنہری آنکھوں میں جھانک رہی تھی۔ سنہری آنکھوں کی تپش جیسے گرے آنکھوں میں جمی برف کو پگھلا رہی تھی۔ اسے اپنا دل ڈپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ اسے لگا کہ وہ مزید ان آنکھوں میں دیکھے گی تو ہمیشہ کے لیے ان آنکھوں میں قید ہو جائے گی۔ اس نے دھیرے سے پلکوں کی باڑ آنکھوں پے گرائی تھی۔ اور پھر اسے اپنی آنکھوں پے اس کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہوا تھا۔

ایک دم سے اس کے دل کی دھڑکن بے قابو ہوئی تھی۔ لمبے لمبے سانس کھینچتے اس نے اپنا تنفس بحال کیا تھا۔

Classic Urdu Material

میں بہت خوش ہو۔۔۔ اسے اپنے کان کے بہت قریب سرگوشی سنائی دی تھی۔ اس کی گرم سانس اس کے کان کی لو کو چھو رہی تھی۔

میں بھی۔۔ وہ پھولے سانس کے ساتھ بولی تھی۔ اس پلکیں اٹھا کے اسے دیکھا۔ جو ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے لپکتے جذبات کو دیکھ وہ گھبرائی تھی۔ فوراً نظریں جھکا گئی۔

سقریہ ہاسپٹل ہے۔۔ گھبرائے لہجے میں وہ بمشکل بولی۔

میں جانتا ہو۔۔۔ وہ بالکل پرسکون سا پیچھے ہوا۔ اور جیسے اس کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔

چلیں۔۔ اس کے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلاتے اس نے جیسے اجازت مانگی تھی۔ اثبات میں سر ہلاتے اس نے اپنا نازک ہاتھ اس کے مضبوط ہاتھ میں رکھا تھا۔

سیاہ شیشوں والی ہائی روف گیلی سڑک پے ڈرفٹ کرتی تیزی سے بھاگ رہی تھی۔ وہ مبہوت سی باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے ایک چھوٹا سا بچہ پہلی بار باہر کی دنیا کے بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھ رہا ہوں۔ گرے آنکھوں مسلسل شیشیوں سے

Classic Urdu Material

باہر نظر آتی رنگین دنیا کو دیکھنے میں مگن نظر آرہی تھی۔ بارش کے بعد ہر چیز دھلی دھلائی
نکھری نکھری کتنی حسین لگ رہی تھی۔ مریم کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ واقعی یہ سب اتنا
حسین تھا یا صرف اسے نظر آرہا تھا۔

میری نظر سے دیکھو تو یہ سب تم سے زیادہ حسین نہیں ہے۔ سقر کی آواز پے اس نے
چونک کے اس دیکھا۔ جو سامنے سڑک پے نظریں جمائے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔
میں یہ تو نہیں سوچ رہی تھی۔۔۔ مریم نے جیسے اس کی سوچ کی نفی کی تھی۔
میں نے کب کہا کہ تم یہ سوچ رہی ہو۔۔۔ سقر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

پھر تم نے وہ کیوں کہا تھا۔۔۔ اس نے جیسے اصل بات دہرانے سے گریز کیا تھا۔
کیا۔۔۔ اس کے گریز کو دیکھتے وہ انجان بنا۔ اور مسکراہٹ دباتے گہری نظروں سے اسے
دیکھا۔

پتا نہیں۔۔۔ جھنجھلا کے کہتے اس نے رخ دوبارہ کھڑکی طرف کیا۔ جب گاڑی ایک جھٹکے
سے رکی۔ اس کا سر ڈش بورڈ سے ٹکراتے ٹکراتے بچا۔

Classic Urdu Material

کیا ہم یہاں رہتے ہیں۔۔ ایک نظر سامنے کھنڈر نما جگہ کو دیکھتے اس تعجب سے سقر کو دیکھا۔

نہیں۔۔ ایک لفظی جواب دیتے سقر نے گردن موڑتے پیچلی نشست سے کچھ اٹھایا اور پھر سیدھا ہوتا اس کی طرف مڑا۔

اوہ اچھا۔۔ اس کے جواب پے مریم نے ایک پرسکون سانس خارج کیا تھا۔ لیکن سقر کی اگلی حرکت پے اس کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔ ساری خوشی جیسے بھاپ بن کے اڑ گئی۔

سقر یہ جھالی کیوں لگا رہے ہو۔۔ سیاہ کھڑکی پے جھالی کو دیکھتے مریم نے حیرت سے سقر کو دیکھا۔

تاکہ تم باہر نا دیکھ سکو۔۔ دوسری جانب سکون دیکھنے لائق تھا۔
پھر کیا دیکھو۔۔ وہ کسی گہرے صدمے کے زیر اثر بولی تھی۔

مجھے۔۔ مفید مشورے سے نوازا گیا۔

یہ زیادتی ہے۔۔ اس نے احتجاج کیا تھا۔

Classic Urdu Material

جو تم کر رہی تھی وہ زیادتی تھی۔۔۔ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے سقر نے اس کے احتجاج کو نظر انداز کیا تھا۔

تم بہت برے ہو۔۔۔ خفگی سے کہتے مریم نے اپنا ہاتھ کھینچا تھا۔ لیکن مقابل کی گرفت اس کی سوچ سے زیادہ مضبوط تھی۔

تھوڑے دن پہلے کسی نے مجھ سے کہاں تھا تم بہت اچھے ہو۔۔۔ سقر نے جتاتے ہوئے اس کو دیکھا۔

کسی پاگل نے غلط بیانی کی ہوگی۔۔۔ وہ ترخ کے بولی تھی۔ لیکن سقر کے قہقہہ پے اسے اپنی جلد بازی کا احساس ہوا تھا۔ خفت سے سرخ پڑتی وہ سر جھکا گئی۔

اب یہ تو تمہیں پتا ہو گا تم پاگل ہو کہ نارمل۔۔۔ اس کا ہاتھ دباتے وہ شرارتی لہجے میں بولا۔

الحمد للہ بالکل نارمل ہو۔۔۔ پلکوں کی اوٹ سے اسے دیکھتے وہ خفیف سی بولی تھی۔

اچھہ تھوڑی دیر پہلے تم نے خود کو پاگل کہا تھا۔۔۔ وہ مصنوعی حیرانگی سے بولا۔

سقر۔۔۔۔ ناراضگی بھری تنبیہ کی گئی تھی۔

Classic Urdu Material

جی جانِ سقر۔۔ نہایت ادب سے جواب آیا تھا۔

دوپہر نے اپنی سنہری چادر نیکو پنگ پے پوری طرح پھیلائی تھی۔ بادلوں کو پرے دھکیلتا سورج آسمان پے چمک رہا تھا۔ ہلکی مدھم دھوپ ہر چیز پے سنہری سونے کا رنگ چڑھا رہی تھی۔

وہ دونوں پارک میں رکھے سنگی بیچ پے آٹھے سامنے کھیلنے بچوں کو دیکھ رہے تھے۔ دھوپ دنوں پے بڑتی انہیں روشن کر رہی تھی۔

سقر یہ بچے کتنے پیارے ہے۔۔ وہ فرط جذبات سے سقر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولی اور

گرے آنکھوں سے اسے دیکھا۔

لیکن تم سے زیادہ نہیں۔۔ سقر کے جواب پے اس نے خفگی سے اسے دیکھا۔ اور پھر سے رخ بچوں کی طرف کیا۔

Classic Urdu Material

اچھا تمہیں بچے پسند ہے۔۔ کافی دیر بعد وہ پھر سے ساری ناراضگی بلائے طاق رکھے پھر سے اسے دیکھ رہی تھی۔

نہیں۔۔ اس کے جواب پے وہ پھر سے بد مزہ ہوئی تھی۔

پھر تمہیں کیا پسند ہے۔۔ مریم نے جھنجلا کے اسے دیکھا۔

تم۔۔۔ ایک لفظی جواب آیا تھا۔ شاید آج وہ اسے زچ کرنے کے موڈ میں تھا۔

تم سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔۔۔ زچ ہوتے و پھر سے رخ موڑ گئی۔

پاکستانی بیویاں شوہر کی نظریں التفات کے لیے ترستی ہے۔۔۔ مسکراہٹ دباتے اسنے پھر

سے مریم کو چھیڑا تھا۔

سفر تم پے بھی زالاں کا سایہ ہو گیا ہے۔۔۔ صدمے سے اس کا منہ کھلا تھا۔

میں نے ایک لوجیکل بات کی تھی۔۔۔ سقر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

جی نہیں پاکستانی ہی نہیں ساری بیویاں ایسی ہی ہوتی ہے۔۔ مریم نے بے رحمی سے اس کی

لوجک کو رد کیا تھا۔

Classic Urdu Material

یعنی کے میں سمجھو تم بھی میری نظرات التفات کو ترستی ہو۔۔۔ اس کی طرف جھکتے سقر نے شرارت بھری مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔

جی نہیں غلط فہمی ہے آپ کی۔۔۔ اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

ابھی تم نے ہی کہا کہ ساری بیویاں ایسی ہی ہوتی ہے۔۔۔ اس کی بات پے وہ لاجواب ہوئی تھی۔ اپنی خفت کو مٹانے کو وہ رخ موڑ گئی۔

کہا جا رہی ہو۔۔۔ اسے اٹھتا دیکھ سقر نے اس کا ہاتھ پکڑا۔

مجھے اس بچی کے پاس جانا ہے۔۔۔ معصومیت سے کہتے اس نے ایک چھوٹی بچی کی طرف

اشارہ کیا۔ جو گھاس پے رینگ رہی تھی۔ اس کے پاس ہی ایک بڑی عمر کی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ شاید وہ اس کی نینی تھی۔

اچھا چلو۔۔۔ سقر کو شاید اس پے رحم آ ہی گیا تھا۔ اس لیے فوراً سے مان گیا۔

وہ خوشی سے اچھلتی اس لڑکی کے سر پے پہنچی تھی۔ اور اب اسے بازوؤں میں بھرے چٹا

چٹ پیار کر رہی تھی۔ کبھی اس کے ہاتھ چومتی پو کبھی اس کے گال۔ ہلکا سا نقاب نیچے

Classic Urdu Material

سرکائے صرف اس کے ہونٹوں تک چہرہ نظر آ رہا تھا۔ دھوپ کی کرنیں آس کے چہرے کو روشن کر رہی تھی۔

کبھی مجھے بھی دیکھ کے اتنا خوش ہوئی ہو۔ اس کے چہرے پر بکھری خوشی کو دیکھ کے سقر نے شکوہ کیا تھا۔

نہیں۔۔۔ فٹ سے جواب آیا تھا۔

سقر اسے ہم ساتھ لے جائے۔ یہ بہت پیاری ہے۔۔ پیاری بھری نظروں سے دیکھتے اس نے معصوم سی فرمائش کی تھی۔

اور پھر اس پیاری کے گھر والوں نے کو پس لے کے ہمارے گھر آ جانا ہے۔۔ سقر نے اس کی معصوم خواہش پر برفیلا پانی پھینکا تھا۔

تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔۔ وہ باقاعدہ ایمو شنل ہوئی تھی۔

بالکل کر سکتا ہو۔ ہم اپنی ایسی بیٹی پیدا کر لیتے ہے۔ اور میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا

ہو وہ اس سے بھی زیادہ پیاری ہوگی۔ اس کی طرف جھکتے سقر نے اس کے کان میں

سرگوشی کی تھی۔ اس کی بات پر اس کے گال دھک اٹھے تھے۔ سٹیٹاتے ہوئے اس نے

Classic Urdu Material

نظریں جھکائی۔ جبکہ وہ بچی گرفت ڈھیلی ہونے پے اب پھر سے خرگوش کی طرح گھاس پے رینگ رہی تھی۔

پھر کیا خیال ہے۔۔ اس بارے میں۔۔ اس کا نقاب درست کرتے سقر نے دلچسپ نظروں سے اسے دیکھا۔ جبکہ وہ شرم سے نظریں جھکا گئی تھی۔ موبائل کے رنگ ہونے پے سقر نے ناگواری سے موبائل کوٹ کی جیب سے نکالا۔

ہاں بولو۔۔۔ اپنے مخصوص سر دلچے میں بولا تھا۔ جبکہ اسے موبائل پے مصروف دیکھ مریم نے شکر ادا کیا تھا۔ اس کی جان بچ گئی۔

کب۔۔۔ اس کی پیشانی پے لکیزیں ابھری تھی۔ لہجہ پہلے سے بھی سخت ہوا تھا۔ مریم کا ہاتھ پکڑتے اس نے باہر کی جانب قدم بڑھائے۔

ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں۔۔۔ عجلت میں کہتے اس نے موبائل جیب میں رکھے۔ گاڑی میں بیٹھتے اس نے گاڑی فل سپیڈ پے چھوڑی تھی۔ چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔ لیکن وہ پھر بھی سمجھ گئی تھی کہ وہ اس وقت غصے میں ہے۔ اس لیے خاموشی سے سر جھکا گئی۔

Classic Urdu Material

وہ ایک کھنڈر نما عمارت تھی۔ بھوری لکڑی سے بنی مخروطی چھت کافی حد تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھی۔ تیسری منزل کی بنی بوسیدہ سی لکڑی سے بنی کھڑکی کے پاس وہ دور بین ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بیڑا سا کھڑا تھا۔ جیسے اس کے لیے یہ ساری سچویشن سے سخت اکھڑا اکھڑا لگ رہا تھا۔

نائوٹس شوٹائٹ۔۔۔ دور سے نظر آتی پتلی بل کھاتی سڑک پے دوڑتی گاڑی کو دیکھتے وہ پر جوش سی بولی تھی۔ اس وقت وہ ایک ایسے بچے کی طرح لگ رہی تھی۔ جو صبح سے اپنے پسندیدہ شو کا انتظار کر رہا ہو اور اب اس کا شو سٹارٹ ہونے والا ہو۔ اور اب وہ یہ شو کسی صورت مس نہیں کرنا چاہتا ہو۔

نواد نے بیڑاری سے کندھے اچکاتے دور بین آنکھوں کے سامنے لگایا۔ فلحال اس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

جبکہ سبین کے چہرے کی خوشی دیدنی تھی۔

گاڑی بل کھاتی سڑک پے ڈرفٹ کرتی آگے بڑھ رہی تھی۔ جب آگے قطار میں کھڑے تین لوگوں کو دیکھ کے اس نے ایک جھٹکے سے بریک لگائی تھی۔

Classic Urdu Material

واٹس پر ابلم۔۔ شیشہ نیچے کرتے اس نے سرد لہجے میں پوچھا تھا۔

کم آؤٹ آف دی کار۔۔ ان میں سے ایک حبشی شخص تیز لہجے میں بولا تھا۔

سقر نے ایک نظر آن تین اونچے لمبے حبشیوں پے ڈالی۔ اور گاڑی کا دروازہ کھولا۔

سقر۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتے وہ خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔ نجانے کیوں اسے ایک خوف

محسوس ہوا تھا

ڈونٹ وری میں ہونا۔ اس کے ہاتھ تھکتے اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ

سے نکالا تھا۔ مریم کا ہاتھ بے جان سا ہو کے نشست پے گرا تھا۔

باہر نکلتے اس نے گاڑی کا دروازہ بند کیا۔ اور سینے پے بازو لپیٹتے آبرو اچکائے۔

(اس پے حملہ کرنے کی بالکل بھی کوشش نہ کرنا۔ سیدھا گولی چلانا۔۔ کھنڈر نما عمارت

میں کھڑی سبین نے کان میں لگے آلے میں ہدایت کی تھی۔)

ان میں سے شخص نے گن لوڈ کرتے سقر کی طرف رخ کیا۔

Classic Urdu Material

اس آدمی کی حرکت پے سقر نے پر تپش نظروں سے اسے گھورا۔ ہونٹوں پے تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔

وہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکلی۔

مریم اندر بیٹھو۔۔۔ وہ تیز لہجے میں غرایا تھا۔ جبکہ وہ بس خوفزدہ نظروں سے اس شخص کو دیکھتی تو کبھی سقر کو۔۔

(شوٹ ہم۔۔۔۔۔ دور بین پے گرفت مضبوط کرتے وہ تیز لہجے میں بولی تھی۔ فواد نے ناگواری سے گردن موڑ کے اسے دیکھا۔ جیسے اس کی حرکت پسند نا آئی ہو۔)

آئی سیڈ گوان سائیڈ۔۔۔۔۔ وہ پہلے سے بھی تیز لہجے میں دھاڑا تھا۔ جبکہ وہ بس خوفزدہ سی اس شخص کے ہاتھمیں پکڑی گن کو دیکھ رہی تھی۔ جس سے دس نے سقر کے سینے کا نشانہ لیا تھا۔

(شوٹ ہم۔۔۔۔۔ وہ پہلے سے تیز لہجے میں بولی۔۔ فواد نے بے چینی سے پہلو بدلتے سقر کو دیکھا جس کا سارا دیہان دوسری جانب کھڑی مریم پر تھا۔)

سقر۔۔۔ اس شخص سے نظریں ہٹاتے وہ اس کی جانب بڑھی تھی۔

Classic Urdu Material

جب وہ زور سے دھاڑے۔۔۔ "میری بکواس کی سمجھ نہیں آتی تمہیں۔"

مریم نے ایک نظر اسے دیکھتے دوسری نظر اس شخص کو دیکھا جس نے سقر کے سینے کا نشانہ باندھا تھا۔ اسے اپنا دل مٹھی میں جھکڑتا محسوس ہوا تھا۔ یک دم فضا میں فائر کی آواز گونجی تھی۔ اس کے حلق شگاف چیخ ابھری تھی۔ اس نے پھٹی پھٹی نظروں سے زمین پر بہتے خون کو دیکھا ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا۔ اسے اپنے جسم سے جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔ نفی میں سر ہلاتی وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی تھی۔ اس کا دل جیسے کسی گہری کھائی میں ڈوبتا چلا گیا۔

ایک اور فائر کی آواز پر اس نے سختی سے آنکھوں کو بند کیا۔ تبھی ایک اور فائر ہوا اور کسی کے زمین پر گرنے کی آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔

اپنے بازوؤں پر ایک انجانے لمس کو محسوس کرتے اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولی۔ وہ حبشی آدمی اسے خطرناک نظروں سے گھورتے کھینچ رہا تھا۔

(لیو دا گرل اینڈ گو۔۔۔ سبین نے اس شخص پر فوکس کرتے تیز آواز میں کہا۔ اس کے چہرے ہلکی بے چینی کے آثار نظر آرہے تھے۔)

Classic Urdu Material

ایک نظر ارد گرد پے ڈالتے اس شخص نے کان میں لگا آلہ کہی دور اچھالا تھا۔ اور اس کی کلائی پے گرفت مضبوط کرتے گاڑی ی جانب بڑھا۔

(سین نے بے یقینی سے فواد کی طرف دیکھا۔ جس کی آنکھوں میں واضح زخمی پن تھا۔ پھر دور بین پے نظریں ٹکاتے اس نے خاموشی سے سر جھکایا۔ کان میں لگا آلہ اتارتے اس نے جوتے کے نیچے کچلا تھا۔)

وہ متحیر سی نظروں سے اپنے سامے کھڑے شخص کو دیکھ رہی تھی۔ اور پھر آنکھوں میں حیرت کی جگہ غصے نے لے لی تھی۔ اس نے غصے سے دروازہ بنا کیا لیکن اس سے پہلے کے وہ دروازہ بند کرتی سامنے کھڑے شخص نے اپنا پاؤں دروازے میں رکھتے اس کی کوشش کو ناکام کیا تھا۔

ویوی میری بات سنو۔۔۔ وہ شخص تڑپ کے بولا تھا۔

Classic Urdu Material

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی۔ تم جانوں یہاں سے۔۔۔ اس کے لہجے میں نفرت تھی۔

پلیز بس ایک دفعہ۔ میں بہت شرمندہ ہو۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ اس شخص کے لہجے میں پچھتاوا تھا، شرمندگی تھی، دکھ تھا، کرب تھا۔۔۔

اور یہی تو خواہش تھی اس کی وہ اس شخص کو اس حال میں دیکھے۔

اوہ ریلی۔۔۔ ویوی نے طنزیہ آبرو اچکائے تھے۔۔۔ ہونٹوں پر ایک تمسخرانہ مسکراہٹ ابھری تھی۔ جبکہ آنکھوں میں زخمی پن اتر ا تھا۔

ہاں۔۔۔ وہ ندامت سے سر جھکا گیا۔ اس کے جھکے سر نے ویوی کو تکلیف دی تھی۔ وہ لہیز

چھوڑتی وہ اندر کو بڑھ گئی۔ جہاں خالی لائونج اس کا انتظار کر آرہا تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھاتا اس کے پیچھے چل دیا۔

صوفے پر بیٹھتے ویوی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ "جلدی کہو جو کہنا ہے

۔ میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔" بیزاری سے کہتے اس نے وال کلاک پر نظر دوڑائی۔

میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہو۔۔۔ میں بہت شرمندہ ہوا اپنے کیے پر۔۔۔

Classic Urdu Material

میں نے معاف کیا۔۔ وہ پر سکون سی بولی تھی۔۔۔ "اب تم جا سکتے ہو۔" انگلی سے دروازے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

میں ایک دن بھی تمہارے بغیر سکون کا نہیں گزار سکا۔ ہر پل ہر لمحہ تمہاری یاد میرے ساتھ جڑی رہی تھی۔۔۔ میں چاہ کر بھی تمہیں اپنے دل سے نہیں نکال سکا۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ اس کے لفظوں میں دکھ تھا تکلیف تھی پچھتاوا تھا۔۔۔

احراز آسماعیل تمہیں مجھ سے کیا چاہیے یہ بتاؤ تم۔۔۔ سینے پر بازو لپیٹتے اس نے طنزیہ آبرو اچکائے۔

مجھے کچھ نہیں چاہیے میں سچ میں بہت شرمندہ ہو۔ میں دوبارہ تمہاری طرف قدم بڑھانا چاہتا ہو۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آس تھی امید تھی۔

لیکن مجھے بالکل بھی تمہاری ضرورت نہیں۔۔۔

لیکن مجھے تو ہے۔ ہماری محبت کو پلیز ایسے نا کہو۔۔۔ وہ فوراً اس کے قدموں میں بیٹھتے بولا۔

Classic Urdu Material

کو نسی محبت۔۔۔ مجھے تو کوئی محبت یاد نہیں۔۔۔ وہ ظالم شہزادی کی طرح پتھر کی مورت بنی بیٹھی رہی۔ اس کے اعتماد پے ایک لمحے کو احراز کو اپنا اعتماد ڈگمگاتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

میں ور قسم کے ازالے کو تیار ہو۔۔۔ اگلے ہی پل وہ سنبھل کے بولا۔

لیکن مجھے کوئی ازالہ نہیں چاہیے۔۔۔ سخت لہجے میں کہتے اس نے نظریں چرائی تھی۔ دل کے کسی کونے نے دہائی دی تھی۔ لیکن وہ نظر انداز کر گئی۔

یہی بات تم میری آنکھوں میں دیکھ کے کہو۔۔۔ احراز نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے اس کی کمزوری پکڑی تھی۔

تو پھر سنو احراز اسماعیل۔ میں تم سے محبت نہیں کرتی۔ سنا تم نے میں تم سے محبت نہیں

کرتی۔۔۔ جانتے ہو کیوں۔۔۔ نفرت سے کہتے ویوی نے ایک نظر اس کی آنکھوں میں

دیکھا۔ جہاں تیر ہی تیر سمٹ آیا تھا۔۔۔ وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکی۔۔۔ "جو شخص اپنے

ماں باپ کا نہیں ہو سکا وہ میرا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔" اس کے لفظوں نے احراز کے قدموں

تلے زمین کھینچی تھی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے بس اسے دیکھے گیا۔۔۔

Classic Urdu Material

"یہ حیرانگی کیوں۔۔" ویوی نے انگلی سے اس کے چہرے کی طرف اشارہ کیا
۔۔۔ "سب کچھ تمہیں پتہ تھا لیکن تم اتنے بے غیرت نکلے کے اپنے ماں باپ کو بھی نا
بخشا۔۔ اور اپنی بہن اس معصوم کے ساتھ اتنا کچھ کروا کے بھی سکون نہیں ملا جو ابھی
بھی اس کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ صرف اس لیے کہ تمہیں اپنے باپ سے محبت نہیں
ملی۔۔" ویوی نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا۔

"اگر تمہیں مانتی محبت کی طلب تھی تو تم پاکستان جاسکتے تھے ان کے ساتھ۔ لیکن نہیں تم
گناہوں کے دلدل میں اس حد تک دھنس چکے تھے۔ کہ تمہیں انتقام اور نفرت کے سوا
کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔ تم نے اپنا نقصان خود کیا۔ جانتے ہو قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کیا
فرماتا ہے۔۔"

"اور ہم نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔ اور
ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔" (سورہ البقرہ: ۷۷)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدید خواہش تھی کہ سب مسلمان ہو جائیں اور آپ
کوشش بھی کرتے تھے۔ لیکن اللہ نے فرمایا کہ ایمان ان کے نصیب میں ہی نہیں ہے۔ وہ

Classic Urdu Material

چند مخصوص لوگ ہے جن کے دلوں پے مہر لگ چکی تھی۔ (جیسے ابو لہب اور ابو جہل وغیرہ) ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ سے بے شمار لوگ مسلمان ہوئے۔ حتہ کے پورا جزیرہ عرب اسلام کے سایہ عاطفت میں آگیا۔ یہ ان کے عدم ایمان کی وجہ بیان کی گئی ہے۔ کہ چونکہ کفرہ معصیت کے مسلسل ارتکاب کی وجہ سے ان کے دلوں سے قبول حق کی استعداد ختم ہو چکی ہے۔ اور ان کے کان حق بات سننے کے لیے آمادہ نہیں اور ان کی نگاہیں کائنات میں پھیلی ہوئی رب کی نشانیاں دیکھنے سے محروم ہے۔ تو وہ ایمان کیسے لاسکتے ہے۔ ایمان تو انہی لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔ جو اللہ کی دی ہوئی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔ اور ان سے معرفت کردہ کار حاصل کرتے ہیں۔"

اس کی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا تھا (تم جیسی گھٹیا لڑکی پے میں تھو کنا بھی پسند نہیں کرتا۔ جس کا دین سے دور دور تک کوئی لینا دینا ہی نہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کے چہرے پے پھنکارہ تھا۔)

Classic Urdu Material

"جب مومن ایک گناہ کرتا ہے اس کے دل پے ایک سیاہ دھبا بن جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کر کے گناہ سے باز آجائے تو اس کا دل صاف شفاف ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر وہ توبہ کی بجائے گناہ پر گناہ کرتا جائے تو نقطہ سیاہ پھیل کر اس کے پورے وجود پے چھا جاتا ہے۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہی وہ لوگ ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے۔" ان کے کرتوتوں کی وجہ سے ان کے دلوں پے زنگ چڑھ گیا۔ (المطفین: ۱۴) اس کیفیت کو قرآن نے "ختم" (مہر لگ جانے) سے تعبیر فرمایا ہے۔ جو مسلسل ان کے بد اعمالیوں کا منطقی نتیجہ ہے۔"

اس کے کانوں میں ایک اور آواز گونجی تھی۔ (تمہاری جیسی غلیظ لڑکی میری گرل فرینڈ کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے۔ جس کا پورا وجود گناہوں میں ڈوبا سیاہ ہو گیا ہو۔ تم نے سوچا بھی کیسے۔۔۔ اسے دھکا دیتے وہ بلند چوٹیوں پے بیٹھا اسے بے آبرو کر گیا تھا۔) ویوی نے گیلی آنکھوں سے احراز کی تھیر زدہ آنکھوں میں دیکھا جس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔۔

Classic Urdu Material

"اور تم نے سوچا بھی کیسے میں ایک گناہوں میں ڈوبے سیاہ وجود سے محبت کروں گی۔" اس کے چہرے کو دیکھتی نفرت سے پر لہجے میں بولی تھی۔

وہ عجیب نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ ویوی کو اپنے گرد خطرہ پھیلتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

"میں نے کہا تھا نا تم سے، تم پچھتاؤں گی۔۔۔" وہ لڑکی رندھی آواز میں بولی اور اپنی سبز گیلی آنکھوں سے ویوی کو دیکھا۔

ویوی نے چونک کے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ دروازے کے ساتھ کھڑی وہ زخمی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ ویوی نے سر جھٹکا۔

"اس کی باتوں میں نا آنا۔۔۔ یہ دھوکے باز ہے۔۔۔ یہ کسی مقصد کے تحت آیا ہے۔۔۔" ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رکڑتے وہ لڑکی پھر سے چلائی۔ ویوی نے اسے نہیں

سنا وہ بس احراز کو دیکھ رہی تھی۔ جو یک ٹک پلکیں جھپکائے بنا اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو تم مجھے معاف نہیں کروں گی۔۔۔" احراز نے جیسے اس سے سوال کیا تھا۔

"میں تمہیں معاف کر چکی ہوں۔" وہ جیسے بیزار ہوئی تھی۔ گردن ٹیڑھی کرتے اس نے دہلیز پے کھڑی لڑکی کو دیکھا۔ جس کے ماتھے سے خون کی بوندیں گرتی ماربل کے فرش کو

Classic Urdu Material

رنگ رہی تھی۔ ویوی نے گردن گھماتے احراز کو دیکھا۔ جس نے پھرتی سے اپنے عقب سے چاقو نکالا تھا۔ اور پھر اس زخمی لڑکی نے دیکھا تھا۔ احراز سے بھی زیادہ پھرتی سے ویوی نے اس کو اپنے شکنجے میں لیا تھا۔ اس کا ہاتھ پے ضرب لگاتے ویوی نے چاقو دور اچھالا۔ جب احراز نے اس کے چہرے پے وار کرتے اسے خود سے دور دھکیلا تھا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے ہٹی۔۔۔ اس نے گردن موڑے اس لڑکی کو دیکھا جس کے کندھے سے خون کی پھوار برس رہی تھی۔

احراز نے اس کے چہرے پے ایک اور گھونسا مارا جب ویوی نے جھکتے ہوئے اس کی کوشش ناکام کی اور اپنی ٹانگ اس کی ٹانگ میں پھنساتے اسے نیچے گرایا تھا۔ وہ کمر کے بل نیچے گرا

وہ لڑکی چلتی ہوئی اس کے پاس جب اس کے پیٹ سے خون کا فوارا پھوٹا تھا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی گھٹنوں کے بل گری۔ "بھاگ جائوں یہاں سے۔" وہ درد سے کرا رہی تھی۔ ویوی نے نفی میں سر ہلایا۔

Classic Urdu Material

اس سے پہلے کے وہ اٹھتا ویوی نے ایک کک اس کے چہرے پے ماری۔ ہونٹوں کے کنارے سے نکلتا خون انگلی کی پوروں سے صاف کرتے احراز نے خونخوار نظروں سے ویوی کو دیکھا اور ایک جھٹکے سے اس کا پائوں کھینچا تھا۔ گھسیٹنے سے اس کا سر بری طرح ٹیبل سے ٹکرایا خون کی بوندیں ماربل کے سفید فرش پے سرخ رنگ بکھیر رہی تھی۔ ویوی بھاگو یہاں سے۔۔۔ "وہ لڑکی پیٹ پے ہاتھ رکھتی زور سے چلائی تھی۔ ویوی کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

"ہیرہ کہا ہے۔۔۔" اس کے بال اپنی مٹھی میں جھکڑتے وہ زور سے چلایا تھا۔ ویوی نے کراہ کے اسے دیکھا۔ یہ وہ چہرہ تھا جس سے اس نے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کی تھی۔ لیکن کہتے ہے ناہم جس سے جتنی محبت کرتے ہیں بعض اوقات وہی ہمیں سب سے زیادہ نقصان پہنچا جاتا ہے۔ ایک لمحے کے لیے اس نے خود کو کمزور پڑتا محسوس کیا تھا۔ لیکن اگلے ہی پل اس نے خود کو مضبوط کرتے اس کے شکنجے سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کی۔

Classic Urdu Material

چھوڑ مجھے۔۔۔ اس کی گرفت میں مچلتی وہ زور سے چلائی تھی۔ اس کی حالت پے احراز
نے قہقہہ لگایا۔ جیسے اس کی بے بسی سے حظ اٹھا رہا ہو۔

"میں مرجائوں گی۔ لیکن تمہیں کچھ نہیں بتائوں گی۔۔۔" وہ نفرت سے پھنکاری
تکلیف سے آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

"تمہارے تو اچھے بھی بتائے گے۔۔۔" یہ کہتے اس نے چاقو زور سے اس کے کندھے میں
گھونپا تھا۔ وہ تکلیف سے چلا اٹھی۔ خون کی پھوار اس کے کندھے سے نکلتی فرش کو رنگ
رہی تھی۔ درد کی شدید لہر اس کے پورے جسم میں سرایت کر رہی تھی۔

"بولو اب۔۔۔" اس کے پسینے سے تر چہرے پے چاقو سے لکیر کھینچتے وہ محفوظ کن لہجے میں
بولے۔

"تم بے شک مجھے مار دو میں پھر بھی نہیں بتائوں گی۔۔۔" گہرے گہرے سانس لیتے وہ
بمشکل بولی۔

Classic Urdu Material

بالکل اپنے باپ پے گئی ہو۔۔ وہی اکڑ۔۔ وہی غرور طنطنہ۔۔ اس کے بالوں کو جھٹکا دیتے وہ دھیرے سے مسکرایا۔ ایک لمحے کو اس کا دیہان بھٹکا تھا۔ اور اسی لمحے کا فائدہ اٹھاتے ویوی نے پھرتی سے چاقو اس سے چھنتے احراز پر حملہ کیا۔

اور تبھی کسی نے تیزی سے اس کی پیٹھ میں چاقو کھونپا تھا۔ ایک فلک شگاف چیخ اس کے ہونٹوں پے دم توڑ گئی تھی۔ آنکھوں کی پلیاں جیسے پٹھنے کے قریب تھی۔ کمر سے نکلتا خون فرش پے گرتا بے مول ہو رہا تھا بالکل ویسے ہی جیسے وہ بے مول ہوئی تھی۔ چاقو والا ہاتھ بے دم ہو کے نیچے گرا۔ اور اگلے ہی لمحے کسی نے اسے اپنی جانب پلٹتے اس کے پیٹ میں چاقو کھونپا۔ ویوی نے متحیر نظروں سے اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔ وہ شخص اور کوئی نہیں اس کا باپ تھا۔ جس کی وجہ سے اس نے ساری زندگی محرومیوں میں گزاری تھی۔ یہ دونوں لوگ اس کی زندگی میں سب سے عزیز تھے۔ اور یہی دو لوگ اس کی زندگی کے دشمن بنے تھے۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی زمین پے گری۔ پورا فرش اس کے خون سے رنگ چکا تھا۔

Classic Urdu Material

"کچھ لوگ بہت بد نصیب ہوتے ہیں۔ پیدا ہونے سے لے کر مرنے تک وہ ساری زندگی محرومیوں میں گزارتے ہیں۔ انہی رشتوں کے ہاتھوں بار بار زخمی ہوتے ہیں جن سے سب سے زیادہ محبت ہوتی ہے۔ کیونکہ محبت کا دوسرا نام ہی دھوکا ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ دھوکا محبت کے نام پر دیا جاتا ہے۔"

وہ بھی انہی بد نصیبوں میں شمار ہوئی تھی۔ اس کا بے جان وجود زمین پر پڑا تھا۔ اور وہ دونوں اس کے اپارٹمنٹ کی تلاشی لے رہے تھے۔ سامنے چلتی سکرین پر سویدن کی سب سے بڑی خبر چل رہی تھی۔ دونوں نے پھٹی پھٹی نظروں سے سامے چلتی خبر کو دیکھا جہاں ان دونوں کی تصاویر چل رہی تھی۔ ایک نیوز اینکر چیخ چیخ کے کچھ بول رہی تھی۔ احراز نے ریموٹ اٹھاتے آواز اوپچی کی تھی۔ اور پھر جو ناہوں نے سنا تھا وہ دونوں کے قدموں تلے زمین کا لٹنے کو کافی تھا۔ وہ اپنا کام کر چکی تھی۔

"مارکرز سمانتھا جواب ایلوینو کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وانڈرورلڈ کا سب سے بڑا کریمینل ہے۔ ہماری ڈیٹیکٹو یو کی حالیوں رپورٹ کے مطابق ریپ کیس میں ملوث ہونے والا شخص کوئی اور نہیں یہی ہے۔۔۔ اس کے علاوہ بھی اس کے کتنے کالے کام ہیں جو اس نے

Classic Urdu Material

دنیا سے چھپائے ہوئے تھے۔ ان سب کے ثبوت آج صبح ہیڈ کوارٹر موصول ہو چکے
ہے۔"

نیوز اینکرا بھی اور بھی کچھ کہہ رہی تھی۔ جب اس نے زور سے ریموٹ ایل ای ڈی میں مارا
۔ تبھی باہر پولیس کے سائرن کی آواز سنائی دی۔ وقت کے فرعونوں کی پکڑ کا وقت شروع
ہو چکا تھا۔ زمین پے پڑے بے جان وجود کو پھلانگتے وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے۔۔

اس کا سارا دیہان دوسری جانب کھڑی مریم کی طرف تھا۔
تبھی اس شخص نے ٹریگر پے دبائو بڑھایا۔ ایک سرسراتی ہوئی گولی بندوق کی نال میں
سے نکلتی اس کے سینے کی طرف چلی۔ وہ تیزی سے سائیڈ پے ہوا اور وہ گولی اس کے
بازوؤں کو چھوتی ہوئی گزر گئی۔ خون کی دھار اس کے بازوؤں سے بہتی فرش پے گر رہی
تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ شخص اگلا فائر کرتا وہ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دو گولیاں
اس کے حلق میں اتاری تھی۔ ان میں سے ایک شخص فوراً ستر پر حملہ کرنے کو آگے بڑھا

Classic Urdu Material

۔ جب سقر نے اس کے گٹھنے پے فائر کیا۔ جبکہ دوسرا شخص مریم کو گھسیٹنا گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔

یہ سب سبین کے پلین میں شامل نہیں تھا۔ یعنی کوئی اور بھی تھا جو اس سے بھی زیادہ شاطر تھا۔

(ہوٹل چلو۔۔۔ پیشانی پے چمکتے قطروں کو صاف کرتے وہ تیزی سے بولی تھی۔۔)
کس نے بھیجا ہے تمہیں۔۔۔ اس شخص کو بالوں سے جھکڑتے وہ غرایا تھا۔
"میں نہیں جانتا۔" اس شخص کے سیاہ چہرے پے خوف پھیلا تھا۔۔

"تو تم ایسے نہیں بولو گے۔" شعلیں اگلتی آنکھوں سے اسے دیکھتے سقر نے اس کی ایک مخصوص رگ کو دبایا تھا۔ اور وہ شخص بے سود ہو کے زمین پے گر گیا۔

اس شخص کو پیچھے گراتے وہ تیسرے شخص کی جانب پلٹا۔ جو گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑے مریم کے ہاتھ کو دیکھتے اس کی آنکھوں میں جیسے خون اتر آیا تھا۔ ایک جھٹکے میں اس تک پہنچتے سقر نے اس شخص کے منہ پے زوردار گھونسا مارا تھا۔ وہ شخص لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔

Classic Urdu Material

مریم نے بے یقین نظروں سے اپنے سامے کھڑے سقر کو دیکھا۔ اور جیسے اس کے وجود میں زندگی دوڑنے لگی تھی۔ آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو جیسے قرار سا آگیا تھا۔ اس کا محافظ زندہ تھا۔ وہ یہ کیسے بول گئی وہ تو اسے کبھی تنہا نہیں چھوڑنے والا تھا۔ اس سے پہلے کے وہ اس کی جانب بڑھتی وہ اسے نظر انداز کرتا اس شخص کی جانب بڑھا اور پے درپے کئی مکے اس کے منہ پے جھڑ دیے۔

جبکہ وہ بس ملول سی اس کی پشت کو دیکھ کے رہ گئی۔ شاید وہ اس سے ناراض ہو گیا تھا۔ سر جھکاتے اس نے تاسف سے سوچا۔

اس شخص کا پورا چہرہ خون سے بھر چکا تھا۔ ٹوٹے ہوئے دانت کچھ اس کے منہ میں تھے تو کچھ زمین پے گرے تھے۔

"اسی ہاتھ سے چھو اتھانا تم نے۔" اس کے ہاتھ کو دیکھتے وہ قہر آلودہ لہجے میں بولا۔

اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا ہاتھ مڑا تھا۔ کڑی کی سی آواز کے ساتھ اس کا ہاتھ ٹوٹا تھا۔ درد کی شدت سے وہ چلا اٹھا تھا۔ لیکن وہاں پر واہ کسے تھی۔

اس کے ہاتھ کو چھوڑتے سقر نے اس کی دوسری بازوؤں کو پکڑا تھا۔

Classic Urdu Material

"کس نے بھیجا ہے تمہیں۔۔" وہ اپنے ازلی سردلہجے میں بولا تھا۔

اس شخص نے درد سے کراہتے نفی میں سر ہلایا۔ سقر نے ایک جھٹکے سے اس کا بازو
مڑوڑا تھا۔ وہ شخص بری طرح تڑپ اٹھا۔

"اب آیا یاد۔۔"

"احراز۔۔" وہ تڑپتا ہوا بولا تھا۔ جب سقر نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن مڑوڑی۔ اور
پیچھے مڑ کے مریم کو دیکھا جو بے یقین نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ لیکن اس کی
آنکھوں کا سرد پن دیکھ کے فوراً سر جھکا گئی۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے ہاتھ پے اس کا لمس محسوس ہوا تھا۔ اس کی سخت گرفت میں
اسے اپنے ہاتھ کی ہڈی ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ یقیناً وہ سخت ناراض تھا اس سے۔ وہ
بس یک ٹک اس کے بازو سے بہتے خون کو دیکھ رہی تھی۔ جواب اس کے ہاتھوں پے
گرتا اسے سرخ رنگ میں رنگ رہا تھا۔ فرنٹ دوڑ کھولتے اس نے بٹکنے کے سے انداز میں
اسے سیٹ پے بیٹھایا۔ اور زور سے دروازہ بند کیا۔ اس کے غصے کو دیکھ وہ بری طرح کانپی
تھی۔ دروازہ بند کرتے اس نے موبائل پے کوئی نمبر ڈائل کیا تھا۔ اب وہ غصے سے کچھ کہہ

Classic Urdu Material

رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کال بند کرتے وہ فرنٹ سیٹ پے بیٹھا۔ اس نے ایک دفعہ بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔ اور مریم نے سوچا تھا کہ "آخر وہ اس پے غصہ کیوں ہے۔" (یعنی حد ہو گئی معصومیت کی۔۔)

فل سپیڈ پے گاڑی دوڑاتے اس نے دس منٹ کا راستہ تین منٹ میں تہہ کیا تھا۔ پورچ میں گاڑی روکتے وہ دروازہ دھکیلتا باہر نکل گیا۔ وہ ہونق زدہ سی بس اسے دیکھتی رہ گئی۔ "یعنی اسے اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔" وہ باقاعدہ ایمو شنل ہوئی تھی۔ دھندلی آنکھوں سے اپنے سرخ ہاتھ کو دیکھتے وہ کتنی ہی دیر اس کا انتظار کرتی رہی۔ جب وہاں بیٹھنا فضول لگا تو مرے مرے قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھ گئی۔ لائونج میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر ان دونوں پے پڑی تھی۔ جہاں وہ فرسٹ ایڈ باکس کھولے اس کے بازوؤں کا معائنہ کر رہی تھی۔

مریم اسماعیل کو ایک دم سے اپنا آپ فضول لگا تھا۔ شاید اسے اندر آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ وہ اس سے بدگمان ہو رہی تھی۔ "جس دن اسے تمہاری حقیقت پتا چلی وہ تمہاری

Classic Urdu Material

طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرے گا۔ "ایک آواز کسی زہریلے سانپ کی طرح اسے ڈس رہی تھی۔

"تو کیا وہ واقعی اب اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اتنے دن سے وہ اسے اس لیے برداشت کر رہا تھا۔ کیونکہ وہ اندھی تھی۔ کیا وہ اس پے ترس کھا رہا تھا۔" ان دونوں کو دیکھتے اس نے بدگمانی سے سوچا تھا۔ وہ ابھی بھی اپنی غلطی تلاش نہیں کر رہی تھی۔ کتنے ہی پل وہ سر جھکائے سوچتی رہی۔

جب ایکس کی آواز پے اس نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ "مریم تم واقعی بیوقوف ہو جو اپنے سے خوبصورت میڈ گھر میں رکھی ہوئی ہے۔" سبین کی آواز کہی دور سے آئی تھی۔

"میم آپ کے بینڈ تاج کر دو۔" اسے خاموش پا کے ایکس نے دوبارہ پوچھا۔

اس نے سر جھکا کے اپنے سرخ ہاتھ کو دیکھا جہاں سقر کا خون لگا ہوا تھا۔ "نہیں۔۔" اس نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا۔ اور صوفے کی جانب دیکھا جواب خالی تھا۔ شاید وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ اس کی بات پے سر ہلاتی وہ آپس مڑ گئی اور ٹیبل پے بکھری چیزیں اٹھانی لگی

Classic Urdu Material

۔ وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی پورا کمرہ خالی تھا۔ واش روم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔ یقیناً وہ اندر تھا۔ اسے اپنے اعصاب پے ڈھیروں تھکن اترتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

وہ فریش ہو کہ نکلا تو وہ کمبل سر تک اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔ سر جھٹکتے وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ آئینے میں نظر آتے اس کے عکس کو دیکھتے وہ بالوں میں کنگی کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بالکل تیار سا کمرے سے باہر نکل گیا۔

دروازہ کھلنے کی اور پھر بند ہونے کی آواز پے اس نے کمبل سر سے ہٹایا۔ وہ اسے کچھ بھی کہے بنا چلا گیا تھا۔ اور یہ پہلی دفعہ ہوا تھا۔ اپنے آنسوؤں کو اندر اتارتے اس نے بے دردی سے ہونٹوں کو کچلا تھا۔

دل میں ویرانی سی پھیلتی محسوس ہوئی تھی۔ آنکھوں کی روشنائی واپس آنے کی جو خوشی تھی وہ جیسے کہی بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ چھت کو گھورتے وہ کب نیند کی وادیوں میں اتری پتا ہی ناچلا۔ یاد تھا تو بس اتنا کہ سقر اس سے بات نہیں کر رہا۔۔۔ اور وہ کیوں اسے نظر انداز کر رہا ہے۔ کیا اس میں مریم کی اپنی کوئی غلطی ہے۔ یہ سوچنے کی اس نے زحمت نہیں کی

Classic Urdu Material

تھی۔ اسے سقر کی ہر بات بول گئی تھی۔ یاد تھی تو بس لوگوں کی زہریلی باتیں۔۔۔ جو سوائے ازیت کے اسے کچھ نہیں دے رہی تھی۔

اپارٹمنٹ کو پولس نے اپنی کسٹڈی میں لے لیا تھا۔ لیکن وہ دونوں فرار ہو چکے تھے۔ ویوی کو ہاسپٹل شفٹ کر یا گیا تھا۔ لیکن اس کے بچنے کے چانسز بہت کم تھے۔ اس کا بہت زیادہ خون چکا تھا۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ گلاس ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا۔

"بابا اب کیسی ہے وہ۔۔" ہاسپٹل کے کوریڈور میں کھڑے معاذ صاحب کو دیکھتے وہ تیزی سے ان کی جانب بڑھا۔ آئی سی یو کے باہر سیکورٹی کافی سخت تھی۔

"اب تو صرف اللہ کوئی معجزہ ہی کر دیں۔۔" اس کی طرف دیکھتے وہ مایوسی سے بولے تھے۔

"انشاء اللہ سب بہتر ہو گا۔ کوئی پکڑا گیا۔ یا کسی پے شک کس نے کیا ایسا۔۔" ان کے کندھے پے ہاتھ رکھتے اس نے تسلی دی تھی۔

"کیا تم نے نیوز نہیں دیکھی۔۔" معاذ نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا۔

Classic Urdu Material

"نہیں میں صبح سے ہاسپٹل تھا مریم کے ساتھ۔۔ پھر ٹائم ہی نہیں لگا۔ اب کال آئی تو ادھر آیا ہو۔۔" مریم کے ذکر پر اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔ اسے ابھی بھی اس پر فصہ تھا۔ لیکن اب اس کے لیے پریشان بھی ہو رہا تھا۔

جواباً معاذ نے کچھ بھی کہے بغیر اپنے موبائل کی سکرین اس کے سامنے کی تھی۔ سقر نے الجھن بھرے انداز میں ان سے موبائل پکڑا۔ لیکن سامنے چلتی نیوز کوسن کے اسے حیرت بھرا جھٹکا لگا تھا۔

"ویوی نے تو انکار کر دیا تھا۔۔" اس نے الجھتے ہوئے سوچا۔ اب اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ سب کس نے کیا تھا۔

"احراز ایسا کرے گا۔ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔" وہ جیسے غم زدہ ہوئے تھے۔

"مال وزر کی حوس انسان سے بہت کچھ کروادیتی ہے۔۔ اور جن کے دل سیاہ پڑ جائے وہ پھر سارے رشتے ناٹے بول جاتے ہیں۔" سقر نے افسوس سے سر جھٹکا۔

"میں نے اسے ہمیشہ اپنا بیٹا مانا تھا۔۔"

Classic Urdu Material

"اس نے تو سگھے باپ کو نہیں بخشا۔ اپنی بہن کی لاج نہیں رکھی۔۔ شکر کریں سبین کے ساتھ تو بھائیوں کی طرح رہا۔۔" وہ تلخی سے ہنسا تھا۔

"مریم کیسی ہے اب۔۔"

"ٹھیک ہے۔ اسے گھر چھوڑ کے آیا ہو۔۔"

"تمہیں اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا۔ اب ان لوگوں کا اگلا ٹارگٹ وہی ہوگی۔۔" وہ فکر مندی سے بولے۔

"ڈونٹ وری۔ الکس اس کے پاس ہے۔ اور سیکیورٹی بھی سخت ہے۔ وہ کبھی بھی اس تک نہیں پہنچ سکتے۔" سقر نے انہیں تسلی دی تھی۔

معاذ نے ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔ تبھی ایک ڈاکٹر آئی سی یو سے باہر نکلا وہ دنوں اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔

Classic Urdu Material

رات کی چمکتی چاندنی میں گرینڈ ہوٹل کی بلند عمارت آسمان کی طرف سراٹھائے کھڑی تھی۔ سب سے آخری فلور کے رائیل بیڈروم میں زرد روشنیاں پھیلی ہوئی تھی۔ کھڑے کیوں پے گرے دبیز پردے چاند کی روشنی کا راستہ روکے ہوئے تھے۔ زرد روشنی میں ایک وجود صوفے پر بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔ جس کا سایہ دبیز میٹ پر بچھا خونخوار لگ رہا تھا۔ ہاتھ کی مٹھی بنائے وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے شدید غصے میں لگ رہا تھا۔ تبھی دروازے کے باہر ہیل کی ٹک ٹک کی آواز ابھری۔ اور پھر کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور کوئی اندر داخل ہوا۔ اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے ایک کے بعد اس نے دوسرا قدم اٹھایا تھا جب اس کی سماعت سے ایک بھاری آواز ٹکرائی۔

"کتنے پیسے دیے تھے ان کو ایسے کے غنڈوں کو۔۔۔" سرد لہجے میں طنز کیا گیا تھا۔ سبین کو حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ لیکن وہ جلد ہی سنبھل گئی۔

"کوئی غنڈے۔۔۔" لاپرواہی سے کہتے اس نے کوٹ اتارا۔ کوٹ صوفے پر پھینکتے وہ پلٹی ہی تھی۔ جب اس نے دیکھ جھٹکے سے اس کی گردن کو اپنی سخت گرفت میں جھکڑا۔ اور سردیوار سے لگایا۔

Classic Urdu Material

"تمہیں کیا لگتا تم کسی اور کا نام لو گی تو میں فوراً سے مان جائوں گا۔" سرد لہجے میں پھنکارتے اس نے سبین کی گردن پے دباؤں بڑھایا تھا۔

"تمہیں کیا لگتا تم اکیلی ذہین ہو اس پوری دنیا میں۔ تمہاری اس ایک غلط حرکت کی وجہ سے کسی کی جان چلی گئی آج۔۔۔" اس کی گردن پے گرفت اور مضبوط کی۔ سبین کو اپنا سانس اکھڑتا ہوا محسوس ہوا۔

چھ۔۔۔ چھوڑو۔۔۔" اس کے ہاتھ کو پرے دھکیلتے وہ بمشکل بولی۔ تکلیف سے اس کی آنکھوں سے پانی نکل رہا تھا۔

"تمہاری وجہ سے میں وقت پر ویوی کے پاس نہیں پہنچ سکا۔ تمہیں بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔۔۔"

سبین نے پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھا۔ جواب اس کو گردن سے پکڑے بلند کر رہا تھا۔ دس کا سانس بری طرح اکھڑ رہا تھا۔ جب کوئی دروازہ دھکیلتا اندر داخل ہوا۔

"بھائی یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے اسے وہ صر جائے گی۔۔۔" اس کا بازو پکڑتے فواد نے خوف سے پر لہجے میں کہا۔

Classic Urdu Material

لیکن اس پے کوئی اثر نہیں ہوا۔ "بھائی پلیز۔۔" فواد نے التجاء کی تھی۔ سقر نے تنفر سے سبین کو دیکھتے اس پرے دھکیلا تھا۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی زمین پے گری۔ گلے پے ہاتھ رکھتے وہ بری طرح کھانس رہا تھا۔

سبین۔۔۔ فواد تڑپ کے اس کی طرف بڑھا تھا۔ جب سقر نے ایک زوردار گھونسا اس کے منہ پے مارا۔ وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔

"بھائی مجھے کیوں مارا۔۔" ناک سے نکلتا خون صاف کرتے فواد نے معصومیت سے پوچھا تھا۔

"کیونکہ تم اس کے ساتھ برابر کے شریک تھے۔۔" اسے کالر سے جھٹک دیتے وہ زور سے چنگاڑا۔

"کل تم مجھے یہاں نظر نا آؤ میں نے ٹانگیں توڑ دینی ہے تم لوگوں کی۔۔" انگلی اٹھاتے سقر نے وارننگ دی تھی۔

اور ایک قہر آلودہ نظر سبین پے ڈالتے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"دیکھ لیا انجام بڑی ملکہ عالیہ بنی پھرتی تھی۔۔" کھڑے ہتے فواد نے سبین پے طنز کیا تھا۔

Classic Urdu Material

"تم نے بتایا تھا نا اسے۔۔" وہ زور سے چنگاڑی۔ گلہ بیٹھ جانے کی وجہ سے اس کی آواز زیادہ بلند نہیں ہو سکی تھی۔

"ہاں میں نے اپنی شامت لانی تھی نا۔ اسے بتا کے۔۔ اور سنو بی بی وہ کوئی چھوٹا بچہ نہیں ہے۔ جسے تم ٹریپ کر سکو۔۔" اس کی طرف دیکھتے وہ سخت خفگی سے بولا تھا۔۔ اور اپنی ناک کو چھوتے انگلی پے لگے خون کو دیکھا۔۔ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ واش روم میں چلا گیا۔ سب سے اپنے گلے کو چھوتے خطرناک آنکھوں سے دروازے کو دیکھا۔

"تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گی سقرا براہیم۔۔" وہ تیش کے عالم میں بولی۔۔ (یعنی رسی جل گئی بل نہیں گئے۔)

رات کا دوسرا پہر قطرہ قطرہ بھیگ رہا تھا۔ آسمان پے چمکتا چاند بادلوں سے اٹھکلیاں کرتا نظر آ رہا تھا۔ سقرا کا بنگلہ زرد روشنیوں میں نہایا ہوا تھا۔

جب وہ بنا چاپ پیدا کیے کمرے میں داخل ہوا۔ اور ایک نظر بیڈ پے نیم دراز مریم پے ڈالی۔ شاید وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔ لیمپ کی زرد روشنی میں اس کے مٹے مٹے نقوش

Classic Urdu Material

نظر آرہے تھے۔ سنہری بال شانوں پہ بکھرے ہوئے تھے۔ سفید لباس مدھم روشنی میں چمک رہا تھا۔ ہاتھ پہ لگان خون صاف ہو چکا تھا۔

زخمی ہونٹ اپنے اوپر بیتے ظلم کی رداسنا رہے تھے۔ چہرے پہ بکھری بے سکونی اس کے دل کی بے سکونی کی عکاسی کر رہی تھی۔ اسے دیکھتے سقر کی پیشانی پہ بل پڑے تھے۔ اپنا غصہ ضبط کرتے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور احتیاط سے دروازہ بند کیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سلپنگ سوٹ پہنے بیڈ پہ لیٹ رہا تھا۔ اس کی موجودگی کو محسوس کرتے وہ فوراً اٹھی تھی۔ مندھی ہوئی آنکھوں کو ہتھیلیوں سے مسلتے اس نے نیند کو پیچھے دھکیلا تھا۔ جب کے وہ لیٹ چکا تھا۔ مریم نے تاسف سے اس کی پشت کو دیکھا۔ جولا تعلق بنا لیٹا تھا۔ اس کے حلق میں آنسوؤں کا گولہ پھنسا تھا۔ آنکھوں میں چمکتی نمی کو بے دردی سے رگڑا۔ تکیے پہ سر رکھتے ضبط کے باوجود اس کی آنکھیں چھلک پڑی تھیں۔ پھڑپھڑاتے ہونٹوں سے سسکیاں ابھری تھیں۔

"مریم میں اس وقت بہت تھکا ہوا ہوں۔ مجھے بھی سکون سے سونے دو اور خود بھی سو جائوں۔۔۔" اس کی سماعت سے سقر کی بیزار سی آواز ٹکڑائی۔

Classic Urdu Material

ہوئوں پے سختی سے ہاتھ رکھتے اس نے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا تھا۔ کمبل ہٹاتے وہ ننگے پاؤں ماربل تخت ٹھنڈے فرش پے رکھتے کمرے سے باہر نکل گئی۔ راہداری سے گزرتی وہ لائونج میں داخل ہوئی۔ عقبی جانب بنے لان کا دروازہ کھولتی وہ سیڑھیوں پے بیٹھ گئی۔ سفید فراک پھول کی طرح سیڑھیوں پے بچھتا اس کے ننگے پیروں کو ڈھک گیا تھا۔ تخت بستہ ہوائیں اس کے وجود سے ٹکراتی واپس لوٹ رہی تھی۔ گرے آنکھوں سے گرم سیال بہتا اس کے چہرے کو بھگورہا تھا۔ سرخ ہونٹ کسی پرندے کی مانند پھڑپھڑارہے تھے۔

ہا سے اس کے سنہری بال لہراتے ہوئے پیچھے کواڑ رہے تھے۔ چاند کی روشنی میں اس کا وجود ہچکولے کھا رہا تھا۔ ہوا سے اس کا سفید لباس پھڑپھڑاتا اوپر کواٹھ رہا تھا۔ جس سے اس کے ٹخنے نظر آتے اور اگلے ہی پل پھر سے فراک سے ڈھکے جاتے۔

تھوڑی دیر بعد اسے اپنے پیچھے اس کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔ اس کی سسکیوں میں اضافہ ہوا تھا۔ آنسوؤں مزید روانی سے بہہ رہے تھے۔ اس نے بھی اپنے آنسوؤں صاف کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ قدم قدم چلتا اس کے برابر سیڑھیوں پے بیٹھا۔ اس کی

Classic Urdu Material

سسکیاں بلند ہوئی تھی۔ سر جھکائے وہ بس اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی۔ ہوا کی دوش پے لہراتے بل سقر کے کندھے اور چہرے کو چھو رہے۔ اس کے کندھوں پے شال پھیلاتے سقر نے شرارتی بالوں کا راستہ روکا تھا۔

"میں نے تمہیں کمرے سے جانے کا نہیں کہا تھا۔" اس نے وضاحت دی تھی یا شکوہ کیا تھا۔ لیکن مریم کو وہ طنز لگا تھا جو اباً وہ خاموش رہی تھی۔

"اٹھو اندر چلو۔ یہاں بہت سردی ہے۔" اسے خاموش پا کے سقر نے اس کا ہاتھ پکڑا

تھا۔ جب وہ درد سے کراہ اٹھی۔ اور تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچا۔

"کیا ہوا ہے دکھاؤ۔" وہ فوراً فکر مندی سے بولا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑا جو سرخ تھا۔ اور ہلکا

ہلکا سو جھا تھا۔ مریم نے اپنا ہاتھ کھینچنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن اس نے سختی سے اس کوشش ناکام کر دی۔

"زیادہ درد رہا ہے کیا۔" وہ ہاتھ کا معائنہ کرتے فکر مندی سے بولا۔ مریم نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔

"تمہیں اس سے کیا میں مروں یا جیوں۔۔۔" نظریں پھیرتے وہ بھرائے لہجے میں بولی۔

"مجھے نہیں تو اور کسے فرق پڑے گا۔۔۔" وہ نرمی سے بولا تھا۔ ساری ناراضگی جھاگ کی طرح بیٹھی تھی۔

"جھوٹ بولتے ہو تم۔۔۔" اس نے ہنسی بھری تھی۔۔۔ "تمہیں مجھ سے کوئی محبت نہیں

ہے۔۔۔ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو تم مجھے اس طرح نظر انداز نہ کرتے۔۔۔" وہ ایک

لمحے کو رکھی پورا وجود ہچکولے کھا رہا تھا۔ "تم اب تک صرف مجھ پے ترس کھا رہے

تھے۔ میری سچائی جاننے کے بعد کوئی بھی مجھے قبول نہیں کر سکتا۔ تو تم کیسے کرتے۔۔۔

میں اندھی ہو گئی تھی اس لیے تم نے مجھ پے ترس کھا کے مجھے اپنے ساتھ رکھا تھا۔ اب

میں ٹھیک ہو گئی ہو اسی لیے تم میرے ساتھ ایسے کر رہے ہو۔۔۔" اس کا اشارہ اپنے ہاتھ کی

طرف تھا۔ سقر نے ٹھٹھک کے اسے دیکھا۔ (یعنی حد ہو گئی اسے اپنی غلطی پتہ ہی نہیں)

"تم مجھ سے بیزار ہو گئے ہو۔۔۔" آنسوؤں تیزی سے بہتے اس کے چہرے کو بھگور رہے

تھے۔ ہو اسے اس کا سفید دامن پھڑپھڑاتا ہوا دونوں کے پیروں کو ڈھک رہا تھا۔

Classic Urdu Material

وہ اس وقت شدید تھکن کا شکار تھا۔ اسے ناراضگی دکھا کے وہ اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا چاہتا تھا۔ لیکن یہاں تو وہ اسے ہی قصور وار بنائے بیٹھی تھی۔ اور ڈھونڈ کے اس کے خلاف الفاظ جوڑ رہی تھی۔ ایک گہرہ سانس ہوا کے سپرد کرتے سقر نے اسے دیکھا۔ جو سامنے دیکھ رہی تھی۔

اس کی روئی روئی صورت دیکھ کے سقر کو خود پے غصہ آیا تھا۔ اور اپنی ناراضگی پے لعنت بھیجتے سقر نے نرمی سے اس کا دوسرا ہاتھ پکڑا۔ گلا کھنکھارتے اس نے اسے اپنی جانب متوجہ کیا تھا۔ لیکن وہ ابھی بھی سامنے ہی دیکھ رہی تھی۔

زینوں کے سامنے سبز گاس کی چادر بچھی تھی۔ لان کے وسط میں بیوضی شکل کا خوبصورت فوارہ نصب تھا جس سے گرتا پانی زمین کو سیراب کر رہا تھا۔ فوارے کی دوسری جانب قطار میں پھولوں کی کیاریاں بنی تھی۔ جس میں رنگ برنگے پھول کھل رہے تھے۔ جن کی خوشبو پورے لان کو معطر کر رہی تھی۔

Classic Urdu Material

"میں تم سے بیزار نہیں تھا۔ میں ناراض تھا۔۔۔" اس کے بھگے ہوئے چہرے کو دیکھتے
اس نے جیسے وضاحت دی تھی۔

"تم نے میری بات نہیں مانی تھی۔ وہ گولی تم پے بھی چل سکتی تھی۔۔۔"
"میں تمہاری خاطر باہر نکلی تھی۔ کیونکہ میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔۔۔" مریم نے بے
بسی سے اسے دیکھا۔

"کیا تم اس گولی سے مجھے بچا سکی۔ الٹا اپنی جان خطرے میں ڈالی۔۔۔ میں تمہارے قریب
کسی کو برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔" اس کے ہاتھ کو چومتے وہ شدت پسندی سے بولا تھا۔

"پتہ ہے میں کتنا ڈر گئی تھی۔ میں تمہارے حصے کی گولی اپنے سینے میں کھانا چاہتی
تھی۔ سقر میں اب تمہارے بغیر زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ میں نے سارے رشتے

کھود دیے ہیں۔ لیکن اب تمہیں نہیں کھونا چاہتی۔ پلیز کبھی مجھے چھوڑ کے ناجانا۔ میں

تمہارے بغیر مر جاؤں گی۔ میں ان آسائشوں کے بغیر تو زندگی گزار سکتی ہوں۔ لیکن

تمہارے بغیر نہیں۔۔۔۔۔" اس کے بازو پے سر ٹکاتے وہ شدتوں سے رو دی۔

"میں کہی نہیں جا رہا تمہیں چھوڑ کے۔۔۔۔۔" اس کا سر سہلاتے وہ نرم سے بولا۔

Classic Urdu Material

"سقر پلینز کہی اور چلتے ہیں۔ مجھے یہاں نہیں رہنا۔ مجھے ہر وقت ڈر لگتا ہے۔ پلینز مجھے یہاں

سے کہی اور لے جائوں۔ ورنہ یہاں یہ لوگ ہمیں نہیں رہنے دے گے۔۔۔"

"بس اب کچھ نہیں ہو گا میں تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ مجھ پہ یقین ہے نا تمہیں۔۔۔؟" اس

کے چہرہ تھامتے وہ اعتماد سے بولا۔

"مجھے خود سے بھی زیادہ یقین ہے۔ لیکن مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔" وہ خوفزدہ لہجے میں بولی تھی۔

"اب کچھ نہیں ہو گا۔ میرا یقین کروں۔۔۔" نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے وہ

دھیرے سے مسکرایا تھا۔

سفید روئی کے گال زمین پہ گرتے سبز گھاس کو ڈھک رہے تھے۔ اس کے کندھے سے

سرٹکاتے اس نے آسودگی سے آنکھیں موند لی۔ جانے کب یہ سب ختم ہوتا۔ اس نے

تکلیف سے سوچا تھا۔

نیکو پنگ پے سنہری صبح چمک رہی تھی۔ پورا شہر سفید برف سے ڈھکا خوبصورتی کا شہکار لگ رہا تھا۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتے فٹ پاتھ پے بھاگنے کی سپیڈ سے چل رہی تھی۔ پریل فرائک کے ساتھ بلیو جینز پہنے جس کے اوپر سے سیاہ اوور کوٹ پہن رکھا تھا۔ برائون بال پشت پے کھلے چھوڑے تھے۔ جو ہوا کے دوش پے لہراتے کبھی اس کے چہرے سے اٹھکلیاں کرتے تو کبھی پیچھے کو گرتے۔ ہلکی ٹھنڈی نم ہوا ہڈیوں کے اندر گھس رہی تھی۔ آس پاس چلتے لوگ تھر موسٹیٹ کپڑے پہنے لمبے قدم اٹھاتے گھروں کو جا رہے تھے۔ جبکہ اس کا راستہ طویل سے طویل تر ہوتا جا رہا تھا۔

سڑک کے ختم ہوتے ہی وہ ایک تنگ گلی کے اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک متوسط ساعلاقہ تھا۔ دونوں اطراف چھوٹے چھوٹے لکڑی کی مخروطی چھتوں والے مکان بنے تھے۔ سڑک کی حالت کافی خستہ تھی۔ شاید وہاں کافی عرصے سے کنسٹرکشن کا کام نہیں ہوا تھا۔ گلی کے آخر میں بنے ایک چھوٹے سے گھر کے سامنے رکتے اس نے سر اٹھا کے اوپر دیکھا۔ برائون رنگ کی لکڑی سے گھر کے سامنے باڑ لگائی گئی تھی۔ جس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا لکڑی کا گیٹ تھا۔ گیٹ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی۔ باغیچہ میں لگے پودے بالکل سوکھ

Classic Urdu Material

چکے تھے۔ جن پے برف کی موٹی تہہ جمی تھی۔ شاید ایک عرصہ سے ان پے توجہ نہیں دی گئی تھی۔ باغیچہ عبور کرتے اس نے بیرونی دروازے کے ساتھ رکھی بیل پے ہاتھ سے دباؤ ڈالا۔ گھر کے اندر بالکل سناٹا تھا۔ جسے بیل کی تیز آواز نے توڑا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے دروازے کے پار کسی کی نیند میں ڈوبی آواز سنائی دی۔ لیکن اس نے ابھی بھی اپنا ہاتھ نہیں ہٹایا۔

"کیا مسئلہ ہے۔ سکون سے سونے بھی نہیں دیتے۔۔۔۔۔" دروازہ کھولتے وہ شخص بیزاری سے نیند میں جھومتا ہوا بولا۔

لیکن سامنے کھڑی سبین کو دیکھ کے اس کی ساری نیند بھک سے اڑی تھی۔
"سوری میں سمجھا محلے کے بچے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔" وہ ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔

جبکہ وہ اسے نظر انداز کرتی اندر بڑھ گئی

"وہ دراصل محلے کے بچے بہت بد نمیز ہے اکثر ایسے ہی تنگ رتے ہیں۔ اس لیے مجھے لگا کہ وہ تنگ کر رہے ہیں۔۔۔" دروازہ بند کرتے وہ اس کے پیچھے بھاگا جو ٹانگ پے ٹانگ چڑھائے کروفر سے صوفے پے بیٹھی تھی۔

Classic Urdu Material

"میرا کام ہوا۔۔۔" اس کی طرف دیکھتے وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔

"ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہو گیا ہے۔ تم کچھ لوگی؟ کافی یا جو س۔۔۔"

"نہیں جو کہاں ہے وہ کروں۔۔۔" سبین نے بیزاری سے آسے دیکھا۔

وہ ایک پچیس تیس سال کا سویڈن نقوش کا حامل لڑکا تھا۔ اس کی آنکھیں گرے تھیں۔

"ہاں میں لے کے آتا ہوں۔۔۔"

"ویسے تم کیا کروں گی اب اس ویڈیو کا۔۔۔" وہ کافی باتونی لگتا تھا۔

"تم سے جو کہا ہے وہ کروں۔۔۔" سبین نے خطرناک گوری سے نوازا۔

"اچھا اچھا جارہا ہوں۔۔۔" وہ لا پرواہی سے بولا۔ اور ایک کمرے میں گم ہوا۔

سابین نے بیزاری سے نظریں گھماتے لائونج کا جائزہ لیا۔

واحد چھوٹا سالانہ لائونج تھا۔ جس کے وسط میں ایک صوفہ سیٹ رکھا گیا تھا۔ ایک جانب چھوٹا

ساٹلائن سٹائل کا کچن تھا۔ اور دوسری جانب دو کمرے بنے تھے۔ گھر باہر سے جتنا خستہ

Classic Urdu Material

حال لگتا تھا اندر سے اتنا ہی کشادہ تھا۔ دیواروں پر خوبصورت فوٹو گرائی لگائی گئی تھی۔ شاید اسے فوٹو گرائی کا کافی شوق تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہاتھ میں لیپ ٹاپ بکڑے اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا۔

"میں نے بہت اچھی ویڈیو بنائی ہیں۔ پورے سویڈن میں تمہیں مجھ سے اچھا فوٹو گرافر نہیں مل سکتا۔۔۔ پکسل کوالٹی بھی بہت ہائی رکھی ہیں۔ دور سے دیکھنے سے بھی منظر بہت کلیئر نظر آرہا ہے۔ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا یہ ویڈیو دور سے بنی ہے۔۔۔۔" کیبورڈ پر انگلیاں چلاتے وہ مسلسل اپنی تعریفیں کرنے میں مصروف تھا۔ سبین نے ناگواری سے پہلو بدلا۔

"بولتے ہی رہو گے۔ یا کچھ دکھائو گے بھی۔۔۔"

"ہاں یہ دیکھو۔۔۔" اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین اس کے سامنے رکھی۔

سبین نے آنکھیں سکیڑتے سامنے چلتے منظر کو دیکھا۔ جہاں ایک لڑکی صوفے پر بیٹھی نظر آرہی تھی۔ اب وہ لڑکی صوفے سے اٹھتی وہاں سے غائب ہوئی پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ صوفے پر آ کے بیٹھی۔ اب کے اس کے چہرے پر سختی تھی۔ اس کے پیچھے ہی

Classic Urdu Material

ایک لڑکا بھی اندر آیا۔ اور اس کے قدموں میں گٹھنے کے بل بیٹھا۔ وہ دونوں اب بحث کر رہے تھے۔ جب اس لڑکے نے پھرتی سے اپنی پشت سے ایک چاقو نکالا۔

سبین نے بے اختیار ہونٹوں پر ہاتھ رکھا۔

"بہت دردناک تھا یہ منظر۔ میں نے کسی کو اتنی بے دردی سے مارتے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔" وہ شخص تاسف سے بولا تھا۔

لیکن سبین کچھ بھی نہیں سن رہی تھی۔ وہ بس سرخ آنکھوں سے سامنے چلتے مناظر کو دیکھ رہی تھی۔ ایک گہرہ سانس خارج کرتے اس نے اپنا موبائل لیپ ٹاپ سے کنیکٹ کیا اور

تیزی سے کیبورڈ پر انگلیاں چلائی۔ موبائل کو جیب میں ڈالتے وہ کھڑی ہوئی اور ایک خاکی لفافہ ٹیبل پر رکھا۔

"تمہارا گھر زرا اچھا نہیں۔ جاپان میں اس سے پیارا گھر تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔" سپاٹ لہجے میں کہتی وہ باہر نکل گئی۔

تنگ گلی کو عبور کرتے وہ دوبارہ لمبی سڑک پر چل رہی تھی۔ ہوا سے اس کے برائون بال پیچھے کو لہراتے تو کبھی اس کے چہرے پر گرتے۔ وہ بے نیاز سی موبائل کی سکرین پر

Classic Urdu Material

انگلیاں چلا رہی تھی۔ اپنا کام ختم کرتے وہ پراسرار سا مسکرائی اور موبائل کوٹ کی جیب میں ڈالا۔ نیلی آنکھوں کے سامنے ایک منظر لہرایا تھا۔

رات کے تیسرے پہر پیاس کی شدت کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی۔ لیمپ کی روشنی تیز کرتے اس نے سائیڈ ٹیبل پے پڑا جگ دیکھا جو خالی اس کو منہ چڑھا رہا تھا۔

اس کی پیشانی پے بل نمودار ہوئے۔ بالوں کو جوڑے میں قید کرتے وہ بستر سے نکلی۔ پائوں میں چپل اڑستے اس نے سائیڈ ٹیبل پے پڑا جگ اٹھایا۔ اور دروازہ دھکیلتی باہر نکل گئی۔

وہ ابھی راہداری سے گزر رہی تھی۔ جب کسی کے بولنے کی آواز پے اس کے چلتے قدم رکے تھے۔

"اس وقت کون جاگ رہا ہے۔۔۔" پیشانی پے بل ڈالے اس نے آواز کے تعاقب میں قدم بڑھائے۔

"میں نے تم سے کہاں بھی تھا جتنی جلدی ہو سکے کام ختم کروں اسکا۔۔۔" وہ غصے سے دھاڑہ تھا۔

Classic Urdu Material

سبین نے الجھن بھری نظروں سے احراز کی پشت کو دیکھا۔

"کچھ بھی کروں لیکن مریم کا کام ختم کروں۔ اس سے پہلے ویوی ہمارے خلاف ثبوت

ہیڈ کو اٹر پہنچائے۔ ان دونوں کا کام ختم کر دوں۔۔۔"

گلابی ہونٹ سرخ لپ اسٹک کے نیچے چھپ سے گئے تھے۔

تبھی واش روم کا دروازہ کھولتے وہ کمرے میں داخل ہوا۔ اور بالوں کو رگڑتے ٹاول

صوفے پے اچھالا۔ مریم نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"مجھے ڈس طرح کی حرکتوں سے سخت چڑ ہے۔۔۔" اس نے جیسے جتنا یا تھا۔

"جیسے تم تو بالکل بھی ایسے نہیں کرتی۔۔۔"

"بالکل میں ایسی حرکتیں نہیں کرتی۔۔۔" بولتے وقت آس کی آنکھوں کے سامنے اپنا

پھیلے ہوئے کمرے کا منظر لہرایا تھا۔

"اسی لیے اس دن کہہ رہی تھی۔ میں نے منہ دھوئے بغیر کھانا کھانا ہے۔۔۔" مسکراہٹ

دباتے سقر نے اسے پہلے دن کی بات یاد دلائی۔ اور ڈریسنگ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

Classic Urdu Material

"میں نے تو نہیں کہا۔۔۔" وہ صاف مکر گئی۔

"ہاں کہہ دو تم انگریز تو ہوتے ہی جھوٹے ہوں۔۔۔" خفگی سے کہتے اس نے بالوں میں برش چلایا۔

"جو سچ ہے وہ سچ ہے۔۔۔ مجھے کہنے کی کیا ضرورت۔۔۔" اس کے کالر درست کرتی وہ

ڈھٹائی سے مسکرائی۔ اور ڈریسنگ پے پڑی پرفیوم کی بوتل پکڑتے اس پے چھڑکی۔ کمرے میں پرفیوم کی مسحور کن خوشبو چاروں طرف پھیل گئی۔

"اچھا آج میں لیٹ آؤں گا۔ تم ڈنر کر کے سو جانا۔۔۔" گھڑی کی طرہ دیکھتا وہ مصروف

سے انداز میں بولا۔

"تم تو روزانہ لٹ آتے ہو۔ کوئی نئی بات کروں۔۔۔" وہ خفگی سے بولی۔ اور اس کے

کف لنکس بند کرنے لگی۔

"تم مجھے مس کرتی ہوں۔۔۔" سقر نے شرارت سے اسے دیکھا۔

"مجھے کیا ضرورت مس کرنے کی۔۔۔" اس نے منہ بسورا۔

Classic Urdu Material

"میں نے کہی سنا تھا۔ پاکستانی بیویاں اپنی محبت ہمیشہ چھپا کے رکھتی ہے۔۔۔" اس کے بالوں کو کانوں کے پیچھے کرتے وہ شوخی سے بولا۔۔۔ (سفر اور اس کی پاکستانی بیویوں پر ریسرچ)

"مجھے محبت ہے نہیں تو چھپائوں گی کیسے۔۔۔" وہ ڈھٹائی سے مسکرائی۔ اور ٹائی اس کے کالر کے گرد باندھنے لگی۔

"لیکن مجھے تو ہے ناتم سے محبت۔۔۔"

"اگر محبت ہوتی تو تم کل مجھ سے اس طرح ناراض نا ہوتے۔۔۔" خفگی سے دیکھتے اس نے شکوہ کیا تھا۔

"یہ دیکھو تو تم اب طعنہ دے رہی ہو۔ پھر کہتی ہو معصوم ہو۔۔۔"

"طعنہ نہیں حقیقت بتائی ہے۔۔۔" بے نیازی سے کہتے اس نے ٹائی کی ناٹ درست کی۔

"ویسے حیرت کی بات ہے تم انگریزوں کو طعنے کا بھی پتا ہے۔۔۔" اپنی گرے آنکھوں کو پھیلاتے اس نے سفر کو دیکھا۔

"نہیں تو کیا ہم انگریز اس دنیا میں نہیں رہتے۔۔۔"

Classic Urdu Material

"مجھے تو نہیں لگتا۔" اس نے معصومیت سے اپنی گرے آنکھوں کو پٹپٹایا تھا۔ اور کوٹ اس کی جانب بڑھایا۔ (مریم اور اس کے انگریزوں کے بارے میں خیالات۔)

"اچھا آج جلدی آجانا۔۔"

"تم کونسا مجھے مس کرتی ہو۔ جو جلدی آجاؤں۔۔" سقر نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے نا آنا۔۔" خفگی سے کہتی وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا رہداری سے گزر رہا تھا۔ ارد گرد کی سبز بنے تھے جس میں لوگ بیٹھے اپنے کاموں میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

"سب لوگ پہنچ گئے ہیں۔" اس نے اپنے پیچھے چلتے کینٹ سے مصروف سے انداز میں پوچھا تھا۔

"جی سر! سب پہنچ گئے ہیں۔"

"گڈ۔" گلاس ڈور دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھتے ہی سب کھڑے ہو گئے۔

Classic Urdu Material

سر کو خم دیتے اس نے سب کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ اوذر خود بھی سر براہی کر سی پے بیٹھ گیا

-

"مسٹر سقر آپ بتا سکتے ہے آپ نے ہمیں کیوں بلوایا ہے یہاں۔۔۔" ان میں سے ایک سفید بالوں والے ادھیڑ عمر شخص نے سقر سے سوال کیا تھا۔

"اگلے مہینے یونیورسٹی کے سی ای ای او کی سلیکشن ہوگی۔ دور سی ای او کے لیے میں اپنا نام تجویز کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" بات کے اختتام پے اس نے ایک اچھنی سی نظر سب پے ڈالی۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ اپنا نام تجویز نہیں کر سکتے۔۔۔ آپ وہاں صرف ایک ٹیچر ہے۔۔۔" اسی شخص نے دوبارہ جواب دیا۔

جبکہ سب کے چہرے پے واضح ناگواری پھیلی تھی۔

"میں نے مشورہ نہیں مانگا آپ کو بتایا ہے۔۔۔" سقر نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

"لیکن۔۔۔"

Classic Urdu Material

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا ان میں ایک اور شخص برہمی سے بولا۔۔۔ "اس طرح کیسے ہو سکتا ہے۔ اب کیا کوئی بھی معمولی ٹیچر آ کے ہمیں کہے گا میں سی ای او بننا چاہتا ہوں تو ہم اسے سیٹ دے دیں گے۔۔۔"

EPO اس کی بات پے سقر کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا۔۔۔ "آئی تھنک آپ کی بیٹی میں پڑھتی ہے۔۔۔" سقر نے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔

وہ شخص ایک دم سے خاموش ہوا۔۔۔ اور پھر غصے سے بولا۔۔۔ "تو تم مجھے دھمکی لگاؤ گے۔۔۔"

"جو مرضی سمجھو۔۔۔" سقر نے لا پرواہی سے اسے دیکھا۔

"لیکن ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ یہ یونیورسٹی کی پولیسی کے خلاف ہے۔۔۔" ان میں ایک شخص نے اسے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

"ہاں یہ بالکل نہیں ہو سکتا۔۔۔" سب نے باری باری انکار کیا۔۔۔ وہ بس سپاٹ نظروں سے انہیں دیکھتا رہا۔

ہو گیا آپ لوگوں کا۔۔۔ "سب نے خاموشی سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

"اس یونیورسٹی کا سی ای او کون بنے گا یہ میں تہہ کروں گا۔۔ کیونکہ میں اس یونیورسٹی کا لیگل اونر ہو۔۔" سپاٹ انداز میں کہتے اس نے سب کے سروں پر بم پھوڑا تھا۔

سب حیرت اور شاک کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔

"یہ کیا مذاق ہے۔۔ یہ یونیورسٹی مارکر زسمانتھا کی ہے۔۔" ان میں سے ایک شخص غصے سے بولا تھا۔

سقر نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔ جیسے اس کے غصے سے لطف اندوز ہوا ہو۔

"تھی اب نہیں ہے۔۔۔" میں شروع سے اول تک اس کا اونر تھا۔۔۔ ہوں۔۔ اور رہو گا

۔۔۔ ایک اچٹنی نظر ان سب پر ڈالتے وہ کھل کے مسکرایا۔

"یہ جھوٹ ہے۔۔۔" وہی شخص دوبارہ بولا تھا۔

"اگر تم ہی ابراہیم کے بیٹے ہو تو وصیت کہا ہے تمہارے پاس۔۔۔" اس شخص نے

سوالیاں نظروں سے سقر کو دیکھا۔ جس کے چہرے پر ایک غیر معمولی مسکراہٹ تھی۔

"کیا میں نے کہا کے میں مسٹر ابراہیم کا بیٹا ہو۔۔۔" سقر نے بھول پن سے سب کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

کمرے میں ایک لمحے کو سناٹا چھایا تھا۔ اس شخص کی پیشانی پر نہی نہی بوندیں چمکی تھیں۔

"مجھے ضروری کامے میں چلنا ہو۔" وہ شخص اپنی چیزیں اٹھاتا فوراً وہاں سے چلا گیا۔

"آئی تھنک سب کو جواب مل گیا ہو گا۔" بے تاثر لہجے میں کہتے وہ کھڑا ہوا۔ کوٹ کو جھٹکا

دیتے اس نے بٹن بند کیے اور لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔

اور پھر اس شام نیکو پنگ کے جامی آسمان نے دیکھا۔ نیکو پنگ کے لوگ ہاتھوں میں بینرز

پکڑے، چہروں پر برہمی لیے۔ سڑکوں پر نکل آئے تھے

We want justice for Vivi

ہر ایک کے منہ پر یہی الفاظ تھے۔ ہر نیوز چینل پر ایک ہی نیوز چل رہی تھی۔ اس ویڈیو

نے پورے سویڈن میں تحکامچا دیا تھا۔ سیکنڈز میں اس ویڈیو کو لوگوں نے شیئر کیا تھا۔ اور

اب لوگ برہمی سے ان دونوں کی سزا کی ڈیمانڈ کر رہے تھے۔

Classic Urdu Material

گرینڈ ہوٹل میں بیٹھی سبین نے بے دلی سے سامنے چلتی نیوز کو دیکھا تھا۔ آنکھیں ضبط سے گلابی پڑ رہی تھیں۔ ریموٹ سے سامنے چلتی سکرین کو بند کرتے وہ کھڑکی میں کھڑی ہو گئی۔ سامنے پھیلی لمبی سڑک پے لوگوں کا ریل آ رہا تھا۔ کیا مرد کیا عورت ہر کوئی پیش نظر آ رہا تھا۔

سبین کی پیشانی پے لکیریں ابھری۔ پردہ درست کرتے وہ پیچھے ہٹ گئی۔

نیکو پنگ کی زمین پے رات پھیل رہی تھی۔ ہر طرف مصنوعی روشنیاں چمک رہی تھیں۔

ایسے میں ایک شخص اجلت میں اپنے گھر سے نکلتا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پیشانی پھیلی

ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ میں بھاری کپڑوں کا ہینڈ کیری تھا۔ جسے گھسیٹا وہ گاڑی میں رکھ رہا

تھا۔ ڈگی بند کرتے وہ تیزی سے فرنٹ سیٹ کی جانب بڑھا۔ رومال سے پیشانی پے چمکتا

پسینہ صاف کرتے اس نے گاڑی سٹارٹ کی۔ سیاہ گاڑی چوڑی سڑک پے برق رفتاری

سے بھاگ رہی تھی۔

Classic Urdu Material

اطراف میں گھنے جنگلات پھیلے ہوئے تھے۔ کچھ دور جانے پے اس کی گاڑی ایک جھٹکے سے رکی۔ پیشانی پے بل ڈالے وہ گاڑی سے باہر نکلا اور جھکتے ہوئے گاڑی کے ٹائیر کو دیکھا۔ سڑک کے کنارے لگی پول لائٹس میں پنکچر ٹائر اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ اس نے بے بسی سے ٹائر کو دیکھا۔

اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔ وہ ایک جھٹکے سے پلٹا اور اپنے سامنے کھڑے شخص کو خوف زدہ نظروں سے دیکھا۔ اس سے پہلے کے وہ کچھ سوچتا سمجھتا اس شخص نے ایک گھونسا اس کے منہ پے مارا وہ لڑکھڑاتا ہوا پیچھے کو گرا۔ اس کے منہ سے نکلتا خون تار کول کی سیاہ سڑک پے گر رہا تھا۔

اس سے پہلے کے وہ سنبھلتا سقر نے اپنی بھاری بوٹ اس کے چہرے پے مارا تھا۔ وہ درد سے چیخ اٹھا۔ اس کے ٹوٹے دانت سڑک پے گر گئے تھے۔

"احراز اور ایلوینو کہا ہے۔" اس کے ہاتھ کو اپنے بھاری بوٹوں سے مسلتے وہ دھاڑہ تھا۔

"میں نہیں جانتا۔" وہ درد سے چلاتے بمشکل بولا۔

Classic Urdu Material

"اوہ گڈ۔" اس کا ہاتھ آزاد کرتے وہ کھل کے مسکرایا۔ اور اگلے ہی لمحے اس شخص کی درد ناک چیخیں گونجی تھیں۔

"ہاں اب بتائوں کچھ یاد آیا۔۔۔" اسے گردن سے پکڑتے سقر نے بیزاری سے کہتے آس نے ایک نظر گھڑی پے ڈالی۔ جورات کے ساڑھے گیارہ بج رہی تھی۔ اور اسے بارہ بجے سے پہلے پہنچنا تھا۔ اس شخص کے دونوں بازو بے دم سے لٹک رہے تھے۔ پورہ چہرہ خون سے بھرہ ہوا تھا۔

"وہ کل رات جا پان جا رہا ہے۔ اس وقت کہاں ہے میں نہیں جانتا۔ پلیز مجھے چھوڑ

دو۔۔۔"

"چھوڑ دیا۔۔۔" سکون سے کہتے سقر نے اس کی گردن کو جھٹکا دیا تھا۔ اس کے بے جان

وجود کو زمین پے پھینکتے وہ تاریکی میں گم ہو گیا۔۔۔۔۔

Classic Urdu Material

احتیاط سے دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔ اور دبے پاؤں چلتا بیڈ کی جانب بڑھا۔ جہاں وہ گردن تک کمبل میں چھپی سو رہی تھی۔ سنہری بال چہرے اور تکیے پے پھیلے تھے۔

اس کے پاس بیٹھتے سقر نے نرمی سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے۔ اس کا لمس پاتے ہی اس نے فوراً آنکھیں کھولی۔ وہ شاید گہری نیند میں تھی۔ اس لیے فوراً آنکھیں بند کرتی سو گئی۔ سقر کی پیشانی پے بل پڑے۔

"اٹھو صبح ہو گئی ہے۔" سقر نے مسکراہٹ باتے اسے دیکھا۔ سنہری آنکھوں میں شرارت دوڑ رہی تھی۔

لیکن وہ ہنوز سو رہی تھی۔

"اٹھو مریم صبح ہو گئی ہے۔" اس کا چہرہ تھپتھپاتے وہ اونچیا آواز میں بولا۔ اور ایک نظر

گھڑی پے ڈالی جہاں رات کے بارہ بجنے میں ابھی پانچ منٹ باقی تھے۔

"اوہوں۔۔۔" وہ نیند میں بڑبڑائی۔ اور اس کا ہاتھ جھٹک کے پیچھے کیا۔

"اٹھ بھی جائوں اب۔۔۔" سقر نے زور سے اسے جھنجھوڑا۔ مریم نے خفگی سے آنکھیں

کھول کے اسے دیکھا۔ گرے آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

"کیا ہے سقر سونے دو۔۔" اس کا ہاتھ ہٹاتی وہ بند آنکھوں سے بولی اور کروٹ لیتے منہ تکیے میں گھسالیہ۔

"اٹھو تو سہی مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔" سقر نے جھنجھلاتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

"صبح دکھا دینا۔۔" وہ بھاری آواز میں بولی۔

"نہیں ابھی دکھانا ہے اٹھو۔۔" اسے ہنوز سوتے دیکھ سقر نے اس کی ناک زور سے دبائی۔ لیکن وہ پھر بھی ڈھیٹ بنی سوتی رہی۔

"توبہ ہے نشہ کر کے سوئی ہو۔۔" اس کی ڈھٹائی دیکھ سقر نے طنز کیا تھا۔

"میں ابھی سوئی ہوں۔ مجھے تنگ ناکروں بہت نیند آرہی ہے۔۔" اس نے جیسے التجا کی تھی۔

"اب اگر تم نا اٹھی تو پھر انجام کی ذمہ دار تم خود ہوگی۔۔" سقر نے سخت لہجے میں وارننگ دی تھی۔ دوسری جانب جواب نداد تھا۔

Classic Urdu Material

سائیڈ ٹیبل پے بڑا پانی کا گلاس اٹھاتے سقر نے اس کے منہ پے پھینکا تھا۔ وہ فوراً ہڑ بڑا کے اٹھی۔ اس کا چہرہ اور گردن پوری طرح بھیگ چکی تھی۔

"سقر یہ کیا کیا۔۔۔" اس کی طرف دیکھتے وہ غصے سے بولی۔ پانی کافی ٹھنڈا تھا۔ اور اب باقاعدہ سردی محسوس کر رہی تھی۔

"جب میں پیار سے اٹھا رہا تھا تو اٹھ جاتی۔۔۔" سقر نے لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔
"تم صبح بھی بتا سکتے تھے جو بتانا تھا۔۔۔" اس کی لاپرواہی پے وہ روہانسی ہوئی۔ اور کمبل پرے ہٹاتی کھڑی ہوئی۔ سیاہ سلک کے گائون میں اس کی گوری رنگت دمک رہی تھی۔

"اب کہاں جا رہی ہو۔۔۔" اسے کھڑا دیکھ سقر نے سوال کیا۔
"چینج کرنے اب ایسے تو نہیں سکتی۔۔۔" وہ طنزیہ بولی تھی۔ لہجے میں ناراضگی واضح تھی۔

"اسے چھوڑو پہلے میرے ساتھ چلو مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔۔"

"مجھے نہیں جانا اب۔۔۔" وہ ناراضگی سے بولتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔ جب سقر نے اس کا ہاتھ پکڑتے اسے روکا۔

Classic Urdu Material

"اگر تم پیار سے بات مان لو تو مجھے اس طرح کرنا ہی نا پڑے۔" سقر نے اس کی آنکھوں
پے پٹی باندھی تھی۔

"اب یہ کیا ڈرامہ ہے۔۔۔" وہ سخت بیزار ہوئی۔ اور آنکھوں سے پٹی ہٹانے کے لیے ہاتھ
اوپر کیا۔ جب وہ اس کا ہاتھ پکڑتا باہر نکل گیا۔ وہ بھی ناچار اس کے پیچھے چل دی
۔ ایک ہاتھ ہونٹوں پے رکھتے اس نے جمائی لی تھی۔ یقیناً وہ ابھی تک نیند کے زیر اثر تھی۔

You, my sweetheart, are no less than a princess
to me,

You fill my life with happiness and glee.

I depend on your advice at each step of my life,

I am so damn glad that God gave you to me as
my wife.

Happy Birthday, Sweetheart.

Classic Urdu Material

May you have a life as long as my love for you.

اس کی آنکھوں سے پٹی ہٹاتے وہ گنگنا یا تھا۔ جبکہ وہ حیرت زدہ سی سامنے کی گئی سجاوٹ کو دیکھ رہی تھی۔

وہ لان میں بناسن روم تھا۔ جس کی دیواریں شیشے کی بنی تھی۔ اس کے اندر پھولوں کے ساتھ نہایت خوبصورت سجاوٹ کی گئی تھی۔ درمیان میں ایک ٹیبل سیٹ کیا گیا تھا۔ جس پر خوبصورت سا کیک رکھا ہوا تھا۔ ٹیبل کے گرد دو خوبصورت کرسیاں رکھی گئی تھی۔ ہر طرف برقی قلموں کی روشنی پھیلی تھی۔ ہلکا ہلکا میوزک ماحول کو سحر انگیز بنا رہا تھا۔

"لیکن آج تو میری برتھ ڈے نہیں ہے۔۔۔" جمائی لیتے اس نے سقر کو دیکھا۔ وہ جویہ امید لگائے بیٹھا تھا کہ وہ سر پر اتر دیکھ کے خوش ہوگی۔ اس کے چہرے پر پے دھنک کے رنگ بکھرے گے۔ اور وہ مبہوت سا ان رٹگوں کو دیکھے تھے۔ لیکن اس کی لاعلمی پر سقر نے دانت پیسے تھے۔ سنہری آنکھوں میں خفگی لہرائی تھی۔

"مضول میں میری بھی نیند خراب کر دی۔۔۔" منہ بسورتے اس نے شکوہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر نے غصے سے اسے گھورا اور جیب سے موبائل نکالتے اس کی روشن کی۔۔۔ "یہ دیکھو!
مادام آج پچیس مارچ ہے۔۔۔" روشن سکرین اس کی آنکھوں کے سامنے لہراتے وہ خفگی
سے بولا۔

"اوہ۔۔۔" اسنے حیرت سے دونوں ہاتھ منہ پر رکھے۔ گرے آنکھوں کی پتلیاں یہاں
سے وہاں تک پھیلی تھی۔

"کیا سچ میں آج میری برتھ ڈے ہیں۔۔۔" وہ ابھی بھی بے یقین تھی۔ زندگی کی تلخیوں
میں سب کچھ ہی بولے بیٹھی تھی۔

"نہیں میں جھوٹ بول رہا ہوں۔۔۔" وہ جل کے بولا۔

"کیونکہ تم ہو ہی جھوٹے۔۔۔" شرارت سے کہتے اس نے سقر کے گال کھینچے۔۔۔

"ویسے ڈیکوریشن بہت اچھی ہیں۔۔۔ تم نے کی ہے کیا۔۔۔" ایڑھیوں کے بل گھومتے
اس نے چاروں جانب ایک طائرانہ نظر دوڑائی۔ اور اشتیاق سے اسے دیکھا۔

سقر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا۔۔۔" اس نے مشکوک نظروں سے سقر کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

"کر لو یقین۔۔۔ یہ سب تمہارے برے انگریز نے صرف تمہارے لیے کیا ہے۔۔۔" وہ مسکرا کے بولا تھا۔

"تھینک یو۔۔۔" اس کے ہاتھ پکڑتے وہ فرت جزبات سے بولی تھی۔ "میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ میں دوبارہ کبھی زندگی میں خوش ہو سکو گی۔۔۔ کبھی اپنی برتھ ڈے سیلیبریٹ کر سکو گی۔۔۔ ان آنکھوں سے حسین خواب دیکھ سکوں گی۔۔۔" اس کی آنکھوں کی سطح گیلی ہوئی تھی۔

"سوچا تو تم نے یہ بھی نہیں تھا کہ تمہیں اتنا اینڈ سم شوہر مل جائے گا۔۔۔" سقر نے شرارت سے اسے دیکھا۔

"ہاں ٹھیک کہاں تم نے۔۔۔" وہ معصومیت سے بولی۔ اور پھر سقر کے بے ساختہ ابھرنے والے قہقہے پے وہ خفیف سی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ سفید اور سرخ پھولوں سے سجایا گیا یہ روم بہت خوبصورت تھا۔ فضا میں گلاب کی مسحور کن خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ آسمان پے چمکتے چاند کی روشنی گلاس وال سے اندر آتی جھانک رہی تھی۔

چلو آنوکیک کاٹتے ہیں۔۔۔" اس کا ہاتھ پکڑتے وہ ٹیبل کے سامنے کھڑا ہوا۔

Classic Urdu Material

Happy ٹیبل کے اوپر ایک درمیانے سائز کا خوبصورت کریم کیک رکھا تھا۔ جس پے لکھا تھا۔
birthday Mariam Saqar

اس کی گرے آنکھوں میں ہیروں کی مانند جگمگاٹھی تھی۔ محمی چہرے پے دھنک کے ڈھیروں رنگ بکھر گئے تھے۔ ہونٹوں پے خوبصورت مسکراہٹ ابھری تھی۔

"چلو کاٹو۔۔۔" اس کے ہاتھ میں سرخ رین والی چھری پکڑاتے سقر نے اسے متوجہ کیا۔ جو نم آنکھوں میں محبت سموئے اسے دیکھ رہی تھی۔

چھری پے پکڑ مضبوط کرتے اس نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔ اور کیک کاٹنے

لگی۔ جبکہ وہ اپنی خوبصورت آواز میں کوئی برتھ ڈے سانگ گنگنا رہا تھا۔ کیک کا ٹکرا

اٹھاتے اس نے سقر کی جانب بڑھایا۔

"پہلے تم۔۔۔" اس کا ہاتھ پکڑتے سقر نے کیک اس کے منہ میں ڈالا۔ دو آنسوؤں موتیوں

کی صورت ٹوٹ کے اس کے گال پے بہے تھے۔

"شش رونا نہیں یہ خوشی کا موقع ہے۔۔۔" اس نے نرمی سے اس کے آنسوؤں صاف کیے

تھے۔

Classic Urdu Material

"یہ تو خوشی کے آنسوؤں ہے۔۔۔" اس کے کندھے سے سر ٹکاتے وہ رندھی آواز میں

بولی۔ اس کی پشت کو سہلاتے سقر نے ایک گہرہ سانس ہوا کے سپرد کیا۔

"اچھا اپنا گفٹ نہیں دیکھو گی کیا۔۔۔"

"دکھاؤ۔۔۔" ہاتھ کی پشت سے گال رگڑتے اس نے اشتیاق سے سقر کو دیکھا۔

سقر نے ایک چھوٹی سی پیکنگ کوٹ کی جیب سے نکالتے اس کے ہاتھ پے رکھی۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔" وہ متجسس ہوئی۔

"خود دیکھ لو۔۔۔" سقر نے کندھے اچکائے۔

اس نے احتیاط سے پیکنگ کھولی اور اس میں موجود مخملی دبی باہر نکالی۔ اسے لگا شاید کوئی

انگوٹھی ہے۔ لیکن ڈبی کھولنے پے اس کا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا۔

"سقر یہ کیا۔ لپ اسٹک کون گفٹ دیتا ہے۔۔۔" لپ اسٹک ہاتھ میں پکڑتے وہ خفگی سے

بولی۔۔۔

Classic Urdu Material

"مجھے تمہارے ہونٹوں پر سرخ لپ اسٹک پسند ہے۔ اس لیے مجھے اس سے بہتر گفٹ کوئی نہیں لگا۔۔۔" اس کی خفگی کا برا منائے بغیر وہ تحمل سے بولا۔

مریم نے جھینپ کے اسے دیکھا اور نظریں لپ اسٹک پر جمائی جس کے اوپری حصے پر کچھ چمک رہا تھا۔ مریم نے چونک کے اسے دیکھا۔ جواباً اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

اس نے نظریں ہٹاتے اس نے جلدی سے گلاس کیپ کو علیحدہ کیا۔ اور ہیرے کی جگمگاتی انگھوٹی کو انگلی کی پوروں سے چھوا تھا۔

"سقر یہ بہت خوبصورت ہے۔۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ جبکہ وہ دلکشی سے مسکرایا۔ اور انگوٹھی اس کی تیسری انگلی میں پہنائی۔

اس کی ہاتھ کی پشت کو A Beautiful Ring For a Pretty Girl
ہونٹوں سے لگاتے وہ ہیرے سے بولا۔ مریم نے جھنپتے ہوئے اسے دیکھا۔ دل خوشی سے کھلکھلا اٹھا تھا۔

Classic Urdu Material

"غم چھوٹا ہو یا برا وقت کے ساتھ ساتھ گزر رہی جاتا ہے۔ برے وقت کے بعد ہمیشہ اچھا وقت آتا ہے۔ بعض اوقات برے وقت کا دورانیہ طویل ہو جاتا ہے۔ اور پھر انسان مایوسی کا شکار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور صبر سے کام لیتے ہیں۔ تو اللہ انہیں ان کی استطاعت سے بڑھ کے اجر عطا کرتا ہے۔ اسے بھی اس کا اجر مل گیا تھا۔ اور اس کی استطاعت سے کہی زیادہ ملا تھا۔۔۔"

دور سیاہ آسمان پر چمکتا چاند بھی اس کی خوشی پر جھوم اٹھا تھا۔ رات قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی۔ ایک خوبصورت صبح ان کا انتظار کر رہی تھی۔ جہاں صرف محبتیں تھیں۔۔۔ خوشیاں تھیں۔۔۔ اور وہ دنوں تھے۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

و پھرتی سے بیڈ پر رکھے بیگ میں سے کوئی چیز تلاش کر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے ساری چیزیں بیڈ اور زمین پر ادھر ادھر بکھری ہوئی تھی۔ اس کی برائوں آنکھوں میں بے چینی

Classic Urdu Material

اور خوف واضح نظر آ رہا تھا۔ کشادہ پیشانی پے پسینے کے ننھے قطرے چمک رہے تھے۔ جنہیں وہ بار بار صاف کر رہا تھا

یہ ایک چھوٹا سا لکڑی سے بنا کٹیج تھا۔ جس میں اس نے پرسوں سے پناہ لی ہوئی تھی۔ آج اسے روانہ ہونا تھا۔

"کہا گیا یہاں ہی تو رکھا تھا۔۔۔" پورے بیگ خالی کرنے پر بھی جب اسے اپنی مطلوبہ چیز نہیں ملی تو وہ جھنجھلا کے بڑبڑایا۔

پھر کچھ سوچ کر اس نے سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھایا اور اس پے کوئی نمبر ڈائل کیا

۔ موبائل کان سے لگائے وہ اضطرابی انداز میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہا تھا۔

ہوا سے کھڑکی کا پردہ لہراتا اسے چھونے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ کھڑکی بھی اس نے تھوڑی

دیر پہلے اپنی گھبراہٹ کی وجہ سے کھولی تھی۔ یا پھر شاید فرار کا ایک راستہ۔۔۔۔

"ہیلو میں احراز بول رہا ہوں۔ میری بات غور سے سنو۔۔۔ میرا پاسپورٹ گم ہو گیا ہے

۔ مجھے جلدی سے ایک نیا پاسپورٹ بھیجیو۔۔۔۔

Classic Urdu Material

"ہاں تھوڑی دیر تک بھیجو۔۔۔" دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے ایک چور نظر کھڑکی کے باہر تاحد نگاہ پھیلی سیاہی پے ڈالی۔

"ہاں ایڈریس نوٹ کروں۔۔۔" ایڈریس نوٹ کروانے کے بعد اس نے چند ایک دایات دے کے فون بند کر دیا۔ اور دوبارہ کھڑکی کی طرف دیکھا۔ جہاں ابھی بھی پردہ لہرا رہا تھا۔ اور اسے اپنے شکنجے میں لینے میں بری طرح ناکام ہو رہا تھا۔

کھڑکی کی منڈیر پے الٹا جھکتے اس نے ایک نظر نیچے اور پھر چاروں اطراف پے ڈالی۔ اور پھر جیسے مطمئن سا پیچھے ہٹ گیا۔ ایک تاسف بھری نظر بکھرے ہوئے کمرے پے ڈالتے اس نے تیزی سے کمرہ سمیٹنا شروع کیا۔ سارے کپڑے سمیٹ کے بیگ میں ڈالے۔ اس سب کے دوران وہ جیسے بار بار کھڑکی پے نظر ڈالنا نہیں بولا تھا۔ ساری چیزیں ان کی جگہ پے پہنچانے کے بعد وہ پھر سے کھڑکی کی طرف آیا۔ اور پھر سے اس پے جھکتے اس نے ایک نظر کاٹیج کے چاروں اطراف پے ڈالی۔

ہر چیز سے مطمئن ہوتا وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ کچن میں آتے اس نے فریزر سے ٹھنڈے پانی کی بوتل نکالی اور ایک ہی گھونٹ میں ساری بوتل خالی کر دی۔ جیسے وہ

Classic Urdu Material

صدیوں کا پیاسا ہو۔ لیکن اس کی تشنگی ابھی بھی کم ناہوئی ہو۔ بوتل سینک میں پھسکتے اس نے فاسٹ فوڈ کا پیکٹ نکالا اور اس میں موجود غذا کو ایک پلیٹ میں سجائے وہ دوبارہ کمرے میں داخل ہوا۔ سائیڈ ٹیبل پے پڑے موبائل کی سکرین مسلسل بلنک کر رہی تھی۔ وہ تیر کی سی تیزی کے ساتھ موبائل کی طرف بڑھا۔ اور کال پک کرتے اسے کان سے لگایا۔

"ہاں کہا ہو تم۔۔۔" آواز میں تیزی تھی۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔ کوئی اور تو نہیں ہے تمہارے ساتھ۔۔۔" اس نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔" موبائل جیب میں اڑتے وہ ایک بار پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کٹیج کا دروازہ کھولتے اس کا سامنا ایک لڑکے سے ہوا۔۔۔

"کسی نے دیکھا تو نہیں تمہیں۔۔۔" اس کے ہاتھ سے پاسپورٹ لیتے آس نے بے چینی سے پوچھا۔ اور برائون آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔

"نہیں میں چھپ کے آیا ہو۔۔۔ تم بھی جتنا جلدی ہو سکوں یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔۔۔"

Classic Urdu Material

اور ہاں یہ سم کارڈ استعمال کرنا پہلے والی بھینک دینا۔۔۔ "اس لڑکے نے ایک پیکٹ جیب سے نکالتے اس کی طرف بڑھایا۔ جسے احراز نے فوراً تھام لیا۔

چاند کی روشنی میں وہ دونوں کسی ہیولے کی مانند لگ رہے تھے۔ جورات کی سیاہی میں چھپنے کی کوشش کر رہے ہو۔۔۔ اور رات انہیں چھپانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی ہو۔۔۔ لیکن چاند کی روشنی جیسے ان کی ساری محنت پے پانی پھیرتی نظر آرہی تھی۔

"ٹھیک ہے تم جائوں۔۔۔۔" دروازہ بند کرتے وہ دوبارہ کمرے میں آیا۔ اور تیزی سے پاسپورٹ اور سم کارڈ بیگ کی جیب میں رکھا۔ اس بار اس نے ایک دفعہ بھی کھڑکی کی طرف دیکھنے کی کوشش نہیں کی۔ شاید وہ مطمئن تھا۔

چیزیں بیگ میں رکھنے کے بعد وہ دوبارہ کرسی گھسیٹنے ٹیبل کے سامے بیٹھ گیا۔ اور پلٹ میں رکھا کھانا اپنے اندر اندیلنے لگا۔۔۔ تیزی سے بڑے آڑے لقمے لیتے اس کی نظر اچانک سے سامنے لگی کھڑکی پے بڑی تھی۔ اور پھر جیسے پلٹنا بھول گئی۔ منہ میں رکھا نوالہ جیسے پھنس سا گیا تھا۔ برائون آنکھوں میں خوف کے سایے تیزی سے لہرائے تھے۔ اس کے چہرے پے پسینے کی بوندیں تیزی سے بہہ رہی تھی۔ تبھی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا

Classic Urdu Material

احساس ہوا تھا۔ اسے اپنی گردن کے بال خوف سے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔ اس کے ہاتھ پاؤں بری طرح کانپ رہے تھے۔

اس نے آہستہ سے گردن موڑی اور پھر جیسے دھک رہ گیا تھا۔ وہ آرام دہ انداز میں دروازے سے ٹیک لگائے کھڑا تھا۔ چہرے پر بلا کا اطمینان تھا۔ سنہری آنکھیں ٹھنڈے میٹھے سنہری پانیوں کی طرح پرسکون تھی۔

"کیسے ہو برو۔۔۔ تم نے تو مجھے بتایا نہیں میں نے سوچا میں خود ہی آ جاؤں تم سے ملنے۔۔۔" اس کی جانب قدم بڑھاتے وہ دوستانہ لہجے میں بولا۔

جبکہ احراز کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ رہا تھا۔ جسم سے جیسے سارا خون نچڑ گیا تھا۔ اس کے چہرے کا سکون دیکھ وہ اندر تک کانپ اٹھا تھا۔ اس نے کیسے سوچ لیا تھا کہ وہ اسے ڈھونڈ نہیں پائے گا۔

وہ قدم قدم چلتا اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور احراز کو لگ رہا تھا جیسے موت قدم قدم چلتی اس کی طرف آرہی ہو۔ موت کے اور اس کے درمیان صرف چند قدم کا فاصلہ رہ گیا تھا۔

Classic Urdu Material

"شاید تم کہی جا رہے ہو۔۔۔" اس کے سامنے رکھی کرسی پر آ بیٹھتے وہ خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔ جیسے وہ ہمیشہ سے بولتا تھا۔ لیکن احراز جانتا تھا۔ کہ یہ خوشگوار لہجہ صرف چند لمحوں کے لیے ہیں اس کے بعد۔۔۔۔۔ اس کے بعد کاسوچ کے اس نے ایک جھرجھری سی لی تھی۔ اور غیر ارادی طور پر کھڑکی کی طرف دیکھا۔

"باہر سے سردی اندر آرہی تھی۔ اس لیے میں نے بند کر دی۔۔۔" ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اس نے عام سے لہجے میں کہا تھا۔

"کیا ہوا تم نے جواب نہیں دیا۔ کہی جا رہے ہو کیا۔۔۔۔۔ ہاتھ کی مٹھی بنا کے گال تلے رکھتے اس نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"ہاں۔۔۔ وہ ایک ضروری کام تھا۔۔۔۔۔" خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولا۔

"اوہ اچھا۔۔۔۔۔" سقر نے جیسے سمجھ کے سر ہلایا۔ "میں بھی ایک ضروری کام سے آیا تھا تمہارے پاس۔۔۔۔۔" سقر نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کہ۔۔۔ کیا۔۔۔"

Classic Urdu Material

"یہ کچھ پیپرز ہے تمہارے لیے۔۔۔" کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پیکٹ نکالتے
اس نے میز پر رکھا۔

"کس چیز کے پیپرز۔۔۔" احرار نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"خود دیکھ لو۔۔۔" سقر نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔

احرار نے شش و پنج سے اسے دیکھا۔ اور کپکپاتے ہاتھ پیکٹ کی طرف بڑھائے۔ ابھی
اس کے ہاتھ اور پیکٹ کے درمیان صرف دو انچ کا فاصلہ تھا۔ جب ایک نوکیلی چیز اس کے
ہاتھ میں کبھی تھی۔ اس کے حلق سے ایک دلخراش چیخ نکلی تھی۔ احرار نے پھٹی پھٹی
نظروں سے اپنے ہاتھ میں موجود چاقو کو دیکھا۔ جو اسے چیرتا ہوا گزر گیا تھا۔ خون کی
بوندیں ٹپ ٹپ لکڑی کے فرش پر بہہ رہی تھی۔

"سقر۔۔۔ یہ کہ۔ کیا۔۔۔" اپنے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں بکڑتے وہ لڑکھڑاتے لہجے
میں بولا۔

"کیا۔۔۔ کیا میں نے۔۔۔" وہ انجان بنا۔۔۔ چہرے پر بلا کا سکون تھا۔۔۔ سنہری
آنکھوں میں شعلے بھڑک رہے تھے۔

Classic Urdu Material

"یہ پیپرز تمہارے قابل نہیں تھے۔۔ یا پھر تم ان کے قابل نہیں تھے۔۔ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔۔۔" ٹھوڑی کھجاتا وہ پر سوچ انداز میں بولا۔

"جانتے ہوں ان پیپرز میں کیا تھا۔" کرسی سے اٹھتا وہ دو قدم اس کی طرف بڑھا۔
"کہ کیا تھا۔۔۔" احراز نے اٹکتے ہوئے اسے پوچھا۔

اور ہاتھ کامکا بنا کے اسے مارنے کی کوشش کی۔ جب سقر نے ہاتھ گھماتے اس کے منہ پر مارا۔۔۔ وہ کرسی سمیت دوسری سمت گرا۔ ہونٹ پھٹنے سے وہاں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا سمجھا تھا تم نے۔۔؟ تم مجھے بے وقوف بناؤ گے اور میں بن جاؤں گ۔۔۔" سقر نے تمسخر سے اسے دیکھا۔ اور اس کا کالر پکڑتے اسے کھڑا کیا۔

"سقر مجھے معاف کر دوں۔۔۔" احراز نے گڑ گڑاتے ہوئے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔ جب کاٹیج میں اس کا بلند قہقہہ گونجا تھا۔

Classic Urdu Material

"اوہ ریلی۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہیں معاف کروں گا۔۔" شعلہ بار نظروں سے گھورتے اس نے ایک جھٹکے سے اس کے ہاتھ سے چاقو نکالا۔ اور اس کے کندھے میں کھونبا۔۔ وہ درد سے بلبلا اٹھا۔

"پلیز۔۔ مجھے معاف کر دوں۔۔" وہ آس کے قدموں میں گرتا گڑ گڑایا تھا۔

"ضرور کرتا اگر تم نے مریم کے ساتھ یہ سب ناکیا ہوتا۔۔" اس کے چہرے پر گھونسنوں کی بارش کرتے وہ غرایا تھا۔ جبکہ وہ نیم بیہوش سازمین پے گر ہوا تھا۔ اس کے بے جان ہوتے وجود کو گھسیٹتے سقر نے اسے کرسی پے گرایا تھا۔ اور ایک رسی سے اسے باندھا۔ جگ میں پانی بھر کے وہ دوبارہ کمرے میں آیا۔ اور تھنڈا پانی اس کے چہرے پے پھینکا۔ وہ ہڑ بڑا کے اٹھا۔

"اتنی آسانی سے نہیں مرنے دو گا تمہیں۔۔ تڑپ تڑپ کے مرو گے۔۔" اسے بالوں سے جھکڑتے وہ شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

تھوڑی دیر بعد کمرے میں گیس کی سمیل پھیلنی شروع ہوئی تھی۔ احراز نے سرا سیمگی سے اسے دیکھا۔

Classic Urdu Material

"جل کے مرنے کا اپنا ہی مزا ہے۔۔۔" اس کے زخمی ہاتھ پے اپنے بھاری بوٹ رکھتے وہ مسکرایا تھا۔ احراز نے نفی میں سر ہلایا۔

"گڈ بائے۔۔" اس کے گال کو انگلی سے چھوتے وہ کھڑکی کے رستے باہر نکل گیا۔۔۔ ٹھیک دس سیکنڈ کے بعد کاٹیج میں دھماکہ ہوا تھا۔ آگ کے شعلے کاٹیج سے نکلتے آسمانوں کو چھونے کی کوشش کر رہے تھے۔ ہر طرف آگ اور دھوا پھیلنا شروع ہو گیا تھا۔ دور کھڑے سنہری آنکھوں والے شخص نے اطمینان سے اس منظر کو دیکھا تھا۔ اور پھر جیسے مطمئن سالوٹ کیا تھا۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com

نیکو پنک پے سنہری صبح چمک رہی تھی۔ سردی کا زور ٹوٹا تو سورج نے بھی اپنا چہرہ دکھا دیا تھا۔ ہلکی ہلکی نرم دھوپ تازگی بخش رہی تھی۔ وہ لان میں رکھی کرسیوں پہلے سے ایک کرسی پے بیٹھی فوارے سے گرتے پانی کو دیکھ رہی تھی۔ سرخ رنگ کا لباس پہنے اس کی دودھیار نگت دھوپ میں چمک رہی تھی۔ سنہری بال جوڑے میں قید کیے ہوئے

Classic Urdu Material

تھے۔ جس سے کچھ لٹیں اس کے چہرے پے جھول رہی تھی۔ گرے آنکھوں میں نیند کا ہلکا ہلکا خمار تھا۔ جبکہ چہرے پے بلا کا سکون تھا۔

جمائی لیتے اس نے پانی پیتے پرندے کو دیکھا۔ آج کل اسے کچھ زیادہ ہی نیند آتی تھی۔ اس لیے زیادہ دیر سوتے پائی جاتی تھی۔ جس پے سقر چڑ کے اسے کہتا تھا۔

"مجھے لگتا ہے۔ تم ڈر گز لینے لگ گئی ہوں۔ جو ہر وقت سوتی ہی رہتی ہوں۔

"میں کو نسا جان بوجھ کے سوتی ہوں۔۔۔ اب نیند اتنی آتی ہے کیا کروں۔۔۔" اس کی خفگی پے وہ معصومیت سے بولتی تھی۔

"تم جان بوجھ کے روتی بھی نہیں ہوں۔۔۔ تم جان بوجھ کے سوتی بھی نہیں ہو۔۔۔ سب

کچھ خود بخود ہی ہو جاتا ہے ہیں نا۔۔۔" سقر نے طنزیہ آبرو اچکاتے آسے دیکھا۔

"کیونکہ میں معصوم ہونا اس لیے۔۔۔" وہ اٹھلاتی ہوئی بولی تھی۔

"معصوم نہیں سست ہو تم۔۔۔" اس کی ناک دباتے وہ جتنا کہ بولا۔ مریم نے برا سامنہ بنا

یا۔

"اور تم بھی ایکبرے انگریز ہو۔۔۔" اس کا ہاتھ جھٹکتے وہ خفگی سے بولی۔۔۔

Classic Urdu Material

"جیسا بھی ہو تمہارا ہی ہوں۔۔۔" جواباً مسکرا کے بولا تھا۔

مسلسل آتی جمائیوں سے تنگ آتے وہ شال درست کرتی کھڑی ہوئی۔ اور قدم اندر کی جانب بڑھائے۔ وہ لائونج میں داخل ہی ہوئی تھی جب ایکس اس کے پاس آئی۔

"میم یہ آپ کے لیے پارسل آیا ہے۔۔۔" اس نے خاکی لفافہ اس کی جانب بڑھایا۔

"کیا ہے اس میں۔۔۔" لفافہ پلٹتے ہوئے اس نے سوالیاں نظروں سے ایکس کو دیکھا۔

"میں نے کھول کے نہیں دیکھا۔۔۔" ایکس نے کندھے اچکائے۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔۔" وہ لفافے کو دیکھتی کمرے کی جانب چل دی۔ لفافہ چاک کرتے

اس نے اس میں موجود چیزوں کو نکالا۔ اور کمرے کا دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی۔

اور یہ دیکھ کے اسے حیرانگی ہوئی تھی اس لفافے کے اندر تصویریں تھیں۔ اس نے الجھن

سے تصویریں پلٹ کے دیکھنی شروع کی۔ اور پہلی ہی تصویر پر اسے حیرت کا بھرپور جھٹکا

لگا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایک کے بعد دوسری تصویر ڈیکھ رہی تھی۔ اور جیسے جیسے

وہ دیکھتی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات مانند پڑ رہے تھے۔ اس کا چہرہ فق ہوا

تھا۔ ہاتھوں اور ٹانگوں میں واضح لرزش محسوس ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

وہ ابھی دیکھ ہی رہی تھی۔ جب دروازہ کھولتے وہ اندر داخل ہوا۔ وہ خوف سے اچھلی تھی۔ تصویریں ہاتھ چھوڑتی زمین پر گر رہی تھی۔ سقر نے تعجب سے اس کے فق چہرے کو دیکھا۔ اور پھر اس کے ہاتھ سے پھسلتی تصویروں کو۔ وہ تیر کی سی تیزی سے اس تک پہنچا تھا۔

"مریم میری بات سنو۔" وہ بے تابی سے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے بولا۔

وہ وہند لائی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے بولنے کے لیے لب واہی کیے تھے۔ لیکن آواز جیسے حلق میں ہی اٹک گئی تھی۔ اس کے لب دھیرے سے ہلے تھے۔ اور پھر وہ اس کے بازوؤں میں ہی جھول گئی تھی۔ ایک نفرت بھری نظر زمین پر بکھری تصویروں پر ڈالتے وہ اسے لیے بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔

اسے بیڈ پر لٹاتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھاتے اس کے چہرے پر پانی کے چھنٹے ڈالے تھے۔ لیکن وہ ہنوز بے سدھ پڑی رہی۔ جب کافی کوششوں کے بعد بھی وہ

Classic Urdu Material

ہوش میں نا آئی تو وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایکس کے سر پر کھڑا چنگاڑہ تھا۔

"مریم کے پاس وہ تصویریں کیسے پہنچی۔۔۔" اس کی تیز آواز ایکس اچھل کر صوفے سے کھڑی ہوئی۔

"سرکونسی تصویریں۔۔۔" ایکس نے تھوک نگلتے اسے دیکھا۔ جو شعلہ بار نظروں سے اسے گھور رہا تھا۔

"وہی جواب اس کے ہاتھ میں تھی۔۔۔" اسے بازوؤں سے جھکڑتے وہ غرایا تھا۔ ایکس کو اپنی جلد جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

"سر وہ تھوڑی دیر پہلے ان کے لیے پارسل آیا تھا۔۔۔ سوری سر۔۔۔" وہ ندامت سے سر جھکاتے ہوئے بولی۔ تکلیف سے اس کی آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

"تم سے کس نے کہا تھا کہ اسے دو۔۔۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا۔ کہ وہ اس کا گلہ دبا دے۔

"سوری سر۔۔۔"

Classic Urdu Material

"فرسٹ ایڈ باکس لے کے کمرے میں آئوں۔۔۔" اسے دھکیلتا وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا۔ اور زمین پر بکھری تصویروں کو سمیٹتے سائیڈ ٹیبل کی دراز میں پھینکا۔ اور اس کے پاس بیٹھا۔

Episode #49

Part2

2nd Last Episode

#حب_الْعش

support@classicurdumaterial.com

#از_مریم_ارشاد

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کچھ ہی دیر بعد ایکس فرسٹ ایڈ باکس لیے اندر داخل ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی بیڈ کی طرف بڑھی۔ ماتھے پر پسینے کی نمی بوندیں چمک رہی تھی۔

Classic Urdu Material

"یہ شاک کی وجہ سے بیہوش نہیں ہوئی۔۔۔" اس کا چیک اپ کرنے کے بعد وہ تحمل سے بولی تھی۔ اور ایک شکر کا سانس خارج کرتے سقر کو دیکھا۔ جو ابھی بھی غصے سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"تو پھر۔۔۔" سقر نے سوالیہ آبرو اچکائے۔

"سرشی از ایکسپیکٹنگ۔۔۔" وہ خوش دلی سے نسکرائی تھی۔ سقر نے بے یقینی سے اسے دیکھا اور پھر اس کے چہرے پے ایک جاندار مسکراہٹ ابھری تھی۔

"انہیں تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا۔۔۔" چیزیں سمیٹتی وہ فوراً وہاں سے کھسک

گئی۔ جبکہ وہ نرم نظروں سے اس کے صبح چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

نرمی سے اس کے چہرے پے بکھری لٹیں ہٹاتے اس نے اس کی پیشانی کو چوما تھا۔ کتنا

حسین احساس تھا۔ کتنی ہی دیر وہ اس کے معصوم چہرے کو محبت سے دیکھتا رہا۔ لیکن پھر

تھوڑی دیر پہلے کا واقع سوچتے اس کی پیشانی پے لکیریں ابھری تھی۔ سائیڈ ٹیبل کی دراز

کھولتے اس نے تصویریں باہر نکالی۔

Classic Urdu Material

وہ اس کی اور ویوی کی تصویریں تھی۔ کچھ تصویریں ایسی تھی۔ جو سینر کبھی ہوئے ہی نہیں تھے۔ سنہری آنکھوں میں چنگاریاں سی جلنے لگی تھی۔ کپٹی پے رگیں واضح ابھری نظر آرہی تھی۔

وہ تصویریں نہایت مہارت سے ایڈٹ کی گئی تھی۔ انہیں دیکھ کے کسی کو بھی شک نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ نقلی ہے۔

ایک تاسف بھری نظر لٹی ہوئی مریم پے ڈالتے وہ کھڑا ہوا۔ اور تصویریں زمین پے گرے انویلپ میں ڈالی۔ وہ سمجھ سکتا تھا۔ ان تصویروں کو دیکھ کے اسے کتنا شک لگا ہوگا۔ اسے کتنی تکلیف ہوئی ہوگی۔ اور وہ اسے تکلیف ہی تو نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس کی تکلیف کا سوچتے آس کا غصہ ایک بار پھر عود کے آیا تھا۔ مٹھیاں بھینچتے اس نے جیسے خود کو غصہ کرنے سے روکا تھا۔ ووا چھیٹر جانتا تھا یہ حرکت کس کی ہو سکتی ہے۔ ایک نظر اس پے ڈالتا وہ باہر نکل گیا۔

لائونج میں رکھے صوفے پے بیٹھتے اس نے موبائل پے ایک نمبر ڈائل کیا۔

Classic Urdu Material

"میں ایک تصویر سینڈ کر رہا ہوں۔ کچھ دن کے لیے انہیں اس ملک سے غائب کر دوں۔ اور اگر یہ مجھے نظر آئے تو پھر تم کبھی نظر نہیں آؤں گے۔۔۔۔۔" سرد لہجے میں کہتے اس نے کال بند کی۔ کچھ دیر موبائل پر انگلیاں چلانے کے بعد انویسٹ اٹھاتا وہ پھر سے کھڑا ہوا گیا۔

نیکو پنگ پے شام کے سایے لہرا رہے تھے۔ پورا شہر مصنوعی روشنیوں سے چمک رہا تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں رقص کرتی خنکی میں اضافہ کر رہی تھی۔

وہ دونوں بھی اور کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سڑک کے کنارے چلتے نظر آ رہے تھے۔

"ہم لوگ کہا جا رہے ہیں۔۔۔۔۔" فواد نے اس کی طرف دیکھتے پھر سے اپنا سوال دہرایا

"سیلبریٹ کرنے۔۔۔" سبین نے لاپرواہی سے جواب دیا۔ ہوا سے اس کے برائون بال لہرا رہے تھے۔ جنہیں آس نے سمیٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

"کس چیز کی سیلبریشن۔۔۔" فواد نے اچھنبے سے اس کے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

"تم جان کے کیا کروں گے۔۔۔" سبین نے آنکھیں سکیرٹے اسے گھورا۔

"بنگڑہ ڈالو گا۔۔۔" فواد نے جل کے جواب دیا۔

"وہ تو تم آیسے بھی ڈال سکتے ہو۔۔۔" سبین نے مسکراہٹ دبائی۔

"وہ تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔" فواد نے تاسف سے اسے دیکھا۔

"کیا اچھا نہیں کیا۔۔۔" سبین نے آنکھیں سکیرٹے سامنے لگے بورڈ کو دیکھا

"تم نے وہ تصویریں بھیج کے اچھا نہیں کیا۔۔۔" کونسی تصویریں۔۔۔ کمال معصومیت

سے پوچھا گیا۔

"جو تم کل ایڈٹ کر رہی تھی۔۔۔" فواد نے گھور کے دیکھا۔

"سو واٹ۔۔۔" سبین نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ اب وہ ایک سنسان سڑک

پے چل رہے تھے۔ ارد گرد اکادکا گھر بنے تھے۔

Classic Urdu Material

"یہ سوواٹ کا جواب بہت جلدی ملے گا تمہیں۔۔۔" فواد نے برا سا منہ بنایا۔ ابھی وہ تھوڑی دور ہی گئے تھے۔ جب کسی نے ان دونوں کے منہ پے کلور و فارم والا رومال رکھا۔ ہلکی سے مزاحمت کے بعد وہ دونوں زمین پے گر گئے۔۔۔

"ان کو اندر ڈالو۔۔۔" ان میں سے ایک موٹے آدمی نے حکم دیا۔۔۔ وہ تعداد میں پانچ تھے۔ اس کے حکمپے انہوں نے فوراً عمل کیا۔ اور ان دونوں کو رسیوں سے باندھ کے گاڑی میں ڈالا۔

موبائل پے کوئی نمبر ڈائل کرتے وہ ایک سائیڈ پے ہو گیا۔

"جی سر کام ہو گیا۔۔۔" موبائل کان سے لگاتے وہ مودب لہجے میں بولا۔ اور پھر دوسری جانب کی بات سننے وہ موبائل بند کرتا گاڑی میں بیٹھ گیا۔ گاڑی دھول اڑاتی اپنی منزل کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس نے غائب دماغی سے آنکھیں کھولتے ارد گرد نظریں دوڑائی۔ کمرے میں ملگجاسا اندھیرہ پھیلا تھا۔ جس کی وجہ سے ہر چیز دھندلا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

کہنی کو بیڈ پے ٹکاتے اس نے بیڈ کرائون سے ٹیک لگائی۔ اسے پورا جسم بخار میں تپتا ہوا محسوس ہوا تھا۔ حلق میں جیسے کانٹے سے اگ گئے تھے۔ پانی کی تلاش میں اس نے ارد گرد نظریں دوڑائی اور سائیڈ ٹیبل پے رکھا گلاس اٹھایا۔ تبھی دروازہ کھول کے کوئی اندر داخل ہوا۔ وہ ایک دم سے گھبرا گئی ہاتھ میں پکڑا گلاس نیچے گرا۔ کمرے میں پھیلی خاموشی میں ارتعاش پیدا ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا کچھ چاہیے تھا۔۔۔" اس کے پاس بیٹھتے وہ فکر مندی سے بولا۔

"پانی۔۔۔" وہ نظریں جھکاتی مدھم لہجے میں بولی۔

"رکومیں لے کے آتا ہوں۔۔۔" اس کا چہرہ تھپتھپاتا وہ فوراً سے کھڑا ہو گیا۔

آنکھیں بند کرتے اس نے سر پیچھے کو گرایا۔ آنکھوں کے سامنے شام کے منظر پھر سے لہرائے تھے۔ اس نے کرب سے آنکھیں کھولی اور اس جگہ کو دیکھا جہاں وہ تصویریں گری تھیں۔ وہاں اب کچھ بھی نہیں تھا۔ شاید اس نے اٹھالی تھی۔

دروازہ کھلنے کی آواز پے وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی۔ وہ ٹرائی گھسیٹنا اندر داخل ہوا۔ اور گلاس میں پانی اندھیلے اس کی جانب بڑھایا۔

Classic Urdu Material

چند گھونٹ لے کے اس نے گلاس و آپس اسے پکڑا دیا۔ اور گود میں رکھے ہاتھوں کو گھورنے لگی۔

"اب کیسا محسوس کر رہی ہو۔۔۔" وہ نہایت نرمی سے بولا تھا۔ جیسے کچھ ہوا ہی ناہو۔

وہ گردن جھکائے بیٹھی رہی۔ حلق میں آنسوؤں کا گولا سا پھنسا تھا۔

"کیا سوچ رہی ہو۔۔۔" اسے خاموش دیکھتے سقر نے آس کے ہاتھ پے اپنا ہاتھ رکھا۔

اس نے محظ نفی میں سر ہلایا۔ نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔ وہ دانستہ اس کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھیں۔ آنکھوں میں نمکین پانی جمع ہونا شروع ہوا تھا۔ اس کی خاموشی پے سقر نے لب بھینچے تھے۔

کتنے لمحے خاموشی کی نظر ہو گے۔ وہ ہنوز اسی پوزیشن میں بیٹھی تھیں۔ اس نے اپنے ہاتھ

پے رکھے سقر کے ہاتھ کو بھی نہیں جھٹکا تھا۔

"اس نے اس کے منفی رد عمل کا بھی سوچا تھا۔ کہ وہ چیخیں گی چلائے گی اس پے شک

کریں گی۔ اس سے ناراض ہوگی۔ یا اس پر یقین کر کے ان تصویروں کو جھوٹا قرار دے

دیں گی۔ لیکن اس کی خاموشی سقر کی سوچ سے باہر تھی۔

Classic Urdu Material

"اچھا کھانا کھا لو تم نے دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔۔" اب کی بار وہ کچھ سنجیدگی سے بولا۔ اور پلیٹ میں چاول نکالنے لگا۔ وہ ابھی بھی خاموشی سے ہاتھ کی تیسری انگلی میں چمکتی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے بنا کسی مزاحمت کے چاول کھائے تھے۔

"کچھ اور چاہیے۔۔ خالی پلیٹ ٹرالی میں رکھتے اس نے پھر سے پوچھا تھا۔ جواباً اس نے محظوفی میں سر ہلایا تھا۔ ایک گہرا سانس لیتے وہ ٹرالی گھسیٹتا باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمزے میں داخل ہوا تو وہ کروٹ لیے لیٹی ہوئی تھی۔

"تم کچھ کہو گی نہیں کیا؟۔۔" اس کے پاس بیٹھتے وہ دھیمے مگر سنجیدہ لہجے میں بولا۔

جو ہونٹوں پر ہاتھ رکھے بے آواز رہی تھی۔ ایک دم سے اٹھ کے بیٹھی۔ اور گیلی

آنکھوں سے اسے دیکھا۔

سفر نے غور سے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ صاف شفاف بھیگی آنکھیں وہاں نا تو کوئی شکوہ

تھا، نا کوئی بے یقینی۔۔ وہ ایک دم سے پرسکون ہوا تھا۔

"تم نے جواب نہیں دیا۔۔" سفر نے ایک بار سوال کیا تھا۔

Classic Urdu Material

"کس بارے میں۔۔۔" وہ جان کے بھی انجان بنی تھی۔ اور بے دردی سے اپنے گال رگڑتے آنسوؤں کو صاف کیا۔

"ان تصویروں کے بارے میں۔۔۔"

"کیا پوچھو۔۔۔" اس نے سوالیاں نظروں سے سقر کی طرف دیکھا۔

"کچھ بھی۔۔۔"

"آخر کب تک ہم ایک دوسرے سے سوال کریں گے۔ کب تک ایک دوسرے کی پاکیزگی کو جسٹیفائے کرنے کی کوشش کریں گے۔۔۔ کب تک ہمارے ساتھ یہ سب ہوتا رہے گا۔ اور ہم ایک دوسرے کو یہ یقین دلاتے رہے گے کہ ہاں! مجھے تم پر یقین ہے۔ یا تم مجھے ایسے ہی قبول ہوں۔۔۔" آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں اٹکا تھا۔ آس نے سختی سے آنکھیں بند کی۔

"سقر کب تک لوگ ہمیں ایک دوسرے سے دور کرنے کے لیے مختلف حربے استعمال کریں گے۔ کیا ہمیں خوش ہونے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جب سب لوگ اپنی زندگیوں میں

Classic Urdu Material

خوش ہیں۔ تو پھر ہمارے ساتھ ہی یہ سب کیوں۔۔۔ "ہتھیلی کی پشت سے گال کو رگڑتے وہ ایک لمحے کو چپ و دبی۔

"میں اپنی زندگی میں ہنسی خوشی رہ رہی ہوتی ہوں۔ کوئی غم کوئی تکلیف نہیں ہے۔ سب کچھ بالکل پرفیکٹ ہے۔ میرے سارے رشتے میرے پاس موجود ہیں۔ لیکن پھر ایک شخص آتا ہے۔ وہ میرے ماں باپ کو میری بہن کو مار دیتا ہے۔ اور یہ سب کر کے بھی اسے سکون نہیں ملتا وہ میرے ساتھ اتنا برا کرتا ہے۔۔۔ اس کے بعد بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ پھر میرے باپ کا بھائی مجھے یہاں بلا لیتا ہے۔ یہ کہہ کے میں یہاں بالکل محفوظ ہو۔ مجھے کوئی خطرہ نہیں یہاں۔۔۔۔"

"میں ان بات پے عمل کرتی یہاں آ جاتی ہوں۔۔۔ اور وہ مجھے ہر قسم کا تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ میں واقعی خود کو محفوظ تصور کرنے لگ جاتی ہوں۔ لیکن پھر مجھ پے جان لیوا حملے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر مجھے پتہ چلتا ہے کہ میری شادی ہو چکی ہے۔ اور پھر میرا شوہر مجھے پھول بھیجتا ہے۔ لیکن وہ بھی مجھے خوفزدہ کرتا ہے۔ پھر وہ میرے لیے ہر کسی سے لڑتا ہے۔ ہر جگہ پروٹیکٹ کرتا۔ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور پھر جب سب

Classic Urdu Material

کچھ ٹھیک ہونے لگتا ہے۔ تو پھر کوئی نا کوئی آ جاتا ہے۔ پہلے میرا کردار خراب کیا اب تمہارا

-- اس سب کی وجہ کیا ہے؟ صرف ایک یونیورسٹی، ایگو، نفرت --۔"

"یہ سب میری وجہ سے ہے۔ تم مجھے ہی ختم کر دوں۔۔ نامیں رہوں گی ناپہ سب کچھ ہوگا

-- "آخر میں اس کی آواز مدھم ہوئی تھی۔

سقر نے افسوس سے اسے دیکھا۔

"زندگی کے ساتھ ساتھ یہ سب چلتا ہے۔ اگر زندگی میں صرف خوشیاں ہی خوشیاں

ہو۔۔ اور غم کوئی نا ہو۔ تو انسان خوشی کا مزہ کبھی محسوس ہی نا کر سکے۔۔"

"مجھے ایک عام انسان کی طرح زندگی گزارنی ہے۔ یوں ایک جگہ چھپ کے نہیں۔ جہاں

ہر وقت یہ ڈر لگا رہے کہ اب کوئی آئے گا اور آپ کے ساتھ کچھ بھی کر کے چلا جائے گا۔

گر کوئی بچانے آ گیا تو ٹھیک ہے۔ نہیں تو پھر سب کچھ ختم۔۔ "اس نے بے دردی سے

تجزیہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material

سقر نے ایک گھر و سانس کھینچا۔۔ "تمہیں اس وقت آرام کی ضرورت ہے تم سو جاؤں۔۔" اسے کندھوں سے پکڑتے سقر نے پیچھے کو لٹایا تھا۔ جب اس نے بے دردی سے اس کے ہاتھ جھٹکے۔

"مجھے کسی آرام کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے بس یہاں پے نہیں رہنا۔۔ بلکہ مجھے تمہارے ساتھ ہی نہیں رہنا۔۔" کبل پرے دھکیلتی وہ بیڈ سے اترنے لگی۔ جب سقر نے آس کا بازو پکڑتے آسے دوبارہ بیڈ پے گرایا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔" وہ غصے سے بولی اور دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی۔

"اس سے تو کم ہی ہے جو تم کر رہی ہو۔۔۔" وہ سکون سے بولا تھا۔

"ٹھیک ہیں نا۔۔ میں بد تمیز ہو۔ اور تم میرے جیسی بد تمیز لڑکی ڈیزرو ہی نہیں کرتے۔۔" اس کے ہاتھ سے اپنا بازو کھینچتی وہ تیز لہجے میں بولی۔ سقر نے اپنی گرفت مزید مضبوط کی۔

"ٹھیک ہے اگر تم بازو چڑوانے میں کامیاب ہو گئی تو میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا۔۔" مسکراہٹ دباتے اس نے اس کے سنہری بال پیچھے کیے تھے۔

Classic Urdu Material

اس کی مضبوط گرفت میں اس کی کلائی سرخ ہو رہی تھی۔ اور کچھ بخار کی وجہ سے وہ کمزوری محسوس کر رہی تھی۔ جب کافی دیر کوشش کے بعد بھی وہ ناکام رہی تو۔ اس نے اپنے دانت زور سے اس کے ہاتھ پے گھاڑے تھے۔ لیکن وہ ہنوز پر سکون سا بیٹھا تھا۔

"چھوڑو۔۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔۔۔" وہ رہانسی ہوئی۔

"صرف ایک شرط ہے۔۔ اگر تم یہ فضول سوچ اپنے ذہن سے نکال دو۔۔۔" سقر نے آبرو اچکاتے اسے دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں کہتی اب۔۔۔" وہ جھٹ سے مان گئی۔ سقر نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔ اور پھر مطمئن ہوتے آس کا بازو چھوڑ دیا۔

"تم بہت برے ہو۔۔۔" اپنی سرخ کلائی کو سہلاتی وہ شکوہ کر رہی تھی۔

"تم سے تو کم ہی ہوں۔۔۔" سقر نے سکون سے بیڈ کرائون سے ٹیک لگائی۔ اور آنکھیں

بند کر لی۔ اس کی بند آنکھوں کو دیکھتی وہ فوراً سے بیڈ سے اتری اور دروازے کی طرف

بھاگی۔ جب اس نے سے عقب سے دبوچا۔

Classic Urdu Material

مریم سختی سے آنکھیں بند کی۔ جب اسے اپنے کان کے قریب اس کی سرگوشی سنائی دی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے اس حالت میں تمہیں بھاگنا دوڑنا زیب نہیں۔۔" اس کے گرد بازو لپیٹتے وہ شرارت سے بولا تھا۔

"میری مرضی میں جو بھی کروں۔۔" وہ تڑخ کے بولی تھی۔ چہرے پے شرمندگی کا شائبہ تک نہیں تھا۔

"ابھی کچھ دن پہلے تم میرے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھا رہی تھی۔ اور اب اتنی چھوٹی سی بات پے ایسے ریکٹ کر رہی ہو۔۔" اس کے کندھے پے تھوڑی رکھتے سقرنے اسے کچھ دن پہلے کی بات یاد دلائی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں نہیں چھوڑتی لیکن مجھے یہاں بھی نہیں رہنا۔" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"تم فکرنا کروں بہت جلد ہم دو سے تین ہو جائے گے۔ پھر تمہارا دل لگ جایا کریں گا۔۔" سقر نے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھا۔ اور اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

Classic Urdu Material

"میری طرف سے تم دو کی بجائے تین شادیاں کروں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔" وہ
تک کے بولی۔

اس کے جواب پے سقر نے زور سے دانت پیسے۔ یعنی حد تھی نا سمجھی کی۔
"میں اپنی شادی کی بات نہیں کر رہا۔۔۔" سنجیدگی سے کہتے سقر نے اسے ایک زبردست
گھوری سے نوازا۔ جو مزید خفا نظر آرہی تھی۔
"تم نے ابھی کہاں ہم نے تین ہو جانا ہے۔۔۔"

"شادی کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہیں کیا۔۔۔"
"ہاں ہیں نا تم ایک اور ایکس لا کر میرے ماتھے تھوپ دو گے۔۔۔" وہ کچھ زیادہ ہی خفا ہو
رہی تھی۔

"یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔" سر اوپر اٹھاتے وہ بے چارگی سے بولا۔
"اب تم میری انسلٹ کر رہے ہو۔۔۔" اس کی التجا پے وہ غصے سے بولی۔ چہرہ غصے سے
سرخ ہوا تھا۔

Classic Urdu Material

"میں نے کب کی تمہاری انسلٹ۔۔۔" سقر آبرو اچکاتے آس کا نیا الزام سنا۔۔۔

"یہ جو تم ابھی کہہ رہے تھے۔۔۔" یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔ "یہ انسلٹ نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔" وہ بگڑ کے بولی تھی۔

"سیر نسلی تم سے مجھے یہی امید تھی۔۔۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔

"ہاں اب تو میں تمہیں بری ہی لگوں گی۔۔۔" وہ باقاعدہ جذباتی ہوئی تھی۔

"میں نے کب کہاں کے تم بری ہو۔۔۔" اس کے جذباتی پن پے وہ چکرا کے رہ گیا تھا۔

"تم نے ابھی کہاں۔۔۔" وہ آنکھوں میں ڈھیروں نمی لیے معصومیت سے بولی۔

"میں نے کب کہا۔۔۔" اتنی سنجیدہ سچویشن کے باوجود اس کے معصومیت پے وہ کھل کے مسکرایا تھا۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو۔۔۔" آنکھوں سے آنسوں بہاتے وہ خفگی سے بولی۔ اور اپنا

رخ دوسری جانب کیا۔ اس کے رونے پے وہ فوراً سنجیدہ ہوا۔

Classic Urdu Material

"او کے آئی ایم سوری۔۔" اس کے سر کندھے سے لگاتے وہ نرمی سے بولا۔ اور صاحبہ مزید رونے لگ گئی۔

"اچھا چپ تو کروں۔ مجھے تمہیں ایک گڈ نیوز سنانی ہے۔۔" اس کے آنسو صاف کرتے وہ نرم مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

"کیا۔۔" اس نے سوالیاں نظروں سے سقر کی جانب دیکھا۔ اور آس کی اگلی بات پے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔ گرے آنکھیں حیرت سے پھیلی تھیں۔

"اب آئی سمجھ میری بات کی۔۔" اس کی سرخ ناک دباتے اس نے اپنی پچھلی بات کا حوالہ دیا تھا۔ اس نے جھپٹتے ہوئے اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا۔

"شکر ہے تم رونے نہیں لگی۔۔" اس کی حرکت پے وہ شرارت سے بولا۔ اور اپنے

کندھے پے پڑنے والے مکے پے اس کا بلند قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔ رات دھیرے

دھیرے اپنی سیاہی سمیٹتی پگھل رہی تھی۔ ایک نئی صبح نمودار ہونے کو بے قرار تھی۔ اک

نئے دن نے کئی لوگوں کو زندگی کی نوید سنائی تھی تو کئی لوگوں کے زندگی کے چراغ بجھنے

تھے۔

pm جاپان: ۲ اپریل - 2:00

آہستہ سے آنکھیں کھولتے اس نے ارد گرد دیکھا۔ پورا جسم سن ہو رہا تھا۔ اس نے اپنے ہاتھوں کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ بی طرح ناکام رہی۔ اس کے ہاتھ کرسی سے بندھے تھے۔ نیلی آنکھوں میں ڈھیروں حیرت سموئے اس نے خود کو دیکھا۔ وہ کرسی پر بری طرح بندھی ہوئی تھی۔ کہ خود کو زرا سی بھی حرکت نہیں دے سکتی تھی۔ گردن گھماتے اس نے بنیدائیں جانب دیکھا۔ وہاں فواد بھی اسی کی طرح بندھا ہوا تھا۔ وہ دونوں یہاں کیسے پہنچے۔ سبین نے اچھنبے سے سوچا۔ آخری بات جو اسے یاد تھی وہ دونوں سڑک پر پیدل چل رہے تھے۔ زہن پر زور دیتے اس نے یاد کرنے کی کوشش کی۔ اس کا سر بری طرح درد کرنے لگا تھا۔ لیکن کچھ بھی یاد نہیں آ رہا تھا۔ خود کو جھٹکا دیتے

Classic Urdu Material

اس نے کرسی کو گرانے کی کوشش کی لیکن وہ کرسی زمین کے اندر نسب کی گئی تھی۔ منہ پے لگی ٹیپ کی وجہ سے اس کے منہ سے آواز تک نہیں نکل رہی تھی۔

اپنی بے بسی پے اسے جی بھر کے غصہ آیا تھا۔

"تمہیں میں چھوڑوں گی نہیں سقرا براہیم۔۔۔" اس نے تنفر سے سوچا۔ وہ اچھی طرح جانتی تھی یہ کام صرف اسی کا ہیں۔۔

کافی دیر تک اسے کوسنے کے بعد جب تھوڑا غصہ کم ہوا تو اس نے گردن گھماتے پورے کمزے کا جائزہ لیا۔ پورا کمرہ سفید روشنی میں نہایا تھا۔ دیواروں پر سفید پینٹ کیا گیا تھا۔ ان دو کنڈسیوں کے علاوہ اہاں اور کچھ بھی موجود نہ تھا۔ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔ نا کوئی کھڑکی تھی کوئی روشندان۔۔ ایک واحد چھوٹا سادہ روازہ تھا جو باہر سے مقفل تھا۔ اسے کمرے میں گھٹن کا احساس ہوا تھا۔

کتنی ہی دیر وہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھتی رہی۔ اس کے ساتھ والے کرسی پر بیٹھا فواد بالکل پرسکون سا اسے دیکھ رہا تھا۔ جیسے اس کی بے بسی سے محفوظ ہو رہا ہو۔ وقتاً فوقتاً وہ ایک پیار بھری مسکراہٹ اس کی طرف اچھالنا نہیں بولتا تھا۔ جس میں زیادہ تر اس کی

Classic Urdu Material

آنکھیں مسکرا کے چھوٹی ہو جاتی تھی۔ جس پے ایک خونخوار گھوری سے نوازنا نہیں بولتی تھی۔

جیسے کہہ رہی ہو۔۔ "ایک دفعہ آزاد تو ہونے دو تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔"

جواباً وہ سعادت مندی سے سر کو خم دیتا تھا۔ جیسے کہہ رہا ہو۔۔ "غلام حاضر ہے میری جان۔۔۔"

تھوڑی ہی دیر بعد کھٹکے کی آواز پے دونوں نے چونک کے دروازے کی جانب دیکھا۔ جب دروازہ دھکیلتے ایک موٹا سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھیں تھوڑی چھوٹی تھی۔ ناک لمبی سی تھی۔ اور ہونٹ بھی چھوٹے چھوٹے تھے۔ آنکھوں پے بڑے کھنچائو کی وجہ سے وہ

ایک جاپانی لگتا تھا۔ وہ چہرے پے مسکراہٹ لیے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ہی ایک

شخص ہاتھ میں کھانے کی ٹرے پکڑے داخل ہوا۔

سین کے جسم میں تناؤ سا پھیلا تھا۔ پہلا خیال اس کے ذہن میں یہی آیا تھا۔ کہ وہ سویڈن میں نہیں ہے۔

اس شخص نے اس کے پاس رکتے اس کے ہونٹوں سے ٹیپ علیحدہ کی۔

Classic Urdu Material

"کون ہو تم۔ اور ہمیں یہاں قید کیوں کیا ہے۔۔۔" وہ فوراً چیختے ہوئے انگریزی میں بولی۔
جواباً اس شخص کے چہرے پر ناگوری پھیلی تھی۔۔۔ "زیادہ چیخنے کی ضرورت نہیں کھانا
کھانا ہے تو کھاؤ نہیں تو بھوکے ماروں گا۔" اس کا دیک ہاتھ آزاد کرتے وہ تیز لہجے میں بولا
تھا۔

"میں تمہیں دگنے پیسے دوں گی۔ تم ہمیں چھوڑ دو۔" اب کی بار وہ نہایت میٹھے لہجے میں
بولی۔ اور آبرو آچکاتے اسے دیکھا۔ جو پرسوچ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اور پھر اس
شخص کا بلند قہقہہ فضا میں گونجا تھا۔

"تم تو پیسے دے دو گی۔ لیکن وہ مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔" وہ محفوظ کن لہجے میں بولا۔
"وہ ایسا کچھ نہیں کرے گا میں تمہیں گارنٹی دیتی ہوں۔۔۔" سبین نے دسے شیشے میں
ہاتھ کی کوشش کی۔

"اچھا۔۔۔" اس شخص نے پرسوچ نظروں سے سبین کی طرف دیکھا۔ اور پھر موبائل
نکال کے ایک نمبر ڈائل کیا۔

Classic Urdu Material

"سریہ کہہ رہی ہے یہ مجھے آپ سے زیادہ پیسے دے گی۔" ایک نظر سبین پے ڈالتے وہ دوسری جانب موجود شخص سے مخاطب ہوا۔

دوسری جانب سے جواب سن کے اس نے موبائل کا سپیکر آن کیا۔
"کیسا لگا میرا سر پرانز،۔۔۔" سپیکر سے سقر کی سرد آواز ابھری تھی۔

"تم نہایت گھٹیا شخص ہو۔۔۔ میں تمہیں چھوڑ دوں گی نہیں۔۔۔" سبین کسی بھوکے شیرنی کی مانند غرائی تھی۔

دوسری جانب اس کا محفوظ کن قہقہہ ابھرا تھا۔ "لیکن تم سے تو تھوڑا کم ہی گھٹیا ہوں۔ جو

ایک معصوم لڑکی کے جذبات کو ٹھیس پہنچا رہی ہو۔" اب کی بار وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔

"تم بھی تو یہی کر رہے ہو۔۔۔ تم اس سے محبت ہی نہیں کرتے۔۔۔ اگر میں تھوڑا سا فائدہ

اٹھا لو گی تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"

"تم انتہائی خود پرست لڑکی ہو۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا جب تک میں زندہ ہوں۔ تم اسے

مجھ سے جدا نہیں کر سکتی۔ اب رہنا ساری زندگی یہاں۔ جس دن ہوش ٹھکانے آجائے بتا

دینا۔۔۔" سرد لہجے میں کہتے دس کال کاٹ دی۔

سبین تلما کے رہ گئی۔

"کھنا کھا لینا۔۔۔" ایک سنجیدہ نظر ان دونوں پے ڈالتے وہ دونوں باہر نکل گئے۔

نیکو پنگ۔۔۔

رات کی چاندنی چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔

وہ چاروں ایک ٹیبل کے گرد کھڑے سر جوڑے سر گوشیوں میں مصروف تھے۔ ٹیبل
پے ایک بڑا سا خاکہ بچھا ہوا تھا۔ جس پے وہ وقفے وقفے سے وہ ہاتھ میں پکڑے مار کر سے
نشان لگا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر ٹیم ریڈی کرو۔ ہم لوگ تھوڑی دیر میں نکلتے ہیں۔۔۔" سنہری آنکھوں
والے شخص نے اپنے سامنے کھڑے شخص سے کہا تھا۔ وہ سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

Classic Urdu Material

"گھر پے کون ہے۔ تمہیں یقین ہے نا وہ وہاں محفوظ ہوگی۔۔" معاذ نے بے چینی سے سقر کی طرف دیکھا۔

"ڈونٹ وری میں نے سارے انتظامات کر لیے ہیں۔۔" سقر نے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی۔

"سبین اور فواد کہاں ہے۔۔"

"وہ دونوں بھی آجائے گے۔۔" ان دونوں کے زکر پے سقر نے بے زاری سے جواب

دیا۔

وہ مطمئن ہوئے یا نہیں لیکن خاموش ضرور ہو گئے تھے۔

وہ گہری نیند میں تھی جب موبائل کی تیز آواز اس کی سماعت سے ٹکرائی۔ سائیڈ ٹیبل پے

ہاتھ مارتے اس نے موبائل ٹٹولا اور کال رسیو کرتے موبائل کان سے لگایا۔

"کیا کر رہی تھی۔۔" جینز کی جیب میں ایک ہاتھ ڈالے وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا آسمان

پے چمکتے چاند کو دیکھ رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"سورہی تھی۔۔۔" وہ نیند میں ڈوبی آواز میں بولی۔ اور آنکھیں مسلتے بیڈ کرائون سے ٹیک لگائی۔

"ڈنر کر لیا۔۔۔" اس نے فکر مندی سے پوچھا تھا۔

"تم واپس کب آؤں گے۔۔۔" اس نے بات پلٹتے تیزی سے پوچھا۔

"میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ مجھے دیر ہو جائے گی تم ڈنر کر لینا۔۔۔" سقر نے سنجیدگی سے کہا۔

"میرا دل نہیں کیا۔۔۔" وہ خفیف سی بولی تھی۔

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔۔۔"

"کب تک۔۔۔"

"جب تک تم بستر سے نکلو گی۔۔۔" وہ مسکراہٹ دبائے بولا۔ اور گاڑی کی کیز ٹیبل سے اٹھاتے باہر نکل گیا۔

Classic Urdu Material

"وہ تو میں ابھی اٹھ جاتی ہوں۔۔۔" وہ خفگی سے بولی۔ صاف ظاہر تھا وہ اس کی بات کا برا منا گئی تھی۔

"رہنے دو۔۔۔ میں جانتا ہوں تم نے بہت احتیاط سے بلیکٹ پرے کرنا ہے۔ پھر اس سے بھی زیادہ احتیاط سے تم نے اپنے پاؤں زمین پر رکھنے ہیں۔۔۔ پھر اس سے بھی زیادہ احتیاط سے تم نے سائیڈ ٹیبل کا سہارا لیتے کھڑے ہونا ہے۔۔۔" سقر نے احتیاط پر زور دیتے اسے چڑایا تھا۔

وہ پچھلے کافی دنوں سے بہت احتیاط کرتی تھی۔ اس کے دل میں ایک خوف سا بیٹھا تھا۔ جیسے پچھلی دفعہ ہو اویسے ہی اس دفعہ ہو گا۔ اسی لیے وہ ہر چیز کو لے کے بہت کا نشیہ رہتی تھی۔ زمین پر ایسے احتیاط سے چلتی جیسے پانی پر چل رہی ہو۔ اور اگر زرا سا بھی دیہان بھٹکا تو وہ پھسل کے گر جائے گی۔

"جی نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں۔۔۔" اس نے کمزور سادفاع کیا تھا۔
"اچھا پھر ثابت کر کے دکھاؤ۔۔۔" سقر نے اسے اکساتے ہوئے چیلنج دیا تھا۔

Classic Urdu Material

"تم تھوڑا سلوڈرائیو کر لینا۔۔۔" اس نے معصومیت سے حکم دیا۔ اس کے جواب پر سقر نے قہقہہ لگایا۔

جتنی دیر تم نے لگانی ہے اتنی دیریں بندہ ایک جزیرہ فتح کر لیتا ہے۔۔۔" سقر نے جیسے اس کا مزاق اڑایا تھا۔

"تو پھر ٹھیک بندہ پہلے جزیرہ فتح کر لے پھر گھر آجائے۔۔۔" وہ برا منائے بغیر بولی۔
"اور اگر بندہ جنگ پر جانے سے پہلے اپنی خوبصورت بیوی سے ملنا چاہے تو پھر۔۔۔" وہ شدت جذبات سے بولا تھا۔

"تو پھر آجائے روکا کس نے ہے۔۔۔" وہ جھینپ کے بولی۔
"اف تمہارا یہ شرمانا۔۔۔" دروازہ دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا۔
"میں نے تم سے کہا بھی تھا کہ دیر سے آنا۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔ اور کمبل پرے دھکیلتے پاؤں نیچے لٹکائے۔

"سوری میں اتنا سست نہیں ہوں۔۔۔" اس کی بات پر مریم نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا تھا۔ وہ ڈھٹائی سے مسکراتا اس کے پاس آیا اور اس کا ہاتھ پکڑتے اسے کھڑا کیا۔

Classic Urdu Material

"ڈنریوں نہیں کیا۔۔۔" اس کے چہرے پے بکھرے بال پیچھے کرتے اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

"اگر ڈنری کر لیتی تو تم کیسے آئے۔۔۔" اس کی سنہری آنکھوں میں دیکھتے وہ دلکشی سے مسکرائی تھی۔ گرے آنکھوں میں چاہتوں کا ایک جہاں اٹھ آیا تھا۔

"یعنی تم چاہتی ہو۔ میں سقر ابراہیم جس کے پیچھے ایک دنیا بھاگتی ہے۔ وہ تمہیں کھانا کھلانے کے لیے تمہارے پیچھے پیچھے بھاگے۔۔۔" آبرو اچکاتے سقر نے اسے مصنوعی خفگی سے گھورا تھا۔

جواباً سر پیچھے کو گرائے کھلکھلائی تھی۔

"اومائی گاڈ سقر تم کتنے بڑے جھوٹے ہو۔۔۔" اس کی بے تکی ہنسی پے سقر نے سوالیاں نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نے پوری یونیورسٹی میں کسی لڑکے کو کیا لڑکی کو بھی تمہارے پیچھے بھاگتے نہیں دیکھا۔۔۔" گرے آنکھوں میں شرارت لیے اس نے سقر کو دیکھا۔

"اس کا مطلب تم مجھے فولو کرتی تھی۔۔۔" وہ شوخ لہجے میں بولا۔

Classic Urdu Material

"میں نہیتم مجھے فولو کرتے تھے۔۔۔" وہ غرور سے بولی۔ اور قدم دروازے کی جانب بڑھائے۔ وہ بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔

"تم نے مجھے کب دیکھا فولو کرتے۔۔۔"

"تم نے خود ہی بتایا تھا۔ میں نے کہانا میں تمہیں فولو نہیں کرتی تھی۔۔۔"

"کیا پتہ میں نے جھوٹ بولا ہو۔ بقول تمہارے میں ایک برا انگریز ہوں۔۔۔" اسے کرسی پر بیٹھاتے وہ کیبنٹ کھول کے مختلف چیزیں نکالنے لگا۔

"میں سمجھو گی تم نے یقیناً جھوٹ بولا ہو گا۔۔۔" مریم نے لاپرواہی سے کندھے

اچکائے۔

"تم سست ہونے کے ساتھ ساتھ ناشکری بھی ہو۔۔۔" سقر نے افسوس سے اس کی

طرف دیکھا۔ اور فریزر سے باؤل نکالتے مائیکرو ویو میں رکھا۔

"اور تم اس وقت جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔" وہ شوخی سے بولی۔

"تم زیادہ تیز نہیں ہو گئی اب۔۔۔" جو س گلاس میں انڈھیلتے اس نے تبصرہ کیا تھا۔

Classic Urdu Material

"کیونکہ اب میں اکیلی نہیں ہو۔۔۔" وہ مدھم مسکرائٹ کے ساتھ بولی۔ اور پھر جیسے خود ہی شرمائی۔

سقر نے حیرت سے اسے دیکھا۔ اور پھر اس کی بات کا مطلب سمجھتے اس نے قہقہہ لگایا تھا۔
"ویسے وہ تم سے زیادہ انٹیلی جینس ہے۔۔۔" اس نے سرخ گالوں کو دیکھتا وہ محفوظ ہوا تھا۔

"میرا بے بی ہے مجھ پر ہی جائے گا۔۔۔" وہ اترا کے بولی۔ سقر نے نفی میں سر جھٹکا۔ اور بھاپ اڑتا بائول باہر نکالا۔

"اب تم واپس جائو گے۔۔۔" اس کے سوال پر سقر کا چلتا ہوا ہاتھ رکا تھا۔ اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جو چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے اس کے جواب کی منتظر تھی۔ وہ دن بدن مزید دلکش ہوتی جا رہی تھی۔ شاید یہ زندگی میں آنے والے نئے مہمان کی وجہ سے تھا۔ یا زندگی میں پھلے سکون کی وجہ سے تھا۔ دماغ میں آتی سوچوں کو جھٹکتے اس نے سر کو ہلکا سا خم دیا

"اوہ۔۔۔" وہ جیسے افسردہ ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

"ڈونٹ وری میں جلدی آجائوں گا تم میرا انتظار کرنا۔۔" کھانا ٹیبل پہ سیٹ کرتے اس نے اپنی نشست سنبھالی۔

وہ پھیکا سا مسکرائی۔ اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے سقر نے اسے تسلی دی تھی۔
"زالان کیسا ہے۔۔۔۔" تیسری انگلی میں پہنی انگھوٹی کو گھماتے اس نے بات کو بدلاتھا۔
"وہ ٹھیک ہے تم فکرنا کروں۔۔۔۔"

"میں کب ملوں گی اس سے۔۔۔۔" مریم نے سوالیاں نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔
"بہت جلد۔۔ اب تم کھانا کھاؤ۔۔" نرمی سے کہتے سقر نے اس کی توجہ کھانے کی جانب مبذول کروائی تھی۔ وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگ گئی۔

رات کے اندھیرے میں وہ لوگ اس عالی شان عمارت کے باہر کھڑے تھے۔ پوری عمارت کو پولیس نے اپنی حراست میں لے رکھا تھا۔

Classic Urdu Material

اور آگے کچھ لمحوں میں وہاں گولیوں کی آوازیں گونج رہی تھی۔ دونوں طرف سے بھرپور گولہ باری ہو رہی تھی۔

وہ اپنے راستے میں آتی ہر رکاوٹ کو عبور کرتا تیزی سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔

سرپوری عمارت کو قبضے میں لے لیا ہے۔ لیکن ایلوینو نہیں ہے یہاں۔۔۔ ایک سینئر آفیسر اس کے پاس آ کے بولا تھا۔

"وہ یہی کہی ہے۔ کوئی سیکرٹ پلیس ڈھونڈو۔۔۔" سقر نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔

اس آفیسر کے جاتے ہی وہ سامنے کرسی پر بیٹھے شخص کی طرف متوجہ ہوا۔ دواہلکار اس پر بندوق تانے کھڑے تھے۔

"ایلوینو کہاں چھپا ہے۔۔۔" سرد لہجے میں کہتے سقر نے بندوق اس کی تھوڑی کے نیچے

رکھی تھی۔

"وہ چلا گیا ہے یہاں سے۔ اس نے کسی کو نہیں بتایا وہ کہا جا رہا ہے۔۔۔" وہ شخص خوف سے

کپکپاتا ہوا بولا۔

سقر نے اس کی ٹانگ پر فائر کیا تھا۔ وہ چیختا ہوا کرسی سمیت پیچھے کو گرا۔

Classic Urdu Material | by Mariam Arshad

Hub Ul Atsh (Complete Novel)

Do not copy or distribute without permission of the author

Classic Urdu Material

"وہ کیا کرنے والا ہے۔۔۔۔"

"میں کچھ نہیں جانتا۔ اس نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔۔۔" رخمی ٹانگ پے ہاتھ رکھے وہ خون کوروکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

جب سقر نے اس کی دوسری ٹانگ پے فائر کیا۔ "یونیورسٹی کے ایلکیشن پے وہ دھماکہ کرنے والا ہے۔۔۔" وہ تیزی سے بولا

"گڈ۔۔۔" تمسخر سے کہتے سقر نے اس کے سر پے فائر کیا۔ اور کوٹ جھٹکتا وہاں سے نکل گیا۔

"کانفرنس روم کی سیکیورٹی بڑھا دو۔ وہ وہاں ضرور آئے گا۔۔۔" وہاں سے نکلتے اس نے معاذ کے پاس کھڑے آفیسر کو حکم دیا تھا۔

نیکو پنگ پے سر حد پے سنہری دھوپ چمک رہی تھی۔ ہلکی سنہری دھوپ جسم کو سکون پہنچا رہی تھی۔

Classic Urdu Material

کھڑکیوں سے آتی دھوپ کمرے کو روشن کر رہی تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھی کسی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔ مہرون رنگ کے لباس میں وہ کافی نکھری نکھری لگ رہی تھیں۔ ہنسمری بال پشت پر کھلے چھوڑے تھے۔ ہونٹوں پر مہرون لپ اسٹک لگائے وہ موم کی گڑیا لگ رہی تھی۔ جب دروازہ دھکیلتے وہ اندر داخل ہوا۔ سیاہ پینٹ کوٹ پہنے وہ بالکل تیار تھا۔ اس کے اندر آتے ہی اس نے میگزین سائیڈ پر رکھا۔ اور حیرت بھری خوشگواہی سے اسے دیکھا۔

"تم تو کانفرنس میں گئے تھے اتنی جلدی کیسے آگئے۔۔۔" اس نے حیرت سے کلاک کی جانب دیکھا۔

"ہاں مجھے ایک ضروری بات کرنی تھی تم سے۔۔۔" سنجیدگی سے کہتے وہ اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھا۔

"خیریت۔۔۔" اسے سنجیدہ دیکھ وہ ایک دم سے پریشان ہوئی تھی۔

"ہاں آج کانفرنس کے فوراً بعد ہمیں یہاں سے جانا ہے۔ تم کچھ ضروری چیزیں رکھ لو اپنی۔ ہمیں ایک دو دن لگ جائے گے وہاں۔۔۔"

Classic Urdu Material

"لیکن کہاں جانا ہے۔۔۔" مریم نے الجھ کے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ تمہیں وہاں جا کے پتہ چلے گا۔ فحال جتنا کہاں ہے اتنا کروں۔ اگلے ایک گھنٹے بعد بابا تمہیں یہاں سے پک کریں گے۔ ان کے سامنے کوئی سستی ناد کھانا۔ ہمارا وقت بہت قیمتی ہے۔۔۔" اس کا چہرہ تھپتھپاتے سقر نے تنبیہ کی تھی۔

"لیکن۔۔۔" وہ کچھ کہنے لگی تھی۔ جب سقر نے بیچ میں آس کی بات کاٹی۔۔۔ "جتنا کہا ہے بس وہ کرو۔" اس کی پیشانی کا بوسہ لیتے وہ کھڑا ہوا۔ اور ایک مسکراہٹ اس کی ظرف اچھالتے دروازہ دھکیلتے باہر نکل گیا۔

جبکہ وہ پریشان سی بند دروازے کو دیکھ رہی تھی۔ لیکن پھر سر جھٹکتے ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

سیاہ پتھروں سے بنی بلند عمارت دھوپ کی سنہری کرنوں میں چمک رہی تھی۔ سڑک پر قطار میں پولیس کی گاڑیاں متحرک سی کھڑی تھی۔

Classic Urdu Material

ایک سیاہ گاڑی عمارت کے باہر اکر کھڑی ہوئی تھی۔ اور سیاہ کوٹ کے بٹن بند کرتا وہباہر نکلا۔

"ہاں ساری سکیورٹی چیک کی۔۔۔" کان میں لگے آئیر فون میں وہ سرگوشی میں بولا۔

"گڈ۔۔۔" دوسری جانب سے ملنے والے جواب پے وہ مطمئن سا مسکرایا تھا۔ اور پھر ایک

نظر ہاتھ پے بندھی گھڑی پے ڈالتے وہ اندر چلا گیا۔ اس کے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی وہاں موجود پولیس کی گاڑیاں حرکت میں آئی تھی۔ اور زناٹے بھرتی وہاں سے روا ہو گئی۔

اندر جانوں تو ہال میں ایک بڑی سی گول میز سیٹ کی گئی تھی۔ سامنے بنے اونچے چبوترے

پے تین سربراہی کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ جن پے تین لوگ براجمان تھے۔ وہ بھی گول

میز کے گرد رکھی کرسیوں پے بیٹھ گیا۔ کانفرنس شروع ہو چکی تھی۔ جبکہ وہ مسلسل ہاتھ

پے بندھی گھڑی کی جانب دیکھ رہا تھا۔

گھڑی کے ایک بجاتے ہی وہ پراسرار سا مسکرایا تھا۔ تبھی دروازے پے فائرنگ ہوئی اور

ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے اندھا دھند فائرنگ شروع

کر دی۔

Classic Urdu Material

فائرنگ کی آواز وہاں ایک دم سے کھلبلی مچ گئی تھی۔ سب لوگ میزوں کے نیچے چھپتے اپنا بچائوں کر رہے تھے۔ گن لوڈ کرتے سقر نے جواباً فائرنگ کی تھی۔ لیکن وہ بہت تیزی سے پلر کی اوٹ میں چھپ گیا۔

تبھی سقر کی نظر وہاں پڑے آنسو گیس سیلنڈر پر پڑی تھی۔ اس نے تیزی سے سیلنڈر اٹھاتے اس کی نوب کو گھمایا اور گیس کا رخ دروازے کی طرف کیا۔ لمحوں میں وہاں دھواں بھرنا شروع ہوا تھا۔

"سب کو باہر نکالو۔۔۔" اس نے آئیر فون میں حکم دیا تھا۔ اور جلدی سے پچھلے دروازے کی جانب بڑھا۔ جہاں ایک بلیک گاڑی کھڑی تھی۔

اسے دیکھتے ہی گاڑی کا دروازہ کھولتے معاذ صاحب باہر نکلے۔

"سب ٹھیک رہا نا۔۔۔" انہوں نے پریشانی سے استفسار کیا۔

"ہاں سب ٹھیک تھا۔ مریم کہا ہے۔۔۔"

"وہ گاڑی میں ہے۔۔۔" کیز اس کی جانب بڑھاتے انہوں نے گاڑی کی طرف اشارہ کیا۔

Classic Urdu Material

"ٹھیک ہے۔ باقی سنبھال لے گے نا آپ۔۔۔" اس کے سوال پر معاذ نے ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھا۔

"ہاں سنبھال لوں اتم فکرنا کروں۔۔ میں تم سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔ تم ہائی وے کے ذریعے جانا۔ پول کیمرہ کے ذریعے ہم گاڑی پر نظر رکھ سکے گے۔۔۔" اس کے کندھے پر تھپکی دیتے انہوں نے اپنا پلان دہرایا تھا۔

وہ سر کو خم دیتا گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔ جہاں وہ پریشان صورت لیے بیٹھی تھی۔ اسے دیکھتے ہی فوراً اس کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

"سفر کیا ہو رہا ہے یہاں۔ یہ اتنی فائرنگ کیوں ہو رہی تھی۔۔۔" مریم نے پریشانی سے اس کی طرف دیکھا۔ گرے آنکھوں میں نمی چمک رہی تھی۔

"رلیکس کچھ نہیں ہوا۔۔۔" گاڑی ریورس کرتے سفر نے اسے تسلی دی تھی۔

وہ کچھ بولنے لگی تھی۔ جب سفر نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ اور موبائل پر کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

"ہاں کہاں ہو تم۔" کال رسیو ہوتے ہی وہ فوراً اسے بولا۔

Classic Urdu Material

"میں ایئر پورٹ پے ہوں۔۔۔" دوسری جانب سے جواب موصول ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے وہاں پہنچتے ہی میری جگہ کے کلو ایلو نیو تک پہنچا دینا۔۔۔" اس کی بات پے مریم نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"کیا تم مجھے مروانا چاہتے ہوں۔۔۔" ائر پورٹ پے کھڑا وہ لڑکا منہ بسورتے ہوئے بولا۔

"کچھ نہیں ہوگا۔ تم کلو ایسے بنانا جس سے ایلو نیو کو شک نہ ہو یہ کلو ہم نے دیے ہیں۔۔۔" سقر نے لاپرواہی سے کہا تھا۔

"میری جاب چلی جائے گی۔۔۔" اس لڑکے کو نئی فکر لاحق ہوئی۔

"میں تمہیں نئی جاب دے دوں گا۔۔۔" بیزاری سے کہتے اس نے کال ڈسکنیکٹ کی اور آئیر فون کانوں سے نکالتے ڈیش بورڈ پے پھینکے تھے۔

"سقر تم ایلو نیو کو کیوں۔۔۔" حیرت اور بے یقینی سے اس نے سقر کی طرف دیکھا۔

"ڈونٹ وری یہ صرف اسے ٹریپ کرنے کے لیے ہے۔ پبلک پلیس پر کئی معصوم جانیں چلی جاتی اسی لیے ہمیں اسے اس طرح ٹریپ کرنا پڑا۔۔۔"

"تو پھر تم مجھے کیوں ساتھ لے کے آئے۔۔۔"

"کیونکہ وہ سب سے پہلے تمہیں مارنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔" سقر کی بات پے اس کے چہرے کی رنگت پھیکٹی پڑی تھی۔ وہ جو سمجھ رہی تھی۔ ایلوینو نام کا بھوت دس کی زندگی سے نکل رہا ہے تو یہ اس کی غلط فہمی تھی۔ وہ تو کبھی اس کی زندگی سے نکلا ہی نہیں تھا۔ یک دم اسے خوف محسوس ہوا تھا۔ ایلوینو نام کا چیپٹر پھر سے کھل گیا تھا۔ یا پھر شاید کبھی بند ہی نہیں ہوا تھا۔ اس نے تکلیف سے سوچا تھا۔۔۔

"ڈونٹ وری سب کچھ پلان کے مطابق ہو گا۔۔۔" اس کی سفید پڑتے چہرے کو دیکھتے سقر نے تسلی دی تھی۔

"تم یہی سمجھو ہم ہنی مون پے جا رہے ہیں۔۔۔" ماحول میں چھائی آفسردگی کو کم کرنے کو اس نے مزاحکہ خیز لہجے میں کہا تھا۔ جواباً وہ مسکرا بھی ناسکی تھی۔

"ٹیک اٹ ایزی۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا۔۔۔" اس کا ہاتھ تھپکتے وہ مضبوط لہجے میں بولا۔ اور گاڑی روکی۔ مریم نے چونک کے باہر دیکھا۔ وہ ایک سنسان جگہ تھی۔ آسمان پے شام کے دھندلے سائے پھیل رہے تھے۔

Classic Urdu Material

وہ دروازہ کھولتا باہر نکل گیا۔ وہ بھی آس کی تقلید میں باہر نکلی۔

"ہم یہاں رہے گے کیا۔۔۔" اس سٹر اٹھاتے دیکھ وہ اچھنپے سے بولی۔

"نہیں ہم گاڑی چینج کریں گے۔ کمپنی کی گاڑی آسانی سے ٹریس ہو جاتی ہے۔۔۔" ہاتھ

جھاڑتے وہ اندر داخل ہوا۔ جہاں ایک پرانے ماڈل کی گاڑی کھڑی تھی۔

فرنٹ ڈور کھولتے وہ اس نے مریم کو بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ خاموشی سے اندر

بیٹھ۔ موبائل پے انگلیاں چلاتے وہ پہلے والی گاڑی کی جانب بڑھا۔ اور اس میں موبائل

چھینک دیا۔

فرنٹ سیٹ سنبھالتے اس نے گاڑی ریورس کرتے گیراج سے نکالی اور سامنے پھیلی

سڑک پر ڈال دی۔ روڈ خراب ہونے کی وجہ سے گاڑی ہچکولے کھاتی چل رہی

تھی۔

"سفر تھوڑا دیہان سے چلاؤ۔۔۔" وہ چہرے پر تکلیف کے آثار لیے متحجی سی بولی۔

"یہ بس یہاں سے روڈ خراب ہے۔ آگے جا کے ٹھیک ہو جائے گا۔" اس کے چہرے پر پھیلی تکلیف کو دیکھتے وہ بے چینی سے بولا۔

مریم نے خاموشی سے آنکھیں بند کرتے سر سیٹ کے ساتھ ٹکا دیا۔ جبکہ دونوں سختی سے پیٹ پے رکھے تھے۔ شاید اسے آنے والے جھٹکوں سے محفوظ رکھنے کی ایک ناکام سی کوشش تھی۔

اگلے بارہ گھنٹے انہوں نے سفر میں گزارے تھے۔ وہ سوئی جاگی کیفیت میں خاموش بیٹھی رہی تھی۔ جیسے دس کے علاوہ وہاں کوئی بھی موجود نہیں۔ سقر نے بھی اسے بلانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ وہ اندازہ کر سکتا تھا وہ کس کرب سے گزر رہی تھی۔ باہر سفید آسمان پر ہر طرف دھند پھیلی ہوئی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف دور کئی میلوں تک بنجر زمین پھیلی ہوئی تھی۔ جہاں زندگی کا کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

گاڑی ایک حویلی نما عمارت کے سامنے رکی تھی۔ اس کا کندھا ہلاتے سقر نے اسے جگایا تھا۔ اس نے نا سمجھی اس کی طرف دیکھا۔ گرے آنکھوں میں وحشت پھیلی ہوئی تھی۔ وہ خو کو اس مسافر کی طرح محسوس کر رہی تھی۔ جو اپنی منزل پر پہنچتے ہی لوٹ لیا جاتا ہے۔

وہ ابھی تک دروازے کے پاس کھڑی تھی۔ جبکہ وہ ایک دروازہ کھولتا اندر گم ہو گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اس کے ساتھ معاذ کو بھی اس کمرے سے باہر نکلتے دیکھا تھا۔ وہ دونوں سنجیدگی سے کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔

"تم وہاں کیوں کھڑی ہو۔ صوفے پر بیٹھ جاؤ۔۔۔" اس پر نظر پڑتے سقر نے اس کے تھکنے سے خیال سے کہا تھا۔

مریم نے نظریں گھماتے ان صوفوں کو دیکھا۔ جن پر چڑھایا گیا سفید کور گرد سے اٹا ہوا تھا۔ اس کی نظروں کا مفحوم سمجھتے وہ فوراً آگے بڑھا اور ایک صوفے سے چادر ہٹاتے اسے جھاڑا تھا۔

"بابا ریفل روم میں رائفلز ہیں۔؟" اس کی طرف سے مطمئن ہوتے وہ معاذ صاحب کی طرف متوجہ ہوا۔

"تمہارے جانے کے بعد کافی ساری توضوئی نے بیچ دیں تھیں۔ شاید کچھ ہو وہاں۔۔۔"

Classic Urdu Material

وہ دونوں چلتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ باقی گھر کی طرح اس کمرے کا بھی وہی حال تھا۔ دیوار پے کافی جگہوں پے رائفلز لٹک رہی تھیں۔

گردن گھماتے اس نے ایک نظر وہاں لٹکتی رائفلز کا جائزہ لیا تھا۔

"تمہیں مریم کو نہیں لے کر آنا چاہیے تھا۔ ہمیں پتہ نہیں کتنے دن لگ جائے یہاں پے۔ وہ کافی ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی ہے۔۔۔" ان کی بات پے سقر نے گردن گھماتے انہیں دیکھا۔

"وہ یہاں زیادہ محفوظ ہے۔ اگر اسے نالے کے آتے تو ایلوینو کبھی بھی ہمارے پیچھے نہیں

آئے گا۔۔۔"

"لیکن وہ بہت زیادہ ڈسٹرب لگ رہی ہے۔۔۔" ان کے اپنے خدشات تھے۔

"آپ فکر نہ کریں میں اسے سمجھا دوں گا۔۔۔" رائفل لوڈ کرتے وہ کھڑکی کے سامے کھڑا

ہوا۔ اور پھانک کے پار لگے گلوب نمابلب کا نشانہ لیا۔ دھند میں پھیلی خاموشی کو فائر کی

آواز نے توڑا تھا۔

اور ساتھ ہی انہیں ایک چیخ سنائی دی تھی۔

Classic Urdu Material

"تم کیوں اسے مارنے پے تلے ہو۔۔۔" معاذ نے ملا متی نظروں سے اسے دیکھا۔ اور دروازے کی جانب قدم بڑھائے۔

"رکیں میں دیکھتا ہوں۔۔۔" رائفل کندھے پے لٹکاتے وہ باہر نکل گیا۔

لائونج میں جانوں تو وہ ٹانگیں سمیٹے خوفزدہ سی بیٹھی تھی۔ گرے آنکھیں وحشت سے پھیلی ہوئی تھی۔ گھٹنوں کے گرد لپیٹے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔ سقر کو دیکھتے وہ فوراً اس کی طرف لپکی تھی۔ اس کے سینے میں منہ چھپاتے وہ بری طرح رو رہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوا۔ وہ فائر میں نے کیا تھا۔" اس کی کمر سہلاتے وہ نرمی سے بتا رہا تھا۔ اس کی بات پے اس نے سراٹھاتے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

"تم بہت برے ہو۔۔۔" وورندھی ہوئی آواز میں بولی۔ سقر نے مسکرا کے اسے دیکھا۔

"تمہیں زرا بھی شرمندگی محسوس نہیں میرے ساتھ اس طرح کر کے۔۔۔" اس کی مسکراہٹ کو دیکھتے مریم نے شکوہ کیا تھا۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" جواب ڈھٹائی سے دیا گیا تھا۔۔۔ "لیکن اگر تم کہتی ہو تو میں تم سے معافی مانگ لیتا ہوں۔۔۔" اس کے تاثرات دیکھتے وہ سخاوت سے بولا۔

Classic Urdu Material

"کیا فائدہ ایسی معافی کا۔ جب تم نے پھر سے وہی سب کرنا۔۔۔" اس کے جواب پے سقر نے قہقہہ لگایا تھا۔ شاید ماحول میں چھائی افسردگی کو کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

"اس بھوت بنگلے میں ہنستے ہوئے تم بالکل ایک بھوت لگ رہے ہو۔۔۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"اور تم ایک شہزادی جسے یہ بھوت کچا کھا جائے گا۔۔۔" دانت نکالتے اس نے ڈرامائی انداز میں کہا تھا۔

"ایسی جانوروں والی حرکتیں کہاں سے سیکھی ہے تم نے۔۔۔" ناک چڑھاتے وہ سخت بیزار لگ رہی تھی۔

"یہ ایک سپیشل ٹریننگ کورس ہے۔۔۔ اگر تم چاہو تو تم بھی لے سکتی ہو۔۔۔" شرارت سے

کہتا وہ اسے لیے ایک کمرے کی جانب بڑھا۔ مقصد اس کا دیہان بھٹکانا تھا۔ جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی رہا تھا۔

Classic Urdu Material

"مجھے بالکل بھی اس طرح کی ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہو سکے تو تم ایک انسانوں والوں ٹریننگ کورس بھی کر لوں۔۔۔" اس کی آفر کو ٹھکراتے اس نے اپنے مفید مشورے سے نوازا تھا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے۔ باقی گھر کی نسبت وہ کمرہ کافی صاف ستھرہ اور کشادہ تھا۔ کھڑکیوں سے آتی مدھمروشنی کمرے میں پھیلتی تاریکی کو کم کر رہی تھی۔ دروازے کے سامنے والی دیوار کے ساتھ ایک جہازی سائز کا بیڈ رکھا تھا۔ دیواروں پر ڈارک گرے کلر کا پینٹ کیا گیا تھا۔ جو اسے ہیبت ناک بنا رہا تھا۔ کچھ دیواروں پر لگی مختلف ہارر پینٹنگز بھی اس کی دہشت میں اضافہ کر رہی تھی۔

"تم یہاں پر آرام کروں۔ یہاں رات کو سردی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔۔" اسے بیڈ پر بٹھاتے وہ مصروف سے انداز میں بولا تھا۔

"سقر یہ کتنا عجیب کمرہ ہے۔۔۔" دیواروں پر نظریں دوڑاتے اس نے خوف سے جھر جھری لی تھی۔

Classic Urdu Material

"متمم وہ تو ہے۔۔۔" کندھے اچکاتے وہ لا پرواہی سے بولا۔۔۔ "اور تم جانتی تو ہو جو بڑے

گھر زیادہ دیر تک ویران بند رہے۔ وہاں بھوت پریت بسیرا کر لیتے ہیں۔۔۔" اس کے
چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتا وہ پراسرار سا بولا۔

"تم مجھے خوفزدہ کر رہے ہونا؟۔۔۔" اپنی گرے آنکھیں پھیلانے وہ خوف سے پوچھ رہی
تھی۔

"مجھے یہ بتاؤ تم کب خوفزدہ نہیں ہوتی۔۔۔ میں نے تو تمہیں جب بھی دیکھا خوفزدہ ہی
دیکھا۔۔۔" مریم نے غور سے سقر کے چہرے کی طرف دیکھا وہاں کسی بھی قسم کا طنز
ڈھونڈنے سے بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ بلکہ وہ بہت سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہے یہاں۔ سکون سے لیٹ جاؤ۔۔۔" اس پے بلینکٹ اوڑھتے وہ سنجیدگی
سے بولا۔

اور دروازہ بند کرتا باہر نکل گیا۔ عکافی دیر دیواروں کو گھورنے کے بعد نیند کی دیوی اس پے
مہربان ہو ہی گئی تھی۔

Classic Urdu Material

اس کی آنکھ باہر سے آتی کھٹ کھٹ کی آواز کے ساتھ کھلی تھی۔ مندی مندی آنکھیں کھولتے اس نے ارد گرد کا جائزہ لیا تھا۔ کمبل پرے دھکیلتی وہ باہر نکل گئی۔ جہاں لائونج میں وہ کھڑکی کے سامنے کھڑا لکڑی کی باڈ لگا رہا تھا۔ شاید وہ آخری کھڑکی تھی۔ باقی لائونج کی کھڑکیوں کے آگے باڈ لگی تھی۔ جس کی وجہ سے پورہ لائونج اندھیرے میں ڈوبا تھا۔ جہاں واحد روشنی کی کرن اس کھڑکی سے آرہی تھی۔

جبکہ معاذ صاحب چھت سے لٹکتے فانوسوں سے لٹکتے پردے کھینچتے وہاں الیکٹرک بم فٹ کر رہے تھے۔

"نیند پوری ہو گئی تمہاری۔۔۔" اس کو دیکھتے سقر نے اپنا ہاتھ روکا تھا۔

"ہاں۔۔۔" اس نے غائب دماغی سے سر ہلایا تھا۔

"گڈ تم منہ ہاتھ دھو لو میں تب تک کھانا لگاتا ہوں۔۔۔" ہتھوڑی ٹیبل پر رکھتے وہ کچن میں چلا گیا۔ وہ بھی سر ہلاتی کمرے میں چلی گئی۔

کھانا ہانے کے بعد وہ معاذ صاحب کے پاس بیٹھ گئی۔ جولاؤنج میں رکھے ٹیبل کے گرد رکھی کرسی پر ڈیٹھے تھے۔ ٹیبل پر کینج، بارود، اور مختلف آشیاء رکھی ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

"انکل یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔" اس نے تجسس سے سامنے رکھی چیزوں کو دیکھا تھا۔
"یہ الیکٹرک بم ہے۔ جو ہم پورے گھر میں فٹ کریں گے۔۔۔" وہ چیزیں سمیٹتے ہوئے
بولے۔

ان کے جواب پے مریم نے حیرت سے اپنی گرے آنکھوں کو پھیلا دیا۔۔۔ "پھر تو یہ گھرتباہ
ہو جائے گا۔۔۔" اسے سمجھ نہ آیا کہ وہ یہ کیوں کر رہے ہیں۔
"فکر نہ کروں ہمیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔" وہ مدہم سا مسکراتے کرسی چھوڑتے کھڑے
ہو گئے۔ ان کی بات پے مریم نے ایک شکر کا سانس خارج کیا۔

"انکل کیا یہ گھر ہانڈ ہے۔۔۔" انگلیاں چٹختے اس نے دوسرا سوال کیا تھا۔
"ہاں چلو تمہیں کچھ دکھاتا ہوں۔۔۔" اسے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے وہ لائونج کے
دوسرے حصے میں چلے گئے۔

وہ بھی خوفزدہ سی فوراً ان کے پیچھے بھاگی۔

جہاں وہ دیوار کے پاس کھڑے وہاں پے لی لکڑی کو ہٹا رہے تھے۔ وہ بھی ان کے پاس جا
کے کھڑی ہو گئی۔

Classic Urdu Material

"یہ سرنگ ہے۔ جب ستر کو تمہارے مرنے کی خبر ملی تھی۔ تو وہ کافی دن تک یہاں چھپا رہا تھا۔" ان کی بات مریم نے الجھن سے انہیں دیکھا۔

"بچپن میں تب اسے نہیں پتہ تھا۔ کہ سب ہمارا پلان ہے۔ لیکن پھر اس کے جنون کو دیکھتے مجبوراً ہمیں اسے بتانا پڑا تھا۔ سب کچھ پلان کے مطابق چل رہا تھا۔ لیکن پتہ نہیں کیسے ایلوینو کو تم لوگوں کا پتہ چل گیا اور پھر۔۔" گہرہ سانس لیتے انہوں نے بات ادھوری چھوڑی تھی۔

وہ بھی افسردگی سے سر جھکا گئی۔۔ کتنی دیر وہ اس دیوار کے پاس کھڑی اس لکڑی کی چھوٹی سی کھڑکی کو دیکھتی رہی۔ جب بانو کی آواز پے وہ خوف سے اچھلی تھی۔ پیچھے کھڑے ستر کو دیکھ کے اس نے سکون کا سانس لیا۔ اور خفگی سے اسے گھورا

"یہاں کیا کر رہی ہو۔۔" اس کے تاثرات دیکھتا وہ سکون سے بولا۔

"کچھ نہیں۔۔" نفی میں سر جھٹکتی وہ دوبارہ اس لکڑی کے حصے کو دیکھنے لگ گئی۔

"تمہیں پتہ ہے بھوت پریت سرنگ میں بھی داخل ہو سکتے ہیں۔۔" مسکراہٹ دباتے اس نے پھر سے اسے چھیڑا تھا۔

Classic Urdu Material

"مجھے انکل نے بتا دیا ہے۔ یہاں کوئی بھوت پریت نہیں ہے۔۔۔" تھوک نگلتے اس نے صاف جھوٹ بولا تھا۔

"اچھا۔۔۔ پھر اپنے پیچھے دیکھو وہ چڑیل کہاں سے آگئی۔۔۔" اس کے عقب میں دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔" اپنے خوف کو دباتے اس نے سقر کو دیکھا۔ جو بالکل سنجیدہ تھا۔

"نہیں یقین تو خود دیکھ لو۔۔۔" کندھے اچکاتے اس نے دونوں ہاتھ جینز کی جیبوں میں

ڈالے اور دیوار کے ساتھ ٹیک لگائی۔ ایک سنجیدہ نظر سقر پے ڈالتے وہ پیچھے کو مڑی تھی۔ لیکن وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ اس نے سکون کی سانس خارج کی۔ لیکن اگلے ہی لمحے اپنے

کان کے پاس سنائی دینے والی عجیب و غریب آواز پے وہ خوف سے اچھلی اور آنکھیں بند کرتے چیختی تھی۔

Classic Urdu Material

سقر کے بے ساختہ ابھرنے والے قہقہہ پے اس نے حیرت سے اسے دیکھا۔ جو سر پیچھے کو گرائے مسلسل ہنس رہا تھا۔ اس کی شرارت سمجھتے مریم نے غصے سے اسے گھورا اور اس کے سینے پے تیغ مارا۔

"تم واقعی بہت برے ہو۔۔۔" اس پے اثرنا ہوتا دیکھ وہ خفگی سے بولی۔ جبکہ وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔

"ریلی تم بہت جلدی بیوقوف بن جاتی ہو۔۔۔" اس کے خفا خفا چہرے کو دیکھتے اس نے مسکراہٹ دبائی تھی۔ جبکہ وہ غصے سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

رات کے سایے ہر طرف پھیلے ہوئے تھے۔ پورا گھرانہ دھیرے اور دھند میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب آگے پیچھے تین گاڑیاں پھاٹک کر اس کرتی عمارت کے سامنے رکی تھی۔ اور باری باری اس میں سے کچھ لوگ باہر نکلے تھے۔ سب کے ہاتھوں میں بندوقیل پکڑی ہوئی تھی۔ وہ پوری طرح اسلحے سے لیس تھے۔ ابھی ان لوگوں نے گھر کی جانب قدم بڑھائے ہی تھے۔ جب ان پے زوردار قسم کی فائرنگ ہوئی تھی۔ وہ سب ہڑبڑاتے ہوئے گاڑیوں کے پیچھے چھپ گئے۔ اظہر جو ابی فائرنگ کرنے لگے۔

Classic Urdu Material

عمارت کے سامنے کھڑی سفید گاڑی سے نکلتی گولیاں انہیں آگے بڑھنے سے روک رہی تھی۔ جب ان لوگوں نے گاڑی پے فائرنگ کرنی شروع کی۔ مسلسل پندہ منٹ کی فائرنگ کے بعد وہ گاڑی کا دروازہ کھولتا اندر کی جانب بھاگا تھا۔ وہ لوگ بھی اس کے پیچھے اندر بھاگے اور دہلیز پے قدم رکھتے ہی ایک ساتھ کئی چھوٹے چھوٹے دھماکے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ اندر اور باہر گرے تھے۔ باقی بچنے والے لوگ محتاط قدم اٹھاتے اندر داخل ہوئے۔

جب ان پے اندر سے فائرنگ شروع ہوئی۔ اندھیرے میں کچھ بھی صاف دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

وہ ہونٹوں پے ہاتھ رکھے خوف سے کانپ رہی تھی۔ جب ایک شخص اس کی طرف بڑھا۔ اس سے پہلے کے وہ اس پے گولی چلاتا۔ جب اس شخص کے پیچھے کھڑے سقر نے اس کا شانہ لیا تھا۔ اور جلدی سے اس کی طرف بڑھا۔ اس کا ہاتھ پکڑتے وہ معاذ صاحب کی طرف بڑھا تھا۔ ہر طرف خاموشی پھیل چکی تھی۔ شاید وہ سب لوگ مر گئے تھے۔

Classic Urdu Material

"وہ یہاں نہیں آیا۔ ہمیں یہاں سے نکلنا چاہیے۔۔۔" دروازے پر نظریں دوڑاتے وہ تیزی سے بولا۔ جب باہر سے آتی آوازوں پر وہ تینوں چونکے تھے۔ ان دونوں کو وہاں چھوڑتے وہ کھڑکی کی جانب لپکا۔ وہاں لگی باڑ کی جھری سے اس نے آسمان کی طرف دیکھا۔ جہاں ایک ہیلی کاپٹر عمارت کے سر پر گھوم رہا تھا۔ اور پھر اگلے ہی لمحے وہاں گولہ باری شروع ہوئی تھی۔

"آپ لوگ نکلیں یہاں سے۔۔۔" انہیں لیے وہ سرنگ والے راستے پر آیا تھا۔ وہاں لگی لکڑی کو سرکاتے اس نے دونوں کو نیچے اترنے کا اشارہ کیا تھا۔ جس پر عمل کرتے معاذ صاحب فوراً نیچے اتر گئے۔

"سقر میں نہیں جائوں گی۔۔۔" وہ فوراً اس کا بازو پکڑتے ضدی انداز میں بولی۔
"تم جائوں میں بھی آجائوں گا۔۔۔" اس کا چہرہ تھپتھپاتے سقر نے اسے خود سے علیحدہ کیا۔
اور نیچے اتار اٹھا۔

مسلسل ہنے والی گولہ باری کی وجہ سے عمارت کی بیرونی دروازے کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ وہ خود کو بچاتا کچن کی جانب بڑھا تھا۔

جبکہ ہیلی کاپٹر زمین کی طرف اتر رہا تھا۔ آگ پھیلتی ہی آگے بڑھ رہی تھی۔ ٹوٹی ہوئی کھڑکیوں سے آتی چاند کی روشنی اندرونی حصے کو روشن کر رہی تھی۔ جب وہ کروفر سے چلتا ہوا باہر نکلا۔ جبکہ ہیلی کاپٹر ایک دغہ پھر سے اوپر اڑنا شروع ہو گیا تھا۔

کچن کے اندر داخل ہوتے اس نے وہاں پڑے سلینڈر کھینچ کے دروازے کے پاس رکھے۔ اور تیزی سے بھاگتا ہوا سرنگ کی جانب بڑھا۔

وہ دونوں سرنگ سے نکلتے کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔ جیب سے ٹارچ نکالتے انہوں نے زمین پر روشنی کی تھی۔ اور روشنی کی جانب قدم اٹھاتے آگے بڑھ رہے تھے۔

گن لوڈ کرتا وہ اندر داخل ہوا۔ اور چونکا انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ کھڑکی کھولتے اس نے گن لوڈ کی اور ایک کے بعد دوسرے فائر ان دونوں سلینڈروں پر کیا اور برق رفتاری سے نیچے اترتا سرنگ میں بھاگا۔

اس کے پیچھے ایک زوردار ہماکہ ہوا تھا۔ پوری عمارت سے آگ کے شعلے نکلتے آسمان کی اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ فضا میں اڑتا ہیلی کاپٹر ڈمگاتا ہوا عمارت کے اوپر گرا۔

Classic Urdu Material

ایک اور دھماکے کے ساتھ وہاں موجود ہر چیز کے پرچے اڑے تھے۔ اندر کھڑے ایلوینو نے دیوانہ وار باہر کود وڑ لگائی تھی۔ جب اسے اپنی گردن میں لوہے کی سلاخیں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ آگ کے شعلے تیزی سے اسے اپنی لپیٹ میں لے رہے تھے۔ وہ چیختا لڑکھڑاتا ہوا باہر کو گرا۔

جہاں وہ ان دونوں کے درمینا چلتی اسی طرف آرہی تھی۔

فضا میں اس کی چیخوں کی آواز گونج رہی تھی۔ وہ پر سکون سی کھڑی اس کی چیخوں کو سن رہی تھی۔ بالآخر وہ سرخرو ہوئی تھی۔ ایلوینو نام کے بھوت سے آج وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آزاد ہو گئی تھی۔ اس کی چیخیں اسے سکون پہنچا رہی تھیں۔ اس کی زندگی کا ایک آخری کانٹہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نکل گیا تھا۔ اب وہ آزاد تھی۔ ایک گہرہ سانس لیتے اس نے تشکر بھری نظروں سے آسمان کی طرف دیکھا تھا۔

"بیشک وہ رب بڑا رحیم و کریم ہے۔۔"

پانچ سال بعد۔۔۔

جزیروں کے شہر پے دودھیا صبح اپنے رنگ بکھیرتی ہر چیز کو روشن کر رہی تھی۔ آسمان پے روئی کے گال تیرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ سقر کے بنگلے کی بلند مخروطی چھت برف سے ڈھکی ہوئی تھی۔ پرندوں کے مرغول چھت پے اڑتے اپنی منزل کی تلاش میں بھاگ رہے تھے۔

اندر جانوں تو وہ ڈریسنگ کے سامنے کھڑا بالوں میں برش چلاتا نظر آ رہا تھا۔ پرفیوم چھڑکتے اس نے ٹائی اور سٹڈ ہاتھ میں اٹھائے اور بیڈ کی طرف قدم بڑھائے۔ جہاں وہ کمبل اوڑھے گہری نیند میں سو رہی تھی۔ اس کی پاس بیٹھتے وہ دھیرے سے مسکرایا اور ٹیبل پے پڑے پانی کا گلاس اٹھاتے اس کے چہرے پے چھینٹے مارے۔ وہ ہڑبڑا کے اٹھی۔

"سقر یہ کیا بد تمیزی تھی تم آواز دے کے بھی اٹھا سکتے تھے۔" خفگی سے گھورتے وہ اٹھ کے بیٹھی۔ سنہری بالوں کو سمیٹتے اس نے جوڑے میں قید کیا۔ اور اس کے ہاتھ میں پکڑی ٹائی جھپٹنے کے سے انداز میں پکڑی۔

"تو تم خود ہی اٹھ جایا کرو۔۔۔" مسکراتا ہوا وہ اس کے قریب ہوا۔

Classic Urdu Material

"کیا ہے صبح سے رات تک تمہارے وہ دو بچے مجھے سکون نہیں لینے دیتے۔ اور صبح صبح تم تنگ کرنے لگ جاتے ہو۔۔۔" منہ بسورتے اس نے اس کے ٹائی باندھی تھی۔

"وہ صرف میرے ہی نہیں تمہارے بھی بچے ہے۔۔۔" مسکراہٹ دباتے اس نے اس کی ناک کھینچی تھی۔

"بالکل بھی نہیں۔۔۔" اس نے سختی سے نفی میں سر جھٹکا۔۔۔ "وہ شکل سے بھی تم پے گئے ہیں۔۔۔ اور عادتوں سے بھی تم پے گئے۔ وہ کسی بھی اینگل سے میرے نہیں لگتے خاص

طور پے وہ تمہاری چہیتی۔ ناک یہ دم کر کے رکھا ہوا۔۔۔ تمہارا بیٹا اور تمہاری بیٹی

دونوں ہی تمہاری طرح ضدی۔۔۔ بد تمیز اور اکھڑ مزاج ہیں۔۔۔" ٹائی کی ناٹ درست

کرتے اس نے انگلی کی پوروں پے گن کے ان کی خوبیاں بتائی تھی۔ یہ اس کے روزانہ کے معمول میں شامل تھا۔

"تمہیں پتہ ہے کل تمہاری چہیتی نے کیا کیا۔۔۔" وہ دیک لمحے کور کی اور پھر خود ہی بات

آگے بڑھائی۔۔۔ "پارک میں ایک بچے نے حفصہ کو اٹھایا اور وہ رونے لگ گئی۔ اتنی سی

Classic Urdu Material

بات پے زہرہ نے اس بچے کی ناک توڑ دی۔ اور تمہارے لاڈلے شیریں نے اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ "وہ ناک چڑھاتی ان دونوں کی شکایتوں کی پٹاری کھول کے بیٹھ گئی۔

"تم ان دونوں کی ہی شکایتیں لگاتی رہتی ہو۔ اس کی تو کبھی نہیں لگائی ساری لڑائی اس کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اگر یہ ناروتی تو کبھی وہ دونوں دس بچے کو نامارتے۔۔" مریم کی دوسری جانب لیٹی اس چھوٹی سی گڑیا کو دیکھتے سقر نے شکوہ کیا تھا۔ اور جھکتے ہوئے اس کے ننھے گالوں پے بوسہ دیا۔ وہ ہلکا سا کسمسائی۔

"خبردار جواب تم نے میری بیٹی کو اٹھایا تو۔۔" انگلی اٹھاتے اس نے وارننگ دی۔۔" اور

میری بیٹی کی کوئی غلطی نہیں تھی۔ اس بچے کا قصور تھا اس نے اس کے گال پے چٹکی کاٹی تھی۔ یہ اس لیے روئی تھی۔۔" اب کی بار اس کے لہجے میں مٹھاس ہی مٹھاس تھی۔

"دیکھا میں نے کہا تھا نازہرہ اور شیریں کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔" پیچھے ہوتا وہ مزے سے

بولا۔

"سقر تم انہیں روکو میرے ساتھ اس طرح کی حرکتیں نہ کیا کریں۔۔ وہ مجھے ٹونٹ کرتے ہیں۔۔" وہ روہانسی ہوئی تھی۔

Classic Urdu Material

"اچھا ٹھیک ہے میں ان دونوں کو سمجھاؤں گا۔۔۔" سقر نے ہاتھ کھڑے کرتے بات سمیٹی تھی۔

"اب اٹھا سکتا ہوا ہے۔۔۔" حفصہ کو بازوؤں میں اٹھاتے اس نے اجازت طلب کی تھی۔
"تم آ لریڈی اٹھا چکے ہو۔۔۔" مریم نے جیسے اسے بتایا تھا۔

جب دروازہ کھولتے وہ دونوں اندر داخل ہوئے۔

"گڈ مارنگ ماما۔۔۔" مریم کی طرف دیکھتے وہ دونوں پر جوش سے بولے تھے۔

وہ دونوں ٹوئینز تھے۔ ان دونوں کے نقوش بالکل سقر کے جیسے تھے۔ لڑکی کی آنکھیں اور

بال سنہری تھے۔ جبکہ لڑکے کی آنکھیں گرے اور بال سنہری تھیں۔ وہ دونوں صورت

اور سیرت دونوں لحاظ سے سقر پے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے وہ ہمیشہ سقر سے جھگڑتی

تھی۔ بقول مریم کے یہ سقر کا قصور تھا کہ اس کے دونوں بچے سقر پے گئے ہیں۔ اور سقر کا

بے جالاڈ پیار ان دونوں کو بگاڑ رہا تھا۔

وہ ان دونوں کی شرارتوں سے سخت عاجز تھی۔ چھوٹی چھوٹی بات پے مار کٹائی کرنا ان

دونوں کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ کافی پریشان رہتی تھی۔

Classic Urdu Material

لیکن چھ ماہ پہلے ان کے گھر ننھی سی گڑیا کی آمد کی وجہ سے وہ کافی مطمئن تھی۔ کیونکہ حفصہ بالکل مریم کی کاربن کاپی تھی۔ جو اسے بالکل بھی تنگ نہیں کرتی تھی۔ اس ننھی سی گڑیا میں ان سب کی جان بستی تھی۔

"تم دونوں اتنی جلدی اٹھ گئے۔۔۔" اس نے حیرت سے ان دونوں کی طرف دیکھا۔

"ہاں آج ہم بابا کے ساتھ جاگنگ پے گئے تھے۔ اور آپ کو پتہ بابا نے آج ہمیں مارشل آرٹ کی پریکٹس بھی کروائی۔۔۔" مریم نے کے گلے کے گرد بازوؤں ڈالتے وہ لاڈ سے بولا۔ اس کے بالوں میں چلتی مریم کی انگلیاں حیرت سے رکی۔

"ان دونوں کو پہلے کیا کم مارشل آرٹ آتا ہے جو تم مزید انہیں سکھا رہے ہو۔۔۔" سقر کی طرف دیکھتی وہ دانت پیس کے بولی۔

"مجھے لگا ان دونوں کو سیلف ڈیفنس آنا چاہیے۔۔۔" سقر نے کندھے اچکاتے صفائی دی تھی۔ جس پے وہ محظ صبر کے گھونٹ پی کے رہ گئی۔ کیونکہ بچوں کی موجودگی میں وہ اسے کچھ نہیں کہتی تھی۔

Classic Urdu Material

"ماما آپ کو بھی سیلف ڈفینس سیکھنا چاہیے۔ پھر آپ چھپکلی کا مقابلہ کر سکے گی۔۔۔" حفصہ کے ساتھ کھیلتی زہرہ نے شرارت سے مریم کو مشورہ دیا تھا۔

"سفر دیکھا تم نے۔۔۔"

"میں کیا کر سکتا ہوں۔ یہ باتیں تمہارے بھائی نے بتائی ہیں انہیں۔۔۔" کندھے اچکاتے اس نے اپنی صفائی پیش کی۔

اس نے زیر لب زالان کو مختلف القابات سے نوازا تھا۔ جو اس کی بزدلی کی کہانیاں گھڑ گھڑ کے ان دونوں کو سناتا تھا۔

سر جھٹکتے وہ ان تینوں کی طرف متوجہ ہوئی جواب اپنی باتوں میں مصروف ہو چکے تھے۔ سفر کی گود میں لیٹی وہ ننھی گڑیا گرے آنکھوں میں ہیروں کی سی چمک لیے ان تینوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک خوبصورت صبح کا ایک خوبصورت سا آغاز تھا۔

محل میں جائوں تو وہاں معمول کے مطابق چہل پہل تھی۔ اس عرصے میں ایک تبدیلی یہ آئی تھی کہ فاروق صاحب اور ان کی بیوی اس دنیا سے ہمیشہ کے لیے چلے گئے تھے۔ اس رات کے بعد سفر نے بالآخر فاروق صاحب کو مریم سے ملوایا تھا۔ اور وہ کتنی ہی دیر بے

یقینی کی کیفیت میں گرے اسے دیکھتے رہے تھے۔ اس میں انہیں اپنے بیٹے کی جھلک نظر آئی تھی۔ باقی سب کو بھی شاک لگا تھا۔ یہ بات جب سبین کو پتہ چلی تھی۔ پہلے تو اس نے اسے سقر کی ایک گیم قرار دیا تھا۔ لیکن حقیقت کھلنے پے وہ محظ صبر کے گھونٹ پی کہ رہ گئی تھی۔ کیونکہ اس کو آزادی اسی شرط پے ملی تھی اگر وہ ان دونوں کی زندگی میں دخل نا دے۔۔

نواد کے کمرے میں جائوں تو وہ خواب خرگوش کے مزے لیتا سو رہا تھا۔ جب سبین نے ایک جھٹکے سے کمبل کھینچا وہ فوراً ہڑبڑا کے اٹھا۔

"کیا ہوا کونسی قیامت آگئی۔۔" آنکھیں کھولتے اس نے غصے سے سبین کو گھورا۔

"قیامت آئی نہیں ہے۔۔ لیکن اگر۔۔ اگلے پندرہ منٹ میں تم ناشتے کے ٹیبل پے نا

پہنچے تو قیامت ضرور آجائے۔۔" اسے خونخوار نظروں سے گھورتے وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

دانت پیستے وہ اٹھ کے بیٹھا جب دروازہ کھولتے آس کا دو سال کا بیٹا اندر داخل ہوا۔ اور دھپ سے اس کے ساتھ لیٹا۔۔

Classic Urdu Material

"ماما بہت ظلم کرتی ہے نا آپ پے۔۔" فواد کی طرف دیکھتے اس نے ہمدردی سے کہا تھا۔ اور وہ تو جیسے کسی ہمدرد کی تلاش میں تھا فوراً اپنے دھکڑے رونے لگ گیا۔

"تمہاری ماما کو ظلم کے علاوہ آتا ہی کیا ہے۔ بچپن سے لے کے آج تک اس نے مجھ پے ظلم ہی کیے ہیں۔ وہ تو میری ہی مت ماری گئی تھی۔ جو میں اس جیسی خونخوار چزیل کے ساتھ شادی کی۔۔۔" وہ زور و شور سے اپنے دھکڑے رو رہا تھا۔ جبکہ اس کا بیٹا ایک ہاتھ گال تلے ٹکائے پوری محویت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"شٹ پانچ منٹ رہ گئے۔۔" گھڑی کی طرف دیکھتے وہ فوراً سیدھا ہو کے بیٹھا۔

"بابا مشھے نیو گیم چاہیے شام کو۔۔" بیڈ پے لیٹے ماہویر نے جھٹ سے فرمائش کی تھی۔

"کیوں ابھی پچھلے دنوں تو لے کے آیا تھا۔۔" فواد نے تیوری چڑھاتے اسے گھورا۔

"وہ ٹوٹ گئی۔۔" نہایت معصومیت سے اطلاع دی گئی۔

"یہ میرا مسئلہ نہیں۔۔۔" ہاتھ جھلتے فواد نے ٹکاسا جواب دیا۔

Classic Urdu Material

وہ فوراً بیڈ سے اترتا دروازے کے پاس کھڑا ہوا۔۔۔ "ٹھیک ہے میں یہ ریکارڈنگ ماما کو سنا دیتا ہوں۔ جس میں آپ ان کی تعریفیں کر رہے ہیں۔۔۔" ایک ہاتھ دروازے پر رکھتے اور دوسرے ہاتھ میں موبائل لہراتے وہ مزے سے بولا۔

"تم نے ثابت کر دیا تم سبین کی ہی اولاد ہو۔۔۔" فواد نے تاسف سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔ "شام کو لا دو گا۔۔۔" لٹھ مار انداز میں کہتے وہ واش روم کی طرف چلا گیا۔ جبکہ ماہویر یاہو کا نعرہ لگاتے باہر کو بھاگا تھا۔

ولوگ ڈائمنگ ٹیبل کے گرد بیٹھے ڈنر کر رہے تھے۔ جب وہ ریگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ مریم نے فوراً جھک کے اسے بازوؤں میں اٹھایا۔ اور آس کے گالوں پر پیار کیا۔ جس پر وہ کھلکھلا دی۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>

"ماما کل ہماری پیرنٹس میٹنگ ہے۔ آپ دونوں نے لازمی آنا ہے۔۔۔" کھانا کھاتی زہرہ نے یاد آنے پر مریم سے کہا تھا۔

Classic Urdu Material

"میں بالکل بھی نہیں جائوں گی۔ پچھلی دفعہ تمہاری ٹیچر نے میری انسلٹ کی تھی۔۔۔" مریم نے نفی میں سر ہلاتے فوراً انکار کیا تھا۔

"وہ ٹیچر تو اس دن کے بعد سکول ہی نہیں آئی۔ کیوں پاپا۔۔۔" شیریں نے مزے سے سقر کا پول کھولا تھا۔

"اسی لیے نہیں آنا چاہتی۔۔۔ تم دونوں کی شکایتیں تو ایسے ہی آتی رہنی ہے۔ اس لیے بہتر نہیں میں نا ہی جائوں۔۔۔" ایک جتنا سقر پے ڈالتے اس ان دونوں کو دیکھا۔ جن کے چہرے پے ڈھونڈنے سے بھی شرمندگی نہیں مل رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے تم ناجانا میں چلا جائوں گا۔۔۔" سقر نے گویا بات ہی ختم کر دی۔

"میں تو اپنی گڑیا کی میٹنگ میں جایا کروں گی۔ دیکھنا یہ میرا نام روشن کرے

گی۔۔۔" حفصہ کا گال چومتے اس نے دونوں کو جتایا تھا۔

"ٹھیک ہے نا ہم دونوں پاپا کا نام روشن کریں گے۔ حفصہ آپ کا نام روشن کریں

گی۔۔۔" زہرہ نے مزے سے جواب دیا۔

Classic Urdu Material

جس پر ستر اور شیریں نے فوراً تائیدی انداز میں سر ہلایا۔ مریم نے ناگواری سے ناک چڑھائی اور پھر سے حصہ کی طرف متوجہ ہو گئی۔ جو پلیٹ میں ہاتھ مارنے کو بے تاب ہو رہی تھی۔ وہ واقعی مریم پے گئی تھی۔

اسٹاک ہوم پے سنہری دھوپ چمک رہی تھی۔ دھوپ کی نرم گرم کرنیں جسم کو فرحت بخش رہی تھی۔

وہ سنہری بالوں اور گرے آنکھوں والی چھوٹی سی لڑکی سنگھی بیچ پے اداس سی بیٹھی سامنے کھیلنے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے ملائم چہرے پے آنسوؤں کے نشان سوکھ رہے تھے۔ ایک ہاتھ گڑیا پکڑے وہ کبھی گڑیا کو دیکھتی تو کبھی سامنے کھڑے اپنے بہن اور بھائی کو۔ جب کوئی خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھا تھا۔

"کیا ہوا ٹل گرل تم رو کیوں رہی ہو۔" اس کے ساتھ بیٹھے شخص نے نرمی سے اس سے سوال کیا۔

Classic Urdu Material

"میری گڑیا کا ہاتھ ٹوٹ گیا ہے۔۔۔" حفصہ نے روتے ہوئے اپنی گڑیا ڈس کے سامنے کی۔ گرے آنکھوں سے گرتے موتی اس کے گالوں پر بہہ رہے تھے۔ دھوپ سے اس کے سنہری بال سونے کی مانند چمک رہے تھے۔

"اوہ یہ کس نے توڑی۔۔۔" اس شخص نے آفسوس سے اس کی گڑیا کی طرف دیکھا۔

"شیری نے توڑی ہے۔۔۔" روتے ہوئے اس نے اپنے بھائی کی طرف دیکھا۔ لیکن اس کے لہجے میں کسی بھی قسم کی ناراضگی نہیں تھا۔

"کیا یہ گڑیا تمہارے لیے قیمتی تھی۔۔۔"

اس شخص کے سوال پر اس نے معصومیت سے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہیں پتہ ہے ایک دفعہ میرے بالو کا بھی کسی نے ہاتھ کاٹ دیا جانتی ہو پھر میں نے کیا

کیا۔۔۔" حفصہ نے سوالیاں نظروں سے دس کی طرف دیکھا۔

"بدلہ۔۔۔" اس نے یک لفظی جواب دیا۔ "میں نے اس کی سب سے قیمتی گڑیا کو جلا

دیا۔۔۔" وہ پراسرار سا مسکرایا۔

Classic Urdu Material

"میرا بھائی مجھے بلارہا ہے۔ میں چلتی ہو۔۔۔" شیریں کی طرف دیکھتی وہ فوراً اپنی گڑیا اٹھائے ان دونوں کی طرف چلی گئی۔

سنگی بیچ پے بیٹھے اس شخص نے مسکرا کے اس لڑکی کو دیکھا۔ اور اپنا ہاتھ گھمایا وہ ٹوٹ کے علیحدہ ہو گیا۔ اسی لمحے اس لڑکی نے پیچھے مڑ کے دس کی طرف دیکھا۔ اور ہاتھ میں پکڑی گریز مین پے گردی اور اسے پاؤں سے کچلتی وہ آگے بڑھ گئی۔

ختم شد۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
<https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/>